الله اکبر فیھا کتب قیمۃ

رب زدنی علما

لُباب المعارف العلمیّہ

فی

مکتبۂ دار العلوم الاسلامیّہ

یعنی

مکتبہ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور کی فہرست کتب

مؤلفہ

مولوی عبد الرحیم مولوی فاضل، منشی فاضل، مصنّف عربی ڈکشنری ہدیۃ الاخوان وکتاب میزان اللسان (در علم نحو زبان عربی) - مؤلف سلسلہ کتب عربی زباندانی بطریقہ "التلقین الطبعی"۔ مترجم کتاب روح الاجتماع (مصنفہ ڈاکٹر لیبان) ومکتوبات امام ربانی وغیرہ

ناظم مکتبہ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ صوبہ سرحدی

پشاور

باہتمام خواجہ صدیق حسین

مطبع آگرہ اخبار آگرہ میں طبع ہوئی

(فہرست دیکھنے سے پہلے ٹائیٹل پیج کا آخری صفحہ پڑھ لیجئے گا۔)

الله اکبر — فیہا کتب قیمۃ

رب زدنی علما

لباب المعارف العلمیہ

فی

مکتبۂ دار العلوم الاسلامیہ

یعنی

مکتبہ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور کی فہرست کتب

مؤلفہ

مولوی عبد الرحیم مولوی فاضل منشی فاضل مصنف عربی ڈکشنری بردء الاخوان وکتاب میزان اللسان (در علم نحو زبان عربی) - مؤلف سلسلہ کتب عربی زباندانی بطریقہ "التلقین الطبعی" - مترجم کتاب روح الاجتماع (مصنفہ ڈاکٹر لیبان) ومکتوبات امام ربانی وغیرہ

ناظم مکتبہ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ صوبہ سرحدی

پشاور

باہتمام خواجہ صدیق حسین

مطبع آگرہ اخبار آگرہ میں طبع ہوئی

(فہرست دیکھنے سے پہلے ٹائیٹل پیج کا آخری صفحہ پڑھ لیجئے گا -)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض ولہ الحمد فی الاخرۃ وھو الحکیم الخبیر۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خیر خلقہ محمد المبعوث الی کافۃ الناس وھو البشیر النذیر۔ اما بعد۔ یہ مکتبۂ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور کی موجودہ کتابوں کی (کیونکہ سال بسال اسکے لئے ہزار ڈیڑھ ہزار روپے کی جدید کتابیں مُہیا کی جاتی ہیں) مفصل فہرست کتب ہے جس میں مندرجہ ذیل اُمور کی نہایت احتیاط کے ساتھ پابندی کی گئی ہے:۔ (الف) خانۂ نام وکیفیت کتاب میں ہر ایک کتاب کے مضمون کی بابت ایسے مختصر اور جامع الفاظ لکھے گئے ہیں جس سے اس کی پوری حقیقت منکشف ہو جائے۔ (ب) فہرست کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے لئے ہر ایک مُصنّف کا تذکرہ (لائیف) نہایت اختصار کے ساتھ ایسے طریق پر لکھا گیا ہے جو اس کے حالات کا لُبّ لباب ہو۔ بعض مصنفین کا حال بمصداق ع "لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم"۔ کسیقدر بسط کے ساتھ لکھا گیا ہے جو غالباً مزید دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔ (ج) عنوان "کیفیت خصوصیہ" کے تحت میں اُن خصوصیات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کسی کتاب کو مکتبۂ ہذا میں حاصل ہیں۔ ناظرین کرام اس خانہ کے پڑھنے سے مکتبہ ہذا کی کتابوں کا گھر بیٹھے سیر کر سکیں گے اور اُن کی اہمیت معلوم کر سکیں گے۔ (د) ہر ایک علم کے شروع میں ایک تمہیدی مضمون لکھا گیا ہے جس سے اُس علم کی حقیقت اور اس کی تدریجی ترقی اور انحطاط پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

اِن باتوں کے التزام کی وجہ سے فہرست ہذا ایک قسم کا دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) بنگیا ہے جس سے ہر ایک علم و فن کی مشہور اور غیر مشہور کتابوں کی حقیقت اور اُن کے مُصنفین کا احوال دریافت ہو سکتا ہے۔ دو ہزار سے زیادہ کتابوں کا اور چھ سو اٹھاسی (۶۸۸) مُصنفین کا اس میں حال لکھا ہے۔ مُفسرین۔ مُحدثین۔ فقہاء۔ ائمۂ تصوف۔ علماء صرف و نحو۔ اُدباء۔ اطباء۔ فلاسفہ۔ مؤرخین۔ متکلمین۔ اصولیین۔ شعراء۔ لغویین۔ قُرّاء۔ الغرض ہر ایک طبقہ کے مشاہیر کے تذکرہ و تراجم (بائیوگرافیز) کا لب لباب اس میں مندرج ہے۔ اور اسلئے ہر ایک علم کا مذاق رکھنے والا اس کو نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھیگا۔ مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ لہذا زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ ہے قارئین کرام کے پیش نظر ہے کسی کتاب یا مُصنف کا حال معلوم کرنے کے لئے بنظر سہولت استخراج آخر فہرست ہذا میں دو ضمیمے لگائے گئے ہیں جن میں اسماء کتب و مصنفین مع حوالۂ عدد مسلسل حروفِ تہجی کی ترتیب سے ردیف وار درج کئے گئے ہیں۔

مُطالعۂ فہرست سے پہلے چند ایک باتوں کا بتا دینا ضروری ہے۔ لیکون الناظر علی بصیرۃ۔

۱۔ کتب خانہ ہذا میں عربی فارسی کے علاوہ اُردو مصنفات کا بھی ایک مُعتد بہ ذخیرہ موجود ہے جنکی فہرست مُجمل آخر فہرست ہذا میں ضمیمۂ اول کے نام سے درج کی گئی ہے لیکن یہ بات یاد رہے کہ یہ صرف اُن کتابوں کی فہرست ہے جو حال ہیں [illegible] کے استعمال کے لئے کتب خانہ ہذا میں بہم پہونچائی گئی ہیں۔ جو کتابیں اردو کی مولانا غلام جیلانی مرحوم کے کتب خانہ میں موجود تھیں یا جن کتابوں کو قابل اہمیت سمجھا گیا ہے اُن کا حال اصل فہرست میں لکھ دیا گیا ہے۔

۲۔ ہر سہ ضمیمہ کے ترتیب دینے میں صرف پہلے اور دوسرے حرف کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ بقیہ حروف کے متعلق بھی اگرچہ اکثر جگہوں میں

ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے لیکن اس بات کا التزام نہیں ہے۔ لفظ "شرح"۔ "رسالہ"۔ "مجموعہ" کے ساتھ چونکہ کثرت سے مختلف نام استعمال ہوئے ہیں اسلئے اُن میں لفظ شرح۔ رسالہ او مجموعہ کو چھوڑکر آگے کے الفاظ میں بھی پہلے حرف کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً شرح کافیہ۔ شرح لباب۔ شرح مجمع البحرین۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

۳۔ کبار مصنفین جو مختصر نام سے مشہور ہوئے ہیں مثلاً محمد بن اسمٰعیل بخاری جو صرف بخاری کے نام سے معروف ہے اُنکے نام ضمیمہ دوم میں دونوں طرح پڑل سکتے ہیں چنانچہ مندرجہ بالا مثال میں ردیف بار موحدہ اور ردیف میم دونو میں امام بخاری کا نام مع حوالہ عدد مسلسل ملیگا۔

۴۔ چونکہ قدیم وضع کے موافق بسا اوقات دو دو تین تین یا زیادہ صغیر الحجم کتابوں اور رسائل کو ایک ہی جلد میں مجلد کیا ہے اسلئے ایسے مجموعوں کو صرف ایک کتاب یا رسالہ کے نام سے موسوم کرکے خانۂ کیفیت کتاب میں اُن سب کی تفصیل لکھدیگئی ہے اور ضمیمہ سوم میں اُن تمام کتابوں اور رسالوں کو جوکسی مجموعہ میں مندرج ہیں اپنی اپنی ردیف میں بحوالہ عدد مسلسل درج کردیا ہے۔

۵۔ خانۂ کیفیت خصوصیتہ کو پڑھتے وقت ذیل کی اصطلاحات سے باخبر رہنا چاہئے۔ "خط نسخ" عربی نمونہ کے خط کو کہتے ہیں جس میں قرآن شریف اور عموماً عربی کی کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ فارسی نمونہ کا خط "نستعلیق" کہلاتا ہے جس میں عام طور پر فارسی اور اردو کی کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ "خط قدیم" سے ایک خاص قسم کا خطِ نسخ مراد ہے جو کسیقدر خط کوفی کے مشابہ ہوتا ہے "غیر مطموس" وہ سیاہی ہے جو پانی میں بھیگنے سے خراب نہیں ہوتی۔ "مشکل" سے وہ کتاب مراد ہے جس کی عبارت پر زیر و زبر لگائی گئی ہوں۔ چونکہ نظر امعان سے دیکھنے پر ہرایک صدی کا خط جُدا جُدا معلوم ہوسکتا ہے۔ چنانچہ برلن کے شعبۂ کتب عربیہ کی فہرست کے آخر میں آغاز اسلام سے تیرھویں صدی ہجری تک ہر ایک صدی کے خط مروجہ کا الگ الگ فوٹو دے کر اس امر کا عینی ثبوت دیا ہے۔ اسلئے جس کتاب کا سنہ تحریر معلوم نہ ہو ایک مبصر بنگاہِ تعمق دیکھکر کم از کم یہ معلوم کرسکتا ہے کہ یہ کس صدی کا خط ہے۔ خانۂ کیفیت خصوصیتہ میں "بلحاظ نوعیت" سے یہی مراد ہے۔ "خوشخط" اور "خوشخط بدرجۂ اوسط" کے الفاظ ایک خوشنویس کاتب کے نقطۂ خیال سے استعمال لئے گئے ہیں۔ ورنہ جن کتابوں کی بابت خوشخط بدرجۂ اوسط کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اکثر لوگ اسکو خوشخط کہتے ہیں۔

فہرست ہذا کی ترتیب و تالیف میں کتب مندرجہ ذیل سے مدد لی گئی ہے:۔ طبقات الشافعیۃ کبریٰ۔ فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیۃ۔ تاریخ ابن خلکان۔ کشف الظنون۔ اکتفاء القنوع بما ہو مطبوع۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء۔ قضاء الارب من علماء النحو والادب الکلام از مولانا شبلی۔ مقدمۂ تاریخ ابن خلدون۔ بستان المحدثین۔ اتحاف النبلاء از نواب صدیق حسن خان۔ ہسٹری آف عربک لٹریچر لٹریری ہسٹری آف پرشیا۔ اورئنٹل بایوگریفکل ڈکشنری۔ وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں جملہ ناظرین کرام سے التماس یہ ہے کہ فہرست ہذا کی تالیف میں اگر بمقتضائے بشریت کسی غلطی کا ارتکاب ہوا ہو تو ازراہ خطا پوشی اس سے درگذر فرمائیں اور نیاز مند مؤلف کو اس کی بابت اطلاع دے کر ممنون کریں تاکہ طبع دوم میں اسکی اصلاح کی جائے

آدمی از سہو و خطا پاک نیست ٭ آبِ رواں بے خس و خاشاک نیست ٭ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

نیازمند

عبد الرحیم ناظم مکتبۂ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور (ساکن کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان)

مورخہ ۲۷ ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ ہجری مطابق ۴ ستمبر ۱۹۱۸ء عیسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَخَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ

چند ایک تمہیدی باتیں

پشاور کے محلہ آسیا میں ایک بہت بڑے علامۂ روزگار سکونت رکھتے تھے جن کا نام نامی مولانا حافظ غلام جیلانی تھا۔ مولانائے ممدوح کے اسلاف پشت بہ پشت عالم اور فاضل تھے جس کی وجہ سے ان کے پاس ایک عظیم الشان ذخیرۂ کتب جمع ہو گیا تھا۔ مولانائے موصوف کا اپنا علمی ذوق اور شوقِ تجسس بھی حد سے بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ ۱۳۰۵ھ ہجری میں جب انہوں نے حج کے ارادے سے مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ کا سفر کیا تو انہوں نے دیارِ حجاز میں نایاب کتابوں کے بہم پہونچانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مولانا مرحوم کی عادت تھی کہ پہلے تو وہ ہر ایک کتاب کو اس کی اصلی صورت میں حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ ان کے کتب خانے میں ایسی متعدد کتابیں موجود ہیں جو خود مصنفوں کے سامنے لکھی گئی ہیں یا مصنف کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخے سے نقل کی گئی ہیں یا اس نسخے کی نقل النقل ہیں۔ کئی ایک کتابیں بڑے بڑے علماء سلف مثلاً احمد بن عمران مقدسی۔ علامہ جبرتی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ البتہ اگر اصلی صورت میں کتاب کا ملنا میسر نہیں ہوتا تھا تو نہایت احتیاط کے ساتھ اس کی نقل لے لیا کرتے تھے جس کی بیسیوں مثالیں کتب خانہ ہذا کے دیکھنے سے مل سکتی ہیں۔ بڑی بڑی ضخیم کتابیں اسی طرح مولانائے ممدوح کے حسنِ اہتمام سے نقل کی گئیں۔ اور ان تمام کوششوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ مولانائے ممدوح کے پاس مختلف علوم کی بہترین تصنیفات کا بیش بہا خزانہ جمع ہو گیا۔ یہ علمی خزانہ مولانائے ممدوح کو اتنا عزیز تھا کہ معمولی درجہ کے اشخاص کو تو اس کی شکل دکھانے تک سے دریغ کرتے تھے۔ ہاں صحیح علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے ان کے کتب خانے کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا تھا۔

مولانائے ممدوح کے انتقال ہونے پر ان کی ایک بیوی اور ایک لڑکی اس عظیم الشان کتب خانہ کی وارث ٹھہریں۔ کیونکہ مولانائے موصوف کی کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی۔ جلالتمآب امیر صاحب والیٔ دولت خداداد افغانستان نے اس بے بہا علمی ذخیرے کا حال معلوم کر کے اس کو دار السلطنۃ کابل میں اپنے پاس رکھنے کی خواہش ظاہر کی اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی بیش قرار رقم سے اس کو خریدنا چاہا لیکن مولانائے ممدوح کی بیوی اور لڑکی اس کے منتقل کرنے پر راضی نہ ہوئیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد دار العلوم اسلامیہ کے قیام کی تجویز عملی لباس میں جلوہ گر ہو کر اسلامیہ کالج کی بنیاد رکھی گئی تو دار العلوم اسلامیہ کے سکرٹری اور دیگر اربابِ حل وعقد نے ان پاک طینت خاتونوں کو اس بات پر راغب کیا کہ وہ اس علمی ذخیرے کو کالج کے لئے وقف کر دیں تاکہ اس کا فیض عام ہو جائے اور ان کو اجرِ عظیم حاصل ہو۔ انہوں نے اس بات کو قبول کر لیا اور کتب خانۂ مذکور بتمام وکمال کالج کے حوالے کیا جو اس وقت مکتبۂ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور کے نام سے مشہور ہے۔

کتب خانہ ہذا میں مختلف علوم و فنون کی تین ہزار سے زیادہ کتابیں موجود ہیں جن میں سے اکثر کتابیں اپنی قدامت، کمیابی، خوشخطی اور دیگر خصوصیات کی وجہ سے نہایت اہمیت رکھتی ہیں۔ بعض کتابیں تو ایسی نایاب ہیں کہ ہندوستان بھر کے کتب خانوں میں اس کا وجود نہیں ہے۔ ۵ دسمبر ۱۹۱۵ء کو جب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب دہلوی نے اس کتب خانہ کا معاینہ کیا تو باوجود اس وسعت نظر کے جو ان کو فن طب میں حاصل ہے انہوں نے بعض طبی کتابیں خاص طور پر نکلوائیں۔ غور و امعان سے دیر تک ان کا مطالعہ کیا اور ان کو دُرِ نایاب سے تعبیر کیا۔

اس کتب خانے کی اہمیت ایک دوسرے طریقہ پر بھی ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوستان بھر میں سرکار عالیہ حیدرآباد دکن کا **کتب خانہ** آصفیہ ایک چوٹی کا کتب خانہ ہے جس کی مفصل فہرست اس وقت بنیاز مندیے مؤلف کے پیش نظر ہے لیکن جب اس کی موجودہ کتابوں کا اس کتب خانہ کی موجودہ کتابوں سے بہ نظرِ دقیق مقابلہ کیا جاتا تو واضح ہوتا ہے کہ کتب خانہ ہذا کی اکثر کتابوں میں جو امتیازی خصوصیتیں پائی جاتی ہیں وہ کتب خانہ آصفیہ کی کتابوں میں مفقود ہیں یا بہت کم ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کتب خانۂ آصفیہ میں کتابوں کی تعداد کسیقدر زیادہ ہے۔ شعر۔

تُعیّرنا انا قلیلٌ عدادنا
فقلتُ لها ان الکرام قلیلُ

لیکن یہ کمی بھی انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب پوری کر دی جائے گی اور یقین ہے کہ چند سال کے گذرنے پر مکتبۂ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ ہندوستان کے دوسرے چوٹی کے کتب خانوں سے ذخیرۂ کتب کی حیثیت سے بھی کم نہیں رہیگا۔

ذیل میں کتب خانہ ہذا کی مفصل فہرست ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے جس کے ملاحظہ سے مکتبۂ مشرقیہ کی پوری پوری کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

عِلم تفسیر القرآن

قرآن کریم جو مذہب اسلام کی آسمانی کتاب ہے عربوں ہی کی زبان میں نازل ہوا۔ اور اس میں جابجا وہی محاورے استعمال کیے گئے جو اُس وقت میں عام طور پر متداول تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مخاطبین اس کے مفہوم پر نہایت آسانی کے ساتھ حاوی ہو سکتے تھے اور فہم مطالب میں اُن کو کسی قسم کی دِقّت یا دشواری پیش نہیں آتی تھی۔ کیونکہ اُن کو ہر ایک آیت کے محلِّ نزول۔ مجمل اور مفصّل کی تطبیق۔ ناسخ اور منسوخ کے تقدُّم و تاخُّر اور مقتضیاتِ احوال وغیرہ قرائن کا صحیح علم تھا جسکی بدولت وہ ہر ایک آیت کا مُدّعا خود بخود سمجھ لیا کرتے تھے۔ طبقۂ تابعین اور تبع تابعین نے صدری تعلیم کے طریقے پر یہ تمام باتیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے زبانی سیکھیں۔ یہاں تک کہ محمد بن جریر طبری۔ ابو جعفر واقدی اور ثعالبی وغیرہ کا زمانہ آیا اور انہوں نے صحابہ اور تابعین کے آثار منقولہ کو اپنی تالیفات میں مُدوّن کیا۔ یہ گروہ مفسّرین کا پہلا طبقہ ہے۔

اسی اثنا میں عجمیوں کے اختلاط سے عربی زباندانی نے ایک فن کی حیثیت اختیار کی اور اسکے مختلف شُعبے (لغت اعراب۔ تصریف۔ فصاحت وبلاغت وغیرہ) مختلف علوم کی شکل میں مدوّن ہوئے۔ اور قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے ان علوم کے اصول اور قواعد کو آیاتِ قرآنی کے مقاصد پر منطبق کرنا لازم ٹھہرا اور اسی لئے متأخرین کی تفسیروں میں اکثر اسی قسم کی تدقیقات پائی جاتی ہیں۔ متقدمین مفسّرین نے اپنی مُصنّفات میں آثار منقولہ کو نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن ان کی تفسیروں میں رطب ویابس۔ مقبول ومردود۔ ہر ایک قسم کی روایات پائی جاتی ہیں اور تحقیق بالکلیہ مفقود ہے جس کا سبب یہ ہے کہ عرب لوگ اہل کتاب اور تعلیم یافتہ قوم نہیں تھی۔ سادگی اور زود اعتقادی انکا خاصہ تھا۔ اور چونکہ وہ اہلِ کتاب کو اہل علم سمجھتے تھے طبعًا ان کے ساتھ ان کو نہایت حسنِ اعتقاد تھا اور اس لئے جب کبھی انہیں اسبابِ کائنات۔ ابتدائے آفرینش۔ اسرار موجودات وغیرہ حقائق دریافت کرنے کا شوق ہوا (جو فطرتِ انسانی میں داخل ہے) تو اُنہوں نے ایسے موقعوں پر اہل کتاب کے اُن افراد کی طرف رجوع کیا جو زمرۂ اہل اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ مثلاً کعب الاحبار۔ وہب بن منبہ۔ عبد اللہ بن سلام وغیرہ۔ ان لوگوں کو اگرچہ تورات وغیرہ کتب سابقہ کا علم ضرور تھا اور اسلام قبول کرکے وہ نہایت دیندار اور متقی ثابت ہوئے لیکن اہل بادیہ ہونے کے باعث موٹی سمجھ کے علما تھے۔ اور تحقیق وتدقیق کا مادّہ اُن میں نہیں تھا (اگر اس میں تمہیں کچھ شک ہے تو زمانۂ حال کے بڑے بڑے فقہا اہل تقوٰے کو دیکھ لو۔ کالقمرهم) اس لئے جو کچھ بھی انا پ شناپ پہلے زمانے کے نوشتوں میں لکھا ہوا دیکھا نذرِ سامعین کیا اور انہوں نے آنکھیں بند کرکے اٰمنّا وصدّقنا کہکر اس کو قبول کیا۔ مفسّرین نے اس بارے میں سخت تساہل کیا ہے اور اپنی تفسیروں کو ایسی ہی واہی تباہی روایات سے بھر دیا ہے۔

متأخرین میں سب سے پہلا شخص ابو محمد بن عطیہ ہے جس نے ان تمام تفسیروں کو چھانٹا۔ آثار منقولہ کی تنقید کی اور اپنی تفسیر میں صرف اُن باتوں کو درج کیا جو صحیح اور قابل اعتبار تھیں۔ اس کی تفسیر صرف اہل مغرب میں مشہور ہوئی۔ مشرق میں علامہ قرطبی اسی کے نقش قدم پر چلا اور اہل مشرق کو اُن کے اغلاط پر متنبہ کیا۔ متأخرین کی تفسیروں میں زباندانی کے

متعلق نکتہ آفرینی کا پہلو غالب ہے، اور اس باب میں سب سے بہتر علاّمہ زمخشری کی تفسیر کشاف ہے جس نے بلاغت کلام کا کوئی دقیقہ معرض بحث میں لائے بغیر نہیں چھوڑا۔ البتہ وہ معتزلی المذہب ہے اور اس لئے سب کچھ مذہب اعتزال کی تائید میں کہتا ہے۔ علاّمہ شرف الدین طیبی نے اس پر جو حاشیہ لکھا ہے اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آیات قرآنی کو اہل اعتزال کے بیان کردہ معانی پر محمول کرنے سے ان کی بلاغت کالعدم ہو جاتی ہے۔ اُن کی بلاغت صرف اُس صورت میں قائم رہتی ہے جبکہ اُن آیات کو اہل سُنّت کے مذہب کے موافق لیا جائے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

از منۂ متأخرہ میں شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی سرخیلِ مفسرین ہیں جن کی فوز الکبیر باوجود صغیر الحجم ہونے کے علم تفسیر قرآن کے محققانہ اصول کی نہایت خوبی کے ساتھ جامع ہے۔

فہرست کتب تفسیر موجودہ مکتبہ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور (صوبۂ سرحدی)

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مُصنف	کیفیت خُصوصیہ
۱	تفسیر بیضاوی۔ انوار التنزیل (عربی) یہ ایک عظیم النفع تصنیف ہے جس میں مصنف علاّم نے علم معانی اور بیان کے دقائق تفسیر کشاف سے اخذ کئے ہیں، فلسفہ اور کلام کے حقائق کا ماخذ فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر ہے علم الاشتقاق کی باریکیاں امام راغب اصبہانی سے نقل کی ہیں اور اپنے ذہنِ وقّاد کی نکتہ آفرینیاں اِسکے علاوہ ہیں۔ فی الجملہ اِسکی یہ تصنیف جملہ امور متعلق علمِ تفسیر کا لُبِّ لباب ہے اور تمام معرکۃ الآرا مسائل کے متعلق نہایت ایجاز کے ساتھ محققانہ مباحث لکھے ہیں۔ البتہ فضائل سُور کے متعلق جو حدیثیں نقل کی ہیں وہ نقّادانِ فن کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ لکل عالمٍ ھفوۃٌ ایک مشہور ضرب المثل ہے	عبداللہ بن عمر البیضاوی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ قاضی ناصر الدین ابو الخیر عبداللہ بن عمر البیضاوی۔ بیضاء ایک گاؤں کا نام ہے جو شیراز کے مضافات میں سے ہے۔ اسکا باپ اتابک ابو بکر بن سعد کے عہد میں قاضی القضاۃ تھا۔ وہ خود بھی شیراز میں ایک معتدبہ عرصے تک قضا کے جلیل القدر منصب پر ممتاز رہا۔ ۶۸۵ھ ۱۲۸۶ء میں بمقام تبریز اسکا انتقال ہوا۔ منہاج الوصول (اصول فقہ شافعیہ) غایۃ القصویٰ مصباح الارواح۔ طوالع الانوار (علم کلام) وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ بقول مصنف ہسٹری آف عربک لٹریچر اس نے نظام التواریخ کے نام سے فارسی زبان میں ایران کی ایک تاریخ لکھی ہے جس میں حضرت آدمؑ کے عہد سے لیکر ۶۷۴ھ ۱۲۷۵ء تک کے حالات لکھے ہیں لیکن بعض دوسرے مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ ابو سعید بیضاوی کی تصنیف ہے	قلمی۔ باریک قلم خوشخط۔ جدول طلائی۔ نوشتہ [illegible] ہجری
۲	ایضاً تفسیر بیضاوی جلد اول (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط۔ جلی قلم
۳	ایضاً تفسیر بیضاوی جلد دوم 〃	.. .. ..	قلمی۔ بخط قدیم۔ نوشتہ ۱۱۳۹ھ
۴	ایضاً تفسیر بیضاوی 〃	.. .. ..	قلمی۔ صرف سورہ مریم سے سورہ صافات تک
۵	ایضاً تفسیر بیضاوی کامل 〃	.. .. ..	قلمی بخط قدیم۔
۶	ایضاً تفسیر بیضاوی جلد اول 〃	.. .. ..	قلمی۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنّف	کیفیت خصوصیہ
۷	تفسیر جلالین۔ (عربی) اسکا پہلا نصف جلال الدین محلّی کی تصنیف ہے اور دوسرا جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے۔ اوّل الذکر مؤخر الذکر (علامہ سیوطی) کا استاذ ہے جسکا سنہ ۸۶۴ھ مطابق سنہ ۱۴۵۹ء میں انتقال ہوا۔ تفسیر ہذا نہایت مختصر ہے اور اس میں صرف غریب القرآن کی تفسیر اور شانِ نزول کا بیان ہے۔ عام طور پر درس گاہوں میں پڑھائی جاتی ہے۔	(سیوطی کے حالات کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۴۶)	مطبوعۂ بمبئی تقطیع خورد۔
۸	ایضاً تفسیر جلالین جلد اوّل (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ خوشخط۔ نوشتہ سنہ ۱۱۰۲ھ
۹	ایضاً تفسیر جلالین کامل	.. .. ..	قلمی۔ تقطیع خورد۔ جدول طلائی لیکن رنگ خوشنما نہیں۔ خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۰ (الف)	ایضاً تفسیر جلالین	.. .. ..	مطبوعۂ قدیم۔ حاشیہ پر کمالین ہے۔
۱۰ (ب)	تفسیر یعقوب چرخی (فارسی) صرف پچھلے دو سیپاروں کی تفسیر ہے (تبارک، عم یتساءلون)	یعقوب بن عثمان غزنوی چرخی	قلمی بخط نسخ خوشخط۔ سنہ ۹۹۶ ہجری کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔ اسکا ایک مطبوعہ نسخہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔
۱۱	خفّاجی حاشیۂ بیضاوی جلد بیستم (عربی) تفسیر بیضاوی کا نہایت مبسوط حاشیہ ہے جو تیس (۳۰) ضخیم جلدوں میں ختم ہوا ہے کتب خانہ ہذا میں اسکی صرف چند جلدیں موجود ہیں۔	شہاب الدین احمد خفاجی۔ اسکے اسلاف عرب سے تھے جو قاہرہ کے قریب ایک گاؤں میں اقامت رکھتے تھے۔ اس نے منطق اور فلسفہ کی اپنے چچا ابوبکر شنوانی سے تحصیل کی جو "اپنے زمانہ کا سیبویہ" مشہور تھا۔ اسکے بعد وہ اپنے باپ کے ساتھ حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ چلا گیا اور قسطنطنیہ میں جاکر علوم ریاضیہ میں مہارت حاصل کی جس کے بعد وہ رومیلیہ میں قاضی مقرر ہوا اور کچھ عرصہ کے بعد قاضی عسکر کی حیثیت سے مصر کو بھیجا گیا جب وہ قسطنطنیہ میں واپس آیا تو اسکے برخلاف کچھ ایسے الزامات لگائے گئے جس کی وجہ سے اُس کو جلاوطن کیا گیا وہ قاہرہ میں دوبارہ قاضی مقرر ہوا جہاں وہ اپنا تمام زائد وقت تصنیف و تالیف میں صرف کرتا رہا سنہ ۱۰۶۹ھ مطابق سنہ ۱۶۵۹ء میں اس کا انتقال ہوا۔ خبایا الزوایا (جس میں شام۔ حجاز۔ مصر۔ مغرب اور سلطنت ترکی کے ہم عصر علماء اور مصنفین کے حالات لکھے ہیں۔)	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		ریحانۃ الالباء (جو شعراء کے حالات تک محدود ہے) اور طراز المجالس (جو چھوٹے چھوٹے ۱۵ مختلف مضامین کا مجموعہ ہے) اسکی مشہور تصنیفیں ہیں۔ اسکے علاوہ اس نے مختلف کتب متداولہ پر حاشیے لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ بیضاوی کا حاشیہ ہے۔	
۱۲ لغایت ۱۶	ایضاً جلد اوّل و دوم و پنجم و پانزدہم و بیست و چہارم (عربی)	" " "	جملہ قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۷	تفسیر بحر مواج (فارسی)	قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔ جاپور کے سلطان ابراہیم شرقی نے اس کو "ملک العلماء" کا جلیل القدر خطاب دیا تھا جس سے اس کے تبحر کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ تفسیر بحر مواج کے علاوہ مناقب السادۃ اسکی تصنیف ہے۔ ۸۴۲ھ مطابق ۱۴۳۸ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط۔ صرف سورۂ صاد سے آخر قرآن تک کی تفسیر ہے۔
۱۸	تفسیر فتح العزیز جلد اول (فارسی) پہلے سوا سیپارے کی تفسیر ہے۔ اسکا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔	شاہ عبد العزیز دہلوی۔ (احوال مصنف کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۲۱ و ۲۲)	مطبوعۂ قدیم
۱۹	ایضاً جلد اوّل (فارسی)	" " "	مطبوعہ۔ بابک قلم تقطیع کلاں
۲۰	ایضاً جلد اوّل "	" " "	مطبوعہ۔ طبع قدیم۔ تقطیع کلاں
۲۱ و ۲۲	ایضاً جلدین اخیرین "۔ پچھلے دو سیپاروں کی تفسیر ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔	شاہ عبد العزیز بن الشیخ الاجل شاہ ولی اللہ بن الشیخ عبد الرحیم العمری (الفاروقی) الدہلوی۔ ۱۱۵۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔ غلام حلیم ان کا تاریخی نام ہے جس سے انہوں نے تحفۂ اثنا عشریہ کے دیباچے میں تعبیر کی ہے۔ تمام علوم متداولہ عقلیہ اور نقلیہ میں اُن کو خارق عادت تفوّق حاصل تھا۔ اپنی تمام عمر تدریس علوم اور تلامذہ کی تلقین و تکمیل میں صرف کی۔ امیر المجاہدین سید احمد بریلوی کو فیض باطن انہی کی صحبت سے حاصل ہوا تھا۔ ان کے مصنفات میں سے تفسیر فتح العزیز	مطبوعہ۔ تقطیع اور چھپائی خوشنما

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		جو صرف سوا تین پاروں کی تفسیر ہے ایک عدیم النظیر تفسیر ہے جو محققانہ انداز پر نہایت تدقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ کسر صرف اتنی ہے کہ پورے قرآن کریم کی تفسیر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ تحفہ اثنا عشریہ۔ بستان المحدثین وغیرہ آپ کی تصنیف ہیں۔ تمام ہندوستان کے علماء علم حدیث میں ان کے خوانِ فیض کے زلّہ ربا ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہندوستان میں آج جو سرگرمی علم حدیث کے متعلق پائی جاتی ہے اور اتباع سنت کا جو کچھ بھی تھوڑا بہت شوق موجود ہے وہ سب اسی سرچشمۂ فیض کی بدولت ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ آپ کے والد شاہ ولی اللہ صاحب نے سرزمین ہند میں حدیث نبوی اور اتباع سنت کا تخم بویا۔ شاہ عبدالعزیز نے اسکی آبیاری کی۔ اور جب یہ درخت بار آور ہوا تو مولوی اسمٰعیل شہید اور اسکے اتباع نے اسکا میوہ چن چن کر مسلمانان ہند میں تقسیم کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ سنہ ١٢٣٩ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔	
٢٣	تفسیر احمدی (عربی) صرف آیات قرآنیہ متعلق احکام کی تفسیر ہے۔ مذہب حنفیہ کے مطابق ہر ایک آیت کی نہایت شرح و بسط کے ساتھ تفسیر لکھی ہے لیکن محققانہ نہیں ہے۔	ملّا جیون۔ پورا نام اسطرح ہے: شیخ احمد امیٹھی۔ (امیٹھہ ایک قصبہ کا نام ہے) المعروف ملّا جیون جونپوری۔ یہ شخص بادشاہ عالمگیر کا استاذ تھا۔ تفسیر احمدی اور نور الانوار (اصول حنفیہ کی مشہور درسی کتاب ہے) اسکی تصنیف ہے۔ سنہ ١١٣٠ ہجری مطابق سنہ ١٧١٨ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بخط عارفِ۔
٢٤	ایضاً تفسیر احمدی (عربی)	" " "	مطبوعہ۔ باریک قلم
٢٥	تفسیر وسیط جلد ثانی (عربی) مصنف علامہ نے قرآن کریم کی تین تفسیریں صغیر کبیر اور وسیط کے نام سے لکھی ہیں۔ تفسیر وسیط جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے ہر ایک	علامہ واحدی۔ پورا نام اسطرح ہے: ـ ابوالحسن علی بن احمد المعروف واحدی۔ اپنے زمانہ میں علم نحو اور تفسیر قرآن کا امام تھا۔ اس کے حسن تصنیف پر علماء کا اتفاق ہے۔ اس نے	قلمی۔ نوشتہ سنہ ٨٦٦ھ مطابق سنہ ١٤٦١ء

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	آمیت کی بدرجۂ اوسط تفصیل کرتی ہے۔	دیوان متنبی کی ایک شرح لکھی ہے جو باایں ہمہ کثرت شروح سب سے بہتر اور جامع ہے۔ علاّمہ واحدی تفسیر میں ثعلبی مشہور صاحب التفسیر کا شاگرد ہے۔ بقول مصنف ہسٹری آف عربک لٹریچر اسکے باپ کا نام متُّویہ تھا جو میتھیو کا معرّب ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آرمینیا کے ایک عیسائی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اسکا مولد اور مسکن نیشاپور ہے۔ ۴۶۸ھ ہجری مطابق ۱۰۷۵ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۲۶	تفسیر دُرّ منثور (عربی) ایک مبسوط تفسیر ہے جس میں آثار منقولہ کو نہایت جامعیّت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ "اتقان فی علوم القرآن" جو تفسیر اتقان کے نام سے ایک مستقل کتاب کی حیثیت سے مشہور ہے اسی تفسیر درمنثور کا مقدمہ اور تمہید ہے۔ کتب خانہ ہذا میں اس تفسیر کا ایک حصہ قلمی موجود ہے پوری تفسیر مصر میں چھپ چکی ہے۔	جلال الدین سیوطی۔ وہ ایرانی النسل ہے اسکا پورا نام اسطرح ہے۔ جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر۔ اسکے اسلاف سیوط میں رہتے تھے لیکن اسکی پیدائش قاہرہ میں ہوئی۔ وہ ۸۴۹ھ ہجری مطابق ۱۴۴۵ء میں پیدا ہوا۔ اسکا باپ قاہرہ کا قاضی تھا جب اسکا انتقال ہوا تو علاّمہ سیوطی کی عمر ساڑھے پانچ سال کی تھی۔ تحصیل علوم سے فراغت پانے کے بعد ۸۶۹ھ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوا۔ واپسی پر اس نے علم حدیث کی تدریس شروع کی اور اپنے استاذ علاّمہ بلقینی کی سفارش پر مدرسہ شیخونیہ میں مدرّس اعلےٰ مقرر کیا گیا۔ اس میں اعجاب اور خود بینی کی صفت تھی اور وہ جدل اور مناظرے کا بھی بڑا شوق رکھتا تھا اسلئے بہت سے علمار اسکے مخالف ہوگئے اس نے صوفیوں کے وہ وظائف جو مدرسہ مذکور سے تعلق رکھتے تھے بند کر دئے اور انہوں نے سیوطی کے برخلاف دربار شاہی میں استغاثہ کیا جسکی باقاعدہ تحقیقات کی گئی اور علاّمہ اپنے عہدے سے برطرف کیے گئے۔ اس نے اپنی بقیہ عمر عزلت میں گذاری اور ۹۱۱ھ مطابق ۱۵۰۵ء میں اسکا	قلمی۔ سورۂ ہود سے سورۂ احزاب تک کی تفسیر ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		انتقال ہوا۔ وہ ایک کثیر التصانیف علامہ ہے لیکن اسکی تصانیف محققانہ نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی تصانیف کی تعداد چار سو سے متجاوز ہے اسکی اکثر تصانیف تفسیر و حدیث سے تعلق رکھتی ہیں اور اکثر مسائل شرعیہ وغیرہ پر اس نے مستقل رسالے لکھے ہیں جو اُس موضوع کے مالہ وما علیہ پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ علامہ موصوف نے حدیث کی ایک جامع کتاب لکھی ہے جسکا نام انہوں نے جمع الجوامع رکھا ہے اور جسکا خلاصہ جامع صغیر کے نام سے خود انہوں نے مرتب کیا۔ علامہ سیوطی پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ اپنی تصانیف میں اکثر دوسرے مصنفوں سے سرقہ کرتا ہے اور بہت سے ایسے مضمون ہیں جن کی وہ مسخ صورت کرکے اور عبارت بدل کر اپنی طرف منسوب کر لیتا ہے۔	
۲۷	ایضاً تفسیر دُرِ منثور جلد ثالث (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ باریک قلم۔ خوشخط نوشتہ ۱۲۵۲ھ ہجری
۲۸	تفسیر سورۂ یوسفؑ (فارسی)	.. .. ..	قلمی۔
۲۹	ایضاً تفسیر سورۂ یوسفؑ (عربی) واعظانہ ڈھنگ پر کسیقدر تفصیل کے ساتھ تفسیر کی ہے	واعظ محمد حسن پشاوری۔ تیرھویں صدی ہجری کے علما میں سے ہے۔	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۳۰	ایضاً تفسیر سورۂ یوسفؑ (عربی) بحیثیت مجموعی اچھی تفسیر لکھی ہے بعض جگہیں خصوصیت سے دلچسپ اور پڑھنے کے قابل ہیں۔ دس بارہ جزو ضخامت کی کتاب ہے	.. .. ..	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط
۳۱	ایضاً تفسیر سورۂ یوسفؑ (عربی)۔	امام غزالی کی طرف منسوب ہے۔	قلمی۔ خوشخط جدول طلائی۔
۳۲	اتقان فی علوم القرآن (عربی) تفسیر دُر منثور کا مقدمہ ہے جس میں تفسیر کے مختلف پہلوؤں پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ ہر ایک باب کے شروع میں اُن تمام تصنیفات کا حوالہ دیا گیا	(دیکھو عدد مسلسل ۲۶)	مطبوعہ۔ باریک قلم

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	جو مستقل طور سے اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ (اسکا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ ہٰذا میں موجود ہے)		
۳۳	ایضاً اتقان (عربی)	" " "	قلمی۔ خوشخط بدرجہ اوسط
۳۴	ایضاً اتقان (عربی)	" " "	مطبوعہ۔ جلی قلم
۳۵	تفسیر معالم التنزیل کامل (عربی) اصحاب اور تابعین کے اقوال اس میں کثرت سے نقل کیئے ہیں۔	ابو محمد حسین ابن مسعود الفرّاء البغوی۔ چونکہ وہ پوستینوں کی تجارت کرتا تھا اسلئے اسکو فرّاء کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ بغشور میں پیدا ہوا جو مرو اور ہرات کے درمیان واقع ہے لہذا اسکی طرف منسوب ہو کر بغوی کہلاتا ہے۔ اپنے زمانے میں نہایت متبحر عالم حدیث و آثار تھا۔ ہمیشہ حدیث کے درس کے وقت باوضو رہتا تھا۔ مصابیح۔ شرح السنۃ اور معالم التنزیل اسکی مشہور تصنیفات ہیں۔ سنہ ۵۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۱۱۶ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ بمبئی۔
۳۶	ایضاً تفسیر معالم التنزیل جلد اول (عربی)	" " "	قلمی۔ خوشخط بدرجہ اوسط
۳۷	نور اللہ شوستری حاشیہ بیضاوی (عربی) چونکہ مصنف کا مذہب تشیع ہے اسلئے اسکو احتیاط سے پڑھنا چاہیئے۔	نور اللہ بن شریف الحسینی الشوستری۔ جودت طبع اور صفائی ذہن میں مشہور تھا۔ اکبر بادشاہ اور جہانگیر کے عہد میں مدتوں لاہور کا قاضی رہا۔ شہنشاہ اکبر کے دربار میں اس کو خاص رسائی حاصل تھی۔ مجالس المؤمنین اسی کی تصنیف ہے جو شیعہ مذہب کے مشاہیر کے متعلق نہایت قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ پانچویں مجلس میں اس نے شیعہ کے فقہاء اور محدثین کا حال لکھا ہے۔ ہر ایک مصنف کا تذکرہ لکھتے ہوئے اسکی تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے۔ وہ خود ایک سرگرم شیعہ تھا۔ اور یہی بات اسکے قتل کا باعث ہوئی۔ سنہ ۱۰۱۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۱۰ عیسوی میں یہ حادثہ وقوع میں آیا۔	قلمی۔ خوشخط بدرجہ اوسط۔ محمد حیات کاتب نے تعلق آباد میں سنہ ۱۰۲۱ ہجری میں یہ نسخہ لکھا جو شاہزادۂ ایران سلطان محمد صفوی کی ملکیت میں رہا۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۸	حاشیۂ سعد الدین بر کشاف (عربی) علامہ کاتب چلپی کشف الظنون میں لکھتے ہیں: "علامہ سعد الدین تفتازانی نے کشاف پر ایک حاشیہ لکھا ہے جو حاشیۂ طیبی کا ملخص ہے۔ یہ ایک ایسی محققانہ شرح ہے جس نے تدقیق اور تلفیق اقوال کا کوئی نکتہ نہیں چھوڑا۔ تمام مروجہ شرحوں میں کوئی بھی اسکے ہم پلہ نہیں ہے لیکن مصنف علام نے اسکو اپنی عمر کے آخری حصہ میں لکھنا شروع کیا تھا۔ اور اسلئے وہ اسکو پورا نہیں کر سکا۔ صرف سورۂ یونس کے اوائل تک یہ حاشیہ لکھا ہے اور سورۂ صاد کے شروع سے سورۂ قمر کے آخر تک کی شرح کی ہے۔"	سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی سنہ ۷۹۳ھ میں آپکا انتقال ہوا۔ (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۲۰)	قلمی۔ خوشخط۔ دوہرا طلائی جدول۔ شاہزادہ ایران سلطان محمد صفوی کے کتب خانے کا نسخہ ہے۔
۳۹	ترجمۂ قرآن شریف (فارسی)	نامعلوم " " "	قلمی۔
۴۰	ایضاً ترجمۂ قرآن شریف (" ") فتح الرحمن سے پہلے جتنے ترجمے ہوئے ہیں سب سے بہتر ہے۔	ملا حسین واعظ کاشفی۔ تفسیر حسینی کا مصنف ہے (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۴۴)	قلمی۔
۴۱	حاشیۂ شروانی علی البیضاوی جلد ثانی (عربی)	" "	قلمی۔ باریک قلم
۴۲	حاشیۂ عبد الحکیم بر بیضاوی (عربی) زیادہ تر لفظی تدقیقات پر مشتمل ہے۔	مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی۔ ہندوستان کے مشہور علماء و فضلاء میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ شاہجہان بادشاہ کا وزیر اعظم اور مولوی صاحب ممدوح مولانا کمال الدین کشمیری سے ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ اگرچہ اسکا استعداد علمی بہت زیادہ تھا لیکن اول الذکر (سعد اللہ خان) دنیاوی حظوظ میں زیادہ خوش قسمت ثابت ہوا۔ اس کو جہانگیر کے عہد میں مدد معاش کے نام سے کچھ جاگیر مل گئی تھی۔ شاہجہان کے عہد میں کئی گاؤں جاگیر میں ملے اور ہمیشہ انعام و اکرام سے سرفراز ہوتے رہے۔ تمام عمر تدریس اور تالیف میں بسر کی	فقط جلد اول۔ قلمی۔ خوشخط بہ رجز اوسط۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اکبر آباد کے شاہی مدرسہ میں مدتوں اول مدرس رہے اور اکثر کتب متداولہ پر حاشیئے لکھے ہیں ان کی اکثر تصانیف مشہور ہیں لیکن اطناب سے خالی نہیں۔ سنہ ۱۰۷۶ ہجری مطابق سنہ ۱۶۶۶ ع میں اس کا انتقال ہوا۔	
۱۴۳ (الف)	فتح الرحمن (فارسی) نہایت عمدہ ترجمہ قرآن مجید ہے۔ جن خصوصیات کے التزام سے حضرت شاہ صاحب نے اسکو لکھا ہے ان کا ذکر انہوں نے دیباچے میں بالتفصیل کیا ہے جابجا تشریحی تعلیقات بھی لکھے ہیں۔	**شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی** رح (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۶۲)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط عمدہ دیباچہ و ضمیمہ مشتمل خصوصیات ترجمہ (یہ دیباچہ اور ضمیمہ نسخہ ہائے مطبوعہ میں نہیں پایا جاتا) سعہ رسالہ فوز الکبیر و فتح الخبیر رسالہ اول الذکر میں نہایت محققانہ انداز سے اصول تفسیر کا بیان ہے اور کوئی شخص جو تفسیروں کا مطالعہ کرنا چاہے اسکے پڑھنے سے بے نیاز نہیں ہوسکتا نہایت ہی مفید چیز ہے۔ دوسرا رسالہ غرائب القرآن کی تفسیر ہے۔
۱۴۳ (ب)	حاشیۂ کشاف (عربی)	غیر معلوم الاسم	قلمی۔ باریک قلم
۱۴۴	تفسیر حسینی جلد دوم (فارسی، مبتدیوں کے لئے اسکا مطالعہ از بس مفید ہے لیکن اسکے اکثر قصص اور روایات ضعیف اسناد سے خالی نہیں۔ بالفاظ دیگر وہ محققانہ تفسیر نہیں ہے)	ملا حسین واعظ کاشفی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ کمال الدین حسین بن علی واعظ کاشفی۔ کاشف ایک گاؤں کا نام ہے جو سبزوار کے مضافات میں سے ہے۔ سلطان حسین مرزا والئ خراسان کے عہد کا مشہور واعظ اور مصنف ہے۔ اسکی تصنیفات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ (۱) تفسیر حسینی جسکو وہ دیباچے میں اپنی ایک ضخیم تفسیر جواہر التفسیر کا خلاصہ بتاتا ہے۔ تفسیر حسینی کا اصلی نام مواہب علیہ ہے۔ (۲) روضۃ الشہدا جسکی عبارت نہایت ہی مؤثر اور رنگین ہے۔ اور جس میں شہید کربلا امام حسین رض کی داستان غم بالتفصیل دہرائی گئی ہے (۳) اخلاق محسنی جسمیں اخلاق محمودہ کا بیان ہے۔ اخلاق محسنی اسکا تاریخی نام ہے۔ دونوں مؤخر الذکر کتابیں اس نے سلطان حسین مرزا کے نام پر لکھی ہیں (۴) انوار سہیلی۔ کلیلہ و دمنہ کا مشہور قصہ جس کو اس نے امیر	قلمی۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		شیخ احمد سہیلی کے نام سے نامزد کیا ہے۔ (۵) لُب لباب۔ مثنوی مولانا روم کا اختصار ہے جو واعظ اپنے کلام میں مثنوی کے اشعار کا اکثر اقتباس کرتے ہیں اُنکے لئے نہایت اچھا رفیق ہے ۹۱۰ھ مطابق ۱۵۰۴ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۴۵	تفسیر حسینی جلد دوم (فارسی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ نصف اوّل بخط نستعلیق ونصف ثانی بخط نسخ۔ نوشتہ ۱۲۶۰ھ ہجری
۴۶	ایضاً تفسیر حسینی کامل " "	"	مطبوعہ۔ خوشخط جلی قلم
۴۷	چلپی حاشیہ بیضاوی (عربی)	فاضل حسن چلپی۔ المعروف اخی زادہ۔ اپنے زمانہ کا نہایت محقق اور جامع حنفی عالم تھا۔ علم معانی اور بیان پر اسکو پورا عبور حاصل تھا ایڈریانوپل (ادرنہ) کے مدرسہ حلبیہ کا مدرس تھا صحیح بخاری اس نے علامہ ابن حجر عسقلانی کے ایک شاگرد سے پڑھی تھی۔ سلطان بایزید خان کے عہد میں بمقام بروصہ ۸۸۶ھ ہجری مطابق ۱۴۸۱ء میں اسکا انتقال ہوا۔ مطول، شرح مواقف۔ تفسیر بیضاوی اور تلویح پر نہایت تدقیق کے ساتھ حاشیے لکھے ہیں۔ (رفع التباس کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۵۹۹)	قلمی۔ باریک قلم۔ خوشخط سورۂ ہود سے آخر قرآن تک کا حاشیہ ہے۔
۴۸	حاشیہ خطیب بر بیضاوی (عربی)	خطیب ابو الفضل گازرونی۔ آباؤ اجداد کا وطن گازرون تھا لیکن خود انہوں نے گجرات میں سکونت اختیار کی تھی۔ انہیں شاہان گجرات کی علمی قدر دانیوں نے ترک وطن پر آمادہ کیا۔ وہ شیخ مبارک کے اُستاد تھے اور انہی کے نام پر اس نے اپنے بیٹے کا نام تبرکاً ابو الفضل رکھا تھا گجرات میں انہی کے انفاس کریمہ کی بدولت علم وحکمت کی روشنی پھیلی۔	فقط جلد ثانی۔ قلمی خوشخط۔ باریک قلم۔ جدول طلائی۔
۴۹	تفسیر مجہول الاسم (فارسی) شروع قرآن کریم سے سورۂ کہف تک کی تفسیر ہے۔	نامعلوم	قلمی مختلف کاتبوں کا خط ہے کیفیتے سرورق پر "تفسیر زاہدی" لکھا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

عدد سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۵۰	تفسیر مجہول الاسم (فارسی) سورۂ اعراف سے سورۂ کہف تک کی تفسیر ہے۔ تفسیر کا اکثر حصہ ترکیب نحوی پر مشتمل ہے۔ سجع عبارت کا التزام کیا گیا ہے۔	نامعلوم۔	قلمی خوشخط۔
۵۱	مجموعۂ نیل المرام (عربی) یہ مجموعہ دو کتابوں پر مشتمل ہے (۱) نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام (۲) الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ۔ دونوں کا مضمون ان کے نام سے ظاہر ہے۔ اور دونوں کا مصنف ایک ہے۔	نواب صدیق حسن خان (تفصیل کے لئے دیکھو عدد سلسلہ ۱۴۰)	مطبوعہ
۵۲	تفسیر کشاف (عربی) یہ وہ عدیم النظیر تفسیر ہے جس کے حق میں علماء نے یہ فقرہ استعمال کیا ہے، لولا الکشاف لکان القرآن بکراً۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جو نکتے کلام پاک میں اسکے مصنف نے استخراج کئے ہیں اور جو تحقیق محاورات قرآنی کی اس نے لکھی ہے وہ زمخشری ہی کا حصہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اسکے معتزلی المذہب ہونے کے اسکی تفسیر نہایت مقبول ہوئی ہے اور فخر الدین رازی اور قاضی بیضاوی جیسے متبحر علمائے اپنی تفسیروں میں اس کی خوشہ چینی کی ہے۔	علامہ جار اللہ زمخشری۔ پورا نام اسطرح ہے جار اللہ ابو القاسم محمود بن عمر الخوارزمی الزمخشری۔ زمخشر صوبۂ خوارزم میں ایک گاؤں کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ اور چونکہ اس نے ترک وطن کر کے مکہ معظمہ میں مستقل طور پر سکونت اختیار کر لی تھی اسلئے جار اللہ (خدا کا پڑوسی) کے لقب سے مشہور ہوا۔ تحصیل علوم کے لئے اس نے دور دراز ملکوں کا سفر کیا۔ وہ اپنے زمانے میں بالاتفاق علم تفسیر۔ حدیث۔ نحو۔ لغت اور علم بیان کا امام تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ معتزلہ مذہب کے عالموں سے ہے اور تفسیر کشاف آپ کی تصنیف ہے جس کو اس نے مکہ معظمہ کے ایک امیر کے پیشکش کیا تھا۔ تقریباً تمام علوم متداولہ میں اس نے کوئی نہ کوئی معرکۃ الآرا تصنیف یادگار چھوڑی ہے جو اس فن کی بیش قیمت معلومات کا ذخیرہ ہے علامہ ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں اسکی تصنیفات کی مفصل فہرست دی ہے۔ مفصل (علم نحو) نوابغ الکلم۔ ربیع الابرار۔ اطواق الذہب وغیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ سن پیدائش ۴۶۷ ہجری مطابق ۱۰۷۴ء۔ ۵۳۸ ہجری مطابق ۱۱۴۳ء۔ مکہ معظمہ میں	قلمی خوشخط باریک قلم نوشتہ ۸۶۶ھ مطابق ۱۴۶۱ء۔ جو نسخہ کتب خانہ ہذا میں موجود ہے وہ مصنف علام کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخے کی نقل ہے دار السلطنۃ احمد آباد میں شہنشاہ اکبر کے شاہی کتب خانے اور نیز دوسرے شاہی کتب خانوں میں یہ نسخہ رہا۔ اکبر بادشاہ کے وزیر اعظم و سپہ سالار عبد الرحیم خان خاناں نے اپنے قلم سے ۹۹۳ھ میں بمقام جونپور اسکے پہلے صفحے پر ایک طویل عبارت لکھنے کے بعد اپنے دستخط کئے ہیں۔ جدول اور بعض دوسری سرخیاں طلائی ہیں لیکن رنگ شوخ نہیں ہے۔ یہ کتاب ۱۰۳۴ میں دو سو روپیہ پر ہدیہ کی گئی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مدت طویل تک رہنے کے بعد اپنے وطن اصلی خوارزم میں اسکا انتقال ہوا۔ (خوارزم کو آجکل خیوا کہتے ہیں)	
۵۳	ایضاً تفسیر کشاف ربع اوّل (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط قدیم۔ نوشتہ ۱۳۱ھ
۵۴ (الف)	ایضاً تفسیر کشاف (〃)	.. .. ..	سورۂ نور سے آخر سورۂ لقمان تک کی تفسیر ہے۔ قلمی بخط واضح۔ نوشتہ [illegible]
۵۴ (ب)	مجموعہ سورۂ فاتحہ (عربی) اس مجموعہ کی تفصیل یہ ہے (۱) تفسیر سورۂ فاتحۃ المسمّٰی بالعروۃ الوثقیٰ از علامہ شیخ بہاؤالدین آملی۔ (دیکھو عدد مسلسل (ب ۱۲۵۱)۔ (۲) تفسیر آیۃ الکرسی از علامہ ابوالفضل بن شیخ مبارک۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۲۸)۔ ہر دو بزبان عربی	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ کتاب)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ مطبوعہ
۵۵ تا ۵۷	تفسیر نیشاپوری کامل (عربی) اصلی نام غرائب القرآن ہے۔ تفسیر کبیر کا خلاصہ ہے۔ کشاف وغیرہ دوسری تفسیروں سے موقع موقع مباحث اخذ کئے ہیں۔ ساتھ ہی روایات کی صحت کا بھی التزام کیا ہے۔ قابل قدر کتاب ہے تین جلدوں میں چھپی ہے۔	علامہ حسن بن محمد قمی المعروف نظام نیشاپوری	
۵۸	ایضاً تفسیر نیشاپوری جلد دوم (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ خوشخط۔ بلحاظ طرز کتابت نسخہ دسویں صدی ہجری کا لکھا ہوا
۵۹	الکتاب المقدس (عربی) عہد عتیق اور عہد جدید کا مجموعہ ہے۔	.. .. ..	مطبوعہ۔ جسکی پہلی بیس ۱۸۶۶ء نیویارک (ممالک متحدہ امریکہ) میں تیار ہوئیں اور ۱۸۶۹ء میں بمقام اکسفورڈ نہایت صحت و اہتمام سے چھاپی گئیں۔
۶۰	ایضاً الکتاب المقدس (فارسی) عہد عتیق اور عہد جدید کا مجموعہ ہے۔	.. .. ..	مطبوعہ۔ اڈنبرا ۱۸۴۵ء میں چھاپی گئی۔
۶۱	تفسیر جامع البیان (عربی) مختصر تفسیروں میں نہایت عمدہ تفسیر ہے۔ محققانہ	شیخ نورالدین سید معین بن سید صفی الدین ۹۰۵ ہجری میں بمقام مکہ معظمہ اسکا انتقال ہوا تفسیر مذا	مطبوعہ جلی قلم خوشخط حاشیہ پر علامہ سیوطی کی کتاب الاکلیل فی استنباط التنزیل ہے۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	قول اور صحیح روایت کا التزام ہے۔	اس نے مکہ معظمہ کے حرم میں [illegible] ہجری میں تصنیف کی۔	
۶۲ و ۶۳	**شیخ زادہ حاشیہ بیضاوی** (عربی) دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔	**محمد بن مصلح الدین رومی المعروف شیخ زادہ** اپنے وطن میں تحصیل علوم کی۔ اور مدت تک روم کی درسگاہوں میں درس دیتا رہا۔ لیکن بعد میں اس نے عزلت اختیار کی اور بادشاہ وقت نے اسکے لئے ساڑھے چارسو درہم ماہوار وظیفہ مقرر کیا۔ بقول مصنف شقائق النعمانیہ وہ کچھ مدت تک قاضی بھی رہا۔ بیضاوی کا حاشیہ چھ جلدوں میں لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب تفسیر لکھتے وقت اس کو کسی آیت کے متعلق کوئی اشکال پیش آتا تو وہ خداوند پاک کی بارگاہ کبریا میں متوجہ ہوتا اور انشراح صدر ہوکر عالم غیب سے اسپر افاضہ ہوتا اور آیت کے معنے روز روشن کیطرح اسپر منکشف ہوجاتے۔ ۹۵۱ھ / ۱۵۴۴ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر کاغذ زرد حاشی خوشنما۔
۶۴ لغایت ۷۱	**تفسیر کبیر کامل** (عربی) اصلی نام مفاتیح الغیب ہے آٹھ جلدوں میں چھپی ہے۔ مصنف علام نے تحقیق وتدقیق کی حد کردی ہے۔ ہر ایک آیت کے مالہ وما علیہ پر نہایت شرح وبسط کے ساتھ عالمانہ بحث کی ہے۔ الغرض تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس میں اس نے علم کے دریا بہادئے ہیں۔	**فخر الدین محمد بن عمر رازی**۔ رے جو طبرستان میں ایک شہر ہے آپکا مولد ہے۔ بچپن میں اپنے والد سے تعلیم پائی۔ کمال الدین سمعانی سے فقہ تحصیل کی۔ فقہ کے بعد معقولات کا شوق پیدا ہوا۔ مجد الدین جیلی سے جو اپنے زمانے میں ان علوم میں یکتا تھے فلسفہ اور علم کلام کی تعلیم پائی۔ چنانچہ بالآخر آپ علم کلام فلسفہ اور علوم ما بعد الطبیعۃ (الہیات) میں یگانہ روزگار شمار ہونے لگے اور امام المتکلمین کہلائے۔ فروع فقہ میں آپ امام شافعی سے منسوب ہیں اور کلام کے مباحث میں اصول اشاعرہ کے بڑے زبردست حامی ہیں لیکن آپ کا مسلک تحقیق جداگانہ ہے۔ امام صاحب کا جاہ وجلال اس رتبہ پر پہونچا کہ سلاطین عہد انکی خدمت میں حاضر ہونا اپنے لئے فخر سمجھتے	مطبوعہ قسطنطنیہ کاغذ اعلیٰ حاشیہ پر ابوالسعود افندی کی تفسیر ہے (جس کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۷۲)

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		ممالک اسلامی کے ہرگوشے سے ہزاروں تشنگان تحقیق سیکڑوں فرسنگ طے کرکے انکے چشمۂ فیض سے اپنی پیاس بجھاتے تھے۔ اور جب ان کی سواری نکلتی تھی تو قریبًا تین سو علماء اور مقتدین رکاب کے ساتھ چلتے تھے۔ رازی کی تصنیفات پڑھ کر لوگوں نے زمانۂ ماقبل کی تصنیفات بالکل فراموش کردیں۔ اسکا طریق استدلال نہایت زبردست اور نرالا ہے۔ وہ بہت مؤثر وعظ کہا کرتا تھا۔ اور فرقۂ کرامیہ کے بہت سے متبعین کو اسکے وعظ سے ہدایت حاصل ہوئی۔ محصول (علم فقہ) اسرار التنزیل (علم کلام) مطالب عالیہ (الٰہیات) مباحث مشرقیہ (طبعیات اور علم مابعد الطبیعۃ) سر مکتوم (علم اسرار حروف)۔ اور اختیارات علائیہ (علم نجوم)۔ اس کی تصنیفات میں سے یادگار ہیں۔ ۵۴۴ھ / ۱۱۵۰ء میں پیدائش اور ۶۰۶ھ / ۱۲۱۰ء میں اس کا انتقال ہوا۔	
۷۲	تفسیر ابی السعود۔ (عربی) اس تفسیر کا اصلی نام ارشاد العقل السلیم الٰی مزایا الکتاب الکریم ہے نہایت ہی عمدہ محققانہ تفسیر ہے جو ایجاز اور اطناب کے عیب سے محفوظ ہے۔ یہ تفسیر مصنف نے سلطان سلیمان کی خدمت میں نذر کی تھی۔	ابوالسعود آفندی۔ مملکت روم کا ایک متبحر عالم تھا اپنے وطن میں اکتساب علوم کیا۔ اور مختلف مدارس میں تعلیم دیتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کو بروصہ کا قاضی مقرر کیا گیا اور بتدریج قسطنطنیہ میں مفتی کے جلیل القدر منصب پر سرافراز کیا گیا جس کے نازک فرائض اس نے نہایت خوبی کے ساتھ انجام دئے۔ سلطان کیطرف سے اس کو پانچ سو درہم روزانہ کے حساب سے وظیفہ ملتا تھا۔ ۹۸۲ھ مطابق ۱۵۷۴ء میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ قسطنطنیہ۔ تفسیر کبیر کے حاشیے پر چھپی ہے۔
۷۳	تفسیر کبیر جلد پنجم (عربی)۔	امام فخر الدین رازی۔ -	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ پہلے دس سپاروں کی تفسیر ہے۔ جلد نہایت ضخیم قلمی نہایت خوشخط جلی قلم۔ جدول طلائی لکھنے میں کمال یہ کیا ہے کہ شروع سے آخر تک یکساں خط ہے سرمو فرق نہیں کیا۔
۷۴	ایضًا تفسیر کبیر ثلث اول (عربی)		

عدد سلسلہ	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۷۵	عہد جدید (فارسی) اناجیل کا مجموعہ ہے	.. .. ..	مطبوعہ آہنین۔
۷۶ لغایت ۷۹	جمل حاشیۂ جلالین (عربی) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اصلی نام اسکا فتوحات الٰہیہ ایک نہایت مبسوط تفسیر کی حیثیت رکھتا ہے	شیخ سلیمان جمل۔ سنہ ۱۲۰۴ھ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر۔
۸۰ لغایت ۸۳	ایضاً جمل حاشیۂ جلالین (عربی) ..	.. .. ..	مطبوعہ ہند
۸۴ و ۸۵	تفسیر مدارک التنزیل کامل دو جلد (عربی) اگر چھوٹے پیمانے پر کشاف کو دیکھنا ہو تو اس کا مطالعہ کرو۔	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی (از علماء ماوراء النہر) عام طور پر حافظ الدین نسفی کے نام سے مشہور ہے (نسف ماوراء النہر میں ایک قصبے کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے)۔ وافی اور اسکی شرح کافی علم فقہ میں اسکی تصنیف ہے جس کو اس نے مختصر کرکے کنز الدقائق کے نام سے موسوم کیا جو فقہاء میں نہایت مقبول ہوئی۔ تمام ہندوستان اور افغانستان میں فقہ کا ابتدائی کورس مقرر ہے۔ اصول فقہ میں منار الانوار کے نام سے ایک متن لکھا ہے جسکی پچاس سے زیادہ شرحیں لکھی گئی ہیں عقائد اہل سنت پر عمدہ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو متن کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسکی شرح جس کا نام الاعتماد فی الاعتقاد ہے خود مصنف کی تالیف ہے (عقائد نسفیہ کا مصنف اور ہے۔ دیکھو عدد سلسلہ ۷۲) الغرض اسکی تصنیفات اکثر مقبول اور متداول ہیں۔ سنہ ۷۱۰ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	قلمی نیز بخط جلی قلم۔
۸۶	ایضاً تفسیر مدارک التنزیل جلد اوّل (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ بخط قدیم
۸۷	تفسیر القرآن مجہول الاسم (فارسی)	.. .. ..	ربع اوّل۔ قلمی
۸۸ الف	مجموعہ رسائل متعلق تفسیر و قرأت × اس مجموعہ میں مفصلہ ذیل رسائل ہیں:- (۱) مقدمۂ جزریہ معہ شرح (علم قرأت) (۲) روضۃ الریان۔ سورہ ہائے قرآنی کی ترتیب سوال و جواب ہے جسمیں تفسیر کے متعلق کچھ بحث نہیں ہے	.. .. ..	جلد رسائل مطبوعہ در یک جلد

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۳) فوز الکبیر و فتح الخبیر از شاہ ولی اللہ دہلوی۔ اصول تفسیر اور غرائب قرآن پر مشتمل ہے (۴) افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ۔ از نواب صدیق حسن خان۔ (۵) جلاء الاذہان فی علوم القرآن۔ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔		
۸۸ (ب)	حاشیہ عصام الدین بر بیضاوی (عربی)	.. .. ..	قلمی
۸۹	تفسیر لوامع التنزیل (فارسی) صرف پہلے پارے کی تفسیر ہے۔ اہل تشیع کے مذہب پر لکھی گئی ہے۔	.. ..	مطبوعہ۔
۹۰	ایضاً تفسیر لوامع التنزیل (عربی)	.. .. ..	"
۹۱	تفسیر مظہری (عربی) ایک ضخیم جلد میں سورۂ مائدہ تک کی تفسیر ہے۔ اسی قدر چھپی ہے۔ مصنف علام نے اس کو سات جلدوں میں پورا کیا تھا جس میں قدمائے مفسرین کے اقوال نقل کرنے کے علاوہ نہایت لطیف تحقیقات لکھی ہیں۔ اہل تصوف کے مذاق کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ اپنے پیر طریقت میرزا مظہر شہید کے نام سے اپنی اس تفسیر کو منسوب کیا ہے۔	قاضی ثناء اللہ پانی پتی شیخ جلال الدین کبیر کی اولاد سے ہے جنکا سلسلۂ نسب حضرت عثمان خلیفۂ ثالث سے جا ملتا ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ پر عبور حاصل کر لیا تھا۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کا عالم متبحر اور فقہ اور اصول میں اس کو مجتہد کا درجہ حاصل تھا۔ کتب حدیث کی سند شاہ ولی اللہ دہلوی سے حاصل کی تھی۔ اس نے فقہ میں ایک مبسوط کتاب لکھی ہے۔ جس میں ہر ایک مسئلہ کا ماخذ اور آئمہ اربعہ کے مختارات اور دلائل کے علاوہ جو قول اسکے اپنے نزدیک اپنے نقطۂ اجتہاد سے اقوی معلوم ہوتا تھا اس پر تصریح کی ہے۔ میرزا مظہر شہید آپ کے پیر طریقت ہیں۔ اور آپ نے حقائق و معارف تصوف کے موضوع پر بھی متعدد رسالے لکھے ہیں۔ آپ کا مسلک ہمیشہ محققانہ رہا ہے۔ تیس سے زیادہ کتابیں مختلف مضامین پر لکھی ہیں جو سب کی نہایت مفید ہیں۔ سنہ ۱۲۲۵ھ میں آپکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ قدیم

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
٩٢ لغایت ٩٥	تفسیر روح البیان (عربی) چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ رطب و یابس کا مجموعہ ہے۔ البتہ معلومات بڑھانے کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔	اسمعیل حقی آفندی۔ علمائے سلطنت عثمانیہ میں سے ہے۔ اس نے تفسیر مذکور ١١١٧ھ مطابق ١٧٠٥ء میں تالیف کی	مطبوعہ مصر
٩٦ و ٩٧	تفسیر بیضاوی کامل دو جلد (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ١)۔	قاضی ناصر الدین بیضاوی (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ١)	قلمی۔ خوشخط۔
٩٨	حاشیہ کشاف (عربی) ..	نامعلوم۔	قلمی۔ نہایت باریک قلم خط شکستہ بے نقطہ۔ از اول و آخر قدرے ناقص
٩٩ (الف)	تفسیر بغوی جلد ثالث (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٣٥)	حسین بن مسعود الفراء البغوی (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ٣٥)	قلمی بخط قدیم۔ نوعیت سے دسویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے۔ سرورق پر لکھا ہے "ملکہ من فضل اللہ محمد بن احمد بن عبد الغنی طربی"
٩٩ (ب)	تفسیر سورۂ فاتحہ (فارسی)۔ مصنف نامعلوم ہے۔ فاضل مصنف نے ملا معین واعظ کاشفی (مصنف معارج النبوۃ) کی تفسیر سورۂ فاتحہ کا انتخاب کیا ہے۔ آخر سے قدرے ناقص ہے۔	.. .. ..	قلمی بخط نسخ۔ خوشخط لفظ بلفظ خرید کم از کم تین سو سال کا پرانا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔
١٠٠	مجموعۂ تفسیر سورۂ یوسف (") مجموعہ ہذا مفصلہ ذیل رسائل پر مشتمل ہے:۔ (١) تفسیر سورۂ یوسف منسوب بہ امام غزالی بزبان عربی (٢) تفسیر سورۂ والضحیٰ بزبان فارسی۔ (٣) کلمات یوسفی بزبان فارسی۔ (٤) رسالہ وحدۃ الوجود از مولوی عبید اللہ خلف مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی۔	.. .. ..	جملہ قلمی نوشتہ ١١١٤ ہجری۔ در یک جلد
١٠١	تفسیر مجہول الاسم (عربی) سورۂ مریم سے آخر سورۂ صافات تک کی تفسیر ہے۔	نامعلوم الاسم	قلمی بخط قدیم۔ خط کی نوعیت سے آٹھویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے
١٠٢	ایضاً تفسیر قرآن مجہول الاسم۔ (عربی) سورۂ یٰسین سے لیکر آخر قرآن کریم تک کی تفسیر ہے	"	جو غالباً قلمی بخط قدیم۔ غالباً از نوشتہ صدی سیزدہم تفسیر عظیم۔ بخط دیگر و [illegible]

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۳	حاشیۂ تفسیر کشاف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	مجہول الاسم ۔ ۔ ۔	قلمی۔ خوشخط نوشتہ ۱۲۵۳ھ
۱۰۴	تفسیر سواطع الالہام (عربی) مصنف علامّہ نے حروف مُہملہ میں یا بالفاظ دیگر بے نقط عبارت میں تفسیر قرآن لکھنے کا التزام کیا ہے اور نہایت خوبی کے ساتھ اسکو انجام دیا ہے تمام لوازم تفسیر قرآن مثلاً شان نزول آیات۔ تحقیق لغوی۔ ترکیب نحوی۔ لطائف علم بیان قصص و احکام وغیرہ کو مدنظر رکھکر یہ تفسیر لکھی ہے بااینہمہ ایک حرف منقوط اس میں نہیں ہے قابل قدر علمی کارنامہ ہے۔	علامہ فیضی۔ شیخ فیضی کا اصلی نام ابو الفیض تھا جو بعد میں فیاضی کے نام سے مشہور ہوا۔ شیخ ابو الفضل کا بھائی اور اکبر بادشاہ کے مصاحبوں میں سے تھا۔ ٩٥٤ ہجری مطابق ۱۵۴۷ء میں پیدا ہوا۔ تاریخ۔ فلسفہ۔ طب۔ و انشا پردازی میں اسکا کوئی نظیر نہیں تھا۔ حسب روایت مآثر الامرا غزالی مشہدی کے انتقال کے بعد ملک الشعراء کا جلیل القدر خطاب فیضی کو دیا گیا۔ خمسۂ نظامی کے مقابلہ میں اس نے بھی ایک خمسہ لکھا ہے جسکے ارکان مفصلہ ذیل ہیں:۔ (۱) مرکز ادوار (۲) سلیمان و بلقیس (۳) نل دمن۔ (۴) ہفت کشور (۵) اکبر نامہ۔ نل دمن کا قصہ مہابھارت سے ماخوذ ہے جس کو اس نے شہنشاہ اکبر کے حکم سے فارسی میں ترجمہ کیا۔ فیضی غالباً ہندوستان کا پہلا مسلمان ہے جس نے ہندوؤں کے لٹریچر اور علوم کو حاصل کیا۔ سنسکرت کی کتابوں کو فارسی میں ترجمہ کرنے کے علاوہ اس نے جبر و مقابلہ اور ریاضی کی کچھ کتابیں عبرانی زبان سے ترجمہ کیں۔ اسکی ایک معرکۃ الآراء تصنیف تفسیر سواطع الالہام ہے۔ اس نے ایک اور کتاب بھی اس صنعت میں لکھی ہے جسکا نام موارد الکلم ہے فی الجملہ وہ اپنے عہد کا عالم متبحر اور فاضل اجل تھا کہا جاتا ہے کہ اس نے ایک سو ایک کتابیں مختلف مضامین پر لکھیں۔ وہ شہزادوں کا معلم رہا ہے۔ اور بعض اوقات اسکو شاہی سفارت پر بھی مقرر کیا گیا۔ ۱۰۰۴ ہجری مطابق ۱۵۹۵ء میں ضیق النفس کی بیماری سے بمقام آگرہ اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ خوشخط۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۵ لغایت ۱۱۲	تفسیر حقانی (اردو) آٹھ جلدوں میں چھپی ہے۔ زمانۂ حال کی ضروریات کے موافق اچھی تفسیر ہے۔ مخالفین اسلام کے اکثر اعتراضات کا جواب لکھا ہے۔ جابجا سرسید کے عقائد کی بھی جو جمہور اہل اسلام سے مخالف ہیں تردید کی ہے۔	مولوی عبدالحق دہلوی۔ چودھویں صدی کے علماء میں سے ہے۔ تفسیر حقانی کے علاوہ اور بھی کئی ایک کتابیں لکھی ہیں۔ حال میں انکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ۔
۱۱۳	البیان فی علوم القرآن (اردو) تفسیر حقانی کے مقدمہ کے طور پر یہ کتاب لکھی ہے اتقان فی علوم القرآن مصنفہ علامہ سیوطی اور فوز الکبیر مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے مضامین کو جدید قالب میں ڈھال کر اردو لباس پہنایا ہے۔ اور عند الضرورۃ دوبارہ بسط و تفصیل سے کام لیا ہے۔ اردو زبان میں اپنے مضمون کی معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ تفاسیر قرآن کے مطالعہ کرنے والوں کے لئے اسکا مطالعہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔	” ” ”	ایضاً مطبوعہ۔
۱۱۴	نجوم الفرقان (فارسی)۔ یہ کتاب اورنگ زیب عالمگیر کے ۳۹ سنہ جلوس مطابق ۱۶۹۵ء میں تصنیف کی گئی ہے الفاظ قرآن کریم کی ایک مبسوط اور جامع انڈیکس ہے جس کے ذریعہ ہر ایک لفظ کا محل وقوع نہایت آسانی کے ساتھ معلوم ہوسکتا ہے۔ کسی آیت قرآنی کا اگر ایک لفظ بھی یاد ہو۔ (چاہے وہ لفظ آیت مطلوبہ کا پہلا لفظ ہو یا درمیانی یا آخری) اس انڈیکس کی مدد سے اُس آیت کا محل وقوع بلا وقت فوراً دریافت ہوسکتا ہے۔ بہت ہی مفید اور کارآمد چیز ہے۔ اکثر اصحاب کو	مصطفٰے خان بن محمد سعید۔ افغانوں میں ایک قوم کاسیوں کی ہے جو پہلے زمانوں میں کوہ کیسہ (المعروف کوہ سلیمان) کے بعض حصوں میں آباد تھی۔ اور اس وقت کوئٹہ (بلوچستان) کے گرد و نواح میں آباد ہے۔ یہ شخص اس قوم کا ایک معزز فرد ہے۔ جو اورنگ زیب کے عہد میں ایک جلیل القدر عہدے پر ممتاز تھا۔	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	معلوم ہوگا کہ جرمن مستشرقین نے ۱۸۴۲ء میں ایک قرآن شریف طبع کیا ہے۔ اور اس کے آخر میں نجوم الفرقان کے نام سے ایک انڈیکس چھاپی ہے جس کا مرتب کرنا ایک عظیم الشان کارنامہ خیال کیا گیا تھا اور یقین کیا جاتا تھا کہ ایسی مبسوط اور جامع انڈیکس کا اس خوبی کے ساتھ مرتب کرنا نہایت ہی محنت اور عرقریزی کا کام ہے۔ جو جرمنی کے اولوالعزم مستشرقین کی قسمت میں ہی لکھا تھا۔ لیکن اس کتاب کو دیکھ کر یہ رائے بدلنی پڑتی ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ اس علمی کارنامے کا ہیرو دراصل ایک افغان ہے اور جرمنی کا مطبوعہ نجوم الفرقان اسی نسخے کی ایک اصلاح یافتہ صورت ہے۔ بے شک اس قلمی نسخے میں چند ایک خفیف فروگذاشتیں پائی جاتی ہیں لیکن اگر یہ بات کو مدنظر رکھا جائے کہ وہ سترہویں صدی عیسوی کی تصنیف ہے جبکہ زمانہ اپنے موجودہ معراج کمال سے تین صدیاں پیچھے تھا تو اس امر کے تسلیم کرنے سے چارہ نہیں رہتا کہ ایسی فروگذاشتوں کا رہ جانا ناگزیر تھا۔ اور انکی اصلاح مرور اعصار اور مساعدت احوال و ترقی معیار پر منحصر تھی کم ترک الاول للآخر ایک مثل مشہور ہے لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی نہیں بھلانا چاہئیے کہ الفضل للمتقدم۔ با ایں ہمہ بعض وجوہ سے اس قلمی نسخے کو نمایاں فوقیت حاصل ہے مثلاً جرمنی کی مطبوعہ انڈیکس میں الفاظ کا مادہ لے کر اسکے تمام مشتقات اسی ایک		

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مادے کے تحت میں ذکر کئے ہیں جسکے لئے عربی کی زبان اور گرامر کی معتدبہ واقفیت ضروری ہے۔ برخلاف اسکے اس قلمی نسخے سے وہ شخص بھی پورا استفادہ کرسکتا ہے جو عربی زبان سے ناواقف محض ہو۔ (جرمنی کا مطبوعہ قرآن شریف بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے)		
115	تفسیر سورۂ والضحیٰ (ہندی) معزالدین نامی ایک نابینا ساکن تخت ہزارہ نے سنہ ۱۲۰۶ ہجری میں بزبان ہندی منظوم کی۔ اسکا مأخذ پشتو زبان کی ایک تفسیر ہے جس کو غلام محمد خان افغان نے تصنیف کیا تھا۔	معزالدین۔	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط
116 الف	تفسیر موضح القرآن (اردو) نہایت ہی مختصر ہے۔ ترجمے کے علاوہ صرف چند ایک تشریحی نوٹ لکھے ہیں۔	شاہ عبدالقادر دہلوی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بھائی ہیں۔ علم تفسیر اور حدیث میں یکتائے روزگار تھے۔ قرآن کریم کے بامحاورہ اردو ترجمے کی بنیاد انہوں نے ڈالی ہے۔ انکا ترجمہ نہایت مستند اور مقبول عام ہے۔	مطبوعہ۔
116 ب	تفسیر حسینی نصف اول (فارسی)۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۴)	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط۔ ۱۱۵۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
117 تا 119	تفسیر بیان القرآن (اردو)۔ عالمانہ مذاق پر متوسط ضخامت کی تفسیر ہے۔ تمام لوازم تفسیر پر مختصر بحث کی گئی ہے۔ مبتدیوں کے لئے بھی اسکا مطالعہ مفید ہے	مولوی محمد اشرف علی تھانوی۔ چودہویں صدی کے علما میں سے ہے۔ ابھی تک زندہ ہے علم تفسیر و حدیث و فقہ کا متبحر حنفی عالم ہے تفسیر کے علاوہ اس نے بہت سی مفید تصنیفیں کی ہیں۔ اسکا انداز اکثر محققانہ ہوتا ہے۔ نہایت متقی اور دیندار شخص ہے اور نہایت مؤثر وعظ کہتا ہے۔	مطبوعہ۔
120 تا 126	تفسیر القرآن۔ سرسید۔ (اردو) فلسفیانہ مذاق پر لکھی گئی ہے۔ اکثر خوارق عادت اور امور عالم غیب کی نہایت دور از کار تاویلیں کی ہیں۔ صرف سورۂ بنی اسرائیل تک کی	سرسید احمد خان بانی علیگڑھ کالج۔ سرسید ۔ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو دہلی کے ایک سادات کے خاندان میں پیدا ہوا۔ فارسی عربی کی درسی کتابیں پڑھ کر علم ریاضی اور طب کی تحصیل پر مائل ہوا اور	مطبوعہ۔

عدد سلسلہ	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تفسیر ہے جو آٹھ حصوں پر مشتمل ہے۔	ہر دو فنون میں معتدبہ واقفیت حاصل کی۔ اٹھارہ انیس برس کی عمر میں پڑھنا چھوڑ دیا۔ اور ۱۸۳۹ء میں کمشنری آگرہ کا نائب منشی مقرر ہوا اس اثنا میں اس نے ترتیب دفتر کا ایک دستور العمل بنایا اور قوانین دیوانی کا ایک خلاصہ تیار کیا جو امیدواران منصفی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا۔ اسکے صلے میں وہ ۱۸۴۱ء میں مَین پوری کا منصف مقرر ہوا۔ بحالت منصفی اس نے نہایت محنت سے آثار الصنادید تالیف کی۔ تاریخ بجنور لکھی اور آئین اکبری کی تصحیح کی۔ غدر کے زمانے میں بہت سے یوروپین مردوں اور عورتوں کی جان بچائی اور دوبارہ انگریزی تسلط کے بعد بجنور ہی ایک ایسا ضلع تھا جو سرسید کی کوششوں کی بدولت عواقب غدر سے محفوظ رہا۔ اس ہنگامہ کے بعد سرسید مسلمانوں کی ترقی سے اس قدر مایوس ہو گئے تھے کہ انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن پھر اس نے قومی خدمت کو اس پر ترجیح دی اور ہمہ تن مسلمانوں کے بیدار کرنے پر متوجہ ہو گئے مذہب اسلام کی نسبت اہل یورپ کی بدگمانیوں کو رفع کرنے کی غرض سے اس نے بہت بڑے پیمانے پر بائیبل کی تفسیر لکھنی شروع کی جس کے لئے عربی اور عبرانی جاننے والے عالموں کو نوکر رکھا اور اسکی دو بڑی بڑی جلدیں شائع کیں لیکن پبلک کی عدم قدردانی کی وجہ سے اس خیال کو ترک کرنا پڑا۔ ۱۸۷۱ء میں ڈاکٹر ہنٹر نے مسلمانوں کے مذہبی خیالات پر ایک کتاب شائع کی جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ	

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مسلمان انگریزوں کے برخلاف جہاد کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ سرسید نے اسپر نہایت قابلیت کے ساتھ تنقید لکھی جو پانیر کے پرچوں میں مسلسل شائع ہوتی رہی۔ اس نے علیگڈھ سائنٹیفک سوسائٹی کے نام سے ایک مجلس قائم کی جس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ انگریزوں اور ہندوستانیوں میں میل جول پیدا ہو اور علوم و فنون کی قابل قدر تصنیفات انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیجائیں ۱۸۶۶ء میں اس نے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے نام سے ایک اور انجمن قائم کی جس کا مدعا یہ تھا کہ ہندوستان کے حالات اور معاملات کی صحیح اطلاعات پارلیمنٹ تک پہونچائی جائیں الغرض ۱۸۸۵ء تک وہ برابر ایسی تدبیروں میں سرگرم رہا جن سے ملک اور قوم کی دنیاوی فلاح و بہبود متصور تھی۔ مگر وہ خوب جانتا تھا کہ جبتک مسلمانوں میں مغربی تعلیم کی اشاعت نہیں ہوگی ان کی ترقی ممتنع ہے۔ اس نے بذات خود انگلستان میں جاکر سترہ مہینے تک وہاں قیام کیا اور وہاں کے طریقۂ تعلیم و تربیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر اسی نمونہ پر علیگڈھ کالج کی بنیاد ڈالی۔ ساتھ ہی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس قائم کی جس نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیم کا غل ڈالدیا۔ سرسید نے ولایت جاکر ایک اور کام کیا۔ سر ولیم میور نے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف شائع کی تھی جس میں اسلام اور بانی اسلام پر سخت نکتہ چینی کی گئی تھی۔ سرسید نے برٹش میوزیم کی نایاب کتابوں کی مدد سے کتاب مذکور پر ایک ناقدانہ تبصرہ لکھا اور اسکا انگریزی ترجمہ	

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		انگلستان ہی میں شائع کیا - یہ تبصرہ خطبات احمدیہ کے نام سے مشہور ہے - اور نہایت ہی محققانہ طرز پر لکھا گیا ہے - سرسید جانتا تھا کہ جو لوگ انگریزی تعلیم پاتے ہیں انکے اسلامی عقائد متزلزل ہوجاتے ہیں اس نے تہذیب الاخلاق کے نام سے ایک موقت التشیوع رسالہ جاری کیا جس میں دوسرے فاضلانہ مضامین شائع ہونے کے علاوہ ان شبہات کا جواب بھی لکھا جاتا تھا جو سائنس کے رُو سے اُصول اسلام پر وارد ہوتے تھے - اسی غرض سے اس نے قرآن کریم کی بھی تفسیر لکھی - یہ دوسرا سوال ہے کہ اس تفسیر کے لکھنے سے وہ کہانتک اس مقصد میں کامیاب ہوئے اور اسکی تاویلات اور توجیہیں کہانتک حقیقت اور واقعیت پر مبنی ہیں - ۱۸۸۸ء میں سرسید کو "ستارۂ ہند" کے جلیل القدر خطاب سے سرافراز کیا گیا - اور ۱۸۸۹ء میں ایڈنبرا کی یونیورسٹی سے بحیثیت ایک اعلیٰ مصنف اور حامیٔ علوم ہونے کے ایل - ایل - ڈی کی اعزازی ڈگری عطا کی گئی - ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء کو سرسید نے داعیٔ اجل کو لبیک کہکر اس دارِ فانی کو الوداع کہا - (نوٹ) "سرسید کی جملہ تصنیفات جنکا ذکر بیان کیا گیا ہے مکتبۂ ہذا کے شعبۂ کتب اردو میں موجود ہیں"	
۱۲۸	تحریر فی اصول التفسیر (اردو) جن اصول پر سرسید نے اپنی تفسیر لکھی ہے اُنکا بیان ہے	سرسید احمد خان (تفصیل کے لیئے دیکھو عدد مسلسل ۱۲۰)	مطبوعہ -
۱۲۹	اعجاز التنزیل (اردو) قرآن کریم کے کمالات اور خوبیوں کو نہایت عمدہ طور پر بیان کیا ہے -	خلیفہ محمد حسن وزیر ریاست پٹیالہ -	مطبوعہ -

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۰ لغایت ۱۳۲	تفسیر فتح البیان (عربی) مطبوعہ ہے لیکن اسوقت کمیاب ہے۔ صحابہ اور تابعین اور قدماء مفسرین کے اقوال کو بالاستیعاب بیان کیا ہے۔ طبقۂ حاضرہ کے اہل حدیث اس کو عدیم النظیر تفسیر خیال کرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ مجموعۂ روایات سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ کسی معرکۃ الآراء مسئلہ کے متعلق محققانہ بحث نہیں لکھی ہے۔	نواب صدیق حسن خان شوہر بیگم صاحبہ والیۂ ریاست بھوپال۔ اصل میں قنوج کا باشندہ ہے۔ پچھلی صدی میں ہندوستان کا ایک کثیر التصانیف علامہ گذرا ہے۔ ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوا۔ پانچ سال کی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آغاز شباب آوارگی میں بسر کیا۔ یکایک دن بدلے۔ اور ۱۲۶۹ھ میں مفتی صدر الدین خان الملقب صدر الصدور بہادر کی خدمت میں بمقام دہلی حاضر ہوا۔ نصاب مروجہ پر عبور کیا اور جملہ علوم متداولہ میں معتد بہ واقفیت حاصل کی۔ حدیث کی سند متعدد مشائخ سے حاصل کی۔ جن میں سے زیادہ اہم شیخ ابوالفضل عبدالحق بن الشیخ فضل اللہ المحدث نزیل مکۂ معظمہ کا نام ہے جو علامہ شوکانی یمنی کا شاگرد ہے۔ یہ سند اسکو ۱۲۸۵ھ میں دیگئی۔ اسکے بعد یکایک اسکا دل معقولات اور دیگر علوم رسمیہ سے سرد ہو گیا۔ اور اپنے آپ کو ہمہ تن کتاب اللہ اور حدیث نبوی کی خدمت میں مشغول کیا۔ اگرچہ دوسرے مضامین پر بھی تھوڑا بہت لکھا ہے اور اسکی تصنیفات کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے لیکن اسکی اکثر تصنیفات علم حدیث سے تعلق رکھتی ہیں۔ قرآن کریم کی ایک مبسوط تفسیر فتح البیان عربی میں۔ اور دوسری ترجمان القرآن اردو میں لکھی ہے۔ وہ اکثر مسائل میں علامہ شوکانی کے نقش قدم پر چلتا ہے اور اپنی تالیفات میں کثرت سے اسکے اقوال کو اپنے لئے اسوہ ٹھہراتا ہے۔ اسکی تفسیریں اقوال سلف کی جامع ضرور ہیں لیکن تحقیق و تنقید سے دور ہیں۔ بہیئت مجموعی ایک عامل بالحدیث کے لئے	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اسکی تصنیفات نہایت مفید ثابت ہوسکتی ہیں فارسی میں اسکا ایک دیوان ہے جسکی ہر ایک غزل اتباع سنت کا سبق دیتی ہے۔ ۱۲۸۸ھ میں والیۂ بھوپال شاہجہان بیگم کے ساتھ اسکی شادی ہوئی۔ اور نواب والاجاہ امیر الملک بہادر کے خطاب سے سرافراز ہوکر پچاس ہزار سالانہ آمدنی کی جاگیر اسکے لئے مقرر کی گئی۔ لیکن یہ دنیاوی مناصب اسکے حق میں مشاغل علمی کے موانع ثابت نہیں ہوئے۔ اور مرتے دم تک اسکا یہی مشغلہ رہا۔ ۱۳۰۷ھ ہجری میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۳۴ لغایت ۱۴۰	احسن التفاسیر کامل (اردو) اردو تفسیروں میں سب سے اچھی تفسیر ہے۔ سات جلدوں پر مشتمل ہے۔	سید احمد حسن صاحب وظیفہ خوار سرکار حیدرآباد دکن	مطبوعہ
۱۴۱ و ۱۴۲	تفسیر غایۃ البرھان (اردو) مختصر طور پر فلسفیانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔	" " "	"
۱۴۳	انجیل برنباس کا اردو ترجمہ (اردو) یہ وہ انجیل ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ظہور کی پیشین گوئیاں نہایت صاف الفاظ میں لکھی ہیں۔ اس انجیل کے مسلمانوں کے ہاتھ آنے کا حال کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے۔	" " "	مطبوعہ اخبار وطن لاہور
۱۴۴ لغایت ۱۵۰	تفسیر خازن (عربی) سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کا اصلی نام لباب التاویل فی معانی التنزیل ہے۔ اسکی خصوصیتیں حسب ذیل ہیں:- (۱) روایات کی صحت کا التزام ہے اور ہر ایک حدیث کا مخرج لکھا ہے۔ ہر ایک آیت قرآنی کے متعلق جتنی صحیح حدیثیں مل سکی ہیں لکھدی ہیں	علی بن محمد بغدادی الصوفی المعروف بالخازن مصنف علام کے مزید حالات معلوم نہیں ہوسکے۔ لیکن اگر یہ سچ ہے کہ صنعت سے صناع کا کمال معلوم ہوسکتا ہے تو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اس کا مصنف نہایت محقق عالم متبحر ہے۔ ۷۳۵ھ مطابق ۱۳۳۴ء میں اس نے یہ تفسیر تالیف کی۔	مطبوعہ مصر۔ کاغذ درخوشنما حاشیہ پر تفسیر معالم التنزیل ہے

عدد سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۲) احکام شرعیہ کے متعلق نہایت مبسوط بحث کی ہے اور ہر ایک امام کا قول مع اسکے دلائل کے نقل کیا ہے۔ (۳) قصص متعلقہ قرآن کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ (۴) تمام وہ معرکۃ الآرا مسائل جہاں عام مفسرین لغزش کھاتے ہیں ان کو نہایت محققانہ طرز پر بیان کیا ہے۔ (۵) ایجاز و اطناب دونو عیوب اس میں نہیں ہیں۔ فی الجملہ ہیئت مجموعی ایک بہترین تفسیر ہے۔		
۱۵۱ لغایت ۱۵۴	تفسیر محمد عبدہ مصری (عربی) نہایت محققانہ انداز پر لکھی گئی ہے۔ ایک مبسوط تفسیر ہے جس میں زمانۂ حال کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے قابل قدر تالیف ہے۔ کتب خانہ ہذا میں اسکی صرف چار جلدیں موجود ہیں۔	مفتی محمد عبدہ مصری۔ چودہویں صدی کا نہایت ہی متبحر اور محقق عالم ہے۔ مصر کی مشہور یونیورسٹی جامع ازہر کے نصاب کو اسی نے ضروریات زمانہ کے مطابق تبدیل کرکے علوم جدیدہ کو اسمیں داخل کیا۔ وہ مصر کے محکمۂ اپیل کا قاضی تھا۔ حال ہی میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر۔ چھپائی بنہایت نفیس۔
۱۵۵	جواہر التفسیر (فارسی) بالکل ایک نئے طرز پر لکھی گئی ہے (جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے) صرف پہلے دس سیپاروں کی تفسیر ہے۔	علامہ مجد الدین خاصہ۔ شیراز کے علماء میں سے ہے۔	قلمی خوشخط بخط نسخ۔ جلد ضخیم نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۵۶	ارض القرآن (ہر دو حصہ اردو) عاد اور ثمود وغیرہ اقوام قدیمہ کی معاشرت اور تمدن کا حال معلوم کرنا چاہو تو یہ کتاب پڑھو۔ محققانہ انداز پر لکھی گئی ہے پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	سید سلیمان ندوی۔	مطبوعہ۔

علم حدیث

احکامِ شرعیہ کی بنا عہدِ سلف اور خصوصاً قرونِ اولیٰ میں محض نقل پر رکھی گئی تھی اور اس لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی تحقیق کرنا دینِ اسلام کا رُکنِ اہم اور جزوِ اعظم تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ صحابہ اور تابعین کے زمانے میں ناقلانِ حدیث کا حال اُن کے اہلِ بلد کو اچھی طرح معلوم تھا۔ بعض اُن میں سے حجاز کے رہنے والے تھے۔ کچھ عراق کے باشندے تھے۔ بعض کا مسکن شام اور مصر تھا۔ لیکن بہرحال وہ معروف اشخاص تھے اہلِ حجاز کا اسناد سب سے اعلیٰ شمار کیا جاتا ہے اور صحت میں کوئی دوسرا اسناد اس کی برابری نہیں کر سکتا۔ امام مالکؒ سب سے پہلا شخص ہے جس نے اُن تمام صحیح حدیثوں کو جو احکامِ شرعیہ کا مأخذ تھیں ابواب اور فصول کے تحت میں لاکر ایک کتاب کی شکل میں مدوّن کیا۔ امام مالک کی یہ کتاب جو مؤطا کے نام سے مشہور ہے احادیثِ احکام تک محدود ہے اور اکثر وہی حدیثیں اس میں لکھی ہیں جو اہلِ حجاز کے اسناد سے مروی اور منقول ہیں۔ اس کے بعد اپنے عصر کے امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری پیدا ہوئے جنہوں نے حجاز اور عراق اور شام کے مختلف اسنادوں کو جمع کیا اور مضمونِ کتاب کو نہایت وسعت دی۔ چنانچہ سیر و تواریخ عقائد و اخلاق۔ تعبیرِ خواب اور تفسیرِ قرآن۔ الغرض جس عنوان کے متعلق کوئی بھی حدیث صحیح مل سکی ہے اُن سب کے لئے جداگانہ اور مستقل ابواب قائم کئے۔ اور ایک ایسی جامع صحیح مرتب کی جس کی نظیر دُنیا میں مفقود ہے۔ امام مسلم نے بھی اس کا تتبع کیا اور تکرارِ احادیث کو حذف کر کے مختلف اسنادوں کو ایک ہی جگہ جمع کیا۔ اور اگرچہ حُسنِ ترتیب کے لحاظ سے بعض علماء نے اس کو بخاری کی جامع صحیح پر ترجیح دی ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ صحتِ اسناد اور مضامینِ متنوعہ کی جامعیت کی حیثیت سے بخاری کی کتاب اوّل درجہ پر ہے۔ تیسرا طبقہ ابوداؤد سجستانی۔ ابو عیسےٰ ترمذی اور ابو عبدالرحمٰن نسائی کا ہے۔ جنہوں نے بخاری اور مسلم کی نسبت تنقیدِ حدیث میں کم تشدد کیا لیکن کسی متروک الاصل حدیث کو اپنی کتابوں میں جگہ نہیں دی۔ بہرحال مذکورہ بالا چھ کتابیں علمِ حدیث کی اُمّہات ہیں۔ اور کوئی دوسری کتاب اُن کے ہم پلہ نہیں ہو سکتی۔ یہی کتابیں ہیں جو تمام اسلامی دُنیا میں اُن پر اعتماد کیا جاتا ہے اور صحاحِ ستّہ کے نام سے مشہور ہیں۔ بعض لوگ مؤطا کی جگہ ابن ماجہ کو صحاح میں شمار کرتے ہیں لیکن یہ اُن کی فاحش غلطی ہے۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۷	مشارق الانوار (عربی معہ ترجمۂ اردو) - صحیحین میں سے قولی احادیث چن کر جمع کی ہیں۔ مولوی خرّم علی نے جو مولوی اسمٰعیل شہید کا شاگرد رشید ہے اسکا ترجمہ لکھا ہے۔ ہر ایک حدیث کے ساتھ ترجمے کے علاوہ کچھ تشریح بھی کی ہے۔ دو ہزار دو سو چھیالیس (۲۲۴۶) حدیثوں پر مشتمل ہے۔	رضی الدین حسن بن محمدؐ صاغانی - صاغان (معرّب چاغان) ایک گانوں کا نام ہے جو مرو کے مضافات میں سے ہے۔ فقہ حدیث اور لغت میں مہارت تامّہ رکھتا تھا۔ دیگر علوم میں بھی اسکو کافی دستگاہ حاصل تھی سنہ ۵۷۷ھ میں پیدا ہوا۔ اپنے والد سے تحصیل علوم کی بعد بغداد میں جاکر مدتوں وہاں مقیم رہا۔ سنہ ۶۵۰ھ مطابق سنہ ۱۲۵۲ء میں بمقام بغداد اسکا انتقال ہوا اور اسکی وصیت کے مطابق اسکی نعش کو مکۂ معظمہ میں لیجاکر دفن کیا۔ اس نے احادیث موضوعہ کا ایک مجموعہ مرتّب کیا ہے جس میں ابن جوزی اور مجد الدین فیروزآبادی کی طرح تشدّد سے کام لیا ہے۔ کتاب الشوارد۔ مجمع البحرین۔ العباب (ہرسہ در علم لغت)۔ مشارق الانوار۔ مصباح الدجیٰ (علم حدیث) شرح صحیح بخاری۔ کتاب العروض در السحابہ فی وفیات الصحابہ وغیرہ اسکی تصنیفیں ہیں وہ اپنے زمانے میں لغت کا امام مانا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ مذہب حنفی رکھتا تھا اور اسکا مولد لاہور ہے۔ اصل کے اعتبار سے صاغانی کہلاتا ہے۔	مطبوعہ -
۱۵۸	مجمع البحار کامل معہ تذییل (عربی) کتب حدیث کی حل لغات اور مواضع مشکل کی توضیح کے لئے بے نظیر کتاب ہے۔ نہایہ ابن اثیر جزری کے طرز پر لکھی گئی ہے۔	شیخ محمد طاہر صدیقی فتنی (سندہی) اپنے عہد میں ہندوستان کا رئیس المحدثین تھا۔ صوبۂ گجرات کے قصبۂ پٹن میں پیدا ہوا۔ قوم کا بوہرہ تھا جو صوبۂ سندہ کی ایک مشہور تجارت پیشہ قوم ہے پہلے اپنے وطن میں علوم متداولہ کی تحصیل کی۔ اسکے بعد حرمین شریفین کا سفر کیا اور مدت دراز تک وہاں رہ کر وہاں کے علمائے اعلام اور مشائخ عظام سے استفادہ کیا خصوصًا علی متقی سے بہت کچھ فیض حاصل کیا۔ اپنے وطن میں واپس آکر علم حدیث	قلمی۔ خوش خط۔ بایک قلم مصنفہ سنہ ۹۹۰ھ - سنہ ۱۰۶۶ھ میں بمقام کشمیر لکھی گئی۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اور دیگر علوم شرعیہ کی تدریس و تلقین میں مشغول رہا اور نہایت مفید تصنیفات یادگار چھوڑیں۔ مجمع البحار حدیث نبوی کے غرائب الفاظ کیلئے عدیم المثل کتاب ہے۔ المغنی (ضبط اسماء الرجال) اور تذکرۃ الموضوعات وغیرہ اپنے موضوع پر اسکی نہایت محققانہ تالیفات ہیں۔ سنہ ۹۸۶ھ مطابق سنہ ۱۵۷۸ء اور بقول بعضے سنہ ۹۸۱ھ میں اُجین کے اطراف میں جبکہ وہ ایک بدعت مٹانے کی کوشش میں مصروف تھے شہید کیے گئے۔	
۱۵۹	کرمانی شرح بخاری (عربی) حل طلب مقامات میں ہر ایک ضروری پہلو پر اعتدال کو ملحوظ رکھکر بحث کی ہے۔ سنہ ۷۷۵ھ میں تالیف کی گئی۔ اصلی نام "الکواکب الدراری فی شرح البخاری" ہے۔	شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی۔ سنہ ۷۹۶ھ مطابق سنہ ۱۳۹۳ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی بخط مختلف۔ جلد نہایت ضخیم ہے۔
۱۶۰	سنن ابی داؤد۔ (عربی)۔ صحاح ستہ میں داخل ہے۔ اکثر ائمۂ امصار کے مذاہب فقہیہ کا ماخذ یہی کتاب ہے۔	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث الازدی السجستانی علم حدیث کے اکابر حفاظ میں سے ہے علل حدیث کا خوب ماہر تھا۔ عبادت اور تقوے میں اپنے اقران سے ممتاز تھا۔ اُس وقت کی اسلامی دُنیا میں جتنی حدیث کی مشہور درسگاہیں تھیں سب میں جاکر استفادہ کیا۔ یہانتک کہ پانچ لاکھ حدیثیں اسکو یاد ہوگئیں۔ اسکی کتاب "سنن ابی داؤد" اس مجموعۂ احادیث کا لُبِّ لباب ہے اور چار ہزار آٹھ سو حدیثوں پر مشتمل ہے۔ ان میں کوئی حدیث متروک العمل نہیں ہے۔ اس نے اپنی یہ تصنیف امام احمد بن حنبل کو دکھائی تو انہوں نے اسکو نہایت پسند کیا۔ اسکی عمر کا اکثر حصہ بصرہ میں گذرا۔ سنہ ۲۰۲ھ آپکا سن ولادت ہے اور سنہ ۲۷۵ھ مطابق سنہ ۸۸۸ء میں آپکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ خوشخط نسخہ صحیحہ۔
۱۶۱	ایضاً سنن ابی داؤد (عربی)		قلمی۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
١٦٢	حجۃ اللہ البالغہ (عربی)۔ حدیث نبوی کی حکمت اور فلاسفی کو بالتفصیل بیان کیا ہے۔ خصوصاً کتاب کا پہلا حصہ نہایت ہی اعلیٰ فلسفیانہ مضامین پر مشتمل ہے لیکن دقیق ہے۔ نہایت ہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ پورا نام اسطرح ہے ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروق اعظم سے جاملتا ہے۔ ٤ شوال ١١١٤ھ کو بمقام دہلی پیدا ہوئے اکثر کتب درسیہ اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد بارہ برس تک تدریس میں مشغول رہے۔ ١١٤٣ھ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ دو برس تک حرمین شریفین میں قیام کیا۔ شیخ ابوطاہر مدنی اور دیگر اجلۂ حرمین سے حدیث کی تکمیل کی ١١٤٥ھ میں اپنے وطن مالوف کو تشریف لائے اور افادۂ ظاہر و باطن میں آخر عمر تک مصروف رہے علمی زندگی میں ان کو جو مراحل پیش آئے اسکی تفصیل خود شاہ صاحب کے الفاظ میں حسب ذیل ہے: "(١) مذاہب اربعہ کی فقہی تصنیفات کو بنظرِ غور و امعان مطالعہ کرنے اور ان کے اصول کو ناقدانہ نگاہوں سے جانچنے کے بعد فقہاء محدثین کا مسلک پسند آیا۔ (٢) احادیث نبویہ کے اسرار اور احکام شرعیہ کے مصالح و حکم اور ترغیب و ترہیب کی لمیت لکھنے پر قلم اُٹھایا جو ایک اچھوتا اور نہایت ہی قابل قدر معرکۃ الآرا مضمون ہے۔ اس سے پہلے کسی نے اس فن کی کما حقہٗ تدوین نہیں کی تھی۔ اگر تمہیں اس میں شک ہو تو شیخ عزالدین جیسے علاّمہ کو دیکھئے جس نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے لیکن اسکا حق ادا کرنا تو درکنار اسکے عشرِ عشیر تک نہیں پہونچ سکے۔ (حجۃ اللہ البالغہ اس موضوع پر شاہ صاحب کی نہایت ہی گرانقدر تصنیف ہے) (٣) اس دورۂ زمانہ میں	مطبوعۂ ہند۔ خوشخط و صحیح نسخہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		سلوک راہ تصوف کے جس اصول پر کاربند ہونا منظور حق تعالے و تقدس تھا اور جسکا مجھکو الہام ہوا ہے۔ میں نے ہمعات اور الطاف القدس میں ان کو قلمبند کیا ہے۔ (۴) کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح مفہوم کو اسکی تحریفات اور زوائد ملحقہ سے پاک کرنا اور تمام اختلافات کے لئے جو عقائد اور اعمال میں اس وقت تک واقع ہوئے ہیں ایک میزان اور معیار مقرر کرنا جسکی بدولت ہر ایک اختلافی مسئلہ میں حق بات دریافت ہوسکے ایسے علوم ہیں جو مجھ سے پہلے کسی پر فائض نہیں ہوئے (الانصاف فی بیان سبب الاختلاف" شاہ صاحب کی تصنیفات میں سے اسکی تصدیق کے لئے کافی ہے) (۵) علم تاویل الاحادیث (اس سے تعبیر خواب کا علم مراد نہیں ہے) جو ایک نہایت دقیق علم ہے اس کو ایک فن کی شکل میں مدون کرنا اور قصص انبیاء میں سے ہر ایک واقعہ کو اس پر منطبق کرنا بھی میرا ہی حصہ تھا۔" (اس موضوع پر شاہ صاحب نے ایک مستقل کتاب "تاویل الاحادیث" کے نام سے لکھی ہے جو چھپی ہوئی ملسکتی ہے۔) حجۃ اللہ البالغہ۔ ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔ مسوّے و مصفے شرح موطا۔ فوز الکبیر۔ القول الجمیل ہمعات الطاف القدس۔ تاویل الاحادیث۔ انصاف تفہیمات الہیہ وغیرہ شاہ صاحب کی وہ تصانیف ہیں جو کبھی زمانے کی آنکھیں اسکی نظیر سے منور نہیں ہوئیں۔ ۱۱۷۶ھ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔	
۱۶۳	شروح اربعہ ترمذی جلد اوّل (عربی)۔	" " "	مطبوعہ۔ ناتمام نسخہ ہے۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۴	سُنن ابن ماجہ (عربی) - بعض لوگ اس کو صحاح ستہ میں شمار کرتے ہیں - لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس میں ضعیف الاسناد اور متروک حدیثیں موجود ہیں - بعض علماء کا قول ہے کہ اس نے موضوعات تک سے احتراز نہیں کیا ہے - اسلئے اسکو صحاح ستہ کی چھٹی کتاب شمار کرنا سخت غلطی ہے (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم حدیث)	ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجۃ القزوینی - علم حدیث کا عالم متبحر ہے - علوم حدیث میں ید طولیٰ رکھتا تھا - حدیث کی طلب میں عراق عرب - بغداد - حجاز - شام - اور مصر کا سفر کیا - (قزوین عراق عجم کا ایک مشہور شہر ہے) قرآن کریم کی ایک تفسیر بھی لکھی ہے - ولادت ۲۰۹ھ انتقال ۲۷۳ھ مطابق ۸۸۶ع -	مطبوعہ -
۱۶۵	المنتقےٰ من اخبار المصطفےٰ (عربی) احکام کے متعلق صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے	علامہ مجدالدین ابن تیمیہ حرانی - پورا نام اسطرح ہے :- احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ حرانی - حران میں جو شام کا ایک شہر ہے ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے - دس گیارہ برس کی عمر میں علوم ضروریہ سے فراغت حاصل کی - ابھی سترہ برس کے نوجوان تھے کہ لوگ ان سے فتوے لینے لگے - اسی زمانہ میں تصنیف وتالیف شروع کی اور ویسے پایہ کی کتابیں لکھیں کہ تمام ہمعصر علماء حیرت میں رہگئے - علامہ ابن تیمیہ بہت بڑے محدث اور ساتھ ہی اعلیٰ درجہ کے فلاسفر تھے - انہوں نے علم کلام میں کمال حاصل کیا اور جتنے طریقے مروج تھے سب پر محققانہ نظر ڈالی - اشاعرہ کے ان مسائل پر جو عام طور پر مسلّم چلے آتے تھے نہایت آزادی کے ساتھ نکتہ چینی کی - علماء اسکے مخالف ہوگئے اور ان کے قتل کے فتوے لکھے - بادشاہ نے علامہ موصوف کو بلایا لیکن انہوں نے شاہی جاہ وجلال کی مطلق پروانہ کی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو جلاوطن کرکے مصر بھیجا - اور دو سال تک قیدخانے میں رکھا - ۶۹۹ھ میں جب تاتاریوں نے بلاد شام کا رخ کیا تو علامہ ممدوح نے واعظ مجاہد کی حیثیت اختیار کی -	مطبوعہ - خوشخط

عدد سلسل	نام و کیفیت خصوصیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اور انہی کی تحریص و تجلید کی بدولت سلاطین اور اُمرائے اسلام میں غیرت اور ہمت پیدا ہوئی اور نہایت پا افشردگی کے ساتھ شمشیر تاتار کے سامنے سینہ سپر ہوئے۔ علامہ موصوف چند سال تک متواتر اسی قسم کی کوششوں میں مصروف رہے اور خود بھی کئی ایک معرکوں میں شریک ہوئے۔ ان کی زندگی کے حالات نہایت دلچسپ ہیں اور اس قسم کی حیرت انگیز آزادی۔ دلیری۔ حق گوئی اور اخلاص سے معمور ہیں جس کی مثالیں دنیا میں بہت کم ملتی ہیں۔ آپ کی ذہانت۔ تبحر علمی۔ قوتِ حافظہ اور وسعت نظر حقیقت میں فوق الفطرۃ تھی۔ تصنیف کا روزانہ اوسط تیس چالیس صفحے سے کم نہ تھا۔ جو تصنیف ہوتی تھی بالکل مجتہدانہ انداز پر ہوتی تھی۔ تصنیفات کی تعداد پانسو کے قریب ہے منہاج السنۃ۔ تطبیق العقل والنقل اسکی معرکۃ الآراء تصنیفات میں سے ہیں۔ علامہ ابن رجب نے دو جلدوں میں ان کی سوانح عمری لکھی ہے سنہ ۷۲۸ھ مطابق سنہ ۱۳۲۷ء میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔	
۱۹۵ (ب)	چہل حدیث آملی (عربی) زہد اور معرفت الٰہی کے متعلق حدیثیں جمع کی ہیں۔ اور بقدر ضرورت ہر ایک حدیث کی شرح بھی لکھی ہے۔	مولانا شیخ بہاؤ الدین آملی۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسل (ب، ۱۲۵)	قلمی۔ خوشخط
۱۹۶	کشف الغمہ عن جمیع الأمہ (عربی) بہت سے علماء کرام نے یہ کوشش کی ہے کہ جتنی صحیح حدیثیں متفرق طور پر کتب صحاح میں پائی جاتی ہیں اُن سب کو ایک جگہ لکھ دیا جائے۔ تیسیر الوصول۔ جامع الصغیر سیوطی۔ مشکوٰۃ المصابیح اسی قسم کی کتابیں ہیں۔ کشف الغمہ	شیخ عبدالوہاب شعرانی۔ فسطاط (پرانے قاہرہ کا نام ہے) کا ایک مشہور عالم حدیث۔ صوفی اور صاحب طریقت ہے جس کو آغاز شباب ہی میں شہرت حاصل ہوئی۔ وہ ایک کثیر التصانیف علامہ ہے اور اسکی اکثر کتابیں تصوف کے معارف [illegible] ہوتی ہیں۔ ابتداء میں اسکی	مطبوعہ مصر ۱

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	جامعیت کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر ہے لیکن اس میں یہ نقص ہے کہ حدیثوں کا مخرج نہیں لکھا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی فروگذاشت ہے۔	سخت مخالفت کی گئی اور ہمعصر علماء نے اسکے بیان کردہ معارف کو خلاف شرع بتلایا لیکن بالآخر تمام بڑے بڑے فضلاء نے اسکو ایک وسیع النظر محقق تسلیم کیا۔ اس کی میزان ایک معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس میں اس نے مذاہب اربعہ کے اختلاف کو اختلافِ معیار پر محمول کئے جانے کی کوشش کی ہے۔ اور تمام مختلف فیہ مسائل پر ایک تفصیلی ریویو (تبصرہ) کیا ہے۔ مذہب حنفی کو جابجا ترجیح دیگئی ہے۔ اگر تمام مسائلِ شرعیہ میں چاروں آئمہ کا قول معلوم کرنا چاہو تو اس کتاب کا مطالعہ کرو۔ کشف الغمہ۔ تنبیہ المغترین۔ لواقح الانوار القد الیواقیت والجواہر۔ الکبریت الاحمر وغیرہ اسکی مشہور تصنیفات ہیں۔ اسکو شعراوی بھی کہتے ہیں۔ اتباع سنت میں نہایت سرگرم تھا۔ ۹۷۳ھ مطابق ۱۵۶۸ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۶۷	موطائے امام محمدؒ (عربی) "نیز تسلسل کے لئے دیکھو نمبر ۸۰ و ۲۶۶ و ۲۶۹ عدد مسلسل" موطائے امام مالک کا وہ نسخہ جو محمد بن حسن شیبانی کی روایت سے مشہور ہوا ہے موطائے امام محمد کہلاتا ہے۔ البتہ بعض ابواب میں جہاں امام مالک اور امام ابوحنیفہ کا مذہب مختلف ہے (مثلاً مسئلہ رفع الیدین وغیرہ) وہاں اپنی روایت سے کچھ احادیث و آثار مذہب حنفی کی تائید میں اصل ابواب پر اضافہ کئے ہیں۔	امام محمد بن الحسن الشیبانی۔ ابو عبد اللہ محمد بن حسن الشیبانی عراقِ عرب کے مشہور شہر واسط میں ۱۳۲ھ مطابق ۷۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ کوفہ میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ بڑے بڑے آئمہ سے مستفیض ہوئے۔ امام ابوحنیفہؒ کی صحبت میں سالہا سال تک رہے۔ امام ابو یوسف کی بھی شاگردی کی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کی تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے انہوں نے اشاعت کی۔ انکی تصانیف میں سے "ظاہر الروایت" وہ چھ کتابیں ہیں جن کو فقہاء حنفیہ صحاح ستہ سے کم نہیں سمجھتے۔ امام محمدؒ نہایت فصیح اور قادر الکلام تھے۔ جب امام شافعیؒ بغداد میں آئے تو انکے اور امام محمدؒ کے	مطبوعہ۔ غیر محشے۔ تقطیع خورد

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		درمیان ہارون الرشید کے حضور میں کئی ایک مناظرے ہوئے۔ امام شافعیؒ کا قول ہے کہ وہ معرکۃ الآرار مسائل جنکے حل کرنے سے اکثر علمار عاجز ہوتے تھے اور جن کو سنکر وہ جھجکتے تھے محمد بن حسن نہایت فراخدلی کے ساتھ اُن کو سُنتے اور اُنکا جواب دیتے تھے۔ میں نے سوائے محمد بن حسن کے کوئی موٹا شخص ذکی نہیں دیکھا ہے"۔ مؤرخ سمعانی لکھتے ہیں کہ امام محمد بن الحسن اور امام کسائی (فنِ نحو کا امام) کا ایک ہی دن رَیّ میں انتقال ہوا اور جب ہارون الرشید کو یہ خبر پہونچی تو انہوں نے کہا کہ ہم نے فقہ اور عربیت کو ایک ہی دن رَیّ میں دفن کر ڈالا۔ ۱۸۹ ہجری مطابق سنہ ۸۰۴ء میں آپ کا انتقال ہوا۔	
۱۶۸ لغایت ۱۷۲	صحیح مسلم معہ شرح نووی (عربی) اسکی شہرت محتاجِ توصیف نہیں۔ اگرچہ مغرب کے بعض علمار اسکو بخاری پر ترجیح دیتے ہیں لیکن اس سے قطع نظر کرکے اس میں شک نہیں کہ حُسنِ ترتیب اور عدم تکرار کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو اسکا درجہ مقدم ہے۔ صحیح مسلم کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ سب سے زیادہ مشہور اور بہترین شرح علامہ نووی کی ہے۔ کتاب ہذا پانچ جلدوں پر مشتمل ہے	متن کا مُصنف مسلم بن حجاج قشیری اور شرح کا ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی ہے۔ موخر الذکر کے احوال کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۴۳۔ اصل نام اسطرح ہے:- ابو الحسین مسلم بن الحجاج القُشیری النیسابوری۔ علم حدیث کا مسلّم امام ہے علم حدیث کی طلب میں حجاز۔ عراق۔ اور شام مصر کا سفر کیا۔ امام احمد بن حنبل۔ اسحٰق بن راہویہ۔ عبداللہ بن مسلمۃ القعنبی اسکے مشہور اساتذہ میں سے ہیں۔ ترمذی وغیرہ آئمہ اعلام نے اسکی شاگردی کی ہے۔ مسلم بن حجاج کا قول ہے کہ میں نے تین لاکھ حدیثیں اساتذۂ حدیث سے سنیں۔ جن میں سے اپنی یہ کتاب صحیح مرتب کی ہے۔ حافظ ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں کہ سقفِ نیلگوں کے نیچے مسلم کی کتاب سے زیادہ صحیح اور معتبر کوئی کتاب نہیں۔ سنہ ۲۶۱ھ / ۸۷۴ء میں پچپن سال کی عمر میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر۔ تقطیع متوسط

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۳ و ۱۷۴	سراج المنیر شرح جامع الصغیر (دو جلدوں میں) جامع الصغیر سے مراد علامہ سیوطی کی جامع صغیر ہے جس میں اس نے تمام صحیح حدیثوں کو جو متفرق طور پر کتب صحاح میں پائی جاتی ہیں بحوالہ ماخذ جمع کیا ہے۔ سیوطی کا حال پڑھنا ہو تو دیکھو عدد مسلسل ۲۶۔	علامہ عزیزی المتوفی سنہ ۱۰۷۰ ہجری۔	مطبوعہ مصر
۱۷۵	ترغیب وترہیب (عربی) اس موضوع پر جتنی صحیح حدیثیں مل سکی ہیں نہایت جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ سب کو ایک جگہ لکھ دیا ہے۔ گویا جملہ کتب حدیث کا نچوڑ یا لُبِّ لباب ہے ہر ایک حدیث کے مخرج کی تصریح کی گئی ہے۔	زکی الدین عبد العظیم المنذری۔ پورا نام یوں ہے زکی الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی المنذری مصر میں سنہ ۵۸۱ھ میں پیدا ہوا۔ حافظ ابی الحسن بن المفضل سے تحصیل علوم کی۔ علم حدیث کے فنون میں یکتائے روزگار تھا۔ معرفت احکام اور استخراج معانی حدیث میں اسکو تبحر کا درجہ حاصل تھا۔ شیخ تقی الدین ابن دقیق العید۔ ابن عساکر اور دیگر علمائے اعلام کو اس سے شاگردی کی نسبت ہے۔ بیس سال تک قاہرہ کے جامع ظافریہ میں درس دیتا رہا۔ سنہ ۶۵۶ھ ۱۲۵۸ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ۔ خوشخط۔ جلی قلم
۱۷۶ لغایت ۱۸۰	قسطلانی شرح صحیح بخاری (عربی) پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ بخاری کی مشہور شرح ہے۔	شہاب الدین احمد بن علی الخطیب القسطلانی۔ سنہ ۸۵۱ ہجری میں بمقام قاہرہ پیدا ہوا۔ مدتوں تک وہاں خطیب اور واعظ رہا اور وہیں سنہ ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء میں اسکا انتقال ہوا۔ وہ شافعی مذہب کا بہت بڑا علامہ تھا۔ بخاری کی شرح ارشاد الساری (جو قسطلانی کے نام سے مشہور ہے) اور مواہب لدنیہ (سیرت نبوی کی ایک مشہور کتاب ہے) اسی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ نول کشوری
۱۸۱	ایضاً قسطلانی جلد اول (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط قدیم خوشخط بدرجہ اوسط مختلف
۱۸۲ و ۱۸۳	ایضاً قسطلانی شرح بخاری جلد ۹ و ۱۰	.. .. ..	مطبوعہ مصر
۱۸۴	ایضاً قسطلانی شرح بخاری جلد پنجم (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط۔ نوشتہ سنہ ۱۱۱۵ ہجری
۱۸۵	کتاب الاوقات سے آخر کتاب تک کی شرح ہے		

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۵	شرح معانی الآثار (عربی) حنفیوں کی مایۂ ناز کتاب ہے۔ تمام اُن احادیث اور آثار کو جو حنفی مذہب کا ماخذ ہیں اسمیں جمع کیا ہے۔ علما احناف کے نزدیک معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔	علآمہ ابو جعفر طحاوی۔ طحا مصر میں ایک گانوں کا نام ہے جسکی طرف علآمہ منسوب ہیں پورا نام اسطرح ہے:۔ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الازدی الطحاوی الفقیہ الحنفی۔ مصر میں علما حنفیہ کے رئیس شمار ہوتے تھے۔ ابتدا میں شافعی المذہب اور علآمہ مزنی کے شاگرد تھے۔ چونکہ وہ ذکی الطبع نہیں تھے اور دقیق مطالب کو ذرا دیر سے سمجھتے تھے ایک دن مزنی نے اس سے کہا کہ واللہ تجھ سے کچھ بھی نہیں ہونے کا۔ ابو جعفر کو غصہ آیا اور ابی جعفر بن ابی عمران حنفی کی شاگردی اختیار کی۔ بالآخر ایک عالم متبحر شمار ہونے لگے اور متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ حنفیوں میں اسکی تصنیفات کی بڑی قدر ہوئی ہے۔ ۳۲۱ھ / ۹۳۳ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ۔ خوشخط جلی قلم۔
۱۸۶	مسند امام اعظم مع شرح علی قاری (عربی) آئمہ اربعہ میں سے سوائے امام مالکؒ کے جس کی مؤطا آج بھی موجود اور متداول ہے کسی دوسرے امام نے اپنی تصنیف یادگار نہیں چھوڑی (ملاحظہ ہو بستان المحدثین بیان مؤطائے امام مالک) مسند امام اعظم کے نام سے جو کتاب مشہور ہے وہ ساتویں صدی کی تالیف ہے جسکو علامہ حصکفی نے مرتب کیا ہے۔ "حصن کیفا" میافارقین کے پاس ایک مشہور قلعہ کا نام ہے جسکی طرف علآمہ منسوب ہیں۔ شرح علی قاری مسند امام اعظم کی بہترین شرح ہے۔ (امام ابو حنیفہؒ کا حال پڑھنا ہو تو ملاحظہ کیجئے عدد مسلسل ۸۷۔ احوال شارح کے پڑھو خانۂ احوال مصنف)۔	شارح ملا علی قاری کے نام سے مشہور ہیں۔ علی بن سلطان محمد ہروی قاری نزیل مکہ۔ المعروف علی قاری۔ ہرات میں اسکی ولادت ہوئی۔ مکہ معظمہ میں جا کر تحصیل علوم کی اور وہیں سکونت اختیار کی۔ استاذ ابو الحسن البکری احمد بن حجر المکی۔ عبداللہ السندی۔ او قطب الدین مکی وغیرہ علما اعلام سے استفادہ کیا۔ اپنے عصر کا نہایت ہی مشہور اور وسیع النظر علامہ تھا علوم شرعیہ میں کثرت سے تصنیفیں کیں۔ غالباً کوئی اہم اور معرکۃ الآرا شرعی مسئلہ ایسا نہیں ہوگا جس پر اس نے مستقل کتاب یا رسالے کی شکل میں اسکے مالہ و ما علیہ پر مفصل محققانہ بحث نہ لکھی ہو۔ مذہب حنفیہ میں اسکو مجدد کا درجہ دیا گیا ہے۔ ۱۰۱۴ھ ہجری میں بمقام مکہ معظمہ اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ۔ خوشخط۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۷ و ۱۸۸	صحیح بخاری (دوجلد۔ عربی) "الجامع الصحیح" (المعروف صحیح بخاری) کو بالاتفاق حدیث کی نہایت مستند کتاب مانا گیا ہے قرآن کریم کے بعد دوسرا درجہ صحیح بخاری کا ہے۔ اس میں نو ہزار کے قریب حدیثیں ہیں جن کا چھ لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیا گیا ہے۔ مصنف علام نے اس میں نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اور اقوال کو نہایت جامعیت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ بلکہ ہر ایک باب کے شروع میں وہ سب آیتیں قرآن کریم کی بھی لکھدی ہیں جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں۔ علاوہ اس کے کتاب التفسیر کے عنوان سے اپنی کتاب کا معتد بہ حصہ تفسیر قرآن کے لئے مخصوص کیا ہے۔ جس میں تمام غرائب قرآن کی بھی تشریح کی ہے۔ بے مثل کتاب ہے۔	محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ علم حدیث کی طلب میں اسلامی دنیا کے تدریس حدیث کے تمام مرکزوں کا سفر کیا۔ جب وہ بغداد میں آیا تو تمام لوگوں نے اسکی فضیلت اور تفوق کا اعتراف کیا۔ محمد بن یوسف فربری (جسکی نقل سے بخاری کی کتاب آج دنیا میں مشہور ہے) کہتے ہیں:۔ "محمد بن اسمٰعیل کا قول ہے کہ میں نے کوئی حدیث اپنی کتاب میں نہیں لکھی ہے جس سے پیشتر میں نے غسل کرکے دوگانہ ادا نہ کیا ہو۔ میں نے اسکو چھ لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیا اور سولہ سال کی متواتر جانکاہی کے بعد یہ کتاب مرتب ہوئی"۔ مصنف کو حسن نیت کا یہ صلہ ملا کہ اسکی کتاب تمام اسلامی دنیا میں نہایت مقبول ہوئی۔ اسکے برابر کسی دوسری کتاب کو ایسی شہرت حاصل نہیں ہوئی۔ امام بخاری سنہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۲۵۶ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ بمبئی نہایت صحیح نسخہ خوشخط و محشّٰی۔
۱۸۹	ایضاً صحیح بخاری شریف (عربی) صرف کتاب الاطعمہ سے آخر تک کا حصہ ہے۔	.. .. ..	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط جلی قلم۔
۱۹۰	ایضاً صحیح بخاری ربع ثالث (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط قدیم
۱۹۱	ایضاً صحیح بخاری نصف ثانی (عربی)	.. .. ..	قلمی نہایت صحیح و خوشخط جابجا ضروری اعراب دیئے ہیں۔ تمام اسماء حسنے اور آنحضرت صلعم کے مبارک ناموں کو خالص سونے کے ساتھ جلی قلم سے لکھا ہے۔ ہر ایک باب اور فصل کو لاجوردی رنگ سے اور ہر ایک حدیث کو سرخی سے شروع کیا ہے جدولوں کی طلاکاری اور نفاست قابل دید ہے۔ باوجودیکہ یہ نسخہ سنہ ۱۰۶۹ھ میں لکھا گیا ہے لیکن آج بھی دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کل کا لکھا ہوا ہے حاشئے کا پیوند جس خوبی سے لگایا گیا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۲	صحیح بخاری کامل دریک جلد (عربی)	" " "	قلمی بخط قدیم مشکل۔ نوشتہ ۱۰۹۵ھ
۱۹۳	ایضاً صحیح بخاری جلد اول (عربی) شروع کتاب سے باب الاعتکاف تک کا حصہ ہے	" " "	قلمی خوشخط۔
۱۹۴	ایضاً صحیح بخاری رُبع ثالث (عربی)	" " "	قلمی خوشخط۔ کشمیری خط۔
۱۹۵	ایضاً صحیح بخاری کامل دریک جلد (عربی)	" " "	مطبوعہ۔ صحیح نسخہ۔ تقطیع کلان
۱۹۶	بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام (عربی) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے فن احکام کی حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ نہایت مشہور اور متداول کتاب ہے۔ متن کی حیثیت رکھتی ہے۔	علامہ ابن حجر عسقلانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳)	مطبوعہ۔ خوشخط شُدہ۔
۱۹۷	ایضاً بلوغ المرام (عربی مع ترجمہ اردو)	" " "	مطبوعہ قدیم بخط واضح
۱۹۸	مسک الختام شرح بلوغ المرام (فارسی) نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ شرح کی ہے ہر ایک جگہ میں مذہب اہل حدیث کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ۔ خوشخط۔ جلد ضخیم۔
۱۹۹ و ۲۰۰	میزان الاعتدال فی نقد الرجال (عربی) علم اسماء الرجال کی مشہور کتاب ہے۔ مصنف علام نے "مغنی" کے بعد اسکو تصنیف کیا ہے اور بہت سی مفید باتیں اس میں اضافہ کی ہیں۔ اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔	علامہ ذہبی۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی۔ ۶۷۳ھ میں پیدا ہوا۔ اکابر محدثین میں سے تھا۔ اور کثرت محفوظات کی وجہ سے اسکو حافظ ذہبی کہتے ہیں۔ فنونِ حدیث میں یکتائے روزگار تھا۔ رجالِ حدیث کے تراجم پر اسکو خارق عادت عبور حاصل تھا اسنادوں کے علل اور اسقام جاننے میں اسکی نظر نہایت وسیع تھی۔ راویوں کے تشابہ اسماء وغیرہ کی وجہ سے جو اکثر محدثین کو وہم اور مغالطہ ہوتا ہے اسکے رفع کرنے میں ید بیضا دکھاتا تھا۔ وہ ایک کثیر التصانیف علامہ ہے اور نہایت مفید تصانیف اسکی یادگار ہیں۔ مطولات کو اختصار کرنے میں	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		وہ خاص ملکہ رکھتا تھا۔ اس نے تاریخ الاسلام کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو بیس جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ شیخ کمال الدین زملکانی کا قول ہے کہ وہ ایک نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ بعض دوسری تصانیف کے نام حسب ذیل ہیں: تاریخ البلاد بیس جلد۔ طبقات الحفاظ دو جلد۔ طبقات القرار دو جلد۔ اختصار سنن بیہقی پانچ جلد۔ اختصار تاریخ خطیب دو جلد۔ اختصار تاریخ ابن عساکر دس جلد۔ تہذیب التہذیب وغیرہ۔ اس نے اپنے شیوخ حدیث کا ایک معجم مرتب کیا ہے جس میں ایک ہزار تین سو جلیل محدثین کا ذکر ہے۔ ۷۴۸ھ ہجری مطابق ۱۳۴۷ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۲۰۱	حصن حصین (عربی) ادعیۂ ماثورہ کو نہایت جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے	محمد بن محمد جزری شافعی۔ ابوالخیر محمد بن محمد جزری ۲۵ رمضان ۷۵۱ھ میں بمقام دمشق پیدا ہوا۔ تحصیل علوم ضروریہ کے بعد علم حدیث اور قرأت میں مہارت تامہ حاصل کی ۷۶۸ھ میں اسکو قرأت ہفتگانہ پر پورا اقتدار حاصل تھا اسی سال میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوکر اس نے تکمیل تحصیل کے لئے دیار مصریہ کا سفر کیا۔ حدیث علامہ دمیاطی سے پڑھی۔ اور فقہ میں علامہ اسنوی کی شاگردی کی ۷۹۳ھ میں اسکو شام میں قضا کا جلیل القدر عہدہ تفویض کیا گیا۔ ۷۹۸ھ ہجری میں حوادث روزگار نے اس کو ترک وطن پر مجبور کیا۔ اور اس نے ایشیائے کوچک میں جاکر بروصہ میں سکونت اختیار کی۔ ان تمام واقعات کے اثنا میں وہ برابر قرأت قرآن کا درس دیتا رہا اور جب ۸۰۵ھ میں تیمور لنگ کا فتنہ عظیم ظہور میں آیا	مطبوعہ کشوری۔ خوشخط۔ تقطیع کلاں۔ ملا علی قاری کی شرح عربی اور دوسری ایک فارسی کی شرح بھی ساتھ ہے

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		تو بادشاہ مذکور اس کو اپنے ہمراہ سمرقند لیگیا۔ ۸۰۷ھ میں تیمور کا انتقال ہوا اور علامہ مذکور خراسان اور ہرات سے ہوتا ہوا شیراز پہونچا۔ والیٔ شیراز نے اس کو منصب قضاء قبول کرنے پر مجبور کیا۔ ۸۲۳ھ میں حرمین شریفین کی مجاورت اختیار کی۔ چنانچہ شیخ الحرم نے قرأت میں اسکی شاگردی کی۔ کتاب النشر (علم قرأت) دوجلد۔ تقریب تحبیر التیسیر۔ تاریخ القراء کبیر۔ طبقات القراء وغیرہ کتابیں تالیف کیں۔ اقامت ماوراء النہر کے زمانے میں شرح مصابیح تین جلد۔ جوہرہ علم نحو۔ اور مقدمۂ جزریہ (علم قرأت) وغیرہ کتابیں تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اور قرأت میں تصنیف فرمائیں۔ اسکی حصن حصین جو ادعیۂ ماثورہ پر مشتمل ہے اپنے فن کی جامع ترین اور نہایت ہی نفیس اور قابل قدر تصنیف ہے۔ ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء بمقام شیراز اسکا انتقال ہوا۔	
۲۰۲	ایضاً حصن حصین (عربی) "	" " "	قلمی۔ نہایت خوشخط۔ قابل دید محشیٰ۔ جدول طلائی۔ نوشتہ ۱۱۶۱ھ
۲۰۳	ایضاً حصن حصین (عربی) "	" " "	مطبوعہ۔ باریک قلم۔ خوشخط
۲۰۴	ایضاً حصن حصین (عربی) "	" " "	قلمی۔ تقطیع خورد
۲۰۵	ایضاً حصن حصین (عربی) "	" " "	قلمی۔ بخط نستعلیق۔ خوشخط
۲۰۶	ایضاً حصن حصین (عربی) "	" " "	قلمی تقطیع خورد و نوشتہ ۱۲۲۳ھ
۲۰۷	ایضاً حصن حصین (عربی) "	" " "	یہ نسخہ جلال بن محمد تسفی نے ۸۱۲ھ میں قدوۃ المحدثین علامہ ناصر الدین کے نسخے سے لکھا اور اسکی تصحیح میں نہایت کوشش کی حقیقت میں نہایت ہی صحیح نسخہ ہے ہر ایک حدیث راوی کا نام بھی حاشیہ پر لکھا ہے۔ (حیات مصنف میں لکھا گیا)

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۰۸ لغایت ۲۱۰	کتاب المدخل لابن الحاج (عربی) تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ بقول علامہ ابن حجر نہایت مفید کتاب ہے۔ اس میں اُن بدعات کا حال لکھا ہے جن کے متعلق عام طور پر سہل انگاری کی جاتی ہے۔ ۷۳۲ھ میں یہ کتاب تالیف کی گئی۔	ابو عبداللہ محمد بن محمد العبدری۔ علماء مغاربہ میں سے ہے۔ مراکو کا شہر فاس جو جبل فیض کے نام سے مشہور ہے علامہ کا مولد اور مسکن ہے اپنے زمانہ میں مذہب مالکی کا عالم متبحر تھا۔ ابن الحاج کے نام سے مشہور ہے۔ ۷۳۷ھ / ۱۳۳۶ع میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر۔
۲۱۱	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی) کتاب البیوع سے کتاب الجہاد تک کی شرح ہے۔	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶)	قلمی خوشخط
۲۱۲	ایضاً مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (جلد آخر عربی)	" " "	قلمی خوشخط۔ باریک قلم جدول طلائی کلاں تقطیع
۲۱۳	ایضاً مرقاۃ تتمہ ربع ثالث "	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۲۱۴	ایضاً مرقاۃ شرح مشکوٰۃ " باب ما یقول اذا قام من اللیل سے آخر کتاب الوصایا تک کی شرح ہے۔		قلمی خوشخط باریک قلم۔ محمد بن درویش بخاری نے ۱۱۱۲ھ میں مدینہ منورہ میں لکھی۔
۲۱۵	شرح مشکوٰۃ۔ جلد دوم۔ (فارسی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ پورا نام شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعداللہ ترک۔ آپ کے اجداد امیر تیمور کے ساتھ تسخیر ہندوستان کے وقت آئے تھے جو دہلی میں اقامت گزین ہوئے۔ آپ ایک مدت دراز تک حرمین شریفین میں مشغول تصنیف و تالیف رہے۔ تفسیر حدیث۔ تصوف اور دیگر علوم میں ان کی تصنیفات مقبول عام اور متداول ہیں جنکی تعداد ایک سو سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ لمعات شرح عربی مشکوٰۃ۔ مدارج النبوۃ۔ جذب القلوب۔ اخبار الاخیار۔ شرح سفر السعادۃ وغیرہ آپ کی مشہور تصنیفات ہیں۔ ۱۰۵۲ھ / 1642ع میں آپکا انتقال ہوا۔ مزار دہلی میں ہے۔	قلمی۔ نوشتہ ۱۰۹۵ھ (مصنف کے زمانے کے قریب لکھی گئی)
۲۱۶	ایضاً شرح مشکوٰۃ جلد سوم (فارسی)	" " "	قلمی نوشتہ ۱۰۹۹ھ
۲۱۷	ایضاً شرح مشکوٰۃ جلد سوم "	" " "	قلمی خوشخط۔ سن تحریر نہیں لکھا ہے کسی مالک نے رسید ہدیہ ہونے کی تاریخ ۱۱۰۰ھ لکھی ہے۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۱۸	ایضاً شرح مشکوٰۃ ۱ جلد چہارم (فارسی)	" " "	قلمی
۲۱۹	مؤطائے امام مالک (عربی) سب سے پہلے حدیثوں کا جو مجموعہ ایک کتاب کی صورت میں مرتب کیا گیا یہی موطا ہے۔ اسکے اسنادوں کو نہایت صحیح او مستند مانا گیا ہے اور موطائے مالک کو کتب حدیث کے طبقۂ اولیٰ میں جگہ دی گئی ہے۔ چونکہ امام مالک نے اپنی کتاب کو کسی منظم کتاب کی شکل میں مدون نہیں کیا تھا بلکہ یادداشتوں کا ایک مجموعہ تھا اسلئے اسکے نسخوں میں اختلاف فاحش موجود ہے (ملاحظہ ہو بستان المحدثین ذکر موطائے امام مالک)	مالک بن انس مدنی - علم حدیث کے امام اور چار آئمہ مجتہدین میں دوسرا درجہ رکھتے ہیں۔ ساری عمر مدینہ منورہ میں حدیث نبوی کی تدریس میں بسر کی۔ امام دار الہجرۃ کے لقب سے مشہور ہیں۔ سہیل ابن سعد جیسے جلیل القدر صحابی کی صحبت ان کو شرف حاصل ہوا تھا اور حدیث نبوی کی مفرط تعظیم اور ادب انہی سے سیکھا تھا۔ چنانچہ مشہور ہے کہ آپ جب حدیث کا درس دیتے تھے تو غسل بجا لاتے اور سفید کپڑے پہنکر خوشبو لگا کر مسند تدریس پر جلوہ آرا ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ جبکہ وہ تدریس حدیث میں مشغول تھے کسی نہ کسی طرح بچھو ان کے کپڑوں میں چلا گیا اور آپ کے جسم پر نیش زنی شروع کی۔ چنانچہ روایت ہے کہ تیرہ مرتبہ اس نے ڈنک مارا لیکن امام عالیمقام نے سلسلۂ کلام برابر جاری رکھا اور درس حدیث میں خلل ڈالنا خلاف ادب خیال کیا۔ ۹۵ھ میں آپ پیدا ہوئے اور ۷ ربیع الثانی ۱۷۹ھ مطابق ۲۰ جون ۷۹۵ء آپ کا انتقال ہو کر بقیع الغرقد میں جو مدینہ منورہ کا ایک مشہور مقبرہ ہے دفن کئے گئے۔	مطبوعہ خوشخط مجلد۔
۲۲۰	ایضاً موطائے امام مالک (عربی)	" " " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط بخط نسخ۔
۲۲۱ و ۲۲۲	زرقانی شرح موطا دو جلد (عربی)	علامہ زرقانی المتوفی ۱۱۲۲ھ۔	مطبوعہ مصر
۲۲۳	فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد اول (عربی) بخاری کی بسوط ترین شرحوں میں سے ایک فتح الباری ہے جس میں علم حدیث، ادبیات اور فقہ کے وہ دقائق بیان کئے ہیں جو علامہ ابن حجر ہی کا حصہ ہو سکتا ہے۔ [illegible] اس نے علم حدیث کے مبادی ہر ایک پہلو [illegible]	علامہ ابن حجر عسقلانی - پورا نام اسطرح ہے: - شیخ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی عسقلان میں ۷۷۳ھ میں پیدا ہوا۔ لڑکپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ابھی گیارہ سال کی عمر تھی کہ وہ [illegible] حج کو [illegible] گیا۔ چند سال [illegible]	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ جدول طلائی۔ یہ نسخہ ۸۳۳ھ یا بالفاظ دیگر حیات مصنف میں قبل از تکمیل تصنیف لکھا گیا۔ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مقدمہ لکھا جس میں اس نے بخاری کی ایک شرح لکھنے کا وعدہ کیا۔ ۸۱۳ھ میں اس نے شرح لکھنی شروع کی۔ جب ایک جزو لکھا جاتا تو ہفتے کے ایک مقررہ دن پر ایک کھلے مجمع میں علمائے عصر اسکی تنقید کرتے اور اسطرح گویا علامہ کی تحقیقات اور تدقیقات کو آئمۂ فن کی ایک کمیٹی پاس کرتی تھی جس کے بعد وہ جزو ہاتھوں ہاتھ نقل کر لیا جاتا (جس کا نمونہ ایک یہی نسخہ ہے (تفصیل کے لئے دیکھو خانہ کیفیت خصوصیہ) یہاں تک کہ رجب کی پہلی تاریخ ۸۴۲ھ کو اسکی تکمیل ہوئی۔ اور ۸ شعبان کو مصنف علام نے تمام عمائد شہر کی ایک عظیم الشان ضیافت کی جس پر اس نے پانچسو اشرفیاں خرچ کیں۔ مصنف کی حیات ہی میں اسکو نہایت شہرت اور قبولیت حاصل ہوئی اور سلاطین و امراء نے اس کو اپنے خزانوں میں رکھنا فخر خیال کیا۔ چنانچہ اسکا ایک ایک نسخہ تین تین سو اشرفی کو فروخت کیا گیا۔ الغرض فتح الباری صحیح بخاری کی ایک نہایت جامع شرح ہے جو اپنی نظیر آپ ہو سکتی ہے علامہ عینی کو باایں ہمہ علم و فضل اسکا نزلہ ربا خیال کیا گیا ہے۔ (نیز مقابلے کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۲۲۶)۔	و دیگر علوم متداولہ کا بھی مطالعہ کرتا تھا۔ اسکے بعد علم حدیث کی طلب میں فلسطین۔ مصر اور یمن کا سفر کیا۔ ۸۰۸ھ میں بمقام قاہرہ تدریس شروع کی اور حدیث اور فقہ کا نہایت قابلیت اور کامیابی کے ساتھ درس دیتا رہا۔ اس نے علماء کا ایک گروہ تیار کیا جو اسکی شاگردی کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ وہ مذہب کا شافعی تھا اور اسی زمانے میں قاضی القضاۃ کے جلیل القدر عہدے پر ممتاز کیا گیا تھا۔ ۸۲۵ھ میں دوبارہ حج بیت اللہ کیا۔ اور ۸۳۶ھ میں وارد حلب ہوا۔ وہ ایک کثیر التصانیف علامہ ہے جسکی تصنیفات کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔ جن میں معرکۃ الآراء کتابیں صرف حدیث اور فقہ پر لکھیں۔ وہ سیوطی کی طرح حاطب اللیل نہیں بلکہ ایک محقق عالم متبحر ہے الاصابہ فی تمییز الصحابہ اسکی ایک ضخیم تصنیف ہے جس میں تمام صحابہ کے حالات بالتفصیل بیان کئے ہیں۔ ۸۵۲ھ ۱۴۴۹ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۲۲۴	ایضاً فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ثالث (عربی)	" " "	قلمی۔
۲۲۵	ایضاً فتح الباری آخری جلد (عربی)	" " "	قلمی بخط قدیم خوشخط
۲۲۶ لغایت ۲۳۶	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کامل (عربی) (المعروف عینی شرح بخاری) گیارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت عمدہ اور مبسوط شرح ہے جس میں شرح حدیث کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا گیا ہے	علامہ عینی۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ بدر الدین محمود بن احمد بن موسےٰ الحنفی المعروف بالعینی ۷۶۲ھ میں پیدا ہوا۔ تمام علوم متداولہ میں فضیلت اور تبحر کا درجہ حاصل کیا۔ اور طلب علوم کے لئے	مطبوعۂ قسطنطنیہ۔ چھپائی اور کاغذ نہایت نفیس ہے۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تمام لوازم شرح حدیث کو نہایت تفصیل اور عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ فاضل مصنف نے اگرچہ احادیث احکام میں مذاہب اربعہ کا اختلاف اور ہر ایک فریق کے دلائل ذکر کرنے میں کوتاہی نہیں کی تاہم حنفی ہونے کی وجہ سے مذہب حنفی کی تائید کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا ہے۔ مصنف علام نے سنہ ۸۲۱ھ میں اسکا لکھنا شروع کیا اور ۸۴۷ھ میں اسکو ختم کیا۔ اس نے اپنی شرح میں علامہ ابن حجر کی شرح سے بڑی مدد لی ہے۔ چنانچہ اکثر حدیثوں کی شرح میں اسکے صفحے کے صفحے نقل کر دیتا ہے۔ تاہم اس میں بھی شک نہیں کہ بعض جگہوں میں اسکی شرح زیادہ مفصل اور جامع ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ فضلا عصر میں سے کسی نے علامہ ابن حجر سے ذکر کیا کہ علم بدیع کے نکات عینی خوب بیان کرتا ہے اور اسی وجہ سے اُسکو فتح الباری پر فوقیت حاصل ہے۔ علامہ ابن حجر نے جواب دیا کہ اُس نے یہ نکتے رکن الدین کی شرح سے نقل کئے ہیں لیکن میں جانتا کہ وہ شرح مکمل نہیں ہے اور بالآخر یہ التزام چھوڑنا پڑیگا۔ اور بات بھی یہی ہے کہ علامہ عینی بالآخر ایسی نکتہ آفرینیوں سے قاصر رہا۔	حلب۔ دمشق۔ بیت المقدس اور حجاز کا سفر کیا۔ قاہرہ میں درس دیتا رہا۔ اور مذہب حنفی کا قاضی مقرر کیا گیا۔ شرح الکلم الطیب لابن تیمیہ تاریخ الاکاسرہ۔ طبقات الشعراء وغیرہ اسی کی تصنیف ہیں۔ اکثر کتب متداولہ پر اس نے نہایت عمدہ شرحیں لکھی ہیں۔ سنہ ۸۵۵ھ میں (۱۴۵۱ء) اسکا انتقال ہوا ہے (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۵)	
۲۳۷	ایضاً عینی شرح بخاری (عربی) الکتاب الوصایا سے آخر کتاب تک کی شرح ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۲۳۸	ایضاً عینی شرح بخاری جلد آخر (عربی)	" " "	"
۲۳۹	ایضاً عینی شرح بخاری جلد چہارم (عربی)	" " "	قلمی خوشخط بذریعہ وسط بیاض غیر مطبوعہ مطبوعیت خط سے نویں صدی کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۴۰	ایضاً عینی شرح بخاری جلد اول (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط بخط نستعلیق
۲۴۱	ایضاً عینی شرح بخاری جلد ششم (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط بخط قدیم ۔
۲۴۲	ایضاً عینی شرح بخاری جلد اول (عربی) شروع کتاب سے کتاب الزکوٰۃ تک کی شرح ہے	.. .. ..	قلمی خوشخط بخط قدیم نوشتہ ۵۰۸ھ ۔
۲۴۳	ایضاً عینی شرح بخاری جلد ثالث (عربی)	.. .. ..	قلمی ۔ نصف اول بخط قدیم اور نصف ثانی بخط جدید ۔ نہایت خوشخط
۲۴۴	ایضاً عینی شرح بخاری جلد ششم (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط جلی قلم
۲۴۵	مسند خوارزمی (عربی) صحیحین کی حدیثوں پر مشتمل ہے ۔	علامہ خوارزمی ۔ پورا نام اسطرح ہے : ابو بکر احمد بن محمد البرقانی الخوارزمی ۔ ۴۲۵ھ ہجری مطابق ۱۰۳۳ء میں اسکا انتقال ہوا ۔	قلمی ۔ نوشتہ ۱۰۰۲ ہجری ۔
۲۴۶	دراسات اللبیب (عربی) تقلید کی مذمت پر لکھی گئی ہے ۔ عبارت میں تطویل بے جا کی ہے جو اطناب مُمل کے درجہ تک پہونچ گئی ہے	.. .. ..	مطبوعہ ۔ تقطیع خورد
۲۴۷	ایضاً دراسات اللبیب (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط مختلف
۲۴۸	ایضاً دراسات اللبیب (عربی)	.. .. ..	قلمی
۲۴۹	سنن نسائی (عربی) صحاح ستہ میں داخل ہے ۔ مصنف علام نے احادیث نبویہ کا ایک مجموعہ مرتب کیا جسکا نام اس نے سنن کبرٰی رکھا لیکن چونکہ اس میں ہر ایک قسم کی حدیثیں جمع کی گئی تھیں اور صحت کا چنداں تقید نہیں کیا گیا تھا اسلئے اس نے مکرر اُن احادیث کی تنقید کی اور انتخاب شروع کیا جو حدیثیں صحیح نکلیں اُنکا ایک مجموعہ المجتبٰی کے نام سے مُرتب کیا جسے سُنن صغرٰی بھی کہتے ہیں ۔ یہی موخر الذکر مجموعہ صحاح ستہ میں شمار ہوتا ہے ۔	ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب النسائی نسا بالفتح صوبۂ خراسان میں ایک شہر کا نام ہے جو مصنف علام کا مولد ہے ۔ اپنے زمانے میں علم حدیث کا امام تھا اور مصر میں سکونت رکھتا تھا ۔ وہ اہل بیت کی طرف بہت مائل تھا اور اکثر ان کے فضائل بیان کرتا تھا ۔ چنانچہ جب آخر عمر میں وہ دمشق میں آیا تو لوگوں نے اس سے امیر معاویہ کی فضیلت دریافت کی ۔ اس نے کہا کہ اگر معاویہ کی نیکی اور بدی سر بسر ہو جائے تو بھی غنیمت ہے ۔ اسپر لوگ اسکو مارنے لگے اور اسکو پانوں تلے روند ڈالا ۔ نسائی نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ مجھے مکہ معظمہ میں پہونچا دو ۔ چنانچہ اسکو وہاں لیگئے اور وہیں اسکا انتقال ہو کر صفا و مروہ کے	مطبوعہ نظامی ۔ نہایت صحیح نسخہ ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		درمیان دفن کیا گیا۔ شعبان ۳۰۳ھ ۹۱۵ء اس کی تاریخ وفات ہے۔	
۲۵۰	ایضاً سنن نسائی (عربی)	" " "	مطبوعہ باریک قلم
۲۵۱	جامع ترمذی (عربی) حسن ترتیب اختصار اور جامعیت کے لحاظ سے حدیث کی بہترین تصنیف ہے۔ ہر ایک موقعہ پر صحابہ اور تابعین اور مشہور آئمہ مجتہدین کے مذاہب کی تصریح کی ہے۔	ابو عیسٰی ترمذی۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی بن سورۃ الترمذی۔ آئمہ حدیث میں سے ہے۔ امام بخاری مصنف جامع صحیح کا شاگرد خاص ہے۔ بعض حدیثیں خود بخاری کے شیوخ سے بلا واسطہ نقل کی ہیں۔ ۲۷۹ھ ۸۹۲ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	"
۲۵۲	ایضاً جامع ترمذی جلد اول (عربی)	" " "	قلمی خوشخط۔ خط اور کاغذ کی نوعیت سے نویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے
۲۵۳	تیسیر القاری ترجمہ فارسی صحیح بخاری (فارسی) شروع کتاب سے کتاب الحج تک کا حصہ ہے۔ صرف ترجمہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک حدیث کی تھوڑی تھوڑی شرح بھی کی ہے۔	شیخ نور الحق دہلوی۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے فرزند رشید ہیں۔ اپنے باپ سے تحصیل علوم کی۔ اور انہی کے نقش قدم پر چلکر تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ شاہجہان بادشاہ جب دکن کو تشریف لیجاتے تھے تو انہوں نے شیخ موصوف کو اکبرآباد کا قاضی مقرر کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس جلیل القدر عہدہ کے نازک فرائض کو نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ صحیح بخاری کا فارسی زبان میں ترجمہ کرنا اور اسکی شرح لکھنی ضروریات وقت کے لحاظ سے نہایت ہی قابل قدر خدمت تھی۔ ۸۳ سال کی عمر میں ۱۰۷۳ھ میں انتقال کیا۔	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔
۲۵۴	ایضاً تیسیر القاری پنج پارہ اول (فارسی) حاشیہ پر شرح فارسی شیخ الاسلام مع ترجمہ ابواب اور اسماء الرجال چھاپے گئے ہیں جس سے اصل کتاب کی حیثیت بہت کچھ بڑھ گئی ہے۔	" " "	مطبوعہ
۲۵۵	ایضاً پنج پارہ دیگر فارسی الشرح صدر آخر کتاب الشروط تک کی شرح ہے		مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۶	الفتح المبین فی ردّ مذاہب المقلدین (اُردو) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے۔ نواب صدیق حسن خان کے ایماء سے لکھی گئی ہے۔	مولوی بدیع الزمان۔	مطبوعہ۔
۲۵۷ تا ۲۶۴	نیل الاوطار شرح منتقے الاخبار (عربی) ۸ جلدوں پر مشتمل ہے۔ متن علامہ ابن تیمیہ کی تصنیف ہے (جسکے حالات کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۱۶۵) معرکۃ الآرا شرح ہے مذہب اہل حدیث کے موافق نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اگرچہ مطبوعہ ہے لیکن اس وقت کمیاب ہو رہی ہے۔	قاضی شوکانی یمنی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ محمد بن علی بن محمد الشوکانی الیمنی۔ تمام علوم متداولہ میں ید بیضا رکھتا تھا۔ اپنے زمانے میں علوم حدیث میں عدیم النظیر علامہ تھا۔ ۱۲۰۹ھ میں امام منصور باللہ علی بن عباس نے اس کو دار الخلافہ صنعاء کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ باوجودیکہ وہاں کا حاکم (گورنر) مذہب زیدیہ رکھتا تھا لیکن قاضی شوکانی کی تعظیم اور اجلال حد سے زیادہ کرتا تھا۔ علوم شرعیہ میں اس نے مجتہدانہ تصنیفات کی ہیں۔ نیل الاوطار اپنے موضوع پر نہایت مفید اور جامع کتاب ہے۔ صدیق حسن خان کو اس سے سخت عقیدت ہے اور اکثر اپنی تحقیقات اور تصنیفات میں اسکے اقوال کا حوالہ دیتا ہے۔ اس نے اپنی کتاب اتحاف النبلاء میں پچاس سے زیادہ اسکی تصنیفات کا نام لکھا ہے۔ علامہ شوکانی نے ارشاد الفحول کے نام سے ایک نہایت ہی معرکۃ الآرا کتاب لکھی ہے جس میں اس نے مذاہب اربعہ کے اصول فقہ پر آزادانہ تنقید کی ہے ۱۲۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر۔
۲۶۵	صحیح مسلم کامل مع شرح نووی در یک جلد (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸)۔	مطبوعہ ہند تقطیع کلاں۔
۲۶۶	شرح دُرر بہیہ (عربی) فقہ حدیث کی کتاب ہے۔ اہل حدیث کے مذہب کو کتاب فقہ کی صورت میں لکھا ہے متن کا	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰ و ۲۵۷)	قلمی خوشخط۔ بخط نستعلیق

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مصنف قاضی شوکانی یمنی ہے۔ اور اسکا پورا نام الدرر البھیہ فی المسائل الفقہیہ ہے شرح نواب صدیق حسن خان کی تالیف ہے		
۲۶۶	عمل الیوم واللیلۃ (عربی) اوراد ماثورہ کا بیان ہے۔ [illegible]ھ میں تالیف کی گئی۔	ابوزکریا یحیی بن شرف النووی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۳۶)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ سیاہی غیر ملوس۔ بخط نسخ۔ خط مختلف۔ اوراق جدیدہ
۲۶۸	موطائے امام محمدؒ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۷۔	محمد بن الحسن الشیبانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۷)	قلمی خوشخط بخط نستعلیق۔
۲۶۹	ایضاً موطائے امام محمدؒ مع التعلیق المجد (عربی) التعلیق المجد نہایت ہی مفصل شرح ہے۔ راویوں کی جرح و تعدیل کے متعلق تفصیلی بحث کی ہے اور تمام معرکۃ الآرا مسائل کی انتہادرجہ کی چھان بین کی ہے۔	تعلیق مجد مولوی عبدالحی لکھنوی کی تصنیف ہے مولوی عبدالحی ۱۲۶۴ھ میں قصبہ باندہ میں پیدا ہوا جہاں اسکا باپ مولوی عبدالحلیم مدرس تھا پانچ سال کی عمر میں قرآن شریف کا حفظ کرنا شروع کیا۔ دس سال کی عمر تک اسکے حفظ سے فراغت پائی اور اسی اثنا میں کچھ فارسی کی کتابیں پڑھیں اور خط سیکھا۔ گیارہویں سال علوم عربیہ کی تحصیل پر توجہ کی اور ۱۷ سال کی عمر میں جملہ علوم متداولہ پر عبور کر لیا۔ اکثر علوم کی تحصیل اپنے باپ سے کی۔ صرف علم ہیئت کی چند کتابیں مولوی نعمت اللہ سے پڑھیں جو اپنے زمانے میں علم ہیئت کے مسلم استاذ تھے۔ ۱۲۷۹ھ میں پہلی مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوا اور دوسری مرتبہ ۱۲۹۲ھ میں حج کیا۔ اپنی عمر کا اکثر حصہ تدریس و تالیف میں گزارا۔ وہ ایک محقق حنفی عالم تھا اور فقہ کی مشہور کتابوں پر نہایت مفید اور مبسوط شرحیں اور حاشیے لکھے۔ التعلیق المجد کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ اس سے پیشتر کوئی شرح موطا کی ایسی تدقیق کے ساتھ نہیں لکھی گئی۔ اکثر مہمات مسائل پر مستقل رسالے بڑی جامعیت کے ساتھ لکھے ہیں۔ اور انکی تصنیفات کی تعداد سو سے کچھ زیادہ ہوگی۔ ۱۳۰۴ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ۔ لکھائی چھپائی نہایت نفیس۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۷۰ لغایت ۲۷۸	سُنن کبرے بیہقی (عربی) دراصل یہ کتاب سولہ جلدوں پر مشتمل ہے جس میں سے کتب خانہ ہذا میں نوّ جلدیں موجود ہیں۔ علم حدیث کی نایاب کتاب ہے	البوبکر احمد بن حسین البیہقی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی الشافعی۔ کثرت محفوظات کی وجہ سے اسکو "الحافظ الکبیر" کہتے ہیں۔ فنون حدیث اور علوم دینیہ میں یگانۂ روزگار تھے۔ ابو الفتح ناصر بن محمد عمری سے فقہ حاصل کی لیکن حدیث کا شغل اسپر غالب رہا جس کی طلب میں اس نے عراق اور حجاز کے دور دراز سفر کئے۔ اور خراسان میں اپنے علماء عصر سے تحصیل حدیث کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ حدیث میں کثرت سے تصنیفیں کیں۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے امام شافعی کے نصوص اوّل کو دس جلدوں میں جمع کیا۔ سُنن کبرے اسکی مشہور تصنیف ہے۔ امام الحرمین کا قول ہے کہ ہر ایک شافعی المذہب امام شافعی کا گرویدہ احسان ہے۔ برخلاف اسکے امام شافعی کی گردن میں بیہقی کا طوق منت ہے جسکے مذہب کی نصرت کے لئے اس نے کارہائے نمایاں کئے۔ بیہق گانوں کے ایک مجموعے کا نام ہے جو نیشاپور کے مضافات میں سے ہے۔ سنہ ۴۵۸ھ مطابق سنہ ۱۰۶۶ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی۔ نسخۂ کہنہ بخط قدیم۔ خط نسخ مشابہ کوفی۔ نوشتۂ سنہ ۴۳۶ھ۔ بعض اوراق مجلد جدید
۲۷۹	نہایۂ جزری (عربی) شرح غریب الحدیث کی مشہور کتاب ہے۔	علامہ ابن اثیر الجزری۔ پورا نام اسطرح ہے۔ ابو السعادات مبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی المعروف ابن الاثیر الجزری۔ الملقب مجد الدین مشہور ترین علماء میں سے ہے۔ مختلف علوم میں معرکۃ الآرا تصنیفیں کی ہیں۔ جامع الاصول جو صحاح ستہ کی حدیثوں کی جامع ترین کتاب ہے اسی کی تصنیف ہے۔ کون محدث ہے جو غریب الحدیث میں نہایۂ ابن جزری کو نہیں جانتا۔ کتاب الانصاف	قلمی بخط مختلف۔

عدد سلسلہ	نام و کیفیت عدد یہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		فی الجمع بین الکشف والکشاف" ہیں اس نے ثعلبی اور زمخشری کی تفسیروں کا ماحصل جمع کر دیا ہے سنہ ۵۴۴ھ میں جزیرۂ ابن عمر میں اسکی ولادت ہوئی۔ اور وہیں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ فارغ التحصیل ہوکر نائب المملکت امیر مجاہد الدین کی ملازمت اختیار کی جسکے انتقال کے بعد عز الدین مسعود بن مودود والئی موصل کے دیوان الرسائل کا افسر مقرر ہوا۔ کچھ مدت کے بعد اسکے ہاتھ پاؤں شل ہوگئے جسپر ملازمت سے کنارہ کش ہوکر خانہ نشین ہوگیا اور عرصۂ دراز تک اسکی یہی حالت رہی۔ کہتے ہیں کہ اسکی اکثر تصنیفات اسی زمانہ کی ہیں۔ علامہ مذکور املا کرتا جاتا اور اسکے شاگرد لکھتے جاتے تھے۔ سنہ ۶۰۶ھ/۱۲۰۹ء میں بمقام موصل اسکا انتقال ہوا۔ وہ مشہور مؤرخ ابن اثیر کا بھائی ہے۔	
۲۸۰	مشکوٰۃ المصابیح (عربی) مصابیح بغوی کے ہر ایک باب میں ایک فصل بڑھا کر مرتب کی گئی ہے۔ یہ کتاب اُن تمام احادیث کا مجموعہ ہے جو صحاح ستہ اور دیگر مشہور کتب حدیث میں قابل استناد خیال کی گئی ہیں۔ لیکن تیسیر الوصول اسکے مقابلے میں زیادہ جامع ہے۔	شیخ ولی الدین۔ پورا نام:۔ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی بسنہ ۷۴۳ھ میں مصنف علام نے یہ کتاب تالیف کی۔	قلمی خوشخط۔ نہایت صحیح نسخہ جس پر مولانا غلام جیلانی مرحوم نے تین بار تدریس فرمائی۔
۲۸۱	ایضاً مشکوٰۃ المصابیح (عربی)	.. .. ..	مطبوعہ
۲۸۲	ایضاً مشکوٰۃ المصابیح (〃)	.. .. ..	قلمی خوشخط مشکل اور صحیح نسخہ۔
۲۸۳	ایضاً مشکوٰۃ المصابیح (〃)	.. .. ..	قلمی بخط نستعلیق۔ قدیم فی الجملہ باریک۔ نویں صدی کا لکھا ہوا نسخہ
۲۸۴ و ۲۸۵	تیسیر شرح جامع الصغیر (〃) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ بہت مختصر شرح ہے۔ (نیز دیکھو عدد سلسلہ ۱۷۳)	متن علامہ سیوطی کی اور شرح علامہ مناوی نے لکھی ہے۔ شارح علام کا پورا نام اسطرح ہے شیخ شمس الدین عبدالرؤف المناوی۔ سنہ ۱۰۳۱ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ آہنیں۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۸۶	شمائل النبی (عربی) ..	.. .. ..	قلمی
۲۸۷	شمائل ترمذی (عربی) ..	ابو عیسیٰ ترمذی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۵۱)	یہ ایک مجموعہ ہے جس میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں:- (۱) شمائل ترمذی (۲) حصن حصین (۳) اربعین نووی قلمی خوشخط نوشتہ ۸۱۴ھ جو صرف ایک واسطہ سے مولانا جلال الدین قاسمی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخہ سے بخارا میں نقل کیا گیا۔
۲۸۸	ایضاً شمائل ترمذی (عربی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۲۸۹	ایضاً شمائل النبی (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ چنداں خوشخط نہیں۔ کاتب سید عبداللہ بن سید حسین بخاری نوشتہ ۹۸۱ھ۔
۲۹۰	شمائل ترمذی (عربی)	.. .. ..	قلمی محشّٰی تقطیع خورد۔ خوشخط بدرجہ اوسط۔ کاتب حافظ عبدالسلام ولد حافظ طیب متوطن گجرات نوشتہ ۱۲۹۱ھ
۲۹۱	کتاب الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج (عربی) صحیح مسلم کی شرح ہے۔	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۲۹۲	شرح شمائل النبی (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ نوشتہ ۹۸۶ھ
۲۹۳ تا ۲۹۴	لمعات شرح مشکوٰۃ (عربی) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ حنفیوں کے لئے بالخصوص اسکا مطالعہ مفید ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ باریک قلم۔
۲۹۵	لمعات شرح مشکوٰۃ (عربی) باب الاجارہ سے آخر کتاب تک کی شرح ہے۔	" " .	قلمی خوشخط باریک قلم
۲۹۶	لمعات شرح مشکوٰۃ جلد دوم (عربی) کتاب البیوع سے آخر کتاب تک کی شرح ہے	" " "	" "
۲۹۷	ترجمہ صحیح بخاری (فارسی) کتاب النکاح سے آخر کتاب تک کا ترجمہ ہے۔	.. .. ..	قلمی۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۹۸	الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ (عربی) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ خوشخط۔ بہ خط نسخ
۲۹۹	الفیۂ عراقی (عربی) اصول حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ علوم الحدیث مصنفہ ابن الصلاح کی اس میں تلخیص کی ہے اور کچھ باتیں جو اصل مصنف سے رہ گئی تھیں اسپر اضافہ کیں۔ ۷۶۸ھ میں مصنف علام نے اسکو تالیف کیا اور ۷۷۱ھ میں خود اس نے اس متن کی نہایت مفصل شرح لکھی جسکا نام فتح المغیث ہے (کتب خانہ ہذا میں موجود ہے)	علامہ عراقی۔ پورا نام:۔ زین الدین عبدالرحیم بن حسین العراقی۔ ۸۰۵ھ ۱۴۰۲ء میں اسکا انتقال ہوا ہے	مطبوعہ خوشخط۔ جلی قلم
۳۰۰	عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب ابی حنیفہ (عربی) مذہب امام ابو حنیفہ کے مسائل کی حدیثوں سے تائید کی گئی ہے۔ حنفیوں کے نقطۂ خیال سے ایک لاجواب کتاب ہے۔	محمد مرتضیٰ زبیدی حسینی۔ مصنف علام کا ۱۲۰۶ھ ۱۷۹۱ء میں انتقال ہوا۔ تاج العروس فی شرح القاموس اسی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ مصر
۳۰۱ و ۳۰۲	مسوّے مصفّے (عربی، فارسی) موطا امام مالک کی دو علحدہ علحدہ شرحوں کا نام ہے جن میں سے ایک فارسی میں اور دوسری عربی میں لکھی گئی ہے۔ موخرالذکر دقیق اور مجتہدانہ طرز پر لکھی ہے دونوں کا مصنف ایک ہے۔	شاہ ولی اللہ دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۲)	مطبوعہ باریک قلم
۳۰۳	تعلیقات علی البخاری (عربی) کتاب فضائل القرآن سے آخر ابواب الجامع تک کا حاشیہ ہے۔	(نامعلوم)	قلمی۔ خوشخط۔ باریک قلم
۳۰۴	منح الباری شرح بخاری پارۂ اول (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۳۰۵	کنوز الحقائق (عربی) نہایت اختصار کے ساتھ دس ہزار قولی حدیثیں حروف تہجی کی ترتیب سے اسمیں لکھی ہیں۔ ہر ایک حدیث کے مخرج کا حوالہ بھی ساتھ دیا ہے۔ بے مثل کتاب ہے۔	علامہ مناوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۸۴)	مطبوعہ مصر
۳۰۶	الخصائص (عربی) آنحضرت صلعم کے معجزات کا حال لکھا ہے	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
٣٠٧	الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ (عربی)	قاضی شوکانی ماتن اور نواب صدیق حسن خان شارح (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ١٣٠ و ٢٥٧)	مطبوعہ
٣٠٨	شرح فارسی صحیح بخاری جلد ثالث (فارسی) یہ جلد کتاب البیوع سے شروع ہوئی ہے۔	" " "	قلمی۔ خوشخط۔ بدرجۂ اوسط۔
٣٠٩	سنن دارمی (عربی) حدیث کی فی الجملہ مستند کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔	ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی۔ اپنے عہد میں علوم حدیث کا متبحر علامہ تھا۔ ٢٥٥ھ / ٨٦٩ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ۔ صحیح اور خوشخط
٣١٠	مجمع البحار۔ جلد دوم (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ١٥٨۔	شیخ محمد طاہر صدیقی سندھی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ١٥٨)	قلمی۔ خوشخط باریک قلم۔ جدول طلائی نوشتہ ١٠١٩ھ یہ نسخہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے حضور میں آپکے ایک شاگرد خاص نے لکھا۔
٣١١	حجج الکرامہ فی آثار القیامہ (عربی) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے۔ علامات قیامت کی تشریح کی گئی ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ١٣٠)	مطبوعہ۔ خوشخط باریک قلم
٣١٢	کتاب الاصطفاء لبیان معانی الشفاء (عربی) "الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے" قاضی عیاض مالکی کی ایک معرکۃ الآراء تصنیف ہے۔ یہ اسکی شرح ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٣١٤)	شمس الدین محمد بن محمد الدلجی الشافعی ٩٤٧ھ / ١٥٤٠ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی بخط قدیم۔ خوشخط۔ یہ کتاب سنہ ٩٣٥ھ میں تصنیف کی گئی اور یہ نسخہ مصنف ہی کے لکھے ہوئے نسخہ سے ٩٥٩ھ میں نقل کیا گیا۔
٣١٣	شرح شفاء علی قاری (عربی) کچھ زیادہ مبسوط شرح نہیں ہے۔	ملّا علی قاری ہروی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ١٩٦)	مطبوعہ مصر
٣١٤	شفائے قاضی عیاض (عربی) اصل نام یہ ہے۔ "الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے" اپنے موضوع پر نہایت نفیس کتاب ہے بقول صاحب کشف الظنون تمام دنیائے اسلام میں کوئی کتاب اسکے برابر تصنیف نہیں کی گئی۔	قاضی عیاض مالکی۔ پورا نام:۔ قاضی ابو الفضل عیاض بن موسٰے الیحصبی۔ علم حدیث اور اسکے فنون۔ نحو۔ لغت۔ اشعار عرب۔ انساب عرب اور وقائع عرب و دیگر علوم میں ید طولٰے رکھتا تھا۔ بہت سی مفید تصنیفات صفحۂ ہستی پر اسکی یادگار ہیں۔ مشارق الانوار غرائب حدیث کے موضوع پر اسکی نہایت مفید کتاب ہے جس میں حدیث کے طبقۂ اعلٰے	مطبوعہ قسطنطنیہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		کی کتب ثلاثہ (موطائے مالک وصحیحین) کے الفاظ غریبہ کی توضیحات لکھی ہیں۔ مذہب مالکی کے جلیل القدر فقیہ ہیں۔ قرطبہ میں تحصیل علوم کی۔ علم حدیث کے ساتھ اسکو خاص شغف تھا۔ اندلس کے ایک شہر سبتہ میں مدت دراز تک قضاء کے جلیل القدر عہدے پر ممتاز رہا۔ جسکے بعد غرناطہ کا قاضی مقرر کیا گیا۔ الشفا۔ شرح صحیح مسلم الالماع (اصول حدیث) ترتیب المدارک۔ وغیرہ اسکی تصنیف ہیں۔ ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۳۱۵	ایضاً شفائے قاضی عیاض مع شرح آں (عربی)	.. .. ..	مطبوعہ
۳۱۶	صحیح مسلم (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸	مسلم بن الحجاج القشیری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸)	مطبوعہ مصر
۳۱۷	سنن ابن ماجہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۴	محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۴)	مطبوعہ خوشخط تقطیع خورد
۳۱۸	شرح بخاری فارسی ربع اول (فارسی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۵۳)	شیخ نور الحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۵۳)	قلمی بخط مختلف۔ خوشخط بہ درجہ اوسط۔
۳۱۹	شرح سفر السعادۃ (فارسی) متن کا مصنف مجد الدین فیروز آبادی ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۷۱) اور شرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھی ہے مفصل شرح ہے۔ ماتن علام نے کتاب کے آخر میں ان امور کی تفصیل کی ہے جو عام طور پر مشہور اور مسلم چلے آئے ہیں لیکن ناقدان حدیث کے نزدیک انکی اصلیت کچھ بھی نہیں ہے۔ شارح نے تقریباً ان سب باتوں کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	قلمی بخط مختلف
۳۲۰	اسماء الرجال (عربی) چھوٹی سی کتاب ہے	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔
۳۲۱	ایضاً اسماء الرجال (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ محمد سلمان شریف صفوی نے مکہ معظمہ میں ۱۲۱۲ھ میں لکھی۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۲۲	جزء من کتاب مسلم بن الحجاج (عربی) صحیح مسلم کا تھوڑا سا حصہ ہے۔	مسلم بن الحجاج القشیری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸)	قلمی خوشخط
۳۲۳	فتح المغیث فی شرح الفیتہ الحدیث (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۹۹)	زین الدین عراقی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۹۹)	قلمی خوشخط
۳۲۴	مجموعۂ احادیث موضوعہ (عربی)		مطبوعہ
۳۲۵	الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین (اردو)	محی الدین تاجر کتب لاہور	"
۳۲۶	ایضاً الظفر المبین (دوسرا نسخہ) اردو۔	" " "	"
۳۲۷	طیبی شرح مشکوٰۃ جلد ثانی (عربی) علامہ طیبی مصنف مشکوٰۃ کا معاصر ہے۔ اور کہتے ہیں کہ دونوں نے آپس میں ملکر مشورہ کیا تھا کہ کوئی ایسی کتاب تصنیف کی جائے جو صحاح کی جامع اور حشو و زوائد سے پاک ہو۔ انکی رائے اسبات پر متفق ہوئی کہ مصابیح بغوی کی تہذیب و تنقیح اور تکمیل کیجائے۔ چنانچہ شیخ ولی الدین نے مشکوٰۃ تالیف کی اور علامہ نے اسکی شرح لکھی۔	حسین بن محمد بن عبد اللہ الطیبی۔ اپنے زمانے کا نہایت متبحر علامہ ہے تفسیر کشاف پر اسکا حاشیہ نہایت نفیس ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو معقول و منقول دونوں میں کمال مہارت حاصل ہے (ملاحظہ ہو نوٹ تمہیدی علم تفسیر فہرست ہذا) اسکی عمر کا اکثر حصہ تفسیر اور حدیث کی تدریس میں صرف ہوا۔ سنہ ۷۴۳ھ / ۱۳۴۲ع میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی۔ نوشتہ سنہ [illegible]
۳۲۸	البدور السافرہ فی احوال الآخرہ (عربی) موت اور ما بعد الموت کے حالات کے متعلق اخبار و آثار کا مجموعہ ہے لیکن جیسے سیوطی کی تصنیفات کا عام انداز ہے محققانہ نہیں ہے۔	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط نوشتۂ سنہ [illegible]
۳۲۹	برماوی شرح بخاری (عربی) اس کا اصلی نام اللامع الصبیح فی شرح الجامع الصحیح ہے شارح علام نے شرح کرمانی کا خلاصہ لکھنے کے علاوہ تنقیح زرکشی کے حل طلب مقامات کی توضیح کی ہے۔ بہیئت مجموعی اچھی شرح ہے مصنف نے چار جلدوں میں لکھی تھی لیکن کاتب نے ایک ضخیم جلد میں لکھ ڈالا۔ یہ کتاب الحج سے کتاب التفسیر تک کی شرح ہے۔	علامہ برماوی۔ پورا نام اسطرح ہے شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الدائم بن موسیٰ البرماوی الشافعی۔ سنہ [illegible] میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بخط قدیم۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۳۰	ترجمہ صحیح بخاری جلد اول (فارسی)	شیخ نور الحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۵۳)	قلمی
۳۳۱	ایضاً ترجمہ صحیح بخاری (فارسی) کتاب المغازی سے آخر کتاب تک کا ترجمہ ہے		قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۳۳۲	بدایۃ جزری (عربی) اصول حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ اپنے موضوع پر جلیل القدر تالیف ہے۔	شمس الدین محمد بن محمد جزری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۰۱)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط تقطیع خورد۔ سنہ ۸۳۱ھ یا با الفاظ دیگر مصنف کی زندگی میں یہ نسخہ لکھا گیا
۳۳۴	مناوی شرح جامع الصغیر جلد ثانی (عربی) شرح کا نام تیسیر ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۸۴)	شیخ عبدالرؤف مناوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۸۴)	قلمی بخط قدیم
۳۳۵	شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اول (عربی)	شہاب الدین احمد ابن حجر ہیتمی ۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۳۷)	قلمی خوشخط
۳۳۶	اربعین نووی معہ شرح آں (عربی) شارح کا نام احمد بن یکی بن محمد سعد تفتازانی ہے۔ ماتن علام (محی الدین نووی) مقدمۂ کتاب میں لکھتے ہیں کہ علماء کرام نے کثرت سے چہل حدیثیں جمع کی ہیں۔ بعض نے تو وہ حدیثیں جمع کیں جن میں مذہب کے اصول یا فروع کے کسی اہم مسئلہ کا ذکر ہے۔ بعض نے جہاد یا زہد وغیرہ کسی خاص موضوع تک اپنے حدیثوں کے مجموعہ کو محدود رکھا ہے۔ یہ سب صحیح اغراض اور قابل قدر مقاصد ہیں لیکن میں نے ایک ایسا مجموعہ مرتب کرنا بہت اہم خیال کیا جو مختلف عنوانوں پر حاوی ہو اور اسکی ہر ایک حدیث مسائل دینیہ کے لئے مستقل اور مہتم بالشان قاعدے کا حکم رکھتی ہو جس سے سیکڑوں فروع کا استنباط ہوسکے اور جسکی اہمیت کی وجہ سے علماء کرام نے اس پر "نصف الاسلام" اور "ثلث الاسلام" اور اس قسم کے معنے خیز الفاظ کا اطلاق کیا ہو۔ اس کے علاوہ مصنف علام نے صحت حدیث کا	ابوزکریا یحییٰ بن شرف اربعین کا مصنف ہے پورا نام اسطرح ہے:۔ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف الدین النووی۔ سنہ ۶۳۱ ہجری میں نوٰے کے گاؤں میں جو دمشق کے مضافات میں سے ہے پیدا ہوا۔ دمشق کے مدرسہ رواحیہ میں تحصیل علوم کیا۔ فارغ التحصیل ہوکر ہمہ تن علوم دینیہ کے مطالعہ میں مشغول ہوا۔ اور رجب سنہ ۶۶۵ھ میں ابو شامہ کا انتقال ہوا تو علامہ نووی کو مدرسہ اشرفیہ کا ناظم اعلیٰ اور مدرس اول مقرر کیا گیا۔ یہ مدرسہ حدیث کی تعلیم کا مرکز تھا۔ جب کثرت محنت دماغی کی وجہ سے (تصنیف و تالیف میں منہمک رہنے کے باعث) اسکی صحت کمزور ہوگئی تو وہ اپنے مولد و مسکن نوٰے میں واپس آیا اور وہیں سنہ ۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء میں اسکا انتقال ہوا۔ تہذیب الاسماء میں اس نے:۔ مختصر مزنی۔ مہذب۔ وسیط۔ وجیز۔ تنبیہ۔ روضہ وغیرہ کے الفاظ کی تشریح کی ہے۔ اور وہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں اسماء اور نسب کے تراجم ہیں اسلئے وہ کتب سیرۃ کے مشابہ ہے۔ دوسرا حصہ اسکا قاموس لغوی یا فرہنگ ہے	ہردو قلمی۔ متن بخط واضح جلی قلم۔ نوشتہ سنہ ۹۴۴ھ و شرح آں تالیف سنہ ۹۱۱ھ نوشتہ ۹۴۴ھ۔ باریک قلم بخطِ گنجان۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	بھی التزام کیا ہے۔ اور آخر میں الفاظ مشکلہ کی ایک فہرست دی ہے جس میں ان کی حرکات وغیرہ کو ضبط کیا ہے۔ نووی کی یہ اربعین نہایت مقبول ہوئی ہے اور علماء نے کثرت سے اسکی شرحیں لکھی ہیں۔ سب سے بہتر ملا علی قاری کی شرح ہے۔	جن مشاہیر کا اس کتاب کے حصہ اول میں تذکرہ لکھا ہے وہ اسلام کے صدر اول کے نامور افراد ہیں۔ ریاض الصالحین۔ کتاب التقریب والتیسیر (اصول حدیث) اور شرح صحیح مسلم وغیرہ اسکی تصنیفات ہیں۔	
۳۳۷	المبین المعین لفہم الاربعین (عربی) اربعین نووی کی اس شرح کا نام ہے جو ملا علی قاری نے لکھی ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون اربعین کی بہترین شرح ہے۔	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۶)	قلمی۔ نوشتہ سنہ ۱۰۱۲ھ۔
۳۳۸	تہذیب الاسماء واللغات جلد اول (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۳۶ حاشیہ احوال مصنف)	محی الدین نووی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۳۶)	قلمی بخط قدیم۔ نوشتہ ۹۶۰ھ کسی شاہی کتب خانہ کی اسپر مہر ثبت ہے جو پڑھی نہیں جاتی اسکے نیچے یہ عبارت لکھی ہے "کتاب تہذیب الاسماء واللغات خط عرب۔ کاغذ مصری و آب میدہ غیر جدول۔ جمع کتابخانہ خاص مورخہ ماہ ذی القعدہ سنۃ ستین وتسع مائۃ۔ جلد کہنہ"
۳۳۹	کتاب الآثار امام محمد۔ (عربی) مذہب حنفی کا ماخذ ہے۔	محمد بن الحسن الشیبانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۷)	مطبوعہ۔ تقطیع خورد۔
۳۴۰	حاشیہ مشکوٰۃ شریف جلد اول (عربی)	مجہول الاسم۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ جدول طلائی۔ نوشتہ سنہ [illegible]ھ
۳۴۱	شرح شمائل نبوی (عربی) پورا نام اسطرح ہے: "جمع الوسائل فی شرح الشمائل"	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۶)	قلمی۔ نہایت باریک قلم۔ مصنف علیہ الرحمۃ کے ایک شاگرد کا لکھا ہوا نسخہ۔
۳۴۲	ریاض الصالحین (عربی) وعظ و تذکیر کے مضمون پر جلیل القدر تصنیف ہے یہ مضمون ترغیب و ترہیب اور زہد وغیرہ کے متعلق صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے ۳۶۵ ابواب پر مشتمل ہے۔	محی الدین نووی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۳۶)	مطبوعہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	ہر ایک باب کو قرآن شریف کی آیتوں سے شروع کیا گیا ہے۔ اپنے فن میں عدیم النظیر خیال کی گئی ہے۔ ایک طالب آخرت کے لئے نہایت عمدہ رفیق ہے۔ سنہ ۶۶ھ میں تالیف کی گئی۔		
۳۴۳	شرح مشکوٰۃ جلد اوّل (فارسی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	قلمی باریک قلم۔ خوشنما بدرجۂ اوسط۔
۳۴۴ و ۳۴۵	ایضاً شرح مشکوٰۃ جلد ثالث و رابع (فارسی)		قلمی۔ نوشتہ سنہ ۱۱۲۶ھ
۳۴۶	ایضاً شرح مشکوٰۃ (فارسی) باب القصد فی العمل تک کی شرح ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	قلمی۔ بخط نسخ۔ جلی قلم۔
۳۴۷	شرح نخبۃ الفکر (عربی) متن علامہ ابن حجر کی تصنیف ہے اور شرح کا مصنف ملا علی قاری ہے۔ اصول حدیث کی مشہور کتاب ہے۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳ و ۱۸۶)	قلمی۔ نقل النقل نسخۂ مصنف
۳۴۸	شرح السنن (عربی)	" " "	قلمی بخط قدیم خوشخط نستعلیق سنہ ۴۳ھ میں یہ نسخہ علامہ سعید الدین بن محمود القاسمی التبریزی کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخہ سے بمقام تبریز نقل کیا گیا۔
۳۴۹	شرح الصدور فی احوال الموتیٰ و القبور (عربی) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے اموات اور قبور کے متعلق اخبار و آثار کا مجموعہ ہے لیکن جیسے کہ سیوطی کی عام تصنیفات کا انداز ہے اسی معیار پر لکھی گئی ہے۔ (محققانہ نہیں)	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	قلمی۔ نیم شخط
۳۵۰	ایضاً شرح الصدور (عربی)		قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۳۵۱	منہج العمال فی سنن الاقوال و الافعال (عربی) اتباع سنت کیلئے نہایت عمدہ راہنما ہے	شیخ حسام الدین علی الہندی۔ امام شعرانی طبقات کبریٰ میں لکھتے ہیں: "میں نے سنہ ۹۴۷ھ میں عارف	قلمی بخط قدیم نوشتہ سنہ ۱۱۲۳ھ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		باللہ شیخ علاؤ الدین علی بن حسام الدین الشہیر بالمتقی الہندی نزیل مکہ معظمہ کے ساتھ ملاقات کی ۔ نہایت متقی شخص تھے۔ دن رات عزلت میں رہتے تھے۔ صرف جمعہ کی نماز حرم میں ادا کرتے تھے۔" الخ	
۳۵۲	اذکار نووی (عربی) اوراد ماثورہ پر مشتمل ہے	محی الدین نووی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۳۶)	مطبوعہ مصر۔
۳۵۳	تقریب التہذیب (عربی) علامہ ابن حجر نے تہذیب الکمال کے نام سے اسماء الرجال پر ایک مبسوط کتاب لکھی ہے یہ اس کا اختصار ہے جو خود مصنف نے کیا ہے۔	علامہ ابن حجر مکی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳)	مطبوعہ۔
۳۵۴	معانی الاخبار (عربی) اصل نام بحر الفوائد ہے بظاہر متعارض حدیثوں کی تطبیق وتلفیق اور متشابہ اخبار وآثار کی توجیہات حسنہ پر مبسوط بحث کرنے کے لحاظ سے بے مثل کتاب ہے۔	ابوبکر محمد بن ابراہیم کلاباذی (تصوف کی مشہور کتاب تعرف کا مصنف) کلاباذ بخارا کے مضافات میں سے ہے اور مصنف علام آٹھویں صدی ہجری کے علماء اعلام سے ہے ۳۸۰ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲ ۹۳)	قلمی بخط قدیم ۔خوشخط سپاہی غیر مطبوعہ ۔ ۸۰۳ھ میں مصنف علام کے حضور میں انکی زیر نگرانی لکھی گئی ۔
۳۵۵	شرح صحیح بخاری (عربی) باب غزوۃ بئر معونہ سے باب مراجعۃ الحائض تک کی شرح ہے۔	مجہول الاسم۔	قلمی بخط مختلف
۳۵۶	شرح صحیح بخاری (فارسی) ابواب الجنائز سے کتاب البیوع تک کی شرح ہے ۔	شیخ نور الحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۵۳)	قلمی ۔خوشخط بہ درجہ اوسط۔
۳۵۷	شرح صحیح بخاری (عربی) کتاب البیوع سے باب لا ہجرۃ بعد الفتح تک کی شرح ہے	غیر معلوم الاسم	قلمی ۔خوشخط جلی قلم
۳۵۸	شرح نخبۃ الفکر (عربی) متن اور شرح دونوں علامہ ابن حجر کی تصنیف ہے۔ بمضمون اہل البیت ادری بما فیہ اس سے بہتر شرح نہیں ہو سکتی۔	علامہ ابن حجر مکی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳)	قلمی خوشخط ۔ باریک قلم۔
۳۵۹	ایضاً مجموعہ شرح نخبۃ الفکر (عربی) یہ مجموعہ کتب ذیل پر مشتمل ہے:-	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳ھ ۲۱)	جملہ مطبوعہ در یک جلد۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۱) چہل حدیث معہ ترجمہ و شرح منظوم اردو۔ (۲) نزہۃ النظر فی شرح نخبۃ الفکر للعلامہ ابن حجر المکی فی اصول الحدیث (عربی)۔ (۳) عجالۂ نافعہ بزبان فارسی در اصول حدیث از شاہ عبد العزیز دہلوی۔ (۴) بستان المحدثین (کتب حدیث کی مفصل تاریخ ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے۔) بزبان فارسی۔ ایضاً از شاہ عبد العزیز دہلوی۔		
۳۶۰	شرح نخبۃ الفکر ابن حجر مکی (عربی)	" " "	قلمی۔ نوشتہ ۱۲۵۳ھ
۳۶۱	حرز ثمین شرح حصن حصین (عربی)	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶)	قلمی خوشخط جس پر عبارت ذیل لکھی ہے۔ "تم ہذا الشرح منقولاً من نسخۃ کتبت و صححت و قوبلت علی نسخۃ الشارح"۔
۳۶۲	شرح مصابیح بغوی (عربی)	قاضی ناصر الدین بیضاوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱)	قلمی خوشخط کاغذ نفیس قابل دید۔
۳۶۳	شرح جامع صغیر سیوطی جلد دوم (عربی) اسکا نام تیسیر ہے۔ بہت مختصر شرح ہے۔	شیخ عبد الرؤف مناوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۸۴)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ بخط قدیم۔ جلی قلم۔
۳۶۴	ظفر جلیل شرح حصن حصین (اردو)	" " "	مطبوعہ۔ باریک قلم
۳۶۵	شرح بخاری جلد ثانی از کتاب البیوع (فارسی)۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۳۶۶	شرح صحیح البخاری مجہول الاسم (عربی)	نامعلوم	قلمی از کتاب البیوع تا باب تبشیر حبیبہ الطعام عند القدوم
۳۶۷	مشارق الانوار (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۔	رضی الدین حسن بن محمد صاغانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷)	قلمی خوشخط ۱۰۹۷ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۳۶۸	شرح سنن ابی داؤد (عربی)	علامہ جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۷)	قلمی خوشخط مصنفہ ۹۰۳ھ نوشتہ ۱۲۳۳ھ
۳۶۹	منح الباری فی ترشیح صحیح البخاری (اردو) چھوٹا سا رسالہ ہے۔ نام سے مضمون ظاہر ہے۔	" " "	مطبوعہ

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۷۰	اجزائے من اوائل شرح مشارق الانوار (عربی) مشارق الانوار کی کسی نامعلوم الاسم شرح کے چند اجزا ہیں۔	" " "	قلمی شروع میں کتاب مشارق الانوار کا دیباچہ لکھا ہے جو کسی مطبوعہ نسخے میں نہیں پایا گیا
۳۷۱	سفر السعادۃ (فارسی) اسکا دوسرا نام صراط مستقیم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق زندگی کا نہایت صحیح خاکہ کھینچا ہے اتباع سنت کے لحاظ سے درحقیقت اسم بامسمیٰ کتاب ہے۔	**علامہ مجدالدین فیروز آبادی مصنف قاموس** - پورا نام اسطرح :۔ ابوالطاہر مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی - (فیروز آباد شیراز کے مضافات میں سے ہے) نہایت ہی عالم متبحر تھا۔ قاموس عربی زبان کی ایک ایسی جامع اور مستند ڈکشنری ہے جسکی نظیر چشم زمانہ کو دیکھنی نصیب نہیں ہوئی۔ علم حدیث میں اسکو ید طولٰے حاصل تھا۔ اور صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث کی شرحیں نہایت قابلیت سے لکھی ہیں۔ وہ اتباع حدیث میں نہایت پکا تھا اور قیاس واستحسان اور رائے کا سخت مخالف تھا۔ اس نے واسط۔ بغداد اور دمشق میں علم حدیث اور علوم عربیہ کی تحصیل کی۔ ۷۵۰ھ میں وہ اپنے اُستاد تقی الدین سبکی کے ساتھ بیت المقدس چلا گیا۔ اور دس سال تک وہاں علمی مشاغل میں مصروف رہا۔ جسکے بعد اس نے قاہرہ۔ ایشیائے کوچک اور ہندوستان کا سفر کیا۔ اسی اثنا میں اسکو سلطان احمد بن اویس نے بغداد آنے کی دعوت دی۔ ۷۹۶ھ میں بمقام شیراز تیمور لنگ کے ساتھ اسکی ملاقات ہوئی۔ جس نے اسکی نہایت تعظیم وتکریم کی۔ اسکے بعد اس نے دوبارہ ہندوستان کا سفر کیا۔ اور وہاں سے مکہ معظمہ کو حج بیت اللہ کے لئے جارہا تھا کہ اسمٰعیل بن عباس والی یمن نے اسکو یمن کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور اپنی لڑکی کے ساتھ اسکی شادی کی ۸۱۶ھ میں وہیں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بخط نسخ - ۱۰۹۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ - خوشخط -

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۷۲	کتاب الموضوعات (عربی)	شیخ محمد بن طاہر سندھی مصنف مجمع البحار۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۸)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ نوشتہ ۱۱۱۱ھ۔
۳۷۳	کنز الجواہر فی اصول الحدیث والنوادر (عربی)	" "	قلمی۔ تقطیع خورد۔
۳۷۴	تنقیح زرکشی حاشیہ بخاری جلد اول (عربی) مختصر جیبی شرح ہے جس میں الفاظ غریبہ کی توضیح کی گئی ہے۔ اور جن اسماء میں تصحیف کا احتمال تھا انکا اعراب ضبط کیا ہے۔ اقوال مختلفہ متعلق شرح حدیث میں سے فقط قول اصح کے ذکر کرنے پر اکتفا کی گئی ہے معانی حدیث کے متعلق بعض ایسے فوائد اضافہ کئے ہیں جو دوسری شرحوں سے انسان کو بے نیاز کر دیتے ہیں (کشف الظنون)	علامہ زرکشی۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ شیخ بدر الدین محمد بن عبداللہ الزرکشی الشافعی۔ ۷۹۴ھ ۱۳۹۱ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط۔ ۱۰۳۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۳۷۵	وثیقۃ الاکابر (عربی) سندھ کے ایک فاضل اجل شیخ فقیر اللہ (بن عبدالرحمن القریشی) شکارپوری نے سند کی ضرورت پر بحث کرکے مختلف کتب حدیث وغیرہ کے متعلق اپنے اسناد لکھے ہیں۔ ۱۱۶۰ھ میں یہ رسالہ لکھا گیا۔	" " "	قلمی۔
۳۷۶	شیخ عبدالحق شرح مشکوٰۃ (عربی) کتاب الآداب سے آخر کتاب تک کی شرح ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	مطبوعہ کلکتہ۔ صحیح نسخہ۔
۳۷۷ و ۳۷۸	مسوّٰی و مصفّٰی شرح موطا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۰۱ و ۳۰۲)	شاہ ولی اللہ دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۴)	مطبوعہ
۳۷۹	عقود الجواہر المنیفہ (مکرر نسخہ) عربی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۰۰)	محمد مرتضیٰ حسینی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۰۰)	مطبوعہ مصر۔ کاغذ زرد خوشنما۔
۳۸۰	فتح المبین ترجمۂ فارسی حصن حصین (فارسی) حامل المتن ترجمہ ہے۔	" " "	قلمی ۱۰۹۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۳۸۱	التاج المکلل (عربی) مشہور علماء حدیث کی تاریخ لکھی ہے۔ اکابر محدثین کے حالات سے باخبر ہونیکے لئے نہایت نہایت مفید ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۸۲ و ۳۸۳	اعلام الموقعین عن رب العلمین (عربی) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ توحید اور اتباع سنت کے موضوع پر بے بدل تصنیف ہے۔	علامہ ابن قیم۔ پورا نام:۔ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد ابن قیم الجوزیہ الدمشقی الحنبلی۔ سنہ ۶۹۱ھ دمشق میں پیدا ہوا۔ چونکہ اس کا باپ مدرسہ جوزیہ کا اعلیٰ نگران (سپرنٹنڈنٹ) تھا اسلئے وہ ابن قیم الجوزیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور دوسرے اجلہ علماء سے تحصیل علوم کی۔ تمام علوم اسلامیہ پر نہایت جامعیت کے ساتھ حاوی تھا۔ تفسیر اور حدیث کے متعلق وسعت نظر اور استنباط معانی دقیقہ میں یکتائے عصر تھا۔ فقہ اور عربیت میں ید طولےٰ رکھتا تھا۔ اہل تصوف کے اشارات اور دقائق کو بھی خوب سمجھتا تھا۔ اور نہایت متقی اور عابد تھا۔ کئی بار حج بیت اللہ کیا اور حرم مکہ معظمہ میں مجاور رہا۔ اسکی تمام تر تصنیفات جو ایک سو سے زائد ہیں نہایت محققانہ واقع ہوئی ہیں۔ چوں کہ اکثر اہل عصر جمود اور تقلید کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اسلئے علامہ ممدوح کی آزادانہ تحقیقات کو انہوں نے کفر والحاد تصور کیا جسکی وجہ سے اسکو سخت تکلیفیں اٹھانی پڑیں لیکن اس نے اتباع حق کی خاطر انکو طیب خاطر سے برداشت کیا۔ جب علامہ ابن تیمیہ اپنے محققانہ خیالات ظاہر کرنے کی وجہ سے مصر میں قید کئے گئے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۵) تو ابن قیم بھی انکے ساتھ تھے۔ کتاب سفر الہجرتین زاد المعاد۔ اعلام الموقعین۔ الدین الخالص۔ کتاب الداء والدواء۔ مفتاح دار السعادۃ۔ اغاثۃ اللہفان۔ اجتماع الجیوش الاسلامیہ وغیرہ اسکی مشہور تصانیف ہیں۔ شفاء العلیل کے نام سے اس نے مسئلہ جبر و اختیار پر ایک مبسوط کتاب لکھی ہے	مطبوعہ عمدہ خوشخط صحیح نسخہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		جس کو پڑھ کر اسکے تبحر علمی اور محققانہ انداز کا کسیقدر پتہ چلتا ہے۔ اسکی تحریروں میں اگر کوئی نقص ہے تو یہ ہے کہ بعض اوقات ضرورت سے زیادہ تفصیل کر دیتے ہیں۔ ۷۵۱ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۳۸۴ و ۳۸۵	کتاب الدین الخالص (عربی) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ شرک و توحید اور سنت و بدعت کے مضمون کو نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اپنے موضوع پر نہایت ہی معرکۃ الآرا کتاب ہے۔	علامہ ابن قیم الجوزیہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۸۳)	مطبوعہ، خوشخط، جلی قلم صحیح نسخہ حاشیہ پر علامہ ابن تیمیہ کی ایک کتاب "اقتضا الصراط المستقیم" چھپی ہوئی ہے۔
۳۸۶ لغایت ۳۹۱	تلخیص الصحاح کامل ۔ ۔ ۔ ۔ چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ تیسیر الوصول الی جامع الاصول کا حامل المتن اردو ترجمہ ہے۔ صحاح ستہ کی تمام حدیثوں کو نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ مدون کیا ہے۔ ابواب کی ترتیب حروف تہجی کے لحاظ سے رکھی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۹۲)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۹۲)	مطبوعہ، خوشخط، نہایت صحیح نسخہ
۳۹۲	تیسیر الوصول الی جامع الاصول (عربی) صحاح ستہ کی تمام حدیثوں کو ایک ہی کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ اور ہر ایک حدیث کے راوی اور مخرج کی بھی تصریح کی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی حدیث صحاح کی کتنی اور کن کن کتابوں میں پائی جاتی ہے۔ ابواب کو عام کتب حدیث کی طرح احکام فقہیہ کے موافق نہیں بلکہ حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کا ماخذ شیخ ابن الاثیر جزری کی جامع الاصول ہے۔	ابن الربیع۔ پورا نام۔ شیخ عبدالرحمن بن علی المعروف ابن الربیع الشیبانی الیمنی۔ ۹۴۴ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی تقطیع کلاں۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۳۹۳ لغایت ۴۲۱	**فیض الباری ترجمہ و شرح صحیح بخاری** صحیح بخاری کی حال المتن شرح ہے۔ فتح الباری۔ عینی شرح بخاری وغیرہ مشہور شرحوں کے مطالب کا خلاصہ اردو میں لکھا ہے۔ ہر ایک پارے کی شرح علٰحدہ جلد میں ہے۔ مولوی نذیر حسین مرحوم محدث دہلوی کے ایک شاگرد مولوی ابوالحسن نے یہ شرح لکھی ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ۔
۴۲۲	**آیات اللہ الکاملہ** (اردو) شاہ ولی اللہ دہلوی کی معرکۃ الآرا تصنیف حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب مذکور فلسفۂ حدیث کی عدیم المثال تصنیف ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۴۲۳	**کشف المغطٰی** ( ) موطائے امام مالک کا حال المتن اردو ترجمہ اور شرح ہے۔ حدیث نبوی کے اردو دان شائقین کے لئے قابل قدر تصنیف ہے۔	مولوی وحید الزمان۔ حیدرآباد دکن کے طبقۂ امراء سے ایک عالم متبحر ہے۔ اس کا سلسلۂ نسب فاروق اعظم سے ملتا ہے اسکی ولادت ۱۲۶۷ھ سرزمین کانپور میں ہوئی۔ آپ کے والد مولوی مسیح الزمان لکھنؤ میں ایک مطبع کے مالک تھے۔ آپ نے عربی و فارسی کی مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کانپور کالج میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور سرکار نظام میں مختلف عہدوں پر رہکر ۱۳۱۵ھ میں ہائیکورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ آپ کے فیصلہ جات نظائر ہائی کورٹ میں داخل ہیں۔ گورنمنٹ نظام کی طرف سے آپ کو "وقار نواز جنگ" کا خطاب ملا ہوا ہے۔ صحاح ستہ اور دیگر کتب دینیات کے اردو تراجم اور شرحیں لکھیں۔ اور طبع کر کے شائع کیں جو ضروریات زمانہ کے موافق بہت بڑا دینی کارنامہ ہے اور امرا کی توجہ ادہر شاذونادر ہوا کرتی ہے۔	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۴۴	بستان المحدثین (فارسی) حدیث کی تمام قابل ذکر تصنیفات اور اُن کے مصنفین کا حال لکھا ہے۔	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱ و ۲۲)	مطبوعہ
۴۵ لغایت ۵۰	مسند امام احمد بن حنبل (عربی) چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ حدیث کی جامع ترین تصنیف ہے (نیز ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف) حاشیہ پر منتخب کنز العمال ہے جو تکرار کو حذف کر کے بتیس ہزار احادیث نبویہ کا مجموعہ ہے! ہر ایک حدیث کے مخرج کی بھی تصریح کی گئی ہے۔ ابواب اور فصول کو حروف تہجی کے موافق ترتیب دیا گیا ہے۔ حضور رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی جامع ترین تصنیف ہے۔ مصنف کا نام علی بن حسام الدین المعروف متقی ہندی ہے جسکے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۵۱ و ۹۸۲۔	امام احمد بن حنبل۔ پورا نام:۔ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی الاصل سماآپکے والد مرو میں رہتے تھے لیکن آپ کی ولادت ماہ ربیع الاول ۱۶۴ھ مستقر خلافت بغداد میں ہوئی۔ وہ امام شافعی کے اجلۂ اصحاب میں سے تھے۔ جب امام شافعی مصر کو جانے لگے تو فرمایا کہ میں نے اپنے پیچھے بغداد میں کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جو احمد بن حنبل سے زیادہ علم وتقویٰ رکھتا ہو۔ کہتے ہیں کہ دس لاکھ حدیثیں اسکو یاد تھیں اور انہی دس لاکھ حدیثوں میں سے انہوں نے وہ مجموعۂ احادیث انتخاب کیا جو آج مسند امام احمد بن حنبل کے نام سے مشہور ہے۔ مسند امام احمد بن حنبل تیس ہزار سے زیادہ مرفوع حدیثوں پر مشتمل ہے۔ ان کا قول ہے کہ جو حدیث میری اس کتاب میں نہ ہوگی سمجھ لو کہ اسکی کچھ بھی اصلیت نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر وہ تمام صحیح الاصل حدیثوں کی جامع ہے۔ تمام اکابر محدثین ان کو امام المحدثین تسلیم کرتے ہیں محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ اور مسلم بن الحجاج النیسابوری باایں ہمہ جلالت قدر ان کے شاگرد ہیں۔ ربیع الاول ۲۴۱ھ ۸۵۵ء میں انکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعۂ مصر
۵۱ لغایت ۵۶	الاصابہ فی تمییز الصحابہ (عربی) چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اصحاب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کی جامع اور مبسوط تاریخ ہے اسکی تصنیف سے علامہ مصنف نے علم اسماء الرجال پر بڑا احسان کیا۔	علامہ ابن حجر عسقلانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳)	مطبوعۂ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۴۳۷ و ۴۳۸	مجموعہ الرحمۃ المہداۃ (عربی) یہ مجموعہ دو کتابوں پر مشتمل ہے (۱) الرحمۃ المہداۃ فی الفصل الرابع للمشکوٰۃ۔ اُن حدیثوں کو جمع کیا ہے جو مصنف مشکوٰۃ نے کسی فصل میں ذکر نہیں کیں بحالیکہ وہ صحاح میں موجود ہیں۔ بالفاظ دیگر مشکوٰۃ شریف کا تکملہ ہے۔ ہر ایک باب کی حدیثیں اسی باب کے ساتھ الفصل الرابع کے عنوان سے بڑھا دی ہیں۔ (۲) معجم صغیر طبرانی ۔ محدثین کی اصطلاح میں جس کتاب کے ابواب و فصول کتب فقہ کے موافق ہوں اُسکو سُنن کہتے ہیں۔ مثلاً سُنن بیہقی۔ سُنن ابی داؤد وغیرہ جس کتاب میں ہر ایک صحابی کی مرویات جدا جدا لکھی ہوں وہ مسند کہلاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی محدث اپنے شیوخ حدیث کی مرویات کو اپنے شیوخ کی ترتیب سے علٰحدہ علٰحدہ جمع کردے تو ایسی تصنیف کا نام معجم ہے ۔ طبرانی کے تین معجم ہیں۔ معجم کبیر حقیقت میں مسند ہے جو معجم کے نام سے مشہور ہو گئی ہے۔ معجم اوسط۔ چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور وسیع الروایۃ مصنف نے اپنے ایک ہزار شیوخ کی مرویات کو اسمیں علٰحدہ علٰحدہ لکھا ہے۔ مصنف علام کو بجا طور سے اس تصنیف پر بڑا ناز تھا کیونکہ اس میں کثرت سے ایسی حدیثیں بھی ہیں جو دوسرے محدثین کو اسکی روایت کرنیکا فخر نصیب نہیں ہوا۔ لیکن بعض اجلۂ فن کی رائے میں اسکی اکثر روایتیں منکر ہیں۔ معجم صغیر نہایت اختصار کے ساتھ لکھی گئی ہے۔	طبرانی ۔ پورا نام اسطرح ہے :۔ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی۔ ملک شام کے شہر عکہ میں اسکی پیدائش ہوئی۔ تیرہ سال کی عمر میں اس نے حدیث کی طلب میں کمر ہمت چست باندھ کر حرمین شریفین۔ یمن۔ مصر۔ بغداد اور دوسرے بلاد اسلامیہ میں تحصیل علم کے لئے کامیاب کوششیں کیں۔ اپنے زمانہ کا اعلیٰ پایہ کا محدث شمار کیا گیا ہے۔ معاجم ثلاثہ کے علاوہ کتاب المسالک۔ کتاب النوادر اور دلائل النبوۃ وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔ حافظ یحیی ابن مندہ کا قول ہے کہ اس نے علم حدیث کی تحصیل میں تکالیف شاقہ برداشت کیں۔ چنانچہ متواتر تیس سال تک اسکو چارپائی پر لیٹنا نصیب نہیں ہوا۔ (چٹائی پر سوتا رہا)۔ صاحب بن عباد عہد دیالمہ کا ایک مشہور فاضل اجل اور علم پرور وزیر تھا اس سے منقول ہے کہ میرا خیال تھا کہ وزارت ایک ایسا جلیل القدر منصب ہے جسکے مقابلے میں تمام دُنیاوی حظوظ ہیچ سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن ایک دن جبکہ طبرانی اور ابوبکر جعابی مذاکرۂ حدیث میں مشغول تھے۔ دونوں اپنے تبحر کی وجہ سے اپنے عصر کے یگانۂ روزگار تھے اور ہر ایک ان سے اپنے حریف پر علمی فتح حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کر رہا تھا کہ یکایک ابوبکر جعابی نے ایک حدیث بیان کرنی شروع کی۔ حدثنا ابو خلیفۃ حدثنا سلیمان بن ایوب۔ ابھی وہ تیسرے راوی کا نام نہیں لینے پایا تھا کہ طبرانی جھٹ بول اُٹھا کہ سلیمان بن ایوب میں ہی تو ہوں اور ابو خلیفہ میرا شاگرد ہے۔ اگر تمہیں	ہر دو مطبوعہ در یک جلد

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اس حدیث کی روایت کرنی منظور ہے تو بہتر ہے کہ تم مجھی سے اسکی روایت کرو تاکہ تمہیں علاوہ روایت حدیث کے علو اسناد کا فخر بھی حاصل ہو۔ اس وقت بھری مجلس میں (جو ہزاروں خواص و عوام کا مجمع تھا) جو ندامت ابوبکر جیحابی کو عارض ہوئی اور جس مسرت کے ساتھ اسکے مقابلے میں طبرانی کو اپنی فتح کی خوشی محسوس ہوئی ہوگی اسکا اندازہ خارج از حد امکان ہے۔ میں نے اس وقت یہ آرزو کی کہ کاش میں طبرانی ہوتا ۳۶۰ھ ہجری میں جبکہ وہ پورے ایک سو سال اس عالم ناپائدار میں بسر کر چکا تھا اس کا انتقال ہوا۔	
۹۳۴ (الف)	تدریب الراوی شرح تقریب النواوی (عربی) علم اصول حدیث کی جامع کتاب ہے	علامہ جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲)	مطبوعہ مصر۔
۹۳۴ (ب)	مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف کامل (عربی اردو) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ متن مشکوٰۃ مع ترجمہ لکھکر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی شرح مشکوٰۃ کا خلاصہ اردو میں لکھا ہے۔ اردو خوان اصحاب کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔	نواب قطب الدین خان دہلوی مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی کے شاگرد رشید ہیں۔	مطبوعہ خوشخط
۹۳۴ (ج)	شرح شمائل نبوی (فارسی)		قلمی خوشخط جلی قلم جلد ضخیم
۹۳۴ (د)	مجموعۂ شرح نخبۃ الفکر۔ بہ تفصیل ذیل ہے (۱) شرح نخبۃ الفکر از علامہ ابن حجر۔ قلمی خوشخط (۲) رسالہ مجہول الاسم در اصول حدیث۔ عربی۔ (۳) ایضاً رسالہ دیگر در اصول حدیث بزبان عربی از شاہ محمد غوث پشاوری (۴) عجالۂ نافعہ۔ رسالہ بزبان فارسی در اصول حدیث از شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ (۵) ثلاثیات امام بخاری۔ (۶) چہل حدیث (جلد قلمی دریک جلد)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۳۴ (ه)	شرح شمائل (عربی)	" " "	قلمی - باریک قلم - ۱۱۰۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ -
۹۳۴ (و)	حاشیۂ عربی مشکوٰۃ المصابیح (عربی)	" " "	قلمی خوشخط -
۹۳۴ (ز)	مجموعہ شمائل النبی (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) شمائل النبی للشیخ علی بن حسام الدین المتقی (عدد مسلسل ۹۸۲) (۲) کلمات شیخ جمال الدین ہانسوی بزبان عربی۔ ہر دو قلمی در یک جلد۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی - ۱۳۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ -
۹۳۴ (ح)	مجموعہ ثلاثیات امام بخاری (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں (۱) ثلاثیات امام بخاری۔ (۲) شرح فقہ اکبر ملا علی قاری۔ (۳) الرسالۃ القدسیۃ لابی بکر الخوانی (فیہ الوصایا علی مذاق اہل التصوف) (۴) رسالہ مسماۃ بغایۃ الکمال للشیخ علی بن حسام الدین المتقی - چھوٹا سا رسالہ ہے۔ (۵) النوزج اللبیب فی خصائص الحبیب۔ (۶) فاتحۃ العلوم للغزالی - فیہ بیان فضیلۃ العلم و انواع العلوم و آداب المناظرۃ والفرق بین علما الدنیا و الآخرۃ - جلد بزبان عربی قلمی۔		قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ ۱۱۹۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۹۳۴ (ط)	جامع الشتّٰی (عربی) معتد بہ ضخامت کی کتاب ہے کسی اربعین نبوی کی شرح لکھی ہے اور ادھر ادھر کے مختلف مسائل کو اس میں جمع کیا ہے - ایک حد تک اسم باسمٰی کتاب ہے۔	مولانا جار اللہ ابن عطاء اللہ ساڈہوری۔	قلمی۔
۹۳۴ (ی)	شرح اربعین نووی - (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۳۶)	" " "	مطبوعہ
۹۳۴ (ک)	مجموعہ موضوعات (عربی)	" " "	قلمی - باریک قلم خط گنجا

علم فقہ

مکلفین کے اعمال کو وجوب و حرمت۔ استحباب و کراہیت اور جواز و اباحت کی صفت سے پہچاننا۔ غیر منصوص احکام کو نصوص شرعیہ سے استنباط کرنا اور دوسرے نظائر پر قیاس کرکے جزئیات کا حکم استخراج کرنا علم فقہ کہلاتا ہے۔ فقہ کے چار امام مشہور ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب اور اسکی فقہ نے اہل عراق۔ ماوراءالنہر ہندوستان اور چین میں زیادہ رواج پایا۔ اور چونکہ اُن کے شاگرد امام ابو یوسف کو خلفاء عباسیہ کے عہد میں قاضی القضاۃ کا جلیل القدر منصب حاصل ہوا۔ اس نے تمام قلمرو عباسیہ میں فقہ حنفی کی اشاعت کی اور مذہب مذکور ہی کے قاضی اور امام جابجا مقرر کئے جسکی بدولت مذہب حنفی نے بمقابلہ دیگر مذاہب زیادہ فروغ پایا۔ دوسرے مذاہب میں سے اگر کوئی اس مذہب کا مدمقابل ہوسکتا ہے وہ مذہب شافعی ہے جسکے پیرؤں نے اکثر بلاد و امصار میں فتوے اور تدریس میں برابر کا استحقاق حاصل کیا۔ علمی مجالس منعقد کرکے علماء حنفیہ کے ساتھ مناظرے کئے اور جدل و خلاف کے موضوع پر ضخیم کتابیں تالیف کیں۔ بالخصوص مصر میں امام شافعی کے مذہب اور اسکی فقہ نے زیادہ ہر دلعزیزی حاصل کی اور اس میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔ یہاں تک کہ شیعوں کا تسلط ہو جانے سے مذہب امامیہ نے شافعیت کی جگہ لے لی۔ لیکن سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب کے غلبہ پانے سے پھر مذہب شافعی کو تفوق حاصل ہوا اور دولت ایوبیہ کے زیر تربیت وہاں بڑے بڑے علماء پیدا ہونے لگے چنانچہ محی الدین نووی۔ عزالدین بن عبدالسلام۔ تقی الدین ابن دقیق العید اور تقی الدین سبکی جیسے مشہور مصنف اسی عہد سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام مالک اور اسکی فقہ نے پہلے حجاز میں اور بعد ازاں اہل مغرب اور اندلس میں مقبولیت حاصل کی۔ کیونکہ جب پہلے پہل مسلمانوں نے اندلس اور دیار مغرب کو فتح کیا تو اہل مغرب جب کبھی دینی اغراض کے لئے سفر کرتے انکا منزل مقصود حجاز ہوتا تھا۔ اور عراق ان کے راستے میں نہیں پڑتا تھا۔ اُس وقت مدینہ دارالعلم اور فقہ و اجتہاد کا مرکز تھا۔ اسلئے اہل مغرب نے اپنا علم اور تفقہ علماء مدینہ سے حاصل کیا۔ جو امام مالک کے پیرو اور اُسکے اصول اجتہاد کے متبع تھے۔ امام احمد بن حنبل نے چونکہ اپنے مذہب میں قیاس کو کچھ زیادہ دخل نہیں دیا تھا اور تمام مسائل شرعیہ اور وقائع و حوادث کے احکام کی بنا حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے اتباع پر رکھی تھی جسکے لئے علوم حدیث کی نہایت ہی وسیع واقفیت ضروری تھی۔ یہانتک کہ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ جس شخص کو دس لاکھ حدیثیں یاد نہ ہوں وہ اہل اجتہاد نہیں۔ اور اسکو فتوے دینا جائز نہیں ہے۔ اسلئے اسکے مذہب میں بہت کم فقہا پیدا ہوئے۔ اور علم حدیث کے تنزل کے ساتھ ساتھ اسکے مذہب کو بھی زوال ہوا۔

علم اُصول فقہ

مسائل فقہیہ کو جن قواعد کے مطابق دلائل شرعیہ سے استخراج کیا جاتا ہے اسکا نام علم اصول فقہ ہے۔ اگر اسکے قوانین کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو وہ ایک نہایت مفید اور قابل قدر فن ہے جسکی اہمیت اور گرانقدری علمی ذوق رکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں ہے لیکن افسوس ہے کہ آجکل کے علماء نے اسکو ایک زنگ آلود اوزار یا عضو معطل سے زیادہ وقعت نہیں دی ایسی حالت میں اسکا پڑھنا نہ پڑھنا یکساں ہے۔ یہ علم بھی دوسرے علوم و فنون کیطرح زمانۂ مابعد کی ایجاد ہے۔ صدر اوّل کے لوگ اسکے محتاج نہیں تھے کیونکہ قرآن کریم اُن کی اپنی مادری زبان میں نازل ہوا تھا۔ اور اسباب نزول اور قرائن حالیہ کا صحیح علم رکھنے کی وجہ سے تاویل اور توجیہ کی دشواریاں اُن کو پیش نہیں آتی تھیں۔ لیکن جب سلف کا زمانہ گذر گیا اور تمام علوم کو ایک فن کی حیثیت میں مُدوّن کرنا ضروری خیال کیا گیا تو فقہاء اور مجتہدین نے بھی اپنی فقہ اور اجتہاد کے اصول کو ایک جداگانہ فن کی صورت میں مُدوّن کیا۔ سب سے پہلا شخص جس نے یہ کام کیا امام شافعی علیہ الرحمۃ تھے۔ جسکے بعد علماء حنفیہ نے اسکی تہذیب و تنقیح کی۔ اسکے قوانین کو جامع و مانع بنایا۔ اور اس میں وسعت پیدا کی۔ اگرچہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اور اُن کے صاحبینؒ نے بھی مسائل اجتہادیہ کے علل بیان کرنے کے ضمن میں بعض اُن اُصول اور قواعد کی تصریح کی ہے جنکا مجموعہ آج علم اصول کہلاتا ہے تاہم علماء حنفیہ میں سے سب سے پہلے جس نے ایک فن کی حیثیت سے اسپر بحث کی اور اس کو مُدوّن کیا۔ اور قیاس کی صحت اور غلطی دریافت کرنے کے لئے قوانین وضع کئے اور اُسکے لئے شرائط مقرر کئے وہ اس جلیل القدر فن کا امام ابوزید دبوسی ہے۔ اسکے بعد اسبات کا فخر فخرالاسلام بزدوی کو حاصل ہوا۔ کہ اس نے اپنی مشہور معرکۃ الآراء کتاب لکھکر اسکو پائدار شکل بخشی۔ زمانۂ مؤخر میں جتنے بھی علماء پیدا ہوئے ہیں اور اصول فقہ میں کوئی تالیف اپنی یادگار چھوڑی ہے وہ اسی مرد میدان کے خوشہ چین اور زلّہ ربا ہیں۔

علم فرائض (علم میراث)

یہ بھی علم فقہ کا ایک شعبہ ہے جو اہمیت کے باعث اور کثرت فروع کی وجہ سے مستقل علم شمار کیا گیا ہے۔ اسکے ذریعہ سے کسی میت کی جائداد کو اسکے ورثا میں آسان ترین طریقے پر صحت کے ساتھ تقسیم کرنا معلوم ہو سکتا ہے۔ اسکے اکثر مسائل حسابی اصول پر مبنی ہیں اور اس لئے علم فرائض اور فن حساب لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں فقہاء مالکیہ کے مقابلہ میں شافعی اور حنفی علماء نے اسپر بہت زیادہ توجہ کی ہے اور نہایت مفید کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں۔ ہندوستان میں سراجیہ کا متن اور اسکی شرح شریفیہ نہایت مقبول ہوئی ہیں۔

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد مسلسل
قلمی خوشخط۔ جلی قلم نستعلیق	محمد بن ابی بکر الجوغی۔ پورا نام رکن الاسلام محمد بن ابی بکر الواعظ المعروف امام زادہ حنفی۔ جوغی۔ جوغ ایک گاؤں کا نام ہے جو سمرقند کے مضافات میں سے ہے۔ اپنے زمانے میں ادیب کامل اور فاضل اجل تھا بخارا میں ایک مدت تک مفتی کے نازک فرائض انجام دیتا رہا۔ اکثر وعظ کہا کرتا تھا۔ اور تصوف کا مذاق اسپر غالب تھا۔ خواجہ یوسف ہمدانی اسکا پیر طریقت ہے۔ شرعۃ الاسلام مسائل فقہیہ اور آداب تصوف پر مشتمل ہے لیکن اس میں کثرت سے ایسی حدیثیں ہیں جو ناقدان فن کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ ۵۷۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ ملا علی قاری نے شرح الشرح نخبۃ الفکر میں شرعۃ الاسلام کا مصنف ابو بکر رازی بتایا ہے لیکن یہ غلط ہے اور ثقات کا قول اسکے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں خود علی قاری اپنے طبقات میں لکھتے ہیں کہ محمد بن ابی بکر المعروف امام زادہ نے ایک نہایت مفید کتاب لکھی ہے جسکا نام شرعۃ الاسلام ہے یہاں تک کہ اس کو خضر علیہ السلام سے منسوب کیا گیا ہے۔	شرعۃ الاسلام (عربی) سنن اور آداب کا بیان ہے۔ بقول مصنف وہ اس قابل ہے کہ تمام مسلمان بچے اس کو پڑھیں۔ صاحب کشف الظنون کی رائے میں نہایت مفید اور نفیس کتاب ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف)	۴۰
قلمی بخط نستعلیق ۔ طرز قدیم خوشخط بدرجۂ اوسط۔ ۱۰۰۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ	" " "	شرح شرعۃ الاسلام (عربی) "	۴۱
قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط بخط نستعلیق ۱۱۳۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔	محمد یعقوب نبهانی۔ "	ایضاً شرح شرعۃ الاسلام (عربی)	۴۲
مطبوعہ کشوری۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	توضیح و تلویح (عربی) قاضی صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود البخاری الحنفی المتوفی ۷۴۷ھ	۴۳ و ۴۴

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	نے جب دیکھا کہ فخر الاسلام بزدوی کی کتاب الاصول نہایت مقبول ہو رہی ہے لیکن پھر بھی اس میں قابل اصلاح غلطیاں رہ گئی ہیں اس نے اسکو از سر نو مرتب کیا۔ اصول ابن حاجب کا خلاصہ اسپر اضافہ کیا اور موقعہ بموقعہ وہ موشگافیاں کیں جنکا دوسری تصنیفات میں بمشکل پتہ ملتا ہے۔ مصنف علام نے اسکا نام اسم بامسمّٰے "تنقیح الاصول" رکھا۔ اسکے بعد خود مصنف نے "التوضیح فی حل غوامض التنقیح" کے نام سے اسکی نہایت لطیف اور مختصر شرح لکھی۔ سوائے اسکے اور بھی اسکی مختلف شرحیں لکھی گئیں۔ لیکن سب سے بہتر علامہ سعد الدین تفتازانی مصنف مطول کی شرح ہے جس کا نام "تلویح فی کشف حقائق التنقیح" ہے اور جس کو اس نے ۷۵۸ھ میں تالیف کیا۔ یہ تینوں کتابیں بہیئت اجتماعیہ اصول فقہ حنفی کی بہترین تصنیف شمار کی گئی ہیں اور عام طور پر مقبول اور متداول ہیں (ماخوذ از کشف الظنون)		
۴۴۵ نہایت ۴۴۹	ردّ المحتار شرح درّ المختار المعروف شامی (عربی) پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ فقہ کی ایک مستند اور مبسوط کتاب ہے۔ فتاوٰی عالمگیری کی طرح تمام جزئیات اس میں مل سکتی ہیں۔	ابن عابدین شامی المتوفی ۱۲۵۲ھ	مطبوعہ مصر
۴۵۰ نہایت ۴۵۳	طحطاوی حاشیہ درّ المختار (عربی) چار جلدوں پر مشتمل ہے مسائل فقہیہ کے اکثر فتووں میں اسکا حوالہ ہوتا ہے۔	سید احمد طحطاوی۔ ۱۲۳۱ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۴۵۴	مجموعہ النافع الکبیر۔ (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں:۔ (۱) امام الکلام فیما یتعلق بالقرأۃ خلف الامام "قرأۃ خلف الامام" کے مسئلے کے متعلق نہایت تفصیل کے ساتھ موافق اور مخالف دلائل لکھے ہیں	مولوی عبد الحی لکھنوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶۹)	مطبوعہ خوشخط تقطیع کلان

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۲) النافع الکبیر لمن یُطالع الجامع الصغیر۔ درحقیقت جامع صغیر کا مقدمہ ہے لیکن عام واقفیت کے لئے نہایت مفید ہے۔ (۳) الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ۔ تمام حنفی علماء کے مختصر حالات لکھے ہیں۔ تینوں بزبان عربی از مولوی عبدالحی لکھنوی۔		
۴۵۵	غایۃ البیان شرح ہدایہ جلد اوّل (عربی) (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)	امیر کاتب۔ امیر کاتب بن امیر غازی قوام الدین الاتقانی الفارابی۔ بغداد اور دمشق میں تحصیل علوم کی۔ مصر کا سفر کیا اور جامع ماردینی میں درس دیتا رہا۔ وہاں سے واپس آیا تو بغداد میں قضا کی جلیل القدر عہدے پر سرافراز کیا گیا۔ کچھ مدت کے بعد دمشق کے مدرسۂ ظاہریہ میں مدرس مقرر ہوا۔ لیکن وہاں بھی کچھ زیادہ عرصے تک نہ رہ سکا اور مصر میں چلا گیا۔ وہاں کے حاکم نے اسکی نہایت قدردانی کی اور اپنے قائم کردہ مدرسہ کا اسکو افسر اعلیٰ مقرر کیا۔ ۷۵۸ھ ۱۳۵۶ء میں اسکا انتقال ہوا۔ فقہ۔ لغت اور عربیت میں ماہر تھا لیکن سخت خود بین اور نہایت متعصب حنفی تھا۔ التبیین شرح حسامی۔ اور غایۃ البیان شرح ہدایہ اسکی مشہور تصانیف ہیں۔	قلمی خوشخط بدجز او سط بجلی قلم
۴۵۶	ایضاً غایۃ البیان جلد دوم (عربی)	" " "	
۴۵۷ لغایت ۴۶۰	عینی شرح ہدایہ (عربی) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ بنایہ شرح ہدایہ اسکا اصلی نام ہے (نیز ملاحظہ ہو خانہ حال مصنف فقرہ آخری)	علامہ بدرالدین عینی۔ محمود بن احمد قاضی القضاۃ بدرالدین عینی۔ عینتاب ایک گاؤں کا نام ہے جو حلب کے مضافات میں سے اور علامہ کا مولد ہے۔ اپنے زمانے میں مذہب حنفی کا کثیر التصانیف علامہ تھا۔ تمام علوم متداولہ پر اسکو کامل عبور حاصل تھا۔ ۷۸۸ھ میں وہ قاہرہ میں داخل ہوا۔ پہلے محتسب مقرر کیا گیا۔ اور اسکے بعد قضا حنفیہ کے عہدے پر سرفراز کیا گیا۔	قلمی خوشخط مطبوعہ کشوری

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری اسکی نہایت معرکۃ الآراء تصنیف ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۶) بنایہ شرح ہدایہ۔ رمز الحقائق شرح کنز الدقائق اس نے لکھی ہیں۔ مجمع البحرین۔ معانی الآثار اور دوسری فقہ کی مشہور اور مستند کتابوں پر مفید شرحیں لکھیں۔ اپنے آخر عمر میں جامع ازہر کے قریب ایک مدرسہ قائم کیا۔ اور اپنا تمام کتب خانہ مدرسۂ مذکور میں وقف کر دیا۔ اسکی تحریر نہایت شستہ اور معنی خیز ہوتی ہے۔ لیکن شائبۂ تعصب سے خالی نہیں ہوتی ہے۔ ۸۵۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۴۶۱	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد نہم (عربی)	.. .. ..	قلمی باریک قلم۔ بخط قدیم خوشخط
۴۶۲	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد ثالث (")	.. .. ..	قلمی
۴۶۳	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد ثامن (")	.. .. ..	قلمی۔ تقطیع کلاں
۴۶۴	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد رابع (")	.. .. ..	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط
۴۶۵	ایضاً عینی شرح ہدایہ جلد اوّل (")	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ تقطیع کلاں ۱۱۱۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۴۶۶	فتاوے تنقیح حامدیہ (عربی) علامہ ابن عابدین شامی مصنف رد المحتار کی تصنیف ہے	ابن عابدین شامی	مطبوعہ مصر
۴۶۷	فتاوے محمدی (عربی)	(مجہول الاسم)	قلمی خوشخط جلی قلم۔ جلد ضخیم
۴۶۸	فتاوے خیریہ (عربی)	شیخ خیر الدین رملی (۱۰۸۱ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے)	مطبوعہ مصر۔
۴۶۹	الاشباہ والنظائر مع شرح حموی (عربی) اصول فقہ کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے۔ "استخراج احکام جزئیہ بذریعہ نظائر" کے موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے۔ حموی کی شرح کا نام "غمز عیون البصائر علی محاسن الاشباہ والنظائر" ہے۔ علامہ حموی کا نام احمد بن محمود ہے۔ جس کا ۱۰۹۸ھ ہجری میں انتقال ہوا۔	علامہ ابن نجیم مصری۔ پورا نام: زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم الحنفی المصری۔ شرف الدین بلقینی اور دیگر علماء اعلام سے تحصیل کی جنہوں نے اسکو کامل دیکھکر افتا، اور تدریس کی اجازت بخشی۔ بہت سے لوگ اسکے حلقۂ درس سے مستفیض ہوئے۔ عبد الوہاب شعرانی کہتے ہیں کہ مجھے دس سال تک اسکے ساتھ میل جول رکھنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن میں نے اس میں	مطبوعہ۔ تقطیع کلاں۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		کوئی ایسی بات نہیں دیکھی ہے جسکی وجہ سے اسکی وقعت میری نظروں میں ذرہ بھی کم ہو۔ انسان کے اخلاق کو آزمانے کے لئے سفر میں اسکے ساتھ رہنا جانچنے کا بہترین طریقہ ہے۔ میں نے ۹۵۳ھ میں اسکے ساتھ حج کا سفر کیا باایں ہمہ میں نے اسکو ہر ایک طرح سے جمیل الاخلاق اور ثابت قدم پایا"۔ کنز الدقائق کی مشہور معرکۃ الآرا شرح بحر الرائق اسی کی تصنیف ہے۔ الاشباہ والنظائر کو اس نے ۹۶۹ھ میں تالیف کیا جسکے بعد بہت جلدی یعنی ۹۷۰ھ (۱۵۶۲ء) میں اسکا انتقال ہوا۔	
۴۷۰	ایضاً الاشباہ والنظائر (عربی)	علامہ ابن نجیم مصری۔	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔
۴۷۱	کنز الدقائق (عربی) فقہ کا مشہور و متداول متن ہے۔ (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف عدد مسلسل ۴۸)	ابو البرکات النسفی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸)	قلمی۔ باریک قلم۔
۴۷۲	ایضاً کنز الدقائق (عربی)	"	قلمی جلی قلم۔ چنداں خوشخط نہیں
۴۷۳	ایضاً کنز الدقائق (عربی)	"	مطبوعہ کشوری۔
۴۷۴	ایضاً کنز الدقائق (فارسی)	"	"
۴۷۵	ایضاً کنز و مختصر دریک جلد (عربی)	مصنف مختصر الوقایہ صدر الشریعۃ ثانی ہے	کنز مطبوعہ قلم متوسط۔ مختصر مطبوعہ جلی قلم بخط نسخ مع حواشی و ترجمہ فارسی۔
۴۷۶	مختصر الوقایہ بھی کنز کی طرح ایک مشہور اور متداول متن ہے۔ (نیز دیکھو خانہ احوال مصنف)	پورا نام اسطرح ہے۔ امام صدر الشریعۃ الثانی عبید اللہ بن مسعود المحبوبی۔ حنفیہ میں ایک مشہور مصنف اور فقیہ ہے۔ شرح وقایہ بھی اسی کی تصنیف ہے۔ وقایۃ الروایہ اسکے دادا کی تصنیف ہے جس کو اس نے مختصر کرکے اسکا نام نقایہ رکھا۔ لیکن اب وہ مختصر الوقایہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۷۴۵ھ میں اسکا انتقال ہوا	
۴۷۷	مختصر الوقایہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۷۶	صدر الشریعۃ الثانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۷۶)	مطبوعہ جلی قلم تقطیع خورد
۴۷۸	ایضاً مختصر الوقایہ (عربی) "	"	قلمی بخط واضح مشکل
۴۷۹	ایضاً مختصر الوقایہ (عربی) "	"	قلمی مع ترجمہ فارسی نوعیت خط سے نویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۴۸۰	زاد الفقہاء شرح قدوری (عربی) فقہاء کی نظروں میں ایک اہم کتاب ہے۔	ابو المعالی بہاؤ الدین۔	قلمی خوشخط
۴۸۱	زیلعی شرح کنز ربع اول (عربی) کنز کی مشہور شرح ہے۔ اسکا پورا نام اسطرح ہے تبیین الحقائق فی شرح کنز الدقائق۔	فخر الدین زیلعی۔ پورا نام:۔ فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی بن محجن الزیلعی۔ زیلع بحر الحبشہ کے ساحل پر ایک گاؤں کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے تکمیل تحصیل کے بعد سنہ ۷۰۵ھ میں وہ قاہرہ میں آیا اور فقہ کا درس اور فتوے دیتا رہا۔ بحر الرائق میں جہاں کہیں مطلق شارح کا ذکر ہوا ہے اس سے مراد زیلعی شارح کنز ہوتا ہے۔ سنہ ۷۴۳ھ (۱۳۴۲ء) میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بخط قدیم۔ خوشخط نسخہ سنہ ۸۱۹ھ میں احمد بن محمد بن عمران المقدسی کے ہاتھ سے قاہرہ مصر میں لکھا گیا۔ علامہ مقدسی کا نام کثرت سے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ وہ نویں صدی ہجری کے ایک مشہور متبحر فقیہ ہیں۔
۴۸۲	حموی شرح الاشباہ والنظائر (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۷۹) ..	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۴۸۳	نہایہ شرح ہدایہ (عربی) کتاب الرجعۃ سے کتاب الوقف تک کی شرح ہے۔	تاج الشریعۃ بن صدر الشریعۃ الاول۔ نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۳۰ خانہ احوال مصنف۔	قلمی۔
۴۸۴	ایضاً نہایہ شرح ہدایہ ربع ثالث (عربی)	.. .. ..	〃
۴۸۵	ایضاً نہایہ شرح ہدایہ جلد رابع (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط نستعلیق۔ باریک قلم خوشخط بدرجۂ اوسط سنہ ۱۲۰۴ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۴۸۶	ایضاً نہایہ شرح ہدایہ ربع اول (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط سنہ ۱۲۰۳ھ
۴۸۷	شرح مجمع البحرین (عربی) اسکا متن جسکا نام مجمع البحرین وملتقی النہرین ہے امام مظفر الدین احمد بن علی بن ثعلب المعروف ابن الساعاتی کی تصنیف ہے۔ اسکی ترتیب نہایت عمدہ ہے۔ اور مصنف علام نے عجیب اختصار اور جامعیت سے کام لیا ہے۔ اسکی تالیف سے اس نے رجب سنہ ۶۹۰ھ میں فراغت پائی۔ اسکا یاد کر لینا نہایت آسان ہے لیکن اسکے حقائق پر حاوی ہونا بہت مشکل ہے۔ آئمہ کے اختلاف اقوال کو	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) علامہ ابن الساعاتی بعلبکی کا باپ بغداد میں ایک مشہور گھڑی ساز تھا۔ علم ہیئت و نجوم میں کافی دستگاہ رکھتا تھا اگرچہ اصل میں بعلبک کا رہنے والا تھا لیکن بغداد میں مستقل بود و باش اختیار کر لی تھی۔ اپنے بیٹے کو اس نے تعلیم دلائی جس نے تمام علوم متداولہ میں مہارت حاصل کی اور خصوصاً علوم شرعیہ میں امام کا درجہ پایا۔ علماء معاصر اسکی فضیلت کا سکہ مانتے تھے۔ یہاں تک کہ شمس الدین اصفہانی شافعی شارح محصول کی رائے میں وہ علامہ ابن حاجب	یہ وہ نسخہ ہے جس کو سنہ ۹۹۵ھ میں علامہ فقیہ علی بن محمد جرجانی نے لکھا۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	نوعیت جملہ کے اختلاف سے ظاہر کیا ہے۔ مثلاً اگر صاحبین نے امام اعظمؒ سے اختلاف کیا ہے تو اسکو جملہ اسمیہ سے ظاہر کیا ہے اور اگر امام ابویوسف کا ایک قول ہے اور طرفین (امام اعظم و امام محمد) کا دوسرا قول ہے تو وہاں پر جملہ فعلیہ فعل مضارع استعمال کیا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس (زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو کشف الظنون)۔ مجمع البحرین کی مختلف شرحیں لکھی گئی ہیں جن میں سے ایک خود مصنف نے لکھی ہے۔ (یہ مصنف کی شرح ہے) مشہور اور مستند کتاب ہے۔ درمختار اور دیگر کتب فقہ میں اکثر اسکا حوالہ ہوتا ہے۔	پر بھی ترجیح رکھتا تھا۔ اسکا قول تھا کہ ابن الساعاتی ابن حاجب سے زیادہ ذکی الطبع ہے مجمع البحرین فروع فقہ اور بدیع اصول فقہ میں اسکی تصنیف ہے۔ بغداد کے مستنصریہ کالج میں فقہ حنفی کا پروفیسر تھا۔ اور شیخ الحنفیہ کے لقب سے مشہور تھا۔ سنہ ۶۹۴ھ ۱۲۹۴ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۸۸ھ (الف)	ایضاً شرح مجمع البحرین (عربی)	" " "	قلمی بخط مختلف
۸۸ھ (ب)	تجہیز الجنازہ (عربی) میت کے متعلقہ مسائل کو بالاستیعاب بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔	" " "	قلمی خوشخط۔
۸۹ھ	صلوٰۃ مسعودی (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۹۰ھ	جامع عباسی (فارسی) فقہ شیعہ کی مختصر اور جامع کتاب ہے۔ بیس بابوں پر مشتمل ہے۔ پہلے پانچ باب بہاؤالدین شیخ محمد جلیل (جو اورینٹل بایوگرافیکل ڈکشنری کے مصنف کی رائے میں بہاؤالدین آملی ہے جسکے احوال کے لئے دیکھو عدد مسلسل ب (۱۲۵) نے لکھکر شاہ عباس صفوی بادشاہ ایران کی خدمت میں ہدیہ کیا تھا۔ بقیہ پندرہ باب نظام ابن حسین الساوی کی تالیف ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) مسٹر ایچ۔ ایم۔ الیٹ "ہسٹورینز آف انڈیا" میں لکھتے ہیں کہ بہاؤالدین محمد جلیل شاہ عباس بادشاہ ایران کے عہد کا ایک ریاضی دان تھا۔ اس کے اہل وطن میں یہ بات مشہور تھی کہ اسکو شعبدہ بازوں اور طلسم سازوں پر ایک خاص قسم کا غلبہ اور تفوق حاصل ہے۔ جسکے سامنے انکی تمام شیخی کرکری ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے زمانے میں نہایت متقی اور دیندار تھا۔	مطبوعہ
۹۱ھ	مجموعہ عمدۃ البضاعۃ۔ یہ مجموعہ مفصلہ ذیل رسائل پر مشتمل ہے:-	" " "	جملہ مطبوعہ در یک جلد

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۱) الوار الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمان۔ ازمولوی عبدالحلیم لکھنوی بزبان عربی۔ (۲) موائد القرب فی آداب الاکل والشرب بزبان فارسی۔ (۳) زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح۔ فارسی (۴) رسالہ ذبیحہ بزبان فارسی۔ (۵) تحفۃ المحصنین۔ اردو۔ چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں محرمات عورتوں کے متعلق مسائل ہیں (۶) عمدۃ البضاعۃ فی مسائل الرضاعۃ۔ فارسی رضاعت کے مسائل پر مفصل بحث ہے۔ (۷) ہدایۃ النور فیما یتعلق بالاظفار والشعور۔ اردو (۸) درک المآرب فی آداب اللحی والشوارب۔ بزبان فارسی۔ ڈاڑھی کے مسائل پر مشتمل ہے۔ (۹) ہدایۃ النجدین الی مسائل العیدین۔ فارسی۔ (۱۰) فتوائے چند سوالات متفرقہ۔ فارسی۔ (۱۱) تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان۔ اردو۔ (۱۲) تحقیق الاوزان۔ اردو۔		
۴۹۲	تلویح شرح تنقیح (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۴۴)	علامہ سعدالدین تفتازانی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۰۷ و ۴۹۷)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط ۱۱۱۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۴۹۳	حسب المفتیین (عربی)	" " "	قلمی جلد ضخیم۔
۴۹۴	غایۃ الحواشی (عربی) ہدایہ کا حاشیہ ہے۔ کتاب البیوع سے شروع ہوا ہے۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۴۹۵ لغایت ۴۹۷	عینی شرح ہدایہ جلد ۴ و ۶ و ۷ (عربی) مصنف علام نے ۸۰۵ھ میں بمقام قاہرہ جبکہ اسکی عمر نوّے سال کی تھی اس شرح کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔	بدرالدین محمود بن احمد عینی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۶ و ۴۶۰)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۴۹۸	طحطاوی حاشیہ درمختار جلد اول (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۵۰)۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۵۰)	مطبوعہ آہنین۔
۴۹۹ و ۵۰۰	ہدایہ کامل در دو جلد (عربی) مذہب حنفی کی	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی۔ مرغینان	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	نہایت مستند کتاب ہے جس میں امام شافعی اور دوسرے آئمہ کا اختلاف بھی ہر ایک مسئلہ میں بیان کرکے فقہی طرز پر ہر ایک قول کی دلیل اور اسکا ماخذ لکھا ہے۔ لارڈ ہسٹنگز کے عہد میں اُنکے حکم سے چارلس ہملٹن نے بڑی قابلیت کے ساتھ انگریزی میں اسکا ترجمہ کیا جو ۱۷۹۱ء میں لنڈن میں چھپکر شائع ہوا۔ مولوی غلام یحیٰی خان اور دوسرے فضلاء نے اسکا فارسی میں ترجمہ کیا جو ۱۸۰۷ء میں بمقام کلکتہ طبع ہوا۔ ہدایہ کو جو شہرت فقہی دُنیا میں حاصل ہوئی ہے اس سے بڑھکر متصور نہیں۔ عربی۔ فارسی اور ترکی میں اسکی نہایت کثرت سے شرحیں لکھی گئی ہیں (ہدایہ معہ ترجمہ و شرح فارسی جلد ثالث و رابع کتب خانہ ہذا میں موجود ہے)۔	ماوراء النہر میں ایک قصبہ کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ اپنے زمانہ میں فقہ حنفی کا بہت بڑا علامہ تھا۔ اصول فقہ۔ ادبیات اور دیگر علوم متداولہ میں دستگاہ کامل رکھتا تھا۔ جدل اور مناظرے میں تمام اقران سے گوئے سبقت لیگیا تھا۔ نجم الدین ابوحفص عمر النسفی اور دوسرے علماء اعلام سے علم اخذ کیا۔ امام فخر الدین قاضیخان۔ صدر الشریعہ صاحب محیط۔ ظہیر الدین بخاری مصنف فتاوٰے ظہیریہ اور دیگر علماء معاصر اسکی فضیلت اور تقدم کے قائل تھے۔ کتاب المنتقٰی (فقہ) نشر المذہب تجنیس مختارات النوازل وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ بدھ کے دن سبق شروع کرنا اس نے رائج کیا جو نہایت مقبول ہوا۔ اور جسپر عموماً تمام ہندوستان اور افغانستان میں آجتک عملدرآمد جاری ہے، ۵۹۳ھ / ۱۱۹۷ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۵۰۱	ایضاً ہدایہ نصف ثانی (عربی) ..	.. .. ..	قلمی بخط قدیم۔ جسکے حاشیہ پر کفایہ ہے۔
۵۰۲	ایضاً ہدایہ نصف اول (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط شکستہ نوشتہ ۱۰۸۵ھ۔ قلمی محشیٰ۔ نوشتہ ۹۷۹ھ
۵۰۳	ایضاً ہدایہ نصف اول (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط مختلف بہیئت مجموعی محفوظ
۵۰۴	ایضاً ہدایہ جلد آخر (عربی) کتاب الدعوٰے سے آخر کتاب تک۔	.. .. ..	قلمی کاغذ بوسیدہ سیاہی غیر مطبوع فقیہ عطاء اللہ نوقدی نے بخارا کے درس امیر ضیاء الدین میں ۷۵۵ھ میں یہ نسخہ لکھا تمام کتاب طہارت کے ساتھ لکھی گئی۔
۵۰۵	عنایہ شرح ہدایہ جلد ثانی (عربی) نہایت عمدہ شرح ہے۔ فاضل شارح نے اسکی تہذیب اور تنقیح میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ نہایہ شرح ہدایہ کی لاحاصل تطویلات سے پرہیز کیا گیا ہے۔	شیخ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی۔ ۷۸۶ھ / ۱۳۸۴ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی۔

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۵۰۶ (الف)	ایضاً عنایہ شرح ہدایہ جلد اول (عربی)	" " "	قلمی۔ نوشتہ سنہ ۱۱۱۲ھ
۵۰۶ (ب)	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (فارسی)	" " "	قلمی بخط مختلف
۵۰۷ لغایت ۵۱۰	فتح القدیر شرح ہدایہ (عربی) چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت معرکۃ الآراء کتاب ہے جس میں مصنف علام نے جو ایک محقق حنفی ہے ہر ایک مسئلہ کو عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کرنے کا حق ادا کیا ہے۔ ساتھ ہی انصاف کو ہاتھ سے نہیں دیا ہے۔ اور حتی الامکان تعصب سے دور رہا ہے۔ فتح القدیر کو کتاب الوکالۃ تک اس نے خود لکھا ہے لیکن آگے کا حصہ مولانا شمس الدین احمد بن قودر المعروف قاضی زادہ مفتی رومی کی تصنیف ہے (جسکا سنہ ۹۸۸ھ میں انتقال ہوا)	علامہ ابن ہمام (نیز ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ آخری فقرہ)۔ کمال الدین محمد بن عبد الواحد الشہیر با ابن الہمام السکندری السیواسی۔ سادات علویہ میں سے ہے۔ اور مذہب حنفی کا نہایت نامور محقق اور متبحر علامہ ہے۔ سنہ ۷۸۸ھ میں جبکہ اسکا باپ اسکندریہ میں قاضی تھا پیدا ہوا۔ اس سے پہلے اسکا باپ سیواس میں قاضی تھا۔ اس نے اپنے باپ اور دیگر علماء بلد سے تحصیل کی۔ ابی زرعہ عراقی اور جمال حنبلی سے علم حدیث اخذ کیا۔ اور علم تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ کلام۔ منطق اور جدل ومناظرے میں یکتائے روزگار ہو گیا۔ ابن امیر الحاج الحلبی۔ ابن شحنہ اور ابن قطلوبغا نے علامہ ابن ہمام ہی کے فیض صحبت سے کمال حاصل کیا۔ ایک عرصہ دراز تک فتوے دیتا رہا لیکن بعد میں فتوے دینا بالکل چھوڑ دیا تھا۔ مدرسہ منصوریہ۔ اشرفیہ اور شیخونیہ میں یکے بعد دیگرے علم فقہ کا پروفیسر اور لکچرار رہا۔ فتح القدیر کے علاوہ اصول فقہ میں "تحریر" اور عقائد میں مسامرہ علامہ موصوف کی تصنیف ہے۔ سنہ ۸۶۱ھ ۱۴۵۷ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ
۵۱۱	ایضاً فتح القدیر شرح ہدایہ جلد دوم (عربی)	" " "	قلمی۔ خوشخط باریک قلم۔
۵۱۲	ایضاً فتح القدیر جلد ثالث (")	" " "	قلمی خوشخط
۵۱۳	شرح مختصر عضدی (عربی) شیخ جمال الدین ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف ابن حاجب مالکی نے (جس کا سنہ ۶۴۶ھ میں انتقال ہوا ہے) اصول فقہ پر ایک معرکۃ الآراء کتاب لکھی تھی جسکا نام "منتہی السؤال والامل فی علم الاصول والجدل"	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خط وکاغذ مختلف۔ سنہ ۱۰۸۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تھا۔ پھر خود اسکا اختصار کیا جو مختصر ابن الحاجب کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مختصر اپنے ایجاز۔ حسن تعبیر اور جامعیت کی بدولت نہایت مقبول ہوا ہے۔ علامہ عضد الدین عبد الرحمن بن احمد الایجی نے (جنکا ۷۵۶ھ میں انتقال ہوا ہے) ۷۳۴ھ میں اسکی ایک فاضلانہ شرح لکھی ہے جسکی خوبیوں کو اصحاب طبائع سلیمہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ (کشف الظنون)		
٥١٤	مجموعہ منیۃ المصلی (عربی) منیۃ المصلی فقہ کی نہایت مشہور کتاب ہے۔ لیکن مسائل کو ایک حاطب اللیل کی طرح جمع کیا ہے اور بہت سے ضروری مباحث مثلاً جمعہ اور عیدین وغیرہ کا بیان بالکل متروک ہے خلاصہ اور قدوری بھی اسی مجموعہ میں ساتھ ہے۔	سدید الدین کاشغری منیۃ المصلی کا مصنف ہے	ہر سہ مطبوعہ دریک جلد
٥١٥	مجموعہ مالابد منہ۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل شامل ہیں:- (۱) شرح اسماء اللہ الحسنےٰ فارسی۔ (۲) چہار باب فارسی دربیان عقائد و فقہ۔ (۳) فیض عام فارسی (جس میں شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنے ایک مرید خاص کے متفرق سوالات کا جواب دیا ہے اکثر ان میں سے سلوک راہ تصوف سے تعلق رکھتے ہیں)۔ (۴) حقیقۃ الاسلام۔ (۵) مالابد منہ۔ بزبان فارسی از قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ اسم با مسمیٰ کتاب ہے ارکان اسلام اور حلال و حرام کے مسائل کو کسیقدر تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور مذہب حنفی	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	جملہ رسائل مطبوعہ دریک جلد۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	کے موافق معتبر مسائل لکھے ہیں۔ (۶) تذکرۃ الموتے والقبور۔ (۷) تذکرۃ المعاد۔ ہر چہار مؤخر الذکر بزبان فارسی از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مصنف تفسیر مظہری۔		
۵۱۶ و ۵۱۷	حاشیہ ہدایہ ملاّ الہداد جلد اول و دوم (عربی)	میاں الہداد لکھنوی۔ بڑے مستعد اور ذہین عالم تھے۔ فقہ اور عربیت میں اپنے زمانہ میں عدیم النظیر تھے۔ شیخ اعظم لکھنوی کی اولاد میں سے ہیں۔ جنکا خطاب "امام اعظم ثانی" تھا صاحب منتخب التواریخ لکھتے ہیں کہ میں نے میاں الہداد کی تصنیفات میں ایک رسالہ دیکھا جسکے ہر ایک صفحہ کے طول میں چودہ سطریں اور عرض میں بھی اسیقدر سطریں جدولوں میں لکھی تھیں اور انکو علیٰحدہ علیٰحدہ پڑھنے سے چودہ علوم متداولہ کے احکام مشہورہ اور مسائل فہمیہ نکلتے تھے۔	قلمی خوشخط۔ جلد اول کے بعض اوراق بعد میں لکھے گئے جدول طلائی کار دب۔
۵۱۸	عینی شرح کنز الدقائق کامل (عربی) اصل نام رمز الحقائق شرح کنز الدقائق ہے۔	علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۲۲۶ و ۲۶۰)	قلمی بخط نستعلیق۔ خوشخط باریک قلم نوشتہ ۹۶ھ
۵۱۹	جامع الرموز (عربی) اس کا دوسرا نام قہستانی ہے جسکا حوالہ اکثر کتب فقہ میں آتا ہے۔ کشف الظنون میں لکھا ہے:۔ "نقایہ یا بالفاظ دیگر مختصر الوقایہ کی ایک شرح موسے شمس الدین محمد خراسانی قہستانی نزیل بخارا نے لکھی ہے جو تمام ماوراء النہر کے صوبوں میں سب سے بڑا مفتی شمار کیا جاتا تھا۔ سنہ ۹۶۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ اسکی شرح سب سے زیادہ مفید۔ دقائق پر حاوی اور بہت اہمیت رکھتی ہے۔ شرح کا نام جامع الرموز ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی چند اں بدخط نہیں۔ جدول طلائی۔ یہ نسخہ سنہ ۱۱۳۱ھ میں کشمیر لکھا گیا۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	[illegible] میں اسکی تالیف سے فراغت پائی" موسٰے عصام الدین قہستانی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ شیخ الاسلام ہروی کے اعلےٰ یا ادنےٰ شاگردوں میں سے کچھ بھی نہیں تھا وہ فقہ بھی نہیں جانتا تھا۔ بلکہ صرف کتابوں کا دلّال تھا۔ اسکی تائید بخوبی اسبات سے ہوتی ہے کہ اسکی شرح میں ہر ایک قسم کے مسائل رطب ویابس پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ایک حاطب اللیل کی طرح اُن میں کچھ بھی تمیز کرنا نہیں جانتا" مؤخرالذکر رائے صحیح معلوم ہوتی ہے۔ عام طور پر اسکی روایات کو چنداں مستند نہیں شمار کیا جاتا۔		
۵۲۰	سراجی وشریفی یعنی شرح سراجی۔ (عربی) سراجیہ علم میراث کا ایک مشہور متن ہے۔ جسکا دوسرا نام فرائض السجاوندی ہے۔ اسکا مصنف سراج الدین ابوطاہر محمد بن عبدالرشید السجاوندی ہے۔ جو چھٹی صدی ہجری کے اخیر میں اور بقول صاحب اکتفاء القنوع ساتویں کے وسط میں تھا۔ ہندوستان اور افغانستان کے درسگاہوں میں یہ متن مع شرح سید شریف جرجانی نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ کشف الظنون میں اسکی چالیس سے زیادہ شرحوں کے نام لکھے ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور اور سب سے اچھی شرح سید شریف علی بن محمد جرجانی کی ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) سید شریف جرجانی کا حال پڑھنا ہو تو ملاحظہ کیجئے عدد مسلسل (۶۰۰)	مطبوعہ خوشخط و محشّٰی۔
۵۲۱	ایضاً شرح سراجی (عربی)	نامعلوم الاسم	قلمی باریک قلم خوشخط بدرجۂ اوسط
۵۲۲	ایضاً شرح سراجی (عربی)	ابوالعلٰے محمد بن احمد الاسفرائی یہ مصنف علام فخر خراسانی کے لقب سے مشہور ہے۔	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۵۲۳ تا ۵۲۶ (الف)	فتاوٰے قاضی خان کامل (عربی) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اکثر کتب فقہیہ میں اسکا حوالہ آتا ہے۔	حسن بن منصور الاوزجندی پورا نام: امام فخرالدین حسن بن منصور المعروف قاضی خان الاوزجندی الفرغانی۔ ظہیرالدین مرغینانی اور دیگر علماء اعلام سے علم اخذ کیا۔ اپنے زمانے میں بہت بڑا فقیہ شمار کیا گیا ہے۔ اکثر فقہاء اسکے فتاوے کو نہایت معتبر سمجھتے ہیں قاسم بن قطلوبغا (اپنے زمانے کا عالم متبحر اور علامہ ابن ہمام کا شاگرد ہے) کا قول ہے کہ اسکی تصحیح دوسروں کی تصحیح پر مقدم ہے۔ فتاوٰے مذکور کے علاوہ شرح زیادات۔ شرح جامع صغیر اور شرح آداب القضاء للخصاف وغیرہ اس کی تصنیف ہے۔ سنہ ۵۹۲ھ / ۱۱۹۵ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۳۵ء چھاپہ آہنین۔
۵۲۳ (ب)	حاشیۂ بنانی علی شرح جمع الجوامع (عربی) تاج الدین سبکی مصنف طبقات الشافعیہ نے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۰۸) جمع الجوامع کے نام سے اصول فقہ کی ایک نہایت جامع کتاب لکھی ہے جو مصر کے جامع ازہر میں داخل درس ہے۔ اسکی شرح جلال الدین محلی کی تصنیف ہے جو علامہ سیوطی کا استاذ ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷) اور جسکا بقول صاحب اکتفاء القنوع سنہ ۸۶۳ھ میں انتقال ہوا ہے۔ علامہ بنانی نے اسی شرح پر یہ حاشیہ لکھا ہے جو دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے علامہ محشی کا سنہ ۱۱۹۸ھ میں انتقال ہوا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ مصر
۵۲۷	مولوی حاشیۂ حسامی (عربی) حسامی اصول فقہ حنفی کا ایک مشہور متن ہے۔ یہ اس کا حاشیہ ہے۔	مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۸۴)	مطبوعہ
۵۲۸	الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ (عربی) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے۔	علامہ ابن حجر عسقلانی مکی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳)	〃

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
٥٢٩	حُسامی (عربی) اصول فقہ حنفی کا مشہور اور متداول متن ہے۔	" " "	قلمی محشّٰی جلی قلم بخط نسخ۔ خوشخط بدرجۂ اوسط نوشتہ ١٠٢١ھ
٥٣٠	کفایہ حاشیہ ہدایہ جلد دوم (عربی) کتاب البیوع سے آخر کتاب تک کا حاشیہ ہے۔	علامہ کرلانی۔ پورا نام اسطرح ہے: جلال الدین بن شمس الدین خوارزمی کرلانی۔ اپنے زمانے کا عالم متبحر تھا۔ علامہ حسام الدین سغناقی۔ سغناق بالکسر ترکستان میں ایک شہر کا نام ہے (بقول بعض مؤرخین نہایہ شرح ہدایہ علامہ سغناقی کی تصنیف ہے) اور دیگر اس طبقہ کے علماء سے تحصیل علوم کی۔ کفایہ شرح ہدایہ کو مختلف مصنفوں سے منسوب کیا گیا ہے حسن بن عمار شرنبلالی نے اسکو تاج الشریعۃ کی تصنیف بتایا ہے جواہر مضیئہ میں اسکو علی بن عثمان ماردینی سے منسوب کیا گیا ہے۔ ایک مؤرخ اسکو امیر کاتب مصنف غایۃ البیان (عدد مسلسل ٤٥٥) کی تصنیف کہتے ہیں لیکن صحیح قول یہی ہے کہ جلال الدین مذکور اسکا مصنف ہے۔	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔ سنہ ١١٩٥ھ کا لکھا ہوا نسخہ نقل النقل نسخۂ مصنف۔
٥٣١	ایضاً کفایہ شرح ہدایہ ربع اول (عربی)	" " "	ایضاً قلمی خوشخط تقطیع خورد
٥٣٢	جامع صغیر امام محمدؒ (عربی) "ظاہر الروایہ" کی چھ کتابوں میں داخل ہے۔ فقیہ زعفرانی حسن بن احمد نے جو اپنے زمانے کا عالم متبحر اور مرجع خلائق تھا۔ اسکو مرتب کیا۔ اسکے مسائل کو اپنے اپنے باب کے تحت میں رکھا اور امام محمدؒ کی اپنی مرویات کو ان روایات سے الگ کیا جو اس نے امام ابو یوسفؒ کی سند سے بیان کی ہیں۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ ونیز عدد مسلسل ١٦٧)	مطبوعہ خوشخط۔ محشّٰی بحواشی مولوی عبدالحی جس کے ساتھ "النافع الکبیر" کا مبسوط مقدمہ ہے اور جسکا مطالعہ ایک فقیہ کے لئے نہایت مفید ہے۔
٥٣٣	کبیری شرح منیۃ المصلی (عربی) منیۃ المصلی کی مفصل شرح ہے۔	" " "	قلمی فی الجملہ خوشخط جلد ضخیم۔
٥٣٤ (الف)	مدار شرح منار (عربی) پورا نام: "مدار الفحول فی شرح منار الاصول" اس کا متن منار ابو البرکات حافظ الدین کی تصنیف ہے	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی جلی قلم خوشخط بدرجۂ اوسط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(عدد مسلسل ۴۴) جو ایک مشہور اور متداول متن ہے۔ باوجود صغیر الحجم ہونے کے اصول فقہ کی جامع کتاب ہے لیکن اکثر جگہوں میں تعقید اور حشو و زوائد سے مبرا نہیں ہے۔ خود مصنف نے کشف الاسرار کے نام سے اسکی ایک شرح لکھی ہے۔ مدار الطلوع کا مصنف شیخ ابو عبداللہ محمد بن مبارک شاہ ہروی ہے۔		
۵۳۴ (ب)	سراجی سہ شرح آں علم میراث (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۲۰)	" " "	قلمی بخط مختلف
۵۳۵	کشف الاسرار فی شرح المنار (عربی) (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ عدد مسلسل ۵۳۴)	ابوالبرکات حافظ الدین النسفی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸ و خانہ کیفیت عمومیہ ۵۳۴)	قلمی جسکی ایک پرانے صحیح نسخہ کے ساتھ مقابلہ کر کے تصحیح کی گئی۔
۵۳۶	حموی شرح اشباہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۶۹۔	" " "	قلمی خوشخط۔
۵۳۷	تنویر الابصار۔ (عربی) فقہ حنفی کا جامع اور مستند متن ہے۔ بقول صاحب خلاصۃ الاثر "وہ سب متون متداولہ سے زیادہ مفید ہے"۔ ساتھ ہی اسکی عبارت سلیس اور آسان ہے۔ اسکی مختلف شرحیں لکھی گئی ہیں جنمیں سے زیادہ مشہور درّ المختار ہے۔ خود مصنف نے اس کی ایک شرح لکھی ہے جس کا نام منح الغفار ہے	شمس الدین محمد بن عبداللہ الغزی۔ مصنف علام نے تنویر الابصار کو ۹۹۵ھ میں تالیف کیا اور ۱۰۰۴ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بہ نستعلیق باریک قلم خوشخط ۱۱۵۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۵۳۸	دُرّ مختار شرح تنویر الابصار نصف اول (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۳۷)	محمد علاؤ الدین حصکفی۔ حسن کیفا یا فارقین کے پاس ایک قلعہ کا نام ہے جسکی طرف علامہ منسوب ہیں۔ علامہ کا ۱۰۸۸ھ میں انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط تقطیع خورد۔
۵۳۹	ایضاً دُرّ مختار ربع اول	" " "	قلمی
۵۴۰	فتاوےٰ حمادیہ نصف آخر از کتاب البیوع (عربی) بقول مصنف ایرینٹل بایوگرافیکل ڈکشنری	حامد بن محمد قونوی مفتی روم ۹۸۵ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ (نیز دیکھو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	ابو الفتح رکن الدین حسام ناگوری کی تصنیف ہے جس کو اس نے اپنے اُستاذ عماد الدین احمد قاضی القضاۃ گجرات (سندھ) کے نام سے معنون کیا ہے۔		
۵۴۱	شرح البهجة الوردیہ جلد دوم (از کتاب الوصایا) (عربی)، شیخ نجم الدین عبد الغفار بن عبد الکریم القزوینی الشافعی نے (جس کا سنہ ۶۶۵ھ میں انتقال ہوا) حاوی کے نام سے فقہ شافعی کی ایک کتاب تالیف کی تھی جو شافعیوں میں کتب معتبرہ سے شمار ہوتی ہے اور نہایت مقبول ہے۔ اسی کتاب کو زین الدین عمر بن مظفر الوردی الشافعی نے (جس کا ۷۴۹ھ میں انتقال ہوا) آسانی حفظ کے لئے منظوم کیا جس کا نام اس نے البهجة الوردیہ رکھا۔ اور جو کہ پانچ ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔ شرح کا نام البهجة المرضیہ ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط قدیم۔ جلد ضخیم۔
۵۴۲	متن الایضاح (فی المناسک) (عربی) حج کے احکام پر مشتمل ہے۔	علامہ نووی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۳۴)	مطبوعہ۔
۵۴۳	المیزان الکبریٰ (عربی)، مسائل مختلفہ مجتہدین کو بالتفصیل ذکر کیا ہے اور ہر ایک مسئلہ میں اختلاف کو اختلاف معیار پر محمول کرنے کی قابل قدر کوشش کی ہے (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶ خانہ احوال مصنف)		مطبوعہ مصر تقطیع کلاں۔
۵۴۴	ایضاً میزان کبریٰ (عربی)	.. .. ..	قلمی سنہ ۱۳۱۲ھ کا لکھا ہوا ضخیم
۵۴۵	فتاوائے مجہول الاسم (عربی)	.. ..	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔
۵۴۶	فتاوائے حدیثیہ (عربی) اہل حدیث کی تحقیق کے مواقف مسائل کا جواب لکھا ہے۔	علامہ ابن حجر مکی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۴)	قلمی فی الجملہ خوشخط نوشتہ سنہ ۱۲۶۶ھ۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۵۴۷	قرۃ الانظار حاشیۃ تنویر الابصار (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۴۷)	شیخ ابوالطیب سندھی۔	قلمی۔ شیخ عباس مدنی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ جو مولانا غلام جیلانی کو مدینہ منورہ میں شیخ عبدالرحمٰن خزرجی کے کتب خانے سے حاصل ہوا۔
۵۴۸	بغیۃ المصلی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۴	سدید الدین کاشغری۔	قلمی۔ جلی قلم خوشخط
۵۴۹	ایضاً بغیۃ المصلی (عربی)	" "	قلمی بخط نستعلیق سیاہی غیر مطبوس۔ نوشتہ ۱۲۸۰ھ۔
۵۵۰	تلویح شرح تنقیح (اصول فقہ) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۴۴	علامہ سعد الدین تفتازانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۰۷ و ۲۴۹)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ خط مختلف۔
۵۵۱	توضیح شرح تنقیح (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۴۴	صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود۔ ان کا خاندان فقہ کا ایک مشہور خاندان ہے۔ تفصیل معلوم کرنا چاہو تو مولوی عبدالحی لکھنوی کی فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ پڑھو۔	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۵۵۲	تبیین المحارم (عربی) ۹۸ بابوں پر مشتمل ہے۔ جن چیزوں کی بابت فقہائے حرمت کا فتوے دیا ہے انکے متعلق آیات قرآنی کا اقتباس کرکے انکی حرمت پر تفصیلی بحث کی ہے مسائل کی ترتیب قرآن کریم میں انکے واقع ہونے کے لحاظ سے ہے۔	شیخ شنان واعظ۔ صحیح نام اسطرح ہے شیخ سنان الدین یوسف واعظ حنفی۔ نزیل مکہ معظمہ۔ جنکا وہیں مکہ شریف میں ۱۰۰۰ھ میں انتقال ہوا۔ کتاب مذکور اس نے ۹۸۰ھ میں تالیف کی۔	قلمی چنداں خوشخط نہیں۔
۵۵۳	شرح حسامی (عربی) حسامی اصول فقہ حنفی کا مشہور متن ہے یہ اس کی شرح ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۵۵۴	مسلم الثبوت (عربی) اصول فقہ حنفی کی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ محققانہ انداز پہ لکھی گئی ہے۔	مولانا محب اللہ بہاری۔ عالمگیر کے عہد میں پہلے لکھنؤ اور پھر حیدرآباد کا قاضی مقرر ہوا۔ بہادر شاہ کے تخت نشین ہونے پر ۱۱۱۹ھ میں اسکو تمام ہندوستان کی صدارت سے سرافراز کیا گیا۔ (صدر الصدور بنایا گیا)	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		علوم عقلیہ میں ید طولےٰ رکھتا تھا۔ اس کی متعدد تصنیفات میں سے سلم العلوم (منطق) اور مسلم الثبوت (اصول فقہ) مشہور اور متداول ہیں۔	
۵۵۵	ایضاً مسلم الثبوت کامل (عربی)	"	مطبوعہ خوشخط۔
۵۵۶	شرح مسلم الثبوت (عربی)		قلمی۔ چنداں خوشخط نہیں مصطفےٰ آباد عرف رامپور میں لکھی گئی۔
۵۵۷	کشف المبہم مافی المسلّم (عربی) مسلم الثبوت کا حاشیہ ہے۔	محمد بشیر الدین قنوجی۔	مطبوعہ
۵۵۸	باراں انواع (پنجابی) فقہ کے مسائل کی جامع ہے۔ پنجابی نظم میں لکھی گئی ہے بیس تیس سال پیشتر اسکی بڑی شہرت تھی (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۶۶۳ خانہ کیفیت خصوصیہ)	مولوی بارک اللہ پنجابی۔	مطبوعہ
۵۵۹	مجموعہ رسالۂ دار الحرب و رسالہ وقت صلوٰۃ المغرب۔ (عربی) دونوں رسالے ایک ہی جلد میں ہیں۔ ساتھ ہی مولانا غلام جیلانی مرحوم کے سفر حج کا روزنامچہ جو انہوں نے ۱۲۳۲ھ اثنائے سفر میں اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔	مولانا غلام جیلانی پشاوری۔ تیرھویں صدی کا بہت بڑا عالم متبحر تھا (ملاحظہ ہو شروع فہرست ہذا میں عنوان "چند ایک تمہیدی باتیں") ان کے تبحر علمی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس عظیم الشان کتب خانے میں ایسی کتاب کمتر ہوگی جس پر علامہ موصوف نے مطالعہ کر کے کچھ حاشیے یا کوئی مفید یادداشت نہ لکھی ہو۔ چودھویں صدی کے شروع میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی
۵۶۰	قدوری (مختصر القدوری) (عربی) تمام اسلامی درسگاہوں میں نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ بارہ ہزار جزئیات مسائل پر مشتمل ہے۔ اسکے مسائل نہایت معتبر سمجھے جاتے ہیں سلیس عبارت اور عام فہم	ابو الحسین احمد بن محمد قدوری۔ قدور بالضم ایک گاؤں کا نام ہے جو بغداد کے مضافات میں سے ہے۔ مصنف علام بغداد میں مذہب حنفی کا نہایت نامور اور مشہور فقیہ تھا۔ ۴۲۸ھ ۱۰۳۶ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	پیرایۂ بیان کی وجہ سے تمام دیگر مشہور متونِ فقہیہ پر اسکو ترجیح حاصل ہے۔ اسکی سب سے اچھی شرح جوہرۂ نیرہ ہے (جسکا اکثر در مختار میں حوالہ آتا ہے)۔ مختصر قدوری کا فارسی اور اردو میں بھی ترجمہ ہوا ہے جو کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔		
۵۶۱ و ۵۶۲	فتاوٰے عالمگیری کامل (عربی) بادشاہ عالمگیر کے عہد میں فقہا اور قضاۃ کی ایک منتخب جماعت نے متفقہ کوشش سے اس کو مرتب کیا۔ ہندوستان بھر میں کوئی کتاب اس سے بڑھ کر مسائل فقہیہ کی جامع نہیں ہے۔ علما حنفیہ عام طور پر اسکو نہایت معتبر سمجھتے ہیں ۱۰۶۷ھ میں یہ فتاوٰے تالیف کیا گیا	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ۔ تقطیع کلاں۔
۵۶۳	ایضاً فتاوٰے عالمگیری دفتر اول (عربی) کتاب الحج تک کا حصہ ہے۔		قلمی ۱۱۰۶ھ میں بمقام [illegible] لکھا گیا۔
۵۶۴	قہستانی شرح خلاصہ کیدانی (عربی)		قلمی۔ تقطیع خورد
۵۶۵	کتاب الخراج (عربی) اسکے پڑھنے سے اغراض فقہیہ سے قطع نظر کرکے ایک یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ خلافت عباسیہ کے دور اولین کی سیاسی حالت اور نظام مملکت کی کیفیت اس سے معلوم ہوجاتی ہے۔	قاضی امام ابو یوسف۔ پورا نام:۔ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم ایک مشہور امام ہے۔ جو اصول اجتہاد اور تفقہ میں امام ابو حنیفہ کا شاگرد خاص ہے۔ ابو اسحاق شیبانی سلیمان تیمی۔ یحیی بن سعید انصاری۔ اعمش۔ ہشام بن عروہ۔ اور اسی طبقہ کے دوسرے اجلۂ فن سے حدیث سنی۔ ابتدا میں محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰے کی شاگردی کی۔ لیکن بعد میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ ایسا اختصاص پیدا کیا کہ اسکے مذہب کا جزو لاینفک شمار ہونے لگا۔ محمد بن الحسن شیبانی۔ بشر بن ولید کندی۔ احمد بن حنبل۔ اور یحیی بن معین جیسے جلیل القدر آئمۂ حدیث نے	قلمی۔ خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اس سے روایت کی ہے۔ ابن عبدالبر نے کتاب الاستیعاب میں محمد بن جریر طبری کا قول نقل کیا ہے کہ احمد بن حنبل۔ یحیی بن معین اور علی بن المدینی کو اسکے ثقہ ہونے میں ذرہ بھی شک نہیں۔ بعض اہل حدیث نے اسکی روایت سے اسلئے پرہیز کی ہے کہ وہ روایت کے مقابلے میں درایت کو ترجیح دیتے تھے۔ یا بالفاظ دیگر وہ اہل الرائے میں سے تھے۔ امام ابو یوسف خلیفہ مہدی۔ ہادی اور ہارون رشید تینوں خلفاء کے زمانے میں قضا کے جلیل القدر عہدے پر ممتاز رہے۔ ہارون رشید اسکی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور تمام سلطنت کے قاضیوں کا اسکو افسر مقرر کیا۔ امام ابو یوسف سب سے پہلا شخص ہے جسکو قاضی القضاۃ کے منصب سے سرافراز کیا گیا۔ نیز وہ پہلا آدمی ہے جس نے علماء اور قضاۃ کے لئے ایک خاص لباس کا پہننا رائج کیا۔ ١١٣ھ اسکا سن ولادت ہے ١٦٦ھ میں وہ قضا کے منصب پر مامور ہوا اور انتقال کے وقت تک اسی عہدہ پر ممتاز رہا۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کی ترویج میں اسکا بہت بڑا حصہ ہے۔ (ملاحظہ کیجئے تمہیدی نوٹ علم فقہ) ١٨٢ھ/٧٩٨ء میں اس کا انتقال ہوا۔	
٥٦٦	مجموعۂ رسائل جمعہ (عربی) اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں:۔ (١) توفیر المنفعہ فی جواب من نفی الجمع بین الظہر والجمعہ۔ (٢) اثبات الاحوطیہ فی الجمع بین الظہر والجمعہ (٣) تدقیق المقال فی جواب عجالۃ الحال۔	" " "	ہر چہار قلمی در یک جلد۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۴) اقامۃ الحجۃ علی اثبات شروط الجمعہ		
۵۶۷	بدر المنیر حاشیہ شرح فتح القدیر جلد اول (عربی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۵۶۸	مجموعۂ خلاصہ و منیۃ المصلی (عربی)	" " "	ہردو خوشخط قلمی بدرجۂ اوسط نوشتہ سنہ ۱۱۶۷ھ
۵۶۹	نور الانوار شرح منار (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۳۴۔	ملا جیون مصنف تفسیر احمدی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۳)	مطبوعہ خوشخط۔ محشے بحواشی مولوی عبدالحلیم لکھنوی۔
۵۷۰	ایضاً نور الانوار جلد ثانی (عربی)	" " "	قلمی بخط واضح۔
۵۷۱	وقایۃ الروایہ فی مسائل الہدایہ (عربی) برہان الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ الاول عبید اللہ المحبوبی کی تصنیف ہے جس کو اس نے اپنے دونے صدر الشریعۃ ثانی کے لئے تالیف کیا۔ علمار حنفیہ نے کثرت سے اسکی شرحیں لکھی ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور وہ شرح ہے جو صدر الشریعۃ ثانی عبید اللہ بن مسعود المحبوبی (جسکا ۷۴۷ھ میں انتقال ہوا) نے لکھی ہے اور جب مطلق شرح وقایہ کا ذکر ہو تو یہی شرح مراد ہوتی ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط جلی قلم۔
۵۷۲	شرح وقایہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۷۱	صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود۔ اس کا خاندان آباؤ اجداد سے فقہ اور علم کا مرکز رہا ہے۔ معقول اور منقول میں وہ ید طولے رکھتا تھا۔ وقایہ اسکے دادا نے لکھا تھا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۷۱) جس کی اس نے ایسی عمدہ شرح لکھی جو اسقدر مقبول ہوئی ہے کہ مشرق سے مغرب تک فقہ حنفی کا ابتدائی نصاب مقرر ہے اور جس سے متن کی شہرت بالکل مفقود ہوگئی ہے۔ اس نے تنقیح کے نام سے اصول فقہ کی ایک نہایت لطیف اور مختصر کتاب لکھی ہے۔ اور پھر توضیح کے نام سے خود اسکی شرح لکھی ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۴۳) نیز وقایہ کو مختصر	قلمی۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		کرکے اسکا نام نقایہ رکھا جو ایک متن کی حیثیت سے نہایت مقبول ہوا ہے اور مختصر الوقایہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۷۴۷ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ اسکا اور اسکے اسلاف کا مرقد شرع آباد میں ہے جو بخارا کے مضافات میں سے ہے۔	
۵۷۳	ایضاً شرح وقایہ۔ (عربی)	.. .. ..	مطبوعہ
۵۷۴	نور الہدایہ (شرح وقایہ اردو) (اردو) شرح وقایہ کا صرف اردو ترجمہ نہیں بلکہ اکثر معرکۃ الآرا اختلافی مسائل میں مذہب حنفی کی تائید کے لئے اخبار و آثار لکھے ہیں۔ اور راویوں کی جرح و تعدیل پر نہایت تفصیلی بحث کی ہے۔	.. .. ..	"
۵۷۵	تصریح حاشیۂ تلویح اصول فقہ (عربی)	مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۲)	قلمی خوشخط
۵۷۶	مفتاح الصلوۃ (فارسی) نماز کے مسائل تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔	.. .. ..	مطبوعہ تقطیع کلان
۵۷۷	شرح الیاس (عربی) افغانستان کی درسگاہوں میں عام طور پر پڑھائی جاتی ہے	.. .. ..	قلمی تقطیع کلان۔
۵۷۸	مجموعۂ رسائل صدیق حسن خان (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں۔ (۱) ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی (۲) ذخر المحتبی فی آداب المفتی۔ ہر دو رسائل میں قضاء اور فتوے کے آداب کا بیان ہے۔ (۳) طلب الادب من ادب الطلب۔ ہر سہ بزبان عربی۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	ہر سہ مطبوعہ خوشخط در یک جلد
۵۷۹	جامع الروایات (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ چند اوراق بخط مختلف
۵۸۰	زیلعی شرح کنز جلد چہارم (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۱۔	فخر الدین زیلعی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۱)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط سنہ ۱۰۴۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۵۸۱	بُرہان الاصول ۔ (اصول فقہ) عربی	صاحبزادہ میاں محمدی ۔ بارہویں صدی کے علماء میں سے ہے ۔ اپنے زمانہ میں عالم متبحر تھا ۔ اسکا باپ صاحبزادہ میاں محمد عمر ایک خدا رسیدہ ولی اللہ تھا جسکی مزار موضع چمکنی ضلع پشاور میں مرجع خلائق ہے ۔	حسب الارشاد مصنف اسکے ایک شاگرد نے ۱۲۱۲ھ میں یہ نسخہ لکھا ۔ قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط ۔
۵۸۲	مجموعہ رسائل ابن نجیم مصری (عربی) مجموعہ کا نام "الرسائل الزینیہ فی مسائل الحنفیہ" ہے جو خود مصنف کا تجویز کیا ہوا ہے یہ مجموعہ ۴۲ رسالوں پر مشتمل ہے جن میں مختلف مسائل فقہیہ کے مالہٗ و ما علیہ کے متعلق بحث کی گئی ہے ۔	علامہ زین العابدین ابن نجیم مصری ۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۶۹)	قلمی خوشخط ۔
۵۸۳	مجموعہ رسائل اثبات جمعہ وغیرہ ۔ ( ) اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں :۔ (۱) رسالہ بصورت استفتاء و جواب آں مشتمل بر مسائل مختلفہ مابین مقلدین و غیر مقلدین بزبان فارسی ۔ قلمی ۔ (۲) رسالہ در اثبات جمعہ از فقیر جان محمد لاہوری بزبان عربی ۔ (۳) مجموعۂ فتاوے مشتمل بر چند مسائل متعلق تقلید و عدم تقلید ۔ بزبان اردو ۔ (۴) رسالہ در اثبات جمعہ بزبان اردو ۔ (۵) رسالۂ مسائل عشرہ بزبان اردو ۔ (۶) رسالۂ نماز در حالت سواری ریلگاڑی ۔ بزبان فارسی ۔ جملہ مطبوعہ دریک جلد ۔		(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)
۵۸۴	مجموعہ دافع الشرور ۔ اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں ۔ (۱) دافع الشرور عن مسائل النذور ۔ بزبان فارسی ۔ چھاپۂ آہنین (۲) بُرہان لامع فی تحقیق امر الذبائح ۔ بزبان اردو ۔ مطبوعہ نظامی ۔ ہر دو دریک جلد ۔		ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۵۸۵	فتاوےٰ امینیہ (عربی و فارسی مخلوط)	محمد امین مومن آبادی۔ مصنف علام نے سنہ ۹۷۰ھ میں تالیف کیا اور چاکر علی کاتب نے بخارا میں سنہ ۹۸۲ھ میں اسکو لکھا۔	قلمی تقطیع خورد نوشتہ سنہ ۹۸۲ھ (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)
۵۸۶	مجموعہ رسائل ملا علی قاری (عربی) یہ مجموعہ علامہ قاری کے تصنیف کردہ باون (۵۲) رسالوں پر مشتمل ہے۔ جو مختلف مسائل مہمہ کے مالہ و ما علیہ پر لکھے گئے ہیں۔ نایاب مجموعہ ہے۔	ملا علی قاری ہروی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶)	قلمی خوشخط
۵۸۷	تحریر ابن ہمام (عربی) اصول فقہ کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ مصنف کا نام اسکے محققانہ انداز پر لکھے ہوئے ہونے کے لئے کافی ضمانت ہے۔	علامہ ابن ہمام مصنف فتح القدیر۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۰۷)	قلمی۔
۵۸۸	چلپی حاشیہ شرح وقایہ (عربی) اس حاشیے کا نام "ذخیرۃ العقبیٰ" ہے جسکو مصنف علام نے سنہ ۹۰۱ھ میں لکھنا شروع کیا اور دس سال کے بعد اسکی تکمیل سے فراغت حاصل کی۔ بقول صاحب کشف الظنون وہ تمام دوسرے حاشیوں کے مقابلہ میں زیادہ جامع ہے۔	مولے یوسف بن جُنید المعروف اخی چلپی سید احمد قریمی۔ صلاح الدین معلم سلطان بایزید خان۔ اور مولے خسرو وغیرہ علماء عصر سے تحصیل علوم کی۔ جسکے بعد وہ قسطنطنیہ کے ایک مدرسے میں مدرس مقرر کیا گیا۔ اپنے اوقات عزیز کو کتب فقہیہ کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا۔ ذخیرۃ العقبیٰ حاشیہ شرح وقایہ اسکا نہایت مقبول ہوا ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ دھوکا ہوا ہے کہ ذخیرۃ العقبیٰ حسن چلپی کی تصنیف ہے جس نے مطول۔ تلویح۔ شرح مواقف تفسیر بیضاوی وغیرہ پر حاشیے لکھے ہیں لیکن یہ غلط ہے۔ حسن چلپی کا سنہ ۸۸۶ھ میں انتقال ہوگیا تھا۔ اور ذخیرۃ العقبیٰ کی تالیف سے اسکے مصنف نے سنہ ۹۰۸ھ میں فراغت پائی۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ دونوں چلپی کے نام سے مشہور ہیں اور دونوں مولے خسرو کے شاگرد ہیں۔ (مقابلہ کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۴۸۷)	قلمی خوشخط سنہ ۱۱۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۵۸۹	ایضاً ذخیرۃ العقبیٰ (حاشیہ چلپی ۔ عربی) جلد اول تا کتاب البیوع ۔	مولیٰ یوسف بن جنید المعروف اخی چلپی ۔	قلمی ۔ نوشتہ ۱۰۸۶ھ
۵۹۰	کتاب الزیادات ۔ "ظاہر الروایت" کی چھ کتابوں میں سے ایک ہے ۔ نایاب کتاب ہے ۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ امام ابو یوسف املاء کے طور پر مسائل لکھواتے تھے جن کو امام محمد لکھ لیا کرتے تھے ۔ اس مجموعہ مسائل کا نام آج تک امالی ابو یوسف مشہور ہے لیکن جن مسائل کا حکم خود امام محمد نے استخراج کیا اور جنکا ماخذ امام ابو یوسف کی تفریحات نہیں ہیں اُن مسائل کا مجموعہ زیادات کہلایا بعض فقہاء کا قول ہے کہ جامع کبیر میں جو مسائل لکھنے سے رہ گئے تھے اور بعد میں لکھے گئے وہ مجموعہ زیادات کے نام سے موسوم کیا گیا ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ نوٹ ۔ فقہاء کی اصطلاح میں مندرجہ ذیل چھ کتابوں کو ظاہر الروایت کہتے ہیں جن کی وقعت اور اہمیت فقہاء حنفیہ کے نزدیک صحاح ستہ سے کم نہیں ہے :- (۱) مبسوط (۲) جامع الصغیر (۳) جامع کبیر ۔ (۴) زیادات (۵) سیر صغیر (۶) سیر کبیر ۔	محمد بن الحسن الشیبانی ۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۲)	قلمی بخط قدیم خوشخط سیاہی غیر مطبوعہ نوشتہ ۶۶۳ھ ۔
۵۹۱	زاد اللبیب فی سفر الحبیب (عربی) مسائل متعلق اموات پر مشتمل ہے ۔	مولوی عبداللہ خلف مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی	قلمی ۔
۵۹۲	اصول شاشی (عربی) اصول فقہ کے طالب علم کے لئے ابتدائی مرحلہ پر نہایت مفید کتاب ہے ہر ایک قانون کی بکثرت فروع بیان کرکے اس کی توضیح کی ہے ۔	علامہ بدر الدین شاشی شروانی ۵۴۲ھ یا ۵۴۳ھ ہجری میں علے اختلاف القولین اسکا انتقال ہوا ۔	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط تقطیع خورد ۔
۵۹۳	مجموعہ مفتاح الجنۃ ۔ اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں	" " "	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۱) مفتاح الجنۃ۔ وضو اور نماز روزے کے مسائل پر مشتمل ہے۔ بزبان اردو۔ (۲) کشف المغطے عما لزم للموتے علی الاحیاء۔ بزبان فارسی۔ ہر دو مطبوعہ دریک جلد۔		
۵۹۴	فتاوے برہنہ (فارسی)	" " "	قلمی۔
۵۹۵	المسلک المتقسط فی شرح مناسک الاوسط۔ (عربی)	" " "	قلمی۔ بخط مختلف جلد ضخیم۔
۵۹۶	مجموعہ رسائل مختلفہ۔ اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں:- (۱) سبیل الرسوخ فی الناسخ والمنسوخ۔ منظوم عربی میں چھوٹا سا رسالہ ہے۔ (۲) کشف الحال عن التعزیر بالمال۔ (۳) عین الاصابہ فی رفع السبابہ۔ ہر دو موخر الذکر بزبان فارسی۔ (۴) نہایۃ الامل فی مسائل حج البدل۔ (۵) الکلام المبرم فی نقض القول المحقق المحکم۔ ہر دو بزبان اردو۔		جملہ مطبوعہ دریک جلد۔
۵۹۷ (الف)	تحفۃ العوام (اردو) مذہب اہل تشیع کے موافق مسائل فقہیہ پر مشتمل ہے۔ چھوٹی سی کتاب ہے۔		مطبوعہ
۵۹۷ (ب)	برجندی شرح مختصر الوقایہ (عربی)	عبد العلی بن محمد بن حسین البیرجندی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۶۸)	قلمی
۵۹۸	رسالہ وضع الیدین تحت السرہ (عربی)، پورا نام اسطرح ہے:- "درہم الصرہ فی وضع الیدین تحت السرہ۔"	علامہ محمد ہاشم بن عبد الغفور سندھی۔	قلمی۔ منقول از نسخۂ مصنف۔ نوشتہ ۱۱۳۶ھ
۵۹۹	کتاب الحیض (فارسی) غزالی کی احیاء العلوم کا باب العلم پڑھو اور اس کتاب پر ایک سرسری نظر ڈالو۔ غزالی کے قول کی حرف بحرف تمہیں تصدیق معلوم ہوگی۔	" " "	قلمی خوشخط نوشتہ ۱۲۷۵ھ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
٦٠٠	سید یعنی شرح سراجی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٥٢٠۔	سید شریف جرجانی۔ سید شریف ابو علی جرجانی اپنے زمانہ کے عالم متبحر ہیں۔ شریف جرجانی کے لقب سے مشہور ہیں۔ تفسیر کشاف۔ بیضاوی۔ شرح مطالع۔ مواقف عضدیہ۔ سراجیہ سجاوندی وغیرہ متداول کتابوں کی شرحیں اور حاشئے لکھے ہیں جو نہایت مقبول ہوئے ہیں۔ اکثر علماء انکی تدقیقات کی داد دیتے ہیں۔ سنہ ٨١٦ھ ١٤١٣ء شیراز میں انکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔
٦٠١	مُنیۃ اللبیب فی شرح التہذیب (عربی) متن شیخ جمال الدین یوسف بن مُطہر حلی شافعی کی تصنیف ہے جسکا سنہ ٧٢٦ھ میں انتقال ہوا ہے۔ اسکی شرح علامہ شمس الدین محمد خضری نے لکھی ہے جسکا سنہ ٨٠٨ھ میں انتقال ہوا۔ اصول فقہ شافعی کی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط۔ سنہ ١١١٦ھ میں اسکا ایک صحیح نسخہ کے ساتھ مقابلہ کیا گیا۔
٦٠٢	مُختار الفتاوے (عربی)	برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی (مصنف ہدایہ) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٤٩٩)	نسخہ عتیقہ صحیحہ قلمی بخط قدیم خط کی نوعیت سے ساتویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔
٦٠٣	فتاوے خلاصۃ الفقہ دفتر ثانی (عربی) دُرمختار میں اکثر اسکا حوالہ ہوتا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)	شیخ طاہر بن احمد بخاری۔ خزینۃ الواقعات اور کتاب النصاب اس نے فقہ کی مبسوط کتابیں لکھی تھیں۔ خلاصۃ الفتاوے کے نام سے انکا اختصار لکھا جسکا اکثر فقہ کی کتابوں میں حوالہ آتا ہے۔ سنہ ٥٤٢ھ ١١٤٧ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد جلد ضخیم۔
٦٠٤	مجموعۂ رسائل مولوی عبدالحی لکھنوی۔ (عربی) اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں (١) سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر۔ (٢) اقامۃ الحجۃ علی ان الاکثار فی التعبد لیس ببدعۃ۔ (٣) آکام النفائس فی ادار الاذکار بلسان الفارس۔ (٤) ترویح الجنان بتشریح حکم الدخان (جملہ عربی)	مولوی عبدالحی لکھنوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٢٦٩)	جملہ مطبوعہ ایک جلد

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۰۵	شرح اصول فخر الاسلام بزدوی (عربی) اصول بزدوی علم اصول فقہ کی جلیل القدر تصنیف ہے۔ یہ اسکی شرح ہے۔	ماتن علامہ فخر الاسلام علی بن محمد بزدوی۔ یہ وہ شخص ہے جس نے حنفیوں میں سب سے پہلے اصول فقہ کو منضبط اور مدون کیا۔ (دیکھو تمہیدی نوٹ علم اصول فقہ۔ نیز دیکھو عدد مسلسل ۶۰۹)	قلمی بخط مختلف خوشخط
۶۰۶	معراج الدرایہ فی شرح الہدایہ (عربی) کتاب الاجارہ سے آگے کی شرح ہے۔	قوام الدین محمد بن محمد بخاری۔ ۷۴۹ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بخط قدیم
۶۰۷	تہذیب الاحکام شرح مقنعہ (عربی) مذہب اہل تشیع کے موافق فقہ کے مسائل بیان کئے ہیں اور ساتھ ہی اُنکے دلائل لکھے ہیں۔ مذہب شیعہ کی مستند تصنیف ہے (نیز ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف)	ابو جعفر طوسی۔ پورا نام:۔ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مذہب شیعہ کے ایک نامور مجتہد ہیں۔ اُنہوں نے فہرست کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں حروف تہجی کی ترتیب سے شیعہ مذہب کی تمام تصنیفات اور اُنکے مصنفین کا حال لکھا ہے مجتہد مذکور کی اکثر تصنیفات اُس ہنگامے میں نذر آتش کی گئیں۔ جو ۴۴۸ھ لغایت ۴۶۰ھ بمقام بغداد سنیوں اور شیعوں کے درمیان برپا تھا۔ اُنہوں نے بیس جلدوں میں قرآن کریم کی ایک تفسیر لکھی ہے جو تفسیر طوسی کے نام سے مشہور ہے لیکن اسکا اصلی نام مجمع البیان لعلوم القرآن ہے۔ شیعہ کے نزدیک چار کتابیں نہایت ہی مستند خیال کی جاتی ہیں جو کتب اربعہ کے نام سے اُن میں مشہور ہیں۔ اُن میں سے پہلی اور دوسری کتاب (تہذیب الاحکام اور استبصار) مجتہد مذکور کی لکھی ہوئی ہیں۔ ۴۶۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط
۶۰۸	عمدۃ المسافر و عمدۃ الحاج والزائر (عربی) حج کے آداب اور احکام پر مشتمل ہے۔	عبد اللہ بن احمد المقداوی الحضرمی۔ تیرہویں صدی کے علماء میں سے ہے۔ کتاب مذکور کو اس نے ۱۲۳۹ھ میں تالیف کیا۔	قلمی۔ تقطیع خوردہ
۶۰۹	اصول بزدوی (عربی) اصول فقہ حنفی کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔	علامہ بزدوی۔ پورا نام:۔ علی بن محمد بن عبد الکریم بن موسے البزدوی۔ مذہب حنفی کا ایک بہت بڑا	قلمی خوشخط نوشتہ ۔۔۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		علاّمہ شمار کیا گیا ہے۔ فقہ حنفی کے اصول کو سب سے پہلے اس نے ایک فن کی حیثیت میں مدوّن کیا۔ "اصول بزدوی" اس موضوع پر اسکی ایک معرکۃ الآرا تصنیف ہے دیار ماوراء النہر میں شیخ الحنفیہ کا درجہ رکھتا تھا۔ اور فخر الاسلام کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔ بَزدہ بالفتح ایک گاؤں کا نام ہے جو علاّمہ کا مولد ہے۔ سمرقند میں مدّتوں فقہ کی تدریس میں مشغول رہا۔ اور قضاء کے جلیل القدر عہدے سے سرافراز کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن کریم کی ایک تفسیر لکھی تھی جو ایک سو بیس جلدوں میں ختم ہوئی تھی۔ ۴۸۲ھ / ۱۰۸۹ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۶۱۰	دُرّ البہیّہ (عربی) فقہ حدیث پر مشتمل ہے (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶۶)	قاضی شوکانی یمنی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۵)	مطبوعہ۔ معہ ترجمہ اردو۔
۶۱۱	شرح سراجی (علم میراث) فارسی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۲۰)	(مجہول الاسم)	قلمی
۶۱۲	توضیح المواضع المشکلہ من الکنز وغیرہ (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط
۶۱۳	الکوکب الدُّرّی (عربی) فقہی مسائل کا نحوی مسائل کے ذریعہ استخراج کیا ہے۔ علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے نہایت دلچسپ رسالہ ہے۔	.. .. ..	قلمی بخط قدیم۔ سیاہی غیر مطبوس نوشتہ [illegible]ھ۔
۶۱۴	نصاب الاحتساب (عربی) کشف الظنون میں اسکا مصنف عمر بن محمد بن عوض الشامی لکھا ہے۔ لیکن اخبار الاصفیاء میں اسکو قاضی ضیاء الدین سنامی کی تصنیف بتایا ہے۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط مختلف
۶۱۵	منہاج الوصول الی علم الاصول (عربی) امام غزالی کی معرکۃ الآرا تصنیف کتاب المستصفی	قاضی ناصر الدین بیضاوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱)	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اور علامہ ابی الحسن البصری کی "المعتمد" کا اس میں خلاصہ لکھا ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون اپنے فن کی جلیل القدر تصنیف ہے۔		
۶۱۶	دُرِّ مختار شرح تنویر الابصار (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۳۷)	محمد علاؤالدین حصکفی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۳۷)	قلمی خوشخط۔
۶۱۷	چلپی حاشیہ توضیح (اصول فقہ) عربی۔	علامہ حسن چلپی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۷)	قلمی خوشخط۔
۶۱۸	قنیہ (عربی) فقہ کی مشہور کتاب ہے جسکا اکثر حوالہ آتا ہے۔ اسکا اصل نام قنیۃ المنیہ ہے۔ کشف الظنون میں لکھا ہے "مولے برکلی کہتے ہیں اگرچہ قنیہ کا شمار غیر معتبر کتابوں میں نہیں ہے۔ اور بعض علما نے اپنی کتابوں میں اسکی روایتوں سے استناد کیا ہے۔ لیکن عام طور پر محققین کے نزدیک اسکی روایتیں ضعیف خیال کی جاتی ہیں۔ اس کے مصنف پر معتزلی ہونے کا شبہہ کیا گیا ہے۔"	نجم الدین مختار بن محمود الزاہدی ۶۵۸ھ ۱۲۵۹ء اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی
۶۱۹	مرغینانی شرح ہدایہ ربع اول (عربی)		قلمی خوشخط
۶۲۰	شرح نام حق (فارسی) "نام حق" فقہ کا چھوٹا سا منظوم رسالہ ہے جو ہندوستان اور افغانستان میں عام طور پر مشہور ہے۔ یہ اسکی شرح ہے۔	متن کا مصنف بلخ کے فقہا میں سے ہے۔	قلمی خوشخط۔ جدول طلا
۶۲۱	خزانۃ المفتین (عربی)	حسین بن محمد سمعانی۔ یہ کتاب مصنف علام نے ۷۴۰ھ میں تالیف کی۔	قلمی
۶۲۲	شرائع الاسلام (عربی) مذہب امامیہ کے موافق فقہی مسائل کا بیان ہے۔ اہل تشیع کے نزدیک حلال و حرام کی نہایت معتبر کتاب ہے۔	ابو القاسم الحلی۔ زیادہ تر شیخ مؤید کے لقب سے مشہور ہے۔ مصنف کا پورا نام اسطرح ہے:۔ شیخ نجم الدین ابو القاسم جعفر بن مؤید۔ ساتویں صدی کا عالم متبحر ہے ۶۷۶ھ ۱۲۷۷ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی بخط مختلف۔ یہ مجموعی خوشخط۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
٦٢٣ (الف)	کتاب اصول الکافی (عربی) مذہب امامیہ کی مشہور اور مستند کتاب ہے۔ کتب اربعہ میں سے ہے۔ مصنف علام نے بیس سال اسکی جمع و ترتیب پر صرف کئے۔	محمد بن یعقوب الکلینی الرازی۔ اہل تشیع کے نزدیک رئیس المحدثین کے لقب سے مشہور ہے۔ اسکی جامع الکافی نہایت مستند خیال کیجاتی ہے (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) ٣٢٩ھ ٦٩٣٩ء بغداد میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بمبئی۔
٦٢٣ (ب)	الزہرات الرویہ فی الروضۃ البہیہ (عربی) علم فقہ میں ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
٦٢٤	عضدی شرح مختصر ابن الحاجب (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٥١٣)	" " "	یہ نسخہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی شارح مشکوٰۃ نے ٩٨٩ھ میں اپنے قلم سے لکھا خوشخط بخط نسخ ایضاً حاشیہ میر سید شریف بر مختصر مذکور قلمی بخط نستعلیق از کاتب مذکور۔ چند اوراق بعد کے لکھے ہوئے ہیں۔ کتاب مذکور شاہ عالمگیر کے شاہی کتب خانہ میں رہی ہے اور اسپر کتاب خانۂ شاہی کی مہر ثبت ہے۔
٦٢٥	کتاب المنہاج (عربی) فقہ شافعی کی مشہور اور متداول کتاب ہے۔	علامہ نووی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٦٣٣)	قلمی بخط قدیم۔ سیاہی غیر مطبوس نوشتہ ٨٢٠ھ۔
٦٢٦	دُر مختار نصف اخیر۔ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٥٣٧)	محمد علاؤ الدین حصکفی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٥٣٨)	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔
٦٢٧	مجموعہ رسائل مختلفہ فقہ۔ یہ مجموعہ رسائل ذیل پر مشتمل ہے: (١) فتاوائے بے نظیر در نفی مثل از رسول بشیر و نذیر۔ چھوٹا سا رسالہ ہے۔ بزبان اردو۔ (٢) مسائل خمسہ یعنی مسئلہ تراویح و مسح جوربین وغیرہ (٣) عین الاصابہ فی رفع السبابہ۔ (٤) کشف الحال عن التعزیر بالمال۔ (٥) جواب الاستفسار عن التعامل بالکفار۔		جملہ رسائل مطبوعہ دریک جلد۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۶) تذکرۂ شق القمر۔ (۷) السیف الماضی لمنکر انشقاق القمر فی الماضی ۶ تا ۷ جلد بزبان فارسی۔ (۸) القول المحمود فی اثبات محفل المولود۔ (۹) فیصلۃ العلیم لرفع البہتان العظیم (طلاق ثلاثہ کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے) ہر دو موخر الذکر بزبان اردو۔		
۶۲۸	تاتارخانیہ (عربی) امام عالم بن العلا الحنفی نے محیط برہانی۔ ذخیرہ۔ ظہیریہ وغیرہ سے مفتی بہ مسائل چن چن کر چند جلدوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا جسکا نام اس نے تاتارخانیہ رکھا۔ ابراہیم بن محمد الحلبی مصنف ملتقی الابحر نے اس کو ایک جلد میں خلاصہ کیا جو ابتک تاتارخانیہ کے نام سے مرجع فقہا ہے۔ درمختار وغیرہ میں اکثر اس کا حوالہ ہوتا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی تقطیع خورد۔
۶۲۹	بحر الرائق شرح کنز الدقائق (ربع اول عربی) کنز الدقائق کی نہایت مبسوط شرح ہے لیکن مصنف علام کی عمر نے اسکی تکمیل کیلئے وفا نہ کی اسکے انتقال کے بعد سراج الدین عمر اسکے بھائی نے شرح مذکور کی تکمیل کی اور پھر اسکا اختصار کرکے اسکا نام بحر الرائق کی مناسبت سے نہر الفائق رکھا۔	علامہ ابن نجیم مصری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۶۹)	قلمی۔ جلد ضخیم۔
۶۳۰ (الف)	تلویح حاشیۂ توضیح (اصول فقہ عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۴۴)	" " "	قلمی خوشخط
۶۳۰ (ب)	المحصول فی علم الاصول (عربی) اپنے فن کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ علامہ رازی نے اسکو ۵۸۶ھ میں جبکہ وہ خوارزم میں قیام رکھتے تھے چالیس دن کے عرصے میں تالیف کیا۔	علامہ فخر الدین رازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۶۴)	قلمی۔ محمد بن ابی بکر رازی نے ۱۲۸۳ھ میں یہ نسخہ لکھا۔ سیاہی غیر مطموس۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۳۱	مفتاح الصلوٰة (فارسی) احکام متعلقہ نماز کی جامع کتاب ہے	" " "	مطبوعہ
۶۳۲	مُغتنم الحصول فی علم الاصول (عربی) اصول فقہ کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔	فاضل حبیب اللہ قندہاری۔ بارہویں صدی ہجری کا ایک عالم متبحر ہے مولانا غلام جیلانی مرحوم ایک واسطے سے اُنکے شاگرد تھے۔	قلمی خوشخط جلی قلم۔
۶۳۳	شمونی شرح مختصر (عربی) مختصر الوقایہ کی شرح ہے۔	علامہ شمونی۔	قلمی، خوشخط۔
۶۳۴	سفر السعادۃ (فقہ حدیث۔ فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل (۳۷۱)	علاّمہ مجدالدین فیروزآبادی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل (۳۷۱)	مطبوعہ
۶۳۵	المنسک الاوسط (عربی) حج کے آداب احکام کا بیان ہے۔	علاّمہ رحمۃ اللہ سندھی۔	قلمی سیاہی غیر مطوس۔ نوشتہ ۱۱۵۰ھ۔
۶۳۶	غایۃ الحواشی حاشیۂ شرح وقایہ (جلد اول عربی)	" " "	قلمی
۶۳۷	شرح منظومۂ نسفی (عربی) کشف الظنون میں لکھا ہے۔ "ابوحفص عمر بن محمد بن احمد نسفی مصنف منظومہ کا ۵۳۷ھ ہجری میں انتقال ہوا۔ دس ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر ایک باب میں ایک امام کے اقوال کو جمع کیا ہے کثرت سے اسکی شرحیں لکھی گئیں۔ منجملہ اُنکے ایک شرح موئے خطاب بن ابی القاسم قرہ حصار کی ہے۔ جس کی تالیف سے اس نے ۷۱۷ھ میں بمقام دمشق فراغت حاصل کی۔" موجودہ نسخہ کے سرورق وغیرہ پر جو کچھ لکھا ہے اسکا ماحصل یہ ہے کہ متن کا سن تصنیف ۷۸۰ھ ہے۔ عدد ابیات ۲۶۶۹۔ شرح ۷۱۷ھ میں تصنیف کی گئی۔ عبدالعزیز بن الحسن الیمنی کا مُہر اور دستخط بھی اسکے سرورق پر ثبت ہے۔	(ملاحظہ ہو حاشیۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط قدیم خوشخط۔ سیاہی غیر مطوس۔ عبدالرحمن بن محمود بن محمد عطاری دہلوی نے ۸۷۶ھ میں یہ نسخہ لکھا۔ عبدالعزیز بن حسن یمنی کا دستخط اور اُسکی مُہر بھی اسکے سرورق پر ثبت ہے۔
۶۳۸	شرح مجمع البحرین (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۸۴)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۸۴	قلمی بخط قدیم مصنف کے انتقال سے تھوڑی دیر بعد یعنی ۸۰۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۳۹	عنایہ حاشیہ شرح وقایہ (جلد رابع نصف ثانی عربی)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۰۵)	قلمی
۶۴۰	ایضاً عنایہ حاشیہ شرح وقایہ (حصہ غیر معین۔ ″)	″ ″ ″	″
۶۴۱	ایضاً عنایہ حاشیہ شرح وقایہ (جلد خامس نصف ثانی۔ ″)	″ ″ ″	″
۶۴۲	ایضاً عنایہ حاشیہ شرح وقایہ (جلد غیر معین۔ ″)	″ ″ ″	″
۶۴۳	ایضاً عنایہ حاشیہ شرح وقایہ (جلد ثانی۔ ″)	″ ″ ″	″
۶۴۴	ایضاً عنایہ حاشیہ شرح وقایہ (جلد ثالث۔ ″)	″ ″ ″	″
۶۴۵	معراج الدرایہ شرح ہدایہ۔ (ربع اول۔ ″)	(دیکھو عدد مسلسل ۶۰۶)	قلمی خوشخط گیارہویں صدی ہجری کا خط
۶۴۶	مجمع البرکات (عربی)	″ ″ ″	قلمی
۶۴۷	مجموعۂ مسائل مہمہ (فقہ) فارسی۔	″ ″ ″	قلمی خوشخط۔
۶۴۸	حاشیۂ عضدی (اصول فقہ۔ عربی)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۳)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی مصنف لمعات شرح مشکوٰۃ نے ۹۸۶ھ میں مقام دہلی لکھا۔ یہی نسخہ علامہ محمد ترجیح نے ۱۰۱۱ھ میں اپنے فرزند رشید شیخ نور الحق کو پڑھایا۔ شیخ نور الحق کے فرزند گرامی قدر نے بھی ۱۰۴۴ھ میں اسی نسخہ پر پڑھا اور کئی پشت تک یہ نسخہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے خاندان میں زیر درس رہا۔ ہر ایک مرتبہ جب یہ پڑھا گیا تو اس پر دستخط کئے گئے۔ چنانچہ شیخ نور الحق وغیرہ کے دستخط نوبت بہ نوبت اس پر ثبت کئے گئے ہیں۔
۶۴۹	تکمیل الوضوء (اردو) غسل و مسح رجلین کے مسئلہ پر متانت کے ساتھ تفصیلی بحث کی گئی ہے۔	مولوی محمد حسین خلف میر رجب علی دہلوی	مطبوعہ۔
۶۵۰	شرح البہجۃ الوردیہ (عربی) ضخیم کتاب ہے کتاب النکاح سے شروع ہوئی ہے۔ اس سے پہلے کا حصہ نہیں ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۵۰۴)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۰۴ خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط قدیم ۸۶۷ ہجری میں یہ شرح تصنیف کی گئی اور ۸۸۱ھ میں یہ نسخہ محمد بن عبید اللہ شافعی کے ہاتھ سے لکھا گیا۔
۶۵۱	مجموعۂ ترغیب الصلوٰۃ (فارسی)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	ہر ۳ قلمی خوشخط۔ دریک جلد۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل ہیں:- (۱) ترغیب الصلوٰۃ از محمد بن احمد زاہد۔ (۲) مطلوب خانی۔ (۳) تحفۂ خانی۔ ہر سہ کتب در علم فقہ بزبانِ فارسی۔		
۶۵۲	حاشیہ علامہ تفتازانی علی شرح مقدمۃ ابن الحاجب العضدی (عربی)	علامہ تفتازانی مصنفِ مطول (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۰، ۴۹، ۷۴)	قلمی خوشخط۔ کاغذ قندی نوشتہ سنہ ۱۰۶۶ھ
۶۵۳	شیخ الاسلام حاشیہ تلویح (اصول فقہ عربی)		قلمی
۶۵۴	لائق السمعہ فی تحقیق الجمعہ (عربی) جمعہ کی فرضیت کو ثابت کیا ہے۔	صاحبزادہ میاں گل۔ چکنی کے مشہور بزرگ حضرت محمد عمر کے صاحبزادہ ہیں۔	قلمی۔ نوشتہ سنہ ۱۲۰۶ھ (اصل نسخہ معلوم ہوتا ہے)
۶۵۵	رسالہ مجہول الاسم (مسائل صید۔ فارسی) ہر ایک چیز کا نام جسکا شکار ہو سکتا ہے بہ ترتیب حروف تہجی لکھکر اسکے حِل و حُرمت کا حکم اور اُسکے گوشت کے خواص لکھے ہیں	.. .. ..	قلمی۔
۶۵۶	مُلتقے الابحر (عربی) آسان عبارت میں قدوری، مختار الفتاوےٰ، کنز اور وقایہ کے مسائل کو جمع کیا ہے۔ بعض مسائل ہدایہ اور مجمع البحرین کے بھی اسپر اضافہ کئے ہیں۔ کتب اربعہ کا کوئی مسئلہ ذکر کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ قول اصح پر عموماً تصریح کی ہے اور معتبر قول کو ہمیشہ مقدم رکھا ہے۔ اور اسلئے اس کتاب کو حنفیہ میں کافی شہرت حاصل ہوئی ہے۔ خصوصاً مملکت ترکی میں ایک معتبر متن کی حیثیت سے وہ زیادہ مشہور ہے۔ سنہ ۹۲۳ ہجری میں تالیف کی گئی۔	ابراہیم بن محمد الحلبی۔ حلب میں پیدا ہوا۔ اپنے وطن میں تحصیل علوم کی۔ اپنے زمانے میں فقہ کا امام تھا۔ دار السعادۃ قسطنطنیہ کی جامع سلطان محمد خان میں وہ مدت تک خطیب رہا۔ الفیۂ عراقی کی شرح وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔ سنہ ۹۵۶ھ / ۱۵۴۹ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ محمد بن احمد ارناؤد نے سنہ ۹۸۰ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
۶۵۷	نصاب الاحتساب (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل (۶۱۴)	.. .. ..	قلمی۔ نوشتہ سنہ ۱۰۶۶ھ
۶۵۸	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی) فقط مسائل طلاق پر مشتمل ہے۔	.. .. ..	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
٦٥٩	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی) کتاب الوقف سے کتاب الوصایا تک کے مسائل پر مشتمل ہے۔	" " "	قلمی
٦٦٠	معراج الدرایہ فی شرح الہدایہ (عربی) کتاب الرہن سے آخر کتاب تک کی شرح ہے	(دیکھو عدد مسلسل ٦٠٦)	قلمی۔ جلی قلم۔ تقطیع کلان۔
٦٦١	معدن الحقائق شرح کنز الدقائق (عربی)	" " "	قلمی۔ تقطیع کلان۔ حافظ معاذ بن اخوند الیاس نے یہ نسخہ سنہ ١١٢٢ھ میں لکھا۔
٦٦٢	شیخ الاسلام حاشیہ شرح وقایہ (عربی)	احمد بن یحییٰ بن محمد بن سعد الدین التفتازانی یہ حاشیہ سنہ ٩٠٠ھ میں تالیف کیا گیا۔	قلمی۔
٦٦٣	الوارع العلوم (پنجابی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٥٥٠)	" " "	قلمی خوشخط۔ محمد پارسا نقشبندی پشاوری نے سنہ ١١٥٦ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
٦٦٤	تحفۃ الحسینی (فارسی) تجہیز و تکفین کے مسائل کا بیان ہے۔ لیکن ضمناً اور بہت سے مسائل لکھے ہیں۔		قلمی خوشخط۔ سنہ ١٢٦٣ھ میں مولانا غلام جیلانی نے اپنے خاص اہتمام سے لکھوائی۔
٦٦٥	اصول شاشی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٥٩٢۔		قلمی
٦٦٦	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی)	" " "	قلمی تقطیع خورد جلد ضخیم۔
٦٦٧	مسالک المتقین (فارسی) سلیس نظم میں لکھی گئی ہے۔ مسائل فقہ پر مشتمل ہے۔		قلمی۔ محمد عارف بخاری نے سنہ ١٢١٧ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
٦٦٨	شرح منہاج الوصول الی علم الاصول (عربی) علم اصول فقہ کی جلیل القدر تصنیف ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٦١٥)		قلمی۔ نوشتہ سنہ ١١٩٧ھ
٦٦٩	کتاب الملتقط جلد ثانی (عربی) امام ناصر الدین ابو القاسم محمد بن یوسف حسینی سمرقندی نے سنہ ٥٤٩ھ میں اسکے مسائل جمع کرنے سے فراغت پائی (جسکا سنہ ٥٥٦ھ میں انتقال ہوا ہے) اور سنہ ٦٠٣ ہجری میں	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ نوشتہ سنہ ١١٠٠ھ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	جلال الدین محمود بن الشیخ مجد الدین حسین بن احمد نے اسکے مسائل کو ابواب اور فضول میں ترتیب دیا۔		
۶۷۰	مختصر الصلوۃ (فارسی)	فضل اللہ ماجینی۔ ۸۱۵ھ میں تالیف کی گئی۔	قلمی
۶۷۱	خزانۃ الفتاویٰ جلد اول (فارسی) آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں تالیف کی گئی۔ نوادر مسائل پر مشتمل ہے۔	احمد بن محمد بن ابی بکر الحنفی۔ آٹھویں صدی کے علماء سے ہے۔ (ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)۔	قلمی۔
۶۷۲	المختار للفتویٰ (عربی) فقہ کی متداول کتاب تھی۔ مصنف علام نے ہر ایک مسئلہ کے متعلق امام ابوحنیفہ کا قول نقل کیا ہے۔ خود مصنف نے اسکی ایک شرح لکھی ہے جس میں اُن مسائل کے علل ذکر کئے ہیں۔ اسکے بعد جو فقہ کی کتابیں تصنیف کی گئیں اُن میں اسکا حوالہ آتا ہے۔	فقیہ اجل عبد اللہ بن محمود۔ پورا نام یہ ہے:۔ ابوالفضل مجد الدین عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی ۶۸۳ھ/۱۲۸۴ع میں اسکا انتقال ہوا۔	جمیل بن جلال بن مولانا جمیل الدین لاھسکی نے ۸۷۵ھ میں یہ نسخہ لکھا۔ قلمی بخط قدیم
۶۷۳	غایۃ الحواشی حاشیہ شرح وقایہ (عربی) کتاب الایمان سے شروع ہوا ہے۔	" " "	قلمی خوشخط تقطیع کلاں۔ نوشتہ ۱۲۱۱ھ۔
۶۷۴	مختصر مرغینانی (عربی) ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی مصنف ہدایہ کی تصنیف ہے۔ متن کی حیثیت رکھتا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ) ونیز عدد مسلسل ۴۹۹۔	قلمی بخط قدیم سیاہی غیر مطموس خط کی نوعیت سے آٹھویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔
۶۷۵	جوہرۂ نیرہ شرح قدوری (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۶۰۔	" " "	قلمی۔ نوشتہ ۱۱۸۴ھ
۶۷۶	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی)	" " "	قلمی۔ ضخیم جلد ہے۔
۶۷۷	زیلعی شرح کنز (عربی) کتاب الطلاق سے کتاب الوقف تک کی شرح ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۱)	فخر الدین زیلعی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۸۱)	قلمی۔ نوشتہ ۱۱۲۹ھ
۶۷۸ (الف)	کتاب مجہول الاسم در علم فقہ (عربی) علامہ زین الدین بن علی بن احمد شامی عاملی کی تصنیف ہے	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط۔

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد سلسل
		جس کو اس نے ۱۲۹۹ھ میں تالیف کیا اصل کتاب تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے یہ اسکی ایک جلد ہے۔	
مطبوعہ مصر	یوسف بن سید عبد القادر الحسینی الاسیر۔ زمانۂ حال کے علماء شام میں سے ہے۔ جامع ازہر (قاہرہ) میں تعلیم پائی اور علوم عقلیہ و نقلیہ میں کامل مہارت حاصل کی۔ قسطنطنیہ میں کچھ عرصہ تک دار المعلمین کبرٰے میں عربی ادبیات کا پروفیسر رہا۔ اور ساتھ ہی دائرۂ نظارۃ للمعارف میں رئیس المصححین تھا لیکن آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے بیروت میں واپس چلا آیا۔ رائض الفرائض کا متن اور شرح دونوں اسکی تصنیف ہیں۔ ۱۳۰۷ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	شرح رائض الفرائض (علم میراث عربی) دیار مصریہ میں اسکو شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔	۶۷۸
جملہ مطبوعہ دریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مجموعۂ رسائل مختلفہ۔ یہ مجموعہ حسب ذیل رسائل پر مشتمل ہے:۔ (۱) دُرر المسائل۔ یہ حقیقت میں مولوی محمد ایوب پشاوری کے مختلف پندرہ رسالوں کے مجموعہ کا نام ہے جن میں سے ہر ایک رسالہ میں کسی اہم مسئلہ شرعی کے مالۂ و ماعلیہ پر بحث کی گئی ہے۔ مثلاً اثبات میلاً ظہر احتیاطی۔ توبۂ زندیق۔ اخفاء آمین وغیرہ وغیرہ۔ جملہ بزبان عربی۔ (۲) تائید الاسلام از مولوی غلام احمد قصوری۔ اثبات حقانیت قرآن کریم و مذہب اسلام بمقابلہ مسیحیین۔ بزبان اردو۔ اچھا قابل دید رسالہ ہے۔ (۳) مجموعہ تحذیر الاخوان من لبتۃ الکذابین اہل الایمان	۶۷۹

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مولوی عبدالرب نامی ایک فاضل نے مُباحثۂ لورڈ بیری کے بعد ملّا صاحب کوٹہ کی تائید میں لکھا ہے۔ مطالب نفیسہ پر مشتمل ہے۔ ساتھ ہی ایک رسالہ وجوب تقلید کے موضوع پر لکھا ہے۔ بزبان فارسی (۴) الکلام السدید فی العمل بالقرآن المجید۔ ایک محقق عامل بالقرآن کے لئے قابل دید رسالہ ہے۔ بزبان فارسی۔ (۵) ہدایۃ المسلمین۔ تنباکو نوشی کے مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے۔ ایضاً بزبان فارسی۔ (۶) الدّر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید از محمد بن علی شوکانی۔ بزبان عربی۔		
۶۸۰	رسالۂ حرمت ذبیحہ لغیر اللہ (فارسی) ذبائح لغیر اللہ کے موضوع پر محققانہ اور مبسوط بحث لکھی ہے۔	ابوالفضل مولوی محمد وجیہ صدیقی۔	مطبوعہ کلکتہ۔ چھاپہ آہنین۔
۶۸۱	ہدایہ نصف ثانی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۹۹۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۹۹)	قلمی۔ ملا میر محمد نے [illegible] میں بمقام سمرقند یہ نسخہ لکھا۔
۶۸۲	فاتح شرح قدوری (عربی) اگرچہ ایسی کتابیں بظاہر چنداں اہمیت نہیں رکھتی ہیں لیکن فقہاء کی نظروں میں غالباً اس کو معتد بہ اہمیت حاصل ہے۔	" " "	قلمی
۶۸۳	مجموعۂ رسائل مولوی عبدالحی (عربی) اس مجموعہ میں ذیل کے پانچ رسائل ہیں:- (۱) ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان۔ (۲) ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعۃ رمضان۔ (قضاء عمری وغیرہ کے بدعت ہونے کا حال لکھا ہے) (۳) آکام النفائس فی اداء الاذکار بلسان الفارس (۴) زجر الناس علے انکار اثر ابن عباس۔ (۵) الانصاف فی حکم الاعتکاف۔	مولوی عبدالحی لکھنوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶۹)	جلد مطبوعہ در یک جلد۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۶۸۴	دلیل الطالب علی ارجح المطالب (فارسی) اس کتاب میں ایک سو اکاسی مسائل پر محققانہ اور مبسوط بحث لکھی ہے۔ ہر ایک مسئلے کا جواب گویا ایک مستقل رسالہ ہے۔ نہایت ہی مفید تصنیف ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ۔
۶۸۵	مولوی یعقوب حاشیہ حسامی (عربی)		قلمی
۶۸۶	فرائض الاسلام (عربی) ارکان خمسہ کے فرائض کو ایک نئی طرز پر لکھا ہے قابل دید رسالہ ہے۔	علامہ محمد ہاشم سندھی ساکن ٹھٹھہ۔	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۶۸۷	مجموعہ منتظمہ (عربی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں (۱) منتظمیہ شرح خلاصہ کیدانیہ۔ از محمد منتظم بن شاہ سلیمان بن عالم شاہ بن شیخ المشائخ حضرت شاہ اویس۔ قلمی بخط مؤلف۔ باریک قلم خوشخط۔ (۲) غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی۔ از ابراہیم بن ابراہیم الحلبی۔ بخط محمد منتظم مذکور خوشخط باریک قلم۔ نوشتہ ۱۱۳۵ھ۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
۶۸۸	مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق (عربی) ۱۴۶ ورق شروع سے ناقص ہیں۔		قلمی۔ ملا محمد عمر کاتب نے ۱۱۹۵ھ میں بمقام کابل لکھا۔
۶۸۹	نجات المؤمنین (فارسی) فقہ۔ عقائد اور اخلاق کے ضروری مسائل کو منظوم کیا ہے	مولانا عبدالنبی جامی اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں تھا۔	قلمی
۶۹۰	حسامی (علم اصول عربی) اصول فقہ حنفی کا مشہور اور متداول متن ہے۔		قلمی۔ محشے چوب قلم۔ نوعیت خط اور طرز حاشیہ نویسی کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ عبدالسلام ہلالی اموی نے یہ نسخہ ۱۰۹۳ھ میں لکھا۔
۶۹۱	مختصر الشافعی (عربی) غالباً یہ وہ مختصر ہے جو مختصر المزنی کے نام سے مشہور ہے۔ مصنف کا نام اسمٰعیل بن یحییٰ مزنی ہے جس کا ۲۶۴ھ میں انتقال ہوا۔ مزنی پہلا وہ شخص ہے جس نے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ خوشخط۔ تقطیع خورد۔ ناتمام نسخہ۔ ڈھائی سو سال پیشتر کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مذہب شافعی کے مسائل کو کتاب میں مدون کیا۔ شافعیوں میں اسکے مختصر کی نہایت شہرت ہے۔ اور اسکی بیسیوں شرحیں لکھی گئی ہیں۔		
۶۹۲	مُنیۃ المصلی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۴	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۴)	قلمی بخط نستعلیق۔ سیاہی غیر مطموس۔ نوشتہ ۱۱۸۰ھ۔
۶۹۳	مجموعۂ فقہ ہندی و ترتیب الصلوۃ (اُردو)	" " "	مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۵ھ۔
۶۹۴	کتاب الحیض (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۹۹۔	" " "	ایک ۵۷ سالہ بوڑھے نے ۱۱۴۴ھ میں لکھی ہے !!۔
۶۹۵	صلوۃ طاہریہ (عربی) ایک چھوٹا سا رسالہ جو بالکل خلاصہ کیدانی کی طرز پر لکھا گیا ہے	نعمۃ اللہ بن طاہر النہروانی۔	قلمی۔
۶۹۶	مجموعۂ زاد الفقیر۔ اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں:۔ (۱) زاد الفقیر از علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ بن محمد بن الشیخ زین الدین الشہیر بابن الہمام۔ (عدد مسلسل ۵۰۷) مشتمل بر احکام صلوۃ۔ بزبان عربی) (۲) دعوۃ الحق از شیخ عبد الحق محدث دہلوی مشتمل بر اوراد و اذکار معمولہ شیخ مذکور۔ بزبان فارسی۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی
۶۹۷	حاشیۂ قدوری مجہول الاسم (عربی)	" " "	قلمی بخط نسخ۔ خوشخط بد رجۂ اوسط
۶۹۸	مجموعۂ فتاوٰے عزیزی (اردو) شاہ عبد العزیز کے فارسی میں لکھے ہوئے فتوؤں کا مجموعہ ہے۔ یہ اسکا اردو میں ترجمہ ہے۔	" " "	مطبوعہ
۶۹۹	مجموعۂ فتاوٰے امدادیہ۔ (اردو) مولوی محمد اشرف علی تھانوی مصنف تفسیر بیان القرآن کے فتوؤں کا مجموعہ ہے	مولوی محمد اشرف علی تھانوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۷)	مطبوعہ
۷۰۰	اسرار العارفین (فقہ و اخلاق۔ افغانی)	" " "	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	پشتو کی منظوم کتاب ہے۔ فقہ و اخلاق کے مسائل پر مشتمل ہے۔ جابجا آیتوں اور حدیثوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بہیئت مجموعی اچھی لکھی گئی ہے۔		
۷۰۱	اعلام اہل العصر فی احکام رکعتی الفجر (عربی)		مطبوعہ۔ تقطیع کلاں۔
۷۰۲ لغایت ۷۰۴	الحقوق والفرائض ہر سہ حصص (اُردو) مصنف علّام نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پر ایک تفصیلی نظر کی ہے۔ مختلف حقوق کے لئے جداگانہ عنوان قائم کرکے پہلے اُسکے متعلق آیتیں اور حدیثیں معہ ترجمہ اردو لکھی ہیں۔ اسکے بعد اسکے تمام مالہٗ و ما علیہ کو محققانہ انداز سے بیان کیا ہے۔ نہایت ہی مفید اور قابل قدر تصنیف ہے۔ زبان کی لطافت کے لئے مُصنف کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔	مولوی نذیر احمد خان دہلوی۔ شمس العلماء مولوی نذیر احمد خان دہلوی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔ زمانۂ حال کا ایک کثیر التصانیف علّامہ ہے۔ اسکی قابلیت کا حال اسکی تصانیف کا تبصرہ پڑھنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ آپکی تمام تر تصنیفات اُردو زبان میں ہیں۔ اور اُردو لٹریچر کی جان ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے گورنمنٹ کے حکم سے مجموعۂ قوانین تعزیرات ہند کا اردو میں ترجمہ کیا۔ قانونی اصطلاحات لٹریچر کا نہایت اہم جزو ہوتے ہیں۔ اور اُن کے وضع کرنے میں انتہائی احتیاط۔ نکتہ رسی اور اعلیٰ ترین ادبی قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن مولانائے ممدوح نے انگریزی اصطلاحاتِ قانون کو اس خوبی کے ساتھ اُردو کے سانچے میں ڈھالا کہ اگر خود اُردو میں اصل کتاب تصنیف کی جاتی تو امید نہیں کہ اس سے بہتر ہوسکتی۔ تقریباً ساٹھ سال ہوئے یہ ترجمہ کیا گیا تھا۔ لیکن آج بھی باایں ہمہ ترقیٔ ادبیات اور وسعتِ قانون اس میں اصلاح کی گنجائش پیدا نہیں ہوئی۔ مولانا کی وضع کردہ اصطلاحات استحصال بالجبر۔ خیانت مجرمانہ۔ ازالہ حیثیت عرفی۔ اقدام جرم۔ ارتکاب جرم وغیرہ وغیرہ سیکڑوں قانونی الفاظ ملک میں اس سرے سے اُس سرے تک اسطرح پھیل گئے ہیں	مطبوعہ خوشخط۔ لکھائی چھپائی نفیس۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		کہ ایک جاہل شخص بھی آج ان کو بے تکلف استعمال کرسکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ضابطۂ فوجداری۔ قانون اسٹامپ اور قانون انکم ٹیکس کا بھی مولانائے ممدوح نے ترجمہ کیا جو ابتک رائج ہے۔ مولانا موصوف پہلے وہ شخص تھے جنہوں نے تعلیم مستورات کے سلسلے میں آج سے چالیس سال پیشتر مرآۃ العروس کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی یہ کتاب ایک قصے کی صورت میں ہے جس میں اکبری و اصغری دو بہنوں کے واقعاتِ زندگی کے پردہ میں حیاتِ منزلی اور خانہ داری کے تقریباً تمام مسائل کی تعلیم دی ہے۔ گورنمنٹ نے اس پر مصنف کی حوصلہ افزائی کی اور ایکہزار روپیہ انعام دیا۔ مرآۃ العروس کے ہم مقصد انہوں نے چند اور کتابیں مثلاً بنات النعش توبۃ النصوح محصنات وغیرہ بھی لکھیں۔ جس میں بعض علمی اور مذہبی مضامین کو نہایت آسان۔ دلچسپ اور مؤثر پیرائے میں بیان کیا ہے۔ یہ سب کتابیں گورنمنٹ اور پبلک میں مقبول ہوئیں۔ خصوصاً توبۃ النصوح ادبی حیثیت سے ایک مستند تصنیف کا درجہ رکھتی ہے۔ ابن الوقت۔ رؤیائے صادقہ۔ افسانہ مبتلا مولانا کی وہ کتابیں ہیں جو افسانہ کی صورت میں لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے آخر الذکر تعددِ ازدواج کی معاشرتی خرابیاں دکھاتی ہے اور مقدم الذکر دونوں کتابوں میں جدید تعلیم یافتہ گروہ جو اعتراضات مذہب پر کرتے ہیں انکو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مولانائے مرحوم نے ۱۸۸۸ء میں ہمارے فیشن پرستوں اور انکے اور انگریزوں کے	

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		باہمی تعلقات کا جو نقشہ کھینچا تھا وہ خفیف تغیر کے ساتھ اس وقت بھی صحیح ہے۔ مولانا نے اپنے آخری حصۂ عمر میں قرآن شریف کا بامحاورہ اُردو میں ترجمہ کیا۔ اور ضروری تعلیقات کے ساتھ اسکو شائع کیا جو اُن تمام ترجموں سے بہتر شمار کیا گیا ہے جو اس سے پہلے ہو چکے تھے اور جس کو ہندوستان بھر میں نہایت مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ نیز انہوں نے الحقوق و الفرائض کے نام سے ایک ضخیم کتاب تالیف کی (دیکھو خانۂ کیفیت عمومیہ) ساری کتاب ابتدا سے انتہا تک دلچسپیوں کا ایک سلسلہ ہے اور پبلک کا موجودہ مذاق جو علمی مسائل میں بھی لطفِ زبان تلاش کرتا ہے اسکے مطالعہ سے وحشت نہیں کرتا۔ کتاب الاجتہاد ایک اور معرکۃ الآرا کتاب ہے جس میں مذہب اسلام کی حقانیت عقلی طور پر نہایت دلچسپ پیرایے میں ثابت کی گئی ہے۔ (مولانا کی تمام تصنیفات کتب خانہ ہذا کے شعبۂ کتب اُردو میں موجود ہیں) مولانائے ممدوح کا جتنا زورِ قلم میں پایا جاتا ہے اُتنا ہی اثر بلکہ اس سے بڑھکر اُنکی زبانی تقریروں میں ہوتا تھا۔ وہ ہندوستان بھر میں ایک مسلّم لکچرار اور سپیکر تھے۔ ان کے لکچروں کا مجموعہ ایک کتاب کی صورت میں چھپ چکا ہے۔ جس کو محبانِ ادبیات نہایت شوق اور دلچسپی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ مولانا نذیر احمد کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔	

علم کلام

دولتِ عباسیہ کے عہد میں جب یونان اور فارس کے علمی ذخیرے عربی زبان میں آئے۔ اور تمام قوموں کو مذہبی مباحث میں آزادی دی گئی تو اسلام کو ایک بڑے خطرے کا سامنا پیش آیا۔ پارسی۔ عیسائی۔ یہودی اور زنادقہ ہر طرف سے اٹھ کھڑے ہوئے اور عقائد و مسائلِ اسلام پر اس بے باکی سے نکتہ چینیاں کیں کہ ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے اعتقاد متزلزل ہو گئے۔ اگرچہ یہ ممکن تھا کہ نہایت آسانی کے ساتھ اُن کی زبانیں حکومت کے ذریعہ بند کر دی جائیں لیکن مسلمانوں کی آزاد خیالی نے اس ننگ کو گوارا نہ کیا کہ قلم کا جواب تلوار سے دیا جائے۔ عُلمائے اسلام نے نہایت شوق اور محنت سے فلسفہ سیکھا اور جو ہتھیار مخالفین نے اسلام کے مقابلے میں استعمال کئے تھے انہیں سے ان کے وار رد کئے۔ بالفاظِ دیگر انہیں کے مسلّمات سے اُن کے اعتراضات اور دلائل کا ابطال کیا۔ یہی علمی کارنامے ہیں جن کا نام علم کلام رکھا گیا ہے۔ علم کلام کی حقیقتاً دو جداگانہ قسمیں تھیں۔ ایک وہ جو خاص اسلامی فرقوں کے باہمی اختلاف سے پیدا ہوا۔ دوسرا وہ جو فلسفہ کے مقابلہ کے لئے ایجاد ہوا۔ امام غزالی کے زمانے تک دونوں بالکل الگ الگ رہے امام غزالی نے اختلاط کی بنیاد ڈالی۔ امام فخر الدین رازی نے ترقی دی اور متأخرین نے اسقدر خلط بحث کر دیا کہ فلسفہ کلام اور اصول عقائد کا ایک دوسرے سے امتیاز کرنا دشوار ہو گیا۔ متأخرین کا علم کلام ان سب باتوں کا معجون مرکب ہے سب سے پہلا شخص جس نے علم کلام کو ایک فن کی شکل میں مدوّن کیا اور اس پر ایک معرکۃ الآراء کتاب لکھی ابوالہذیل علاف ایک معتزلی علامہ ہے جس کا ۲۳۵ھ مطابق ۸۴۹ء میں انتقال ہوا۔ علمائے متکلّمین (ماہرانِ علم کلام) کے تین مشہور فرقے ہیں:- (۱) اشاعرہ جو امام ابوالحسن اشعری کی پیروی کرتے ہیں۔ (۲) ماتریدیہ جو شیخ ابوالمنصور ماتریدی کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ یہ دونوں فرقے اہل سنۃ والجماعۃ شمار کیے جاتے ہیں۔ تیسرا فرقہ معتزلہ کا ہے جو ان دونوں سے اصولی اختلاف رکھتا ہے اور جس پر فلسفہ اور عقل پرستی کا رنگ غالب ہے۔ چونکہ امام غزالی اور فخر الدین رازی نے جو علم کلام کے دو چمکتے ہوئے آفتاب و مہتاب ہیں اشاعرہ کا پہلو لیا ہے اور اپنی تصنیفات میں انہی کے مسائل کی تائید کی ہے اسلئے ان کا علم کلام نہایت مقبول ہوا۔ اور اس کے مقابلے میں دونوں مؤخر الذکر فرقے فروغ نہیں حاصل کر سکے۔

نوٹ۔ جو کتابیں شیعہ اور سنّی کی بحث کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ نیز وہ رسالے یا رسائل کے مجموعے جن میں تقلید و عدم تقلید کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے اسی عنوان کے تحت میں درج کی گئی ہیں۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۴۰۵	الملل والنحل للشہرستانی (عربی) اس کتاب کے دو حصے ہیں - پہلے حصہ میں تمام اسلامی فرقوں کے پیدا ہونے اور ترقی پانے کی تاریخ لکھی ہے - ساتھ ہی اُن کے معتقدات اور مسائل مہمہ نہایت تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں - دوسرے حصہ میں تمام غیر مذاہب کی تاریخ لکھی ہے - اور خصوصاً حکمائے یونان کا حال نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے - بقول علامہ شبلی حکمائے یونان میں سے ایک ایک کے فلسفہ کا خلاصہ اس تحقیق اور جامعیت سے لکھا ہے کہ پڑھکر حیرت ہوتی ہے - اس کتاب کو یورپ نے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا چنانچہ سنہ ۱۸۵۱ء میں ڈاکٹر ہاربروکر نے اسکا لاطینی ترجمہ شائع کیا - فرنچ زبان میں بھی اسکا ترجمہ کیا گیا اور اصل عربی کے ساتھ اسکو چھاپا گیا - انگریزی وغیرہ زبانوں میں بھی اسکا ترجمہ ہوا ہے - علامہ ابن حزم کی الملل والنحل اور اس میں یہ فرق ہے کہ اول الذکر میں ہر ایک باطل عقیدے کا رد بھی ساتھ لکھا ہے لیکن مؤخر الذکر میں صرف عقیدہ نقل کیا ہے -	ابو الفتح محمد بن ابی القاسم عبد الکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی - فقہ اور کلام میں عالم متبحر تھا - فقہ کو احمد خوافی اور ابو نصر قشیری وغیرہ سے حاصل کیا - اور علم کلام کی تحصیل کے لئے ابو القاسم انصاری کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا - حدیث سے بھی بے بہرہ نہیں تھا - نیشاپور میں علی بن احمد مدینی سے حدیث سنی جو ایک مشہور محدث ہیں - ابو سعید عبد الکریم السمعانی نے متعدد حدیثیں شہرستانی سے روایت کی ہیں - اسکا حافظہ نہایت قوی تھا اور گفتگو کا طریقہ بہت اچھا جانتا تھا - امام ابو الحسن اشعری کے طریقۂ کلام کا اس نے نہایت دقیق نظر سے مطالعہ کیا اور اسکے اصول و فروع پر کامل عبور حاصل کیا - اسکی اکثر تصنیفات مذہب اور کلام کے موضوع پر ہیں - مصارعات الفلاسفہ اسکی وہ کتاب ہے جس میں اس نے الٰہیات کے سات معرکۃ الآرا مسائل پر فلسفیانہ مباحث لکھے ہیں - نہایۃ الاقدام فی علم الکلام - مناہج الفلاسفہ وغیرہ اسکی تصنیف ہے - سنہ ۵۱۰ھ میں بغداد میں آیا اور تین سال تک وہاں رہ کر بڑا نام پیدا کیا - شہرستان اسکا مولد اور مدفن ہے جو خوارزم اور نیشاپور کے درمیان واقع ہے - سنہ ۵۴۸ھ میں اسکا انتقال ہوا -	قلمی - خوشخط - جدول طلائی سنہ ۹۵۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ -
۴۰۶	ایضاً الملل والنحل شہرستانی (عربی)		مطبوعہ باریک قلم
۴۰۷ لغایت ۴۱۱	کتاب الفصل فی الملل والنحل (عربی) تمام عقائد باطلہ کی نہایت پُرزور دلائل سے تردید لکھی ہے - موجودہ توریت اور انجیل کے مناقضات کو نہایت تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے - ہر ایک فرقے کے عقائد پر	علامہ ابن حزم - پورا نام :- ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم - اسکا اصل فارس سے ہے اسکے اسلاف ترک وطن کر کے اندلس چلے گئے تھے - علامہ کا مولد اور مسکن اندلس کا مشہور شہر قرطبہ ہے - اسکو فنون عربیہ علوم و معارف دینیہ	مطبوعہ مصر - کاغذ چھپائی نہایت عمدہ - حاشیہ پر علامہ شہرستانی کی الملل والنحل چھاپی گئی ہے جس سے کتاب کی اور بھی قدر بڑھ گئی ہے

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	بسط کے ساتھ تبصرہ کیا ہے۔ نہایت ہی معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔	اور حقائق فلسفیہ پر کامل ترین عبور حاصل تھا۔ وہ اور اُسکے والد وزارت کے جلیل القدر عہدے پر فائز تھے۔ بااین ہمہ اسکی تواضع اور اسکا زہد ضرب المثل تھا۔ بقول ابن خلکان پہلے وہ شافعی المذہب تھا پھر اہل ظاہر کا مذہب اختیار کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک ذی بصیرۃ محقق تھا اور اسکی تمام تصنیفات نہایت محققانہ انداز پر لکھی گئی ہیں۔ اس نے اکثر علوم میں معرکۃ الآرا کتابیں لکھی ہیں۔ وہ اکثر علماً متقدمین پر اُنکے عقائد کی تنقید کرتا تھا۔ اور اس کے طعن وتشنیع سے بہت کم ائمہ سلامت رہے ہیں۔ ابوالعباس بن یوسف کا قول ہے کہ حجاج بن یوسف کی تلوار اور علامہ ابن حزم کی زبان ایک جیسی تھیں۔ ۴۵۶ھ / ۱۰۶۴ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۷۱۲	**دبستان مذاہب** (فارسی) مختلف مذاہب اور فرقوں کا مختصر حال اور اُن کے عقائد لکھے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مصنف کا مقصد اکبر بادشاہ کے اس جدید مذہب کے لئے مواد بہم پہونچانا تھا جسکا وہ خود موجد تھا اور جسکو وہ تمام دنیا میں رائج کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی کتاب کو ایک طویل الذیل باب سے شروع کیا ہے جس میں کہ اس نے مہا بادیوں کے مذہب کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے جو عقلاء کے نزدیک مجموعہ خرافات ہے۔	موبد شاہ۔ یہ شخص اصل میں گبر تھا جو بعد میں مسلمان ہوگیا۔ اکبر بادشاہ کے عہد میں تھا۔ اور اسی کو خوش کرنے کے لئے اس نے یہ کتاب لکھی ہے۔	قلمی خوشخط۔
۷۱۳	**ایضاً دبستان مذاہب**۔ (فارسی)		مطبوعہ تقطیع خورد۔
۷۱۴	**مجموعۂ رسائل صدیق حسن خان** (فارسی) (عقائد وغیرہ میں) یہ مجموعہ مفصلہ ذیل رسائل پر مشتمل ہے:۔ (۱) بغیۃ الرائد فی شرح العقائد۔ فارسی۔	**نواب صدیق حسن خان** (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	جلد مطبوعہ در یک جلد

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۲) قطف الثمر فی عقیدۃ اہل الاثر۔ (۳) الادراک لتخریج احادیث ردّ الاشراک۔ (۴) الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح۔ ہر سہ عربی۔ (۵) الاحتواء فی مسئلۃ الاستواء۔ اردو۔ (۶) حصول المامول من علم الاصول۔ عربی۔ (۷) افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ فارسی (۸) الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ۔ عربی۔ (۹) رحلۃ الصدیق الی البیت العتیق۔ (مسائل حج وزیارت مدینہ کا ذکر ہے) (۱۰) ثمار التنکیت فی شرح ابیات التثبیت۔ (علامہ سیوطی نے احوال قبر کے متعلق ایک قصیدہ عربی زبان میں لکھا ہے جسکی یہ فارسی شرح ہے) (۱۱) مثیر ساکن الغرام الی دار السلام (جنت کا حال لکھا ہے) عربی۔ (۱۲) حل سوالات مشکلہ۔ فارسی (چند مختلف مسائل کا جواب لکھا ہے۔) (۱۳) ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل۔ (کچھ اوپر ایک سو مسائل کا جواب ہے، ۵۴۰ صفحوں کی کتاب ہے) فارسی۔ (۱۴) سلسلۃ العسجد فی مشائخ السند۔ (اسکے اخیر میں مؤلف نے اپنے کتب خانہ کی ایک مفصل فہرست لکھی ہے) جملہ مطبوعہ دریک جلد۔		
۷۱۵	مجموعۂ البلاغ المبین۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں:۔ (۱) البلاغ المبین۔ بزبان فارسی۔ منسوب بہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی در ابطال عقائد گور پرستان۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۲) شافیہ ترجمہ اردو حمویہ از علامہ ابن تیمیہ درمسئلہ استوا علی العرش۔ (۳) کتاب الصلوۃ لابن القیم فی تکفیر تارک الصلوۃ		
۷۱۶	مائۃ مسائل (فارسی) شرک اور بدعت کے موضوع پر پورے ایک سو مختلف سوالات کا محققانہ جواب ہے رسالہ میں ہر ایک مسئلہ کتب فقہیہ کی رو یا ست سے ثابت کیا گیا ہے۔ بندگانِ توحید کیلئے اسکا مطالعہ نہایت مفید ہے۔	مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے نواسے ہیں جو حدیث اور تفسیر کا مشہور خاندان ہے۔ اور جنہوں نے ہندوستان میں توحید اور اتباع سنت کی روشنی پھیلائی ہے۔	مطبوعہ
۷۱۷	مجموعہ رسائل توحید (عربی معہ ترجمہ اردو) اس مجموعہ میں تین رسالے ہیں۔ (۱) الدر النضید فی اخلاص التوحید۔ از علامہ شوکانی یمنی معہ ترجمہ فارسی۔ (۲) تجرید التوحید از احمد بن علی المقریزی معہ ترجمہ اردو۔ (۳) مجموعۃ الاقاویل فی رد اہل الشرک والتاویل۔ معہ ترجمہ اردو۔ (مؤخر الذکر رسالہ کتب مختلفہ کا انتخاب ہے۔)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	جلد مطبوعہ در یک جلد۔
۷۱۸	مجموعۂ اکلیل الکرامہ (عربی) اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں:۔ (۱) اکلیل الکرامہ فی تبیان مقاصد الامامہ۔ (امامت کا مسئلہ شیعہ اور سنی کے درمیان بڑا ہی معرکۃ الآرا مسئلہ ہے۔ اس رسالہ میں مسئلہ امامت کے مالہ و ما علیہ پر مفصل بحث کیگئی ہے) (۲) العبرہ مما جاء فی الغزو والشہادۃ والہجرہ۔ (۳) الاذاعہ لما کان وما یکون بین یدی الساعہ (ہر سہ بزبان عربی از نواب صدیق حسن خان)	نواب صدیق حسن خان۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	جملہ مطبوعہ۔ خوشخط جلی قلم۔
۷۱۹	ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء۔ (فارسی) خلفاء اربعہ کی ترتیب خلافت پر نہایت	شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۲)	مطبوعہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مفصل اور مبسوط محققانہ مدلّل بحث کی ہے حضرت عمر کے مجتہدات کو خصوصیت کے ساتھ موضوع بحث ٹھہرایا ہے۔ اور اسپر ایک معرکۃ الآرا مضمون لکھا ہے۔ امامت و خلافت کے مسئلہ پر اپنے ڈھنگ کی عدیم المثال کتاب ہے۔		
۷۲۰	شرح عقائد النسفی (عربی) متن کا مصنف نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد النسفی ہے۔ (نسف ماوراء النہر میں ایک گاؤں کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے) جو ایک مشہور و نامور عالم ہے۔ علامہ مرغینانی مصنف ہدایہ کا استاذ ہے۔ (دیکھو عدد مسلسل ۴۹۹) فقہ میں منظومۃ النسفی اسی کی تصنیف ہے۔ (دیکھو عدد مسلسل ۶۳۷) ۵۳۷ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ عقائد النسفیہ میں اس نے اشاعرہ کے مسلّمہ مسائل اعتقاد کو نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ لکھا ہے علامہ تفتازانی نے اسکی ایک شرح لکھی ہے جس میں ہر ایک عقیدہ کا علم کلام کے اصول پر ثبوت دیا ہے اور اقوال مخالف کا ابطال کیا ہے۔ متن کی طرح بہت مقبول ہوئی ہے۔ مشرق سے مغرب تک اہل سنت کی درسگاہوں میں شرح عقائد نسفی نصاب تعلیم میں داخل ہے۔	علامہ تفتازانی شارح ہے۔ پورا نام اسطرح ہے ملا سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی۔ تفتازان صوبۂ خراسان میں ایک گاؤں کا نام ہے جو علامہ کا مولد ہے۔ اپنے زمانے کا عالم متبحر تھا مطوّل شرح تلخیص اسکی مشہور تصنیف ہے۔ کشاف وغیرہ پر حاشیئے لکھے ہیں۔ اپنی عمر کے آخری حصہ میں اس نے تیمور لنگ کی ملازمت اختیار کی اور سمرقند میں اسکا انتقال ہوا۔ ۷۹۱ھ / ۱۳۹۰ء سن وفات ہے (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۹۹)	مطبوعہ مجتبائی محشّٰی۔ ساتھ ہی شرح عقائد کی حدیثوں کا مخرج معلوم کرنیکے لئے "احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد" کا رسالہ چھاپ دیا گیا ہے۔
۷۲۱	ایضاً شرح عقائد النسفی (عربی)	" " "	قلمی خوشخط۔
۷۲۲	ایضاً شرح عقائد النسفیہ (عربی) ساتھ ہی آخر کتاب میں ایک رسالہ ہے جس کا نام تحفۃ السالکین ہے اور جس میں طریقہ مجددیہ کے آداب بتائے ہیں۔	" " "	قلمی خوشخط۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۷۲۳	حاشیۂ عقائد جلالی (عربی)		قلمی۔
۷۲۴	شرح تجرید العقائد مقصد اوّل (عربی) تجرید العقائد محقق نصیر الدین طوسی نے لکھی ہے۔ (چونکہ محقق دوانی نے شرح تجرید کا ایک نہایت محققانہ حاشیہ لکھا ہے اسلئے اسکا تذکرہ لکھا جاتا ہے۔ محقق موصوف کا نام محمد بن اسعد دوانی ہے۔ دوان ایک گانوں کا نام ہے جو گازرون کے مضافات میں ہے اور علامہ مذکور کا مولد اور مرقد ہے۔ وہ شافعی المذہب تھا۔ علوم عقلیہ میں اسکا تبحر اظہر من الشمس ہے۔ ادبیات اور علوم شرعیہ میں بھی کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ اکثر علوم کی تحصیل اپنے والد سے کی جس نے اپنے عہد کے اجلۂ علمائے سے اخذ کیا تھا۔ چنانچہ حدیث میں وہ محدث شرف الدین عبد الرحیم الجرہی اور شمس الدین محمد الجزری مصنف حصن حصین کا شاگرد تھا۔ فقہ جمال الدین محمود بن ابی الفتح سے پڑھی تھی اور عقلیات میں سید شریف جرجانی اسکے اُستاد تھے۔ علاوہ اپنے والد کے دوسرے علما اعلام سے بھی استفادہ کیا چنانچہ حافظ ابن حجر سے بلا واسطہ حدیث کا سماع اسکو حاصل ہے۔ اسلئے حلقۂ تدریس میں روم اور خراسان اور ماوراء النہر تک کے طلاب فیضیاب ہوتے تھے۔ شرح التجرید للقوشجی اور شرح مطالع پر حاشیئے لکھے ہیں جن میں اپنے مُعاصر علامہ صدر الدین شیرازی کی تحقیقات پر تنقید کی ہے۔ اور اکثر مباحث میں میدان اسکے (محقق دوانی کے) ہاتھ رہا ہے۔	علامہ نصیر الدین طوسی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ ابو جعفر محمد بن محمد نصیر الدین طوسی۔ نہایت نامور فلاسفر اور ہیئت دان ہے۔ طوس علامہ کا مولد ہے جو آجکل مشہد کے نام سے مشہور ہے۔ اگرچہ وہ ایک شیعہ تھا لیکن اس میں شک نہیں کہ ایران نے جتنے علماء پیدا کئے ہیں اُن سب میں وہ زیادہ محقق اور جامع عالم تھا۔ یونانی زبان میں وہ اچھا ماہر تھا اس نے اقلیدس کی کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا ہے جس میں اس نے اکثر شکلوں کے دو دو یا تین تین یا زیادہ ایسے ثبوت دئے ہیں جو اصل مصنف کے ثبوتوں سے بالکل مختلف ہیں۔ (اقلیدس ہذا کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ میں موجود ہے جسکی شکلوں کی صفائی اور نفاست قابل دید ہے) اس نے المجسطی کو بھی عربی لباس میں جلوہ گر کیا۔ اور اسکی مشکلات پر عالمانہ تعلیقات لکھے۔ علم ہیئت اور فلسفہ پر اسنے کئی ایک محققانہ کتابیں لکھیں۔ علم مثلث کو ایک مستقل فن کی صورت میں اسی نے مدون کیا۔ علاؤ الدین محمد نے جو حسن بن صباح کی نسل میں سے تھا اسکو خراسان کے پہاڑوں میں گرفتار کیا جبکہ وہ زمانے کے جور و تشدد سے تنگ آکر مارا مارا پھر رہا تھا۔ علاؤ الدین نے اسکو اپنا وزیر بنایا لیکن ساتھ رہنے پر مجبور کیا۔ اسی زمانہ میں اس نے اخلاق پر ایک نہایت عمدہ کتاب لکھی جو اخلاق ناصری کے نام سے مشہور ہے اور جس کا ماخذ ابو محمد مکی کی کتاب الطہارۃ ہے ہلاکو خان نے بالآخر اسکو وہاں سے نجات دلائی	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	شرح عقائد عضدیہ۔ شرح ہیاکل النور۔ شرح التہذیب فی المنطق۔ اور دوسری مفید تصانیف اسکی یادگار ہیں۔ ۹۰۸ھ میں بعمر ۷۰ سال اسکا انتقال ہوا۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل (الف، ۳۷۹)	اور اپنے پاس رکھا۔ ہلاکو خان اسکی بڑی قدر کرتا تھا۔ اور محقق طوسی نے اسکے لئے مراغہ میں ایک عظیم الشان رصدگاہ بنائی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس نے تخریب بغداد کے سلسلۂ حوادث میں بغداد، شام اور عراق عرب کے کتب خانوں سے چار لاکھ کتابیں بربادی سے بچائیں اور ان کو اپنی پرائیوٹ لائبریری میں داخل کیا۔ اوصاف الاشراف (علم تصوف) تذکرہ (علم ہیئت) وغیرہ اسکی دوسری مشہور تصانیف ہیں۔ ۶۷۲ھ / ۱۲۷۴ء میں محقق مذکور کا انتقال بغداد میں ہوا۔ اور امام موسیٰ کاظم کے روضہ کے ساتھ دفن کیا گیا	
۷۲۵	ایضاً شرح تجرید (عربی)	.. .. ..	قلمی۔ آخر سے قدرے ناقص
۷۲۶	مجموعہ رسائل متفرقہ (عربی) علم کلام اور منطق کے رسائل کا مجموعہ ہے۔	.. .. ..	قلمی خوشخط
۷۲۷	کتاب تنجیم مجہول الاسم (علم کلام) عربی۔		قلمی خوشخط
۷۲۸	شرح طوالع الانوار (عربی) متن کا مصنف قاضی ناصر الدین بیضاوی ہے۔	ماتن کے احوال کے لئے دیکھو عدد مسلسل (۱)	قلمی خوشخط۔ باریک قلم زرد کاغذ
۷۲۹	ایضاً شرح طوالع (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط۔ بدرجۂ اوسط۔ از اول ناقص تاریخ کتابت ۹۵۲ھ
۷۳۰	ایضاً شرح طوالع (عربی) از آخر ناقص	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۷۳۱	ایضاً شرح طوالع (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط باریک قلم بخط نستعلیق دسویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے
۷۳۲	مصنفۂ تحریف (اعجاز عیسوی) اردو۔ عیسائیوں کے عقائد باطلہ کی تردید کے لئے قابل قدر کتاب ہے۔	.. .. ..	مطبوعہ قدیم۔ تقطیع متوسط۔ ضخامت ۶۰۰ صفحے۔
۷۳۳	الاستیلاء علی الاہواء (فارسی) اثبات جہت فوق کے ابطال میں لکھا گیا ہے	مولوی حبیب اللہ پشاوری۔	مطبوعہ مع چند رسائل دیگر
۷۳۴	مجموعہ رد نصاریٰ حصہ اول دوم	.. .. ..	مطبوعہ۔
۷۳۵	مجموعہ تہذیب الکلام (عربی) علامہ سعد الدین	(دیکھو خانۂ کیفیت عمومیہ)	سہ حصہ قلمی در یک جلد۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تفتازانی نے تہذیب المنطق والکلام کے نام سے ایک فن کی کتاب تصنیف کی تھی جو علم منطق اور کلام کے انتہا ئے مسائل پر مشتمل تھی۔ اسکا پہلا حصہ (متعلق منطق) حسن ترتیب اور جامعیت کی وجہ سے نہایت مقبول اور متداول ہے۔ تہذیب الکلام اسکا دوسرا حصہ ہے۔ اس مجموعہ میں دو کتابیں اور ہیں۔ (۱) حاشیہ عبدالحکیم بر شرح مواقف (۲) آداب شریفیہ (در علم مناظرہ)		
۷۳۶	اتمام الحجۃ علی من اوجب الزیارۃ مثل الحجۃ (اردو)	مولوی محمد بشیر سہسوانی	مطبوعہ
۷۳۷	صواعق محرقہ۔ (عربی) شیعہ سنی کے مباحث پر مشتمل ہے۔	شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی۔ دیار حجاز میں مفتی کے جلیل القدر عہدے پر فائز تھا مصر کے محلہ ابی الہیتم میں اسکی ولادت ہوئی اسلئے اسکو ہیتمی کہتے ہیں۔ ۹۷۳ھ میں اسکا انتقال ہوا	قلمی۔ نہایت خوشخط
۷۳۸	ایضاً صواعق محرقہ (عربی)	" "	قلمی بخط مختلف نوشتہ ۱۲۴۱ھ
۷۳۹	مجموعہ رسائل مختلفہ (وفیہ مشکوۃ الانوار للغزالی)۔ مجموعہ ہذا رسائل ہذا ذیل پر مشتمل ہے۔ (۱) رسالۃ فی التوحید۔ (۲) ابحاث نحو متعلق کلمۂ توحید۔ از ملا فضل محمد حسن پشاوری۔ کاتب مولانا غلام جیلانی۔ (۳) تحقیق معانی الحمد للہ رب العالمین۔ رسالہ بزبان عربی خوشخط۔ (۴) فرق محمود مدح قلمی بخط قدیم۔ (۵) معانی آیۃ الکرسی نوشتہ ۱۰۳۱ھ (۶) مدح اہل البیت۔ (۷) رد قول المنزلہ ان تجدید الایمان الخ قلمی نوشتہ (۸) مشکوۃ الانوار لحجۃ الاسلام الغزالی قلمی خوشخط	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۹) تحقیق رویتہ الباری فی المنام از امام غزالی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ (۱۰) فیما یتعلق بقولہ تعالے قل یاعبادی الذی اسرفوا علی انفسھم نوشتہ سنہ ۱۰۳۱ھ (۱۱) فی الصلوٰۃ علے نبینا صلے اللہ علیہ وسلم۔ (۱۲) شرح الاستعارات للعلامہ عصام الدین اسفرائنی۔ قلمی بخط قدیم۔ نوشتہ سنہ ۱۱۲۲ھ جملہ دریک جلد۔		
۷۴۰	کتاب مجہول الاسم (فارسی) عقائد اہل تشیع لکھے ہیں۔	" " "	قلمی
۷۴۱	حاشیہ شرح عقائد عضدیہ (عربی)	" " "	"
۷۴۲	الحجۃ القویہ فی ابطال الوہابیہ (فارسی) اس کتاب کے دیباچے میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کتاب نہا امیر شیر علی خان والی کابل کے ایما سے لکھی گئی ہے۔	خان مُلّا خان۔	مطبوعہ
۷۴۳	اصول خمسہ (فارسی)، "عقائد خمسہ" (جو شیعہ مذہب کے ارکان اعتقاد ہیں) مذہب اہل تشیع کے موافق نہایت بسط کے ساتھ مدلل بحث کی گئی ہے۔ بڑے معرکے کی کتاب ہے۔ افسوس ہے کہ اسکے مصنف کا نام اور احوال معلوم نہیں ہوسکا۔	" " "	قلمی۔ خوشخط تقطیع خورد جلد ضخیم۔
۷۴۴	نصرۃ الابرار فی رد المعیار (اردو)۔ محمد مخدوم بن حکیم مولے بخش جھنجانوی نے مولوی نذیر حسین صاحب مشہور محدث دہلوی کے ایک رسالے کے جواب میں یہ رسالہ لکھا ہے۔	(خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۷۴۵	الاجوبۃ الفاخرہ عن الاسولۃ الفاجرہ (عربی) مسیحیوں کے عقائد باطلہ کی تردید میں لکھی گئی ہے۔	شہاب الدین ابی العباس احمد بن ادریس المالکی سنہ ۶۸۴ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ نوشتہ سنہ ۱۱۲۲ھ۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۷۴۶	مجموعہُ الفوز الاصغر (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں ہیں :- (۱) الفوز الاصغر (دیکھو خانۂ احوال مصنف) (۲) جاویدان خرد۔ (۳) کتاب الطہارۃ (۴) قصۃ بلوہر الحکیم (تحمل ہذہ الاربعۃ للفاضل الحکیم ابی علی احمد بن مسکویہ) (۵) مصباح الشریعۃ و مفتاح الحقیقۃ (لکن بظہر ان عدۃ اوراق سقطت بین صفحۃ ۱۹۵ و ۱۹۶) جملہ بزبان عربی۔	علامہ ابن مسکویہ۔ علوم فلسفہ کا بڑا ماہر تھا۔ فلسفۂ یونان میں وہ اسقدر ید طولےٰ رکھتا تھا کہ فارابی اور ابن رشد کو چھوڑ کر اور کوئی اس کا ہمسر نہیں گذرا۔ تجارب الامم اسکی ایک تاریخی تصنیف ہے جو یورپ میں چھپ چکی ہے فلسفہ اور شریعت کی تطبیق میں اس نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ الفوز الاصغر اور الفوز الاکبر میں اس نے تین معرکتہ الآرا مسائل (۱) وجود باری وصفات باری (۲) روح کی حقیقت اور اس کے خواص (۳) نبوت اور اسکی حقیقت سے بحث کی ہے۔ ابن سینا کے مقابلہ میں اسکا طرز بیان نہایت شستہ اور سہل ہے جو ابن مسکویہ کی تصنیفات کا عام انداز ہے۔ ۴۲۱ھ ۱۰۳۰ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط بوجۂ اوسط ۱۲۸۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۴۷	شرح فقہ اکبر ملا علی قاری (عربی) شرح کا حق ادا کیا ہے اور اپنی طرف سے زائد مسائل لکھکر ایک طرح سے اپنی تصنیف کو جامع اور مکمل بنانے کی کوشش کی ہے۔ فقہ اکبر جو اس کا متن ہے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے جس کے لئے دیکھو خانۂ احوال مصنف۔ شارح کتاب ملا علی قاری کا حال عدد مسلسل ۱۸۶ میں لکھا جا چکا ہے۔	ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ اسوقت صحابۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے چار اصحاب زندہ تھے۔ انس بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفےٰ کوفہ میں سہل بن سعد مدینہ میں اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکہ معظمہ میں۔ لیکن بقول اصح انکی ملاقات کسی سے بھی نہیں ہوئی۔ امام عالیمقام کے پیرو ان کو تابعین میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن ناقدان حدیث اور ماہران علم الرجال کے نزدیک یہ بات ثابت نہیں ہوئی۔ امام ابو حنیفہ نہایت متقی۔ کثیر العبادۃ اور زاہد فی الدنیا تھے منصور عباسی خلیفہ نے ان کو قضاء کے جلیل القدر عہدے پر مامور کرنا چاہا لیکن باوجود اسکے اصرار کے حضرت امام ہمام نے تقوےٰ کے خیال سے اس کو قبول نہ کیا۔ امام ابو حنیفہ	قلمی خوشخط۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اہل قیاس (اہل تفقہ) کے امام الائمہ ہیں اور جو اصول انہوں نے استنباط مسائل فرعیہ کے لئے وضع کئے ہیں وہ آپ کی اعلیٰ ترین ذہانت اور دقیقہ شناسی کا بین ثبوت ہے۔ امام شافعی باایں ہمہ جلالت شان اُن کے حق میں کہتے ہیں کہ جو کوئی فقہ میں تبحر حاصل کرنا چاہے اس کو امام ابوحنیفہ رح کا طفیلی بننے سے چارہ نہیں۔ امام ہمام نے خود کوئی تصنیف نہیں کی۔ مسند امام اعظم وغیرہ کتابیں زمانہ مابعد کی ایجاد ہیں۔ کہتے ہیں کہ فقہ اکبر خود انہوں نے لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔ سنہ ۱۵۰ھ میں بغداد میں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔	
۷۴۸	شرح مواقف امور عامہ (عربی) مواقف علم کلام کا مشہور متن ہے۔ یہ کتاب نہایت خوبی سے جامعیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اور مختلف لوگوں نے اسکی شرحیں لکھی ہیں جن میں سے زیادہ مشہور سید شریف جرجانی کی شرح ہے جس کی تکمیل سے اس نے ۸۰۷ھ ہجری میں بمقام سمرقند فراغت حاصل کی۔ اگرچہ کتاب بہت بڑی ہے لیکن امور عامہ کی بحث تک کا حصہ داخل درس ہے۔	ماتن علام کا نام قاضی عضد الدین ایجی ہے۔ معقول و منقول اور اصول و فروع میں یکتائے روزگار تھا۔ اسکے اور علماء ہری کے درمیان مناظرے کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ محقق سعد الدین تفتازانی اسکے تلامذہ میں سے ہے۔ والی کرمان نے اسکو قلعے میں قید کیا تھا جہاں ۷۵۶ھ مطابق ۱۳۵۵ع میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی
۷۴۹	شرح مواقف سید شریف (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۴۸۔	سید شریف جرجانی۔ علی بن محمد المعروف بالسید الشریف والسید السند الجرجانی۔ علوم عربیہ اور معقولات میں نہایت کامل تھا۔ اسکی تحریر نہایت شستہ اور محققانہ ہوتی ہے۔ مناظرات میں وہ اکثر ید بیضا دکھاتا تھا۔ اور علامہ تفتازانی جیسے عالم متبحر سے بازی لیجاتا تھا۔ اگرچہ اسکا مولد جرجان تھا لیکن شیراز میں اس نے مستقل سکونت اختیار کی اور تدریس و تالیف میں مشغول ہوا۔	قلمی خوشخط۔ سنہ ۱۱۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		تیمور لنگ کی حملہ آوری کی تقریب سے جب شیراز میں غارت گری کا بازار گرم ہوا تو سلطان موصوف نے اپنے وزیر کی سفارش پر سید شریف کو امان دی اور اس سے درخواست کی کہ وہ ماوراء النہر میں چلے جائیں۔ چنانچہ ایک مدت دراز تک وہ سمرقند میں رہکر افادۂ علوم کرتے رہے۔ علامہ سعد الدین امیر تیمور کے علمی مجالس کا صدر الصدور تھا۔ لیکن بااین ہمہ وہ سید شریف کو اسپر ترجیح دیتا تھا کشاف مطول۔ شرح مطالع۔ شرح طوالع۔ شرح حکمۃ العین۔ شرح شمسیہ۔ فرائض سراجی وغیرہ بے شمار کتابوں پر مدققانہ حاشیے لکھے ہیں۔ ۸۱۶ھ ۱۴۱۳ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۷۵۰	ایضاً شرح مواقف (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط مختلف
۷۵۱	ایضاً شرح مواقف (")	.. .. ..	قلمی۔
۷۵۲	شرح مواقف امور عامہ (") اول آخر ناقص	.. .. ..	قلمی خوشخط۔
۷۵۳	ایضاً شرح مواقف (عربی)		قلمی چہار یک قلم بخط مختلف۔ جلد ضخیم ۱۰۶۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۷۵۴	مجموعۂ شرح مواقف (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں:- (۱) رسالہ استعارہ بزبان عربی۔ مطبوعہ۔ (۲) شرح مواقف (الموقف الثانی) (۳) حاشیہ شرح مواقف از سید زاہد ہروی۔ (۴) میر زاہد علی شرح المواقف۔ (۵) مرآۃ الاذہان (فی علم الواجب) (۶) القول المحیط فیما یتعلق بالجعل المؤلف والبسیط (۷) کاشف الظلمہ فی بیان اقسام الحکمہ۔ جملہ بزبان عربی مطبوعہ خوشخط در یک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)
۷۵۵	حاشیہ صدریہ بر شرح تجرید جدید (عربی) التجرید العقائد محقق طوسی کی تصنیف ہے۔ (دیکھو عدد مسلسل ۱۸۷)	علامہ صدر الدین شیرازی۔ قوت ذکاء اور تبحر علوم عقلیہ میں مشہور ہے۔ اس نے شیراز میں	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اپنا ایک مدرسہ قائم کیا اور اسمیں درس دیتا رہا۔ اپنے زائد اوقات کو تصنیف وتالیف میں مشغول رکھتا تھا۔ شرح تجرید۔ شرح مطالع اور شرح شمسیہ پر حاشیے لکھے ہیں۔ الحکمۃ المتعالیہ اسکی تصنیفات میں سے ایک معرکۃ الآرا تصنیف ہے (فلسفہ کے دقیق مباحث پر مشتمل ہے) سنہ ۹۰۳ھ اور بقول صاحب اکتفاء القنوع سنہ ۹۱۴ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۷۵۶	اصفہانی شرح طوالع (عربی) متن کا مصنف قاضی ناصر الدین بیضاوی ہے۔ (عدد مسلسل ۷۲) اور شارح کا نام شمس الدین محمود بن عبدالرحمن اصفہانی ہے۔ جسکا سنہ ۷۴۹ھ میں انتقال ہوا ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون اسکی شرح عام طلبا میں متداول ہے اور اسکا نام مطالع الانظار ہے۔	علامہ اصفہانی (دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط۔
۷۵۷	البرہان المسلم بحرمۃ الندا باسمہ الاعظم (عربی) چھوٹا سا رسالہ ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد کے نام سے پکارنے کی حرمت ثابت کی ہے۔	مولانا غلام جیلانی پشاوری۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۵۹)	قلمی خوشخط۔ فاضل غلام جیلانی کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۵۸	تحفۃ الہند (اردو) ہندو مذہب کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔ ہندوؤں کے مذہب کے متعلق اسمیں نہایت مفید معلومات ہیں۔	مولوی محمد عبید اللہ نومسلم۔	مطبوعہ۔
۷۵۹	منصب الامامۃ (فارسی)	مولوی محمد اسمٰعیل شہید دہلوی۔ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی کے خاندان سے ہیں۔ اپنے زمانے میں علم وفضل کے آفتاب اور مشہور سید احمد بریلوی کے معتقد خاص تھے۔ اپنی زندگی کا اکثر حصہ انکی خدمت میں صرف کیا۔ توحید اور اتباع سنت کے سرگرم داعی تھے۔	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		۱۸۲۲ء میں اس نے سید احمد موصوف کی معیت میں مکہ معظمہ کا حج کیا۔ ۱۸۲۳ء میں سید احمد نے اپر انڈیا کا سفر اختیار کیا جس سے انکا مقصد سکھوں کے برخلاف جہاد کرنا تھا لیکن تین چار سال تک انکا یہ ارادہ قوۃ سے فعل میں نہ آسکا یکم جمادی الاولیٰ ۱۲۴۲ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ء کو جہاد شروع کیا گیا۔ جہاد کو نہایت ثابت قدمی اور بسالت سے جاری رکھا گیا۔ اور عارضی طور پر مختلف مقامات میں فتح بھی نصیب ہوئی لیکن آخر کار سید صاحب شہید ہوئے۔ مولوی صاحب نے بھی اس کارنامہ حمیت میں انکا پورا ساتھ دیا اور ۱۲۴۶ھ ہجری میں بمقام بالاکوٹ جام شہادت پیا۔ تقویۃ الایمان۔ صراط مستقیم۔ ایضاح الحق الصریح نصیحۃ المسلمین وغیرہ نہایت مفید تصنیفات اسکی یادگار ہیں۔ تمام تصنیفات بحالت سفر لکھیں اور نظر ثانی تک کا موقعہ نہیں ملا۔ ہندوستانی مسلمانوں کے بعض مشرکانہ عقائد میں جو انقلاب عظیم واقع ہوا ہے یا اگر کسی حد تک بدعت اور توہم پرستی کی گرم بازاری میں کمی ہوئی ہے تو یہ بہت کچھ مولوی صاحب ممدوح کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے جسکی بنیاد ان کے جد امجد حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی نے ڈالی تھی۔	
۷۶۰	شرح قصیدۂ امالی (عربی) ماتن علام کا نام علی اوشی فرغانی ہے۔ وہ مذہب حنفی کا ایک بہت بڑا عالم ہے علم کلام میں امام ابو منصور ماتریدی کے اصول کا پیرو اور چھٹی صدی ہجری کے علماء میں سے ہے اس کا قصیدۂ امالی عقائد اہل سنت پر مشتمل ہے اور نہایت مقبول ہوا ہے۔	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶)	مطبوعہ مصر۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۷۶۱	نواقض الروافض (عربی) مذہب اہل تشیع کا بطلان ثابت کیا ہے۔	مرزا مخدوم بن میر عبد الباقی۔ سید شریف جرجانی کی اولاد میں سے ہے۔ ۹۹۵ھ میں انکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی بخط مختلف ۱۱۲۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۶۲	الافلید فی ادلۃ الاجتہاد و التقلید (عربی)	" " "	مطبوعہ قسطنطنیہ
۷۶۳	اربعین فی اصول الدین (عربی) علم کلام کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔	امام فخر الدین رازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۴۶)	قلمی۔ باریک قلم۔ تقطیع خورد ۱۱۳۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ مصنف علیہ الرحمۃ کے نسخہ کی نقل النقل ہے۔
۷۶۴	مجموعہ عقائد و اصول حدیث (عربی) اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل دو کتابیں ہیں۔ (۱) ابو المنتہی شرح فقہ اکبر۔ (۲) شرح مختصر اصول الحدیث۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	ہر دو قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط تقطیع خورد ۱۱۹۲ہجری کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۶۵	الاقتصاد فی الاعتقاد (عربی) مختصر طور پر عقائد اہل سنت کا بیان ہے۔	حجۃ الاسلام امام غزالی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۹۳)	قلمی خوشخط۔ جدول طلائی۔ ۸۹۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۶۶	البرہان فی علامات المہدی آخر الزمان (عربی) کتاب کا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ جلی قلم۔
۷۶۷	المعتقد المنتقد (عربی) عقائد کا چھوٹا سا رسالہ ہے۔	حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی (عدد مسلسل ۸۹۳)	مطبوعہ۔ تقطیع خورد۔
۷۶۸	میبرزاہد امور عامہ (عربی) درسی کتاب ہے۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ مولوی حبیب اللہ پشاوری والد مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۷۶۹	مجموعہ نزہۂ اثنا عشریہ (فارسی) مجموعہ ہذا میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں:- (۱) نزہۂ اثنا عشریہ (۲) بوارق موبقہ۔ (۳) احیاء السنۃ (۴) طعن قرطاس (یعنی جلد اول از کتاب تشیید المطاعن) (۵) ایضاً جلد دوم کتاب مذکور (۶) رسالہ ذوالفقار۔ جو بزبان فارسی اہل تشیع کی طرف سے اہلسنت کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔	" " "	جملہ مطبوعہ در یک جلد ضخیم۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۷۷۰	ازالۃ الغبین (فارسی) اس کتاب میں بھی اہلسنت کے عقائد کا ابطال ہے۔ اہل تشیع نے لکھی ہے۔	" " "	مطبوعہ جلد ضخیم
۷۷۱ (الف)	معیار الحق (اردو) حنفیوں نے اہل حدیث پر جو اعتراضات کئے ہیں انکی تردید میں لکھا گیا ہے۔	مولوی نذیر حسین دہلوی۔	مطبوعہ۔
۷۷۱ (ب)	مجموعہ رسائل ناصرہ (عربی) تفصیل مجموعہ یہ ہے (۱) الرسالۃ الناصرۃ۔ اثبات حقانیت رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر لکھا گیا ہے ایک مستقل باب میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا دلچسپ مناظرہ لکھا ہے۔ اسمیں بعض نہایت مفید باتیں ہیں۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے مختار بن محمود زاہدی مصنف قنیہ کی تصنیف ہے (۲) حرمت غناء کا رسالہ ایضاً بزبان عربی۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی باریک قلم۔ محمد صفی بن سید عبد المجید ساکن پرگنہ ہنور سرکار سہرند نے ۱۰۰۱ ہجری میں یہ مجموعہ لکھا
۷۷۲	غایۃ الکلام فی ابطال عمل المولد والقیام (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۷۷۳	مجموعہ شرح آمنت باللہ (عربی) چند رسائل مشتمل بر مسائل فقہیہ اسکے ساتھ ہیں۔	" " "	قلمی۔ جلد ضخیم۔
۷۷۴	مجموعہ حواشی مختلفہ (منطق و کلام) عربی۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۷۷۵	اظہار الحق (عربی) عیسائیوں کے عقائد باطلہ کی تردید میں لکھی گئی ہندوستان اور دوسرے ممالک اسلامیہ میں اسکو نہایت شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی ہے	مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی (کیرانوی) نواح آگرہ میں "کیرانہ" ایک بستی کا نام ہے جسکو مولانا ممدوح کا مسقط الراس ہونے کا فخر حاصل ہے۔ مولانائے موصوف کو دوسرے علوم متداولہ میں مہارت حاصل ہونے کے علاوہ کتب انبیائے سابقہ پر کامل عبور تھا۔ چنانچہ مناظرۂ اہل کتاب میں اپنے عہد کے سرخیل مانے گئے ہیں۔ آگرہ میں پادری فانڈر صاحب اپنے فرقہ کے ایک ایسے زبردست فاضل گنے جاتے تھے جن کی ذات پر عیسائیوں کو ناز تھا۔ پادری صاحب	مطبوعہ مصر۔ اصل کتاب کے ساتھ مقابلہ کیا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مختلف السنۂ غربیہ و شرقیہ پر کامل اقتدار رکھتے تھے اور ۱۸۵۷ء کے غدر دہلی سے چند سال بیشتر پادری فانڈر صاحب اور مولانائے ممدوح کے درمیان اکثر مناظرے کی مجلسیں منعقد ہوا کرتی تھیں جنہیں اکثر عمائد قوم اور علما و فضلا جمع ہوتے تھے۔ اور تثلیث۔ کفارہ۔ تحریف کتب مقدسہ وغیرہ معرکۃ الآرا، مسائل پر دلچسپ بحثیں ہوتی تھیں۔ ایام غدر میں مولانائے موصوف پر تحریک بغاوت میں شریک ہونے کا الزام لگانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ ہجرت کر کے مکۂ معظمہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ وہیں جا کر انہوں نے اپنی یہ معرکۃ الآرا، کتاب اظہار الحق لکھی ہے جسکا یورپ کی اکثر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب کی مدد سے قسطنطنیہ کا ایک ترکی پاشا مناظرے میں ایک عیسائی پادری پر غالب آیا۔ پاشائے موصوف نے مولانا کو قسطنطنیہ میں طلب کیا اور تقرب سلطانی کے علاوہ وہاں کے اکابر اہل علم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ ایک مجلس میں آپ نے حقائق و معارف دینیہ کو ایسی بلاغت کے ساتھ بیان کیا کہ تمام اہل مجلس نے "مرحبا ہندی مولوی" کے نعرے بلند کئے۔ مکۂ معظمہ میں آپ نے وفات پائی۔ حرم کعبہ میں مدرسۂ صولتیہ کے بانی آپ ہی تھے جو اب تک نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔	
۷۷۶	حیانۃ الانسان (اردو) پادری عماد الدین کی تردید میں لکھی گئی۔	" " "	مطبوعہ
۷۷۷	منبع المؤمنین معہ رسالہ اثنا عشریہ۔ اول الذکر بزبان اردو موخر الذکر فارسی۔ دونوں رسالے شرک و توحید کے مضمون پر لکھے گئے ہیں۔	" " "	ہر دو مطبوعہ دریک جلد

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۷۷۸	اشباع الکلام فی اثبات عمل المولد والقیام (فارسی) عدد مسلسل ۷۷۲ اور ۷۷۷ کو ساتھ ساتھ بالمقابل پڑھنا چاہئے۔	" " "	مطبوعہ۔
۷۷۹	مجموعہ تنویر الحق و توفیر الحق (اردو) دونو رسالے بمقابلہ اہل حدیث حنفیوں کی تائید میں لکھے گئے ہیں۔	" " "	مطبوعہ۔
۷۸۰	شرح عقائد جلالی (عربی)۔	محقق جلال الدین دوانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۷۳)	قلمی خوشخط۔
۷۸۱	البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین (اردو) حنفیہ اور اہل حدیث کے مختلف فیہ مسائل پر کسیقدر بسط اور تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ اہل حدیث کی تائید میں ہے۔	شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور (نومسلم)	مطبوعہ۔ ضخامت ۶۲۵ صفحہ
۷۸۲	حواشی علی شرح التجرید (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵۵۔ یہ نسخہ اسی حاشیہ کا مُنتخب ہے۔	علامہ صدر شیرازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵۵)	قلمی خوشخط
۷۸۳	کتاب مجہول الاسم (عربی) در علم کلام۔	" " "	قلمی خوشخط۔ جلد ضخیم از اول ناقص
۷۸۴ ۷۸۵	استقصاء الافحام (فارسی) منتہی الکلام کے جواب میں اہل تشیع کی طرف سے لکھی گئی ہے۔ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے	مولانا حامد حسین لکھنوی۔	مطبوعہ
۷۸۶	منتہی الکلام (فارسی) اہل تشیع کے خلاف لکھی گئی ہے۔ (دیکھو عدد مسلسل مندرجہ بالا)	مولوی حیدر علی فیض آبادی۔	مطبوعہ
۷۸۷الف	مولوی حاشیہ شرح مواقف (عربی)	مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل [illegible])	قلمی خوشخط۔
۷۸۷ب	کتاب الاستفسار (اردو) عیسائیوں کے عقائد باطلہ کی تردید میں لکھی گئی ہے۔	مولانا آل حسن موہانی۔ مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی (مصنف اظہار الحق) کے با اختصاص اصحاب میں سے تھے اور مناظرۂ اہل کتاب میں ان کو خاص ملکہ تھا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۷۵)	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط (اس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے)
۷۸۸	حواشی طوالع الانوار (عربی) عدد مسلسل ۷۲۸	" " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط اوائل و چند اوراق بخط مختلف۔ سنہ ۱۱۷۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت عمومیہ
۷۸۹	ایضاح الحق الصریح فی ابطال الوہیۃ المسیح (فارسی)	.. .. ..	قلمی۔
۷۹۰	مجموعہ ردّ الشقاق۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل ہیں :- (۱) اعلام الاحبار والاعلام بان الدین عند اللہ الاسلام۔ بزبان اردو۔ (اپنے موضوع پر اچھا رسالہ ہے)۔ (۲) ردّ الشقاق فی جواز الاسترقاق بزبان اردو (سرسیّد احمد خان نے غلامی کے ابطال پر ایک رسالہ بنام تبریۃ الاسلام عن شین الامۃ والغلام لکھا تھا۔ یہ اسکے جواب میں یا یوں سمجھ لیجئے کہ اسکی تردید میں لکھا گیا ہے)۔ (۳) تنقید الکلام المنسوب الی غوث الانام (غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر جیلانیؒ میں ایک عبارت ہے جس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ حنفیہ بھی مُرجیہ کا ایک فرقہ ہے۔ اس رسالہ میں اس عبارت پر تبصرہ لکھا ہے) بزبان فارسی وغیرہ جملہ مطبوعہ دریک جلد۔	.. .. ..	مطبوعہ
۷۹۱	مجموعۂ رسالہ تقیہ۔ اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں :- (۱) رسالہ ردّ تقیہ (چار صفحوں کا رسالہ ہے) اردو (۲) رسالہ اثبات تقیہ۔ از مولانا حامد حسین لکھنوی مصنف استقصاء الافحام۔ (اہلسنت کی معتبر کتابوں سے پچاس دلیلیں "عند الضرورۃ جواز تقیہ" کے لیئے پیش کی ہیں۔ یہ رسالہ ابحاث غامضہ پر مشتمل ہے) بزبان فارسی (۳) التحفۃ العین فی اثبات البکاء علی مصائب سیدنا حسینؓ۔ بزبان اردو۔ جملہ مطبوعہ دریک جلد۔	.. .. ..	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۷۹۲	القول المستحسن فی فخر الحسن (عربی) انتہائی بسط کے ساتھ اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے کہ خواجہ حسن بصریؒ کو حضرت علیؓ سے سماع حاصل ہے۔ ضرورت سے زیادہ تطویل کرنے کی وجہ سے اصل مقصود خبط ہوگیا ہے۔ ۳۸۴ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔	مولانا فخر الدین ابن نظام الحق سید الشعراء کے لقب سے مشہور ہے۔ نظام العقائد۔ رسالہ مرجیہ فخر الحسن وغیرہ کتابوں کا مصنف ہے۔ سنہ ۱۱۹۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ پورانی دلی میں درگاہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے قریب اسکا مزار ہے۔ جسپر ایک کتبہ بھی ہے۔	مطبوعہ
۷۹۳ الف	مجموعہ ثمرۃ الخلافۃ۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں:- (۱) ثمرۃ الخلافۃ (یزید بن معاویہ کے ثبوت یا عدم ثبوت خلافت پر لکھا گیا ہے)۔ فارسی قلمی۔ (۲) النار الحاطمہ لقاصد احراق بیت الفاطمہ۔ (۳) لہب النیران لاحراق محرق القرآن۔ (۴) رشق النبال علی اصحاب الضلال۔ (۵) ادلہ نفیۃ در ثبوت تقیۃ۔ ہر چہار مؤخر الذکر بزبان اردو۔ ابطال عقائد اہلسنت مطبوعہ۔ جملہ در یک جلد۔		(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)
۷۹۴	حاشیہ ملا محسن کشمیری بر شرح عقائد (عربی)	شیخ محمد محسن تخلص فانی۔ ایک نہایت عمدہ شاعر اور مصنف تھا۔ شاہجہان کے عہد میں الہ آباد کی صدارت کے جلیل القدر عہدے پر ممتاز تھا لیکن جب سنہ ۱۰۵۶ھ میں بادشاہ مذکور نے بلخ فتح کیا تو مال غنیمت میں اسکو محسن فانی کا ایک دیوان ملا جو اس نے نذر محمد خان والی بلخ کی خدمت میں نذر کیا تھا اور اسکی مدح میں قصائد لکھے تھے۔ شاہجہان کو یہ بات ناگوار گذری اور محسن فانی کو اپنے عہدے سے برطرف کیا تاہم اسکے لئے کچھ وظیفہ مقرر کیا۔ اور اس نے بقیہ عمر کشمیر میں بسر کی۔ سنہ ۱۰۸۱ ہجری مقدس میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
٧٩٥	تحفۂ اثنا عشریہ (فارسی) شیعوں کے عقائد باطلہ کے ابطال میں لکھی گئی ہے۔ اہل تشیع کے مکائد پر تفصیلی بحث کی ہے۔ اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے جس زمانے میں یہ لکھی گئی ہے شیعوں کا بڑا زور تھا۔ جسکے باعث مصنف علام (شاہ صاحب) نے اپنا اصلی نام ظاہر نہیں کیا۔ غلام حلیم لکھا ہے جو انکا تاریخی نام ہے۔ علی ہذا القیاس قطب الدین احمد آپ کے والد شاہ ولی اللہ صاحب کا لقب ہے۔ اسکا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱)	قلمی ۱۲۱۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ سن تصنیف بھی اسی کے قریب ہے۔
٧٩٦	مجموعۂ رسائل اجتہاد و تقلید۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل ہیں:۔ (۱) رفع الملام عن الائمۃ الاعلام۔ از علامہ ابن تیمیہ۔ (۲) العقد الفرید لبیان الراجح من الخلاف فی جواز التقلید۔ از علامہ شرنبلالی۔ (۳) القول السدید فی بعض مسائل الاجتہاد والتقلید۔ از محمد عبد العظیم حنفی مفتی مکہ۔ (۴) عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید۔ از شاہ ولی اللہ دہلوی۔ (۵) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف۔ از شاہ ولی اللہ صاحب موصوف۔ (۶) رسالہ در علم فرائض از شیخ عبد البدیع بن بابا شیخ۔ (۷) المنقذ من الضلال۔ از امام غزالی۔ (۸) مسئلہ اعادۃ المعدوم۔ از مولانا حاجی محمد طاہر بخاری۔ (۹) رسالۃ فی حل عقدات غیر منحلۃ۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط

کیفیت خصوصیہ	نام واحوال مصنف	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	عدد مسلسل
		(۱۱) جوابات حافظ محمد احسن پشاوری بشاہِ بخارا۔ جملہ قلمی خوشخط بہیئت مجموعی۔ دریک جلد۔	
مطبوعہ	" " "	کتاب الاستفسار (اردو) عیسائیوں کی تردید میں لکھی گئی ہے۔	۷۹۷
مطبوعہ	" " "	شفاء العی فی الرد علی عبدالحی معہ قوس الکملہ علی رؤس الجہلہ (عربی) علماء عصر کی نوک جھونک ہے۔	۷۹۸ الف
مطبوعہ	ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ۔	مجموعۂ السیف المسلول (فارسی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) شہاب ثاقب (۲) السیف المسلول ہردو از قاضی ثناء اللہ پانی پتی مصنف تفسیر مظہری۔ دونو رسالے بزبان فارسی ردّ روافض میں لکھے گئے ہیں۔ ہردو مطبوعہ دریک جلد۔	۷۹۸ ب
مطبوعہ	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	السعی المشکور فی ردّ المذہب الماثور (اردو) مولوی عبدالحی لکھنوی نے مولوی محمد بشیر سہسوانی کے خیالات کی تردید کی ہے ۵۰۰ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔	۷۹۹
مطبوعہ	" " "	مظہر العجائب (اردو) ۴۰۰ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔ تطویل کلام کی وجہ سے اسکا مضمون صحیح طور پر معین نہیں ہوسکا اور نہ دیباچے سے کچھ مفہوم ہوتا ہے۔ غالباً سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے جسکے ضمن میں اہل تشیع کے اقوال کی بھی تردید کی گئی ہے۔ اس حیثیت سے دیکھنے کے قابل ہے کہ کچھ عرصہ بیشتر یہ ایک طرز تحریر تھا جو بعض علماء میں رائج تھا۔	۸۰۰
قلمی خوشخط بدرجہ اوسط	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	مجموعۂ عقائد۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل	۸۰۱

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	رسائل شامل ہیں:- (۱) رسالۂ احادیث موضوعہ از مولوی حبیب اللہ قندہاری۔ (سرورق پر مولانائے ممدوح کی تصنیفات کی فہرست لکھی ہے) بزبان فارسی۔ (۲) ابانۃ الملہ فی التوقف عن تکفیر اہل القبلہ عربی۔ (۳) ایضاً متعلق عدم تکفیر اہل القبلہ۔ از مولوی حبیب اللہ قندہاری۔ فارسی۔ (۴) ایضاً رسالۂ دیگر متعلق مسئلہ مذکورہ از مولانائے ممدوح مبسوط تر از سابق فارسی جملہ قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط دریک جلد۔		
۸۰۲	تحفۂ اثنا عشریہ (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۹۵۔	مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱ و ۲۲)	مطبوعہ
۸۰۳	مجموعۂ رشیدیہ و شرح عقائد۔ یہ مجموعہ کتب ذیل پر مشتمل ہے:- (۱) رشیدیہ (علم مناظرہ کی مشہور درسی کتاب ہے) (۲) الہدیۃ المختاریہ فی شرح الرسالۃ العضدیہ از مولوی عبدالحلیم والد مولوی عبدالحی لکھنوی) (۳) شرح عقائد نسفی۔ از علامہ سعدالدین تفتازانی۔ ہر سہ بزبان عربی مطبوعہ دریک جلد	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	"
۸۰۴	کشف الالتباس (اردو) اہل تشیع کی مخالفت میں لکھی گئی ہے۔	" " "	"
۸۰۵	مدار الحق جواب معیار الحق (عربی مع ترجمہ اردو) مولوی محمد شاہ پنجابی نے اپنے استاذ مولوی نذیر حسین دہلوی کی کتاب معیار الحق کی تردید میں لکھی ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۴)	مولوی محمد شاہ پنجابی۔	"
۸۰۶	نجوم شہابیہ رد وہابیہ۔ (فارسی) منظوم	" " "	"

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
٨٠٧	شرح عقیدۂ حافظیہ (عربی) عقیدۂ حافظیہ جو اس شرح کا متن ہے حافظ الدین نسفی کی تصنیف ہے (دیکھو عدد مسلسل ٨٤)	ابراہیم بن سعید۔	قلمی بخط نستعلیق باریک قلم ١١٠٨ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
٨٠٨	احمد جندی حاشیۂ شرح عقائد۔ (عربی)	احمد جُندی	قلمی خوشخط بخط نستعلیق تقطیع خورد۔ سنہ ١٠٢٩ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
٨٠٩	مجموعۃ الفوائد فی العقائد (فارسی)	" " "	قلمی
٨١٠	غنیۃ السائل (فارسی) مذہب امامیہ کے عقائد و مسائل پر مشتمل ہے۔	" " "	مطبوعہ
٨١١	حاشیہ مولوی عبدالحکیم بر شرح عقائد خیالی (عربی)	مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٤٢)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط تصحیح کیا ہوا نسخہ۔
٨١٢	فرائض الایمان (عربی)	علاّمہ محمد ہاشم بن عبدالغفور سندھی۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط نوشتہ سنہ ١٢٤٢ ہجری۔
٨١٣	حاشیہ سید شریف بر شرح تجرید۔ (عربی)	میر سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٧٤٩)	قلمی بخط نسخ خوشخط نوشتہ ٩٩٤ھ
٨١٤	مجموعہ تبصرۃ المتعلمین (فارسی) مذہب امامیہ کے متعلق رسالوں کا مجموعہ ہے۔	" " "	قلمی
٨١٥	مطالع الانظار شرح طوالع الانوار (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٧٥٦)	شمس الدین محمود بن عبدالرحمن اصفہانی۔ ٧٤٩ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی باریک قلم شکستہ خط تقطیع خورد۔ نوعیت سے آٹھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
٨١٦	حاشیہ شرح عقائد (عربی) اسکے پہلے صفحہ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے:۔ "الفہا بعض الافاغنۃ وقوالبہا وان کانت فاسدۃ لکن معانیہا صحیحۃ للمتأمل لو اقف استکتبہا العبد الجانی حافظ غلام جیلانی ولا استعجل فما کتبت بخطوط شتّی۔ وکانت فی شعبان سنہ ١١٥٥ھ"	(ملاحظہ ہو کیفیت خانۂ عمومیہ)	قلمی
٨١٧	ملا عصام بر شرح عقائد (عربی)	" "	قلمی
٨١٨	حاشیہ علی الخیالی علی شرح العقائد (عربی)	فاضل حسن بن حسین محمد۔	"
٨١٩	کتاب مجہول الاسم (عقائد) عربی۔ اسکا متن اہل تشیع کے مذہب کے موافق ہے		قلمی باریک قلم

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	لیکن شرح اہلسنت کے مذہب پر لکھی گئی ہے۔ مضمون اچھا ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔		
۸۲۰	شرح آداب مناظرہ۔ (عربی)	" " " "	قلمی نہایت باریک قلم بخط شکستہ
۸۲۱	مجموعۂ رسائل علم کلام (عربی) تفصیل رسائل حسب ذیل ہے:- (۱) رسالۂ اثبات واجب۔ قلمی بخط شکستہ نوشتہ سنہ ۱۰۳۷ھ۔ (۲) حاشیہ علی رسالۂ اثبات الواجب للمحقق الدوانی ایضاً بخط شکستہ نوشتہ سنہ ۱۰۳۳ھ۔ (۳) رسالۂ اثبات الواجب للمحقق الدوانی (۴) چند رسائل مختلفہ مجہول الاسم۔ (۵) رسالۂ توحید مولانا جلال الدین دوانی۔ (۶) رسالۂ کلمۂ توحید از مولانا احمد جندی۔ (۷) رسالہ ذکر جہری۔ (۸) رسالہ کلمہ طیبہ۔ از مولانا محمد مکرم۔ جملہ قلمی بخط مختلف۔ دریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ بعض رسالے سنہ ۱۰۳۷ھ کے لکھے ہوئے ہیں۔
۸۲۲	حاشیہ قدیمیہ قوشجی بر شرح تجرید (عربی)	علامہ قوشجی۔	قلمی
۸۲۳	تمہید ابی الشکور سلمی (عربی) اصل نام اسطرح ہے۔ ابو الشکور محمد بن عبد السید بن شعیب الکشی الحنفی السالمی کی تصنیف ہے۔ شرح فقہ اکبر میں اسکا اکثر حوالہ آتا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی سنہ ۱۱۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۸۲۴	الہیات شرح تجرید (عربی)	" " " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ یہ نسخہ محمد معین کاتب نے سنہ ۹۵۳ھ میں لکھا۔
۸۲۵	حاشیہ فاضل میرزا جان شرح مواقف (امور عامہ) عربی۔	میرزا جان حبیب اللہ۔ اکثر منطق کی کتابوں پر حاشیے لکھے ہیں۔ سنہ ۹۹۴ھ ہجری میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی

تمہید فی بیان التوحید

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۲۶	شرح رسالہ کلمۃ التوحید (عربی)	" " "	قلمی
۸۲۷	مجموعہ رسائل اثبات واجب معہ شروح و حواشی (عربی)	محقق جلال الدین دوانی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۷۳)	یہ نسخہ ابو الحافظ محمد امین غجدوانی بخاری نے خیابان بخارا میں ۱۲۱۴ھ میں لکھا
۸۲۸	مجموعہ رسائل اجتہاد و تقلید (عربی)	" " "	قلمی
۸۲۹	حاشیہ مولوی شریف برعقائد عضدیہ۔ (عربی)	" " "	"
۸۳۰ الف	حاشیہ جلال الدین دوانی برعقائد عضدیہ (عربی)۔ وصیت نامہ امام اعظم وغیرہ ایک دو چھوٹے چھوٹے رسالے بھی ساتھ ہیں۔	محقق جلال الدین دوانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۷۳)	قلمی خوشخط تقطیع خورد۔ غالباً دسویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ۔
۸۳۰ ب	مجموعہ گلزار جنت (جلد ضخیم فارسی و اردو اس مجموعہ میں اکتیس ۳۱ رسالے ہیں۔ اکثر ان میں سے اہم مسائل پر لکھے گئے ہیں۔ انکا بڑا حصہ عقائد کے متعلق ہے بحیثیت مجموعی نہایت ضروری اور مفید رسالوں کا مجموعہ ہے۔ بہتیرے پڑھنے کے قابل ہیں بعض مطبوعہ اور بعض قلمی ہیں۔ پہلے رسالہ کا نام گلزار جنت ہے۔	" " "	مطبوعہ قلمی
۸۳۱	خیالی حاشیہ شرح عقائد (عربی) مشہور حاشیہ ہے۔ عام درسگاہوں میں پڑھایا جاتا ہے۔	شمس الدین احمد بن موسیٰ الشہیر بالخیالی۔ اپنے باپ سے ابتدائی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور مولیٰ خضر بیگ کی خدمت میں تحصیل علوم کی تکمیل کی۔ بروصہ (ایشیائے کوچک) کے سرکاری مدرسہ میں کچھ عرصہ تک درس دیتا رہا اور جب تاج الدین ابراہیم الشہیر بابن الخطیب کے مرنے پر مدرسہ ازنیق کی پروفیسری خالی ہو گئی تو وزیر محمود پاشا نے بادشاہ ترکی سے اس کے تقرر کی سفارش کی۔ علامہ خیالی اس وقت حج کا تہیہ کر چکے تھے۔ جب وزیر ممدوح نے اسکے لئے عہدہ مذکور پیش کیا تو اس نے	قلمی خوشخط۔ حافظ غلام حبیب والد مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ جس پر چار مرتبہ مولانائے ممدوح نے تدریس فرمائی۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		نہایت سیر چشمی کے ساتھ جواب دیا کہ پروفیسری چھوڑ۔ اس وقت اگر مجھے وزارت یا سلطنت بھی ملجائے تو میں اپنے حج کا ارادہ نہیں چھوڑوں گا۔ حج سے واپس آنے پر اس کو مدرسہ مذکورہ میں پروفیسری کے عہدہ پر ممتاز کیا گیا لیکن بہت جلد اسکا انتقال ہوگیا۔ وہ اکثر عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ اور دن رات میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتا تھا۔ مولے غیاث الدین اور کمال الدین قرہ کمال اسکے شاگردان خاص میں سے ہیں۔ شرح تجرید اور شرح عقائد وغیرہ کتابوں پر مختصر اور نفیس حاشیے لکھے ہیں۔ ۸۷۵ھ میں وفات پائی۔	
۸۳۲	حاشیۂ قرہ کمال برخیالی۔ (عربی)	کمال الدین قرۂ کمال۔ علامہ خیالی کا شاگرد خاص ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل مندرجہ بالا)	قلمی۔ سیاہی غیر ملوس گیارہویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔
۸۳۳	حاشیہ محقق دوانی علی العقائد العضدیہ۔ (عربی) عقائد عضدیہ عقائد اہلسنت کے اُمہات اور مہات کا جامع متن ہے۔ قاضی عضد الدین عبد الرحمن بن احمد الایجی کی تصنیف ہے۔ اس کی تالیف سے فراغت پانے کے بارہ دن بعد مصنف علام کا ۷۵۶ھ ہجری میں انتقال ہوگیا۔ علاّمہ جلال الدین محقق دوانی نے ۹۰۵ھ ہجری میں اس کی شرح لکھی ہے۔ اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ شرح مذکور محقق دوانی کی آخری تصنیف ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی محشّٰی۔ ۱۰۷۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۳۴	حاشیہ خان ملا محمد حسین بر حاشیہ میر زاہد ہروی قلمی شرح المواقف (امور عامہ) عربی۔	" " "	قلمی خوشخط
۸۳۵ الف	شرح فقہ اکبر ملا علی قاری (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۴۷)	ملا علی قاری ہروی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۶)	قلمی
۸۳۵ ب	شواہد النبوۃ (فارسی) اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے۔	مولانا عبد الرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)	قلمی خوشخط
۸۳۶	براہین قاطعہ (فارسی) صواعق محرقہ (عدد مسلسل ۷۳۷) کا فارسی ترجمہ ہے	کمال الدین بن فخر الدین جہرمی۔ یہ کتاب ۹۰۴ھ میں تالیف کی	قلمی۔ نوشتہ ۱۱۷۱ھ
۸۳۷	حاشیہ عبد الحکیم سیالکوٹی بر خیالی شرح عقائد (عربی)	مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۲)	قلمی
۸۳۸	معارف شرح صحائف (علم کلام) عربی۔ کشف الظنون میں بھی متن کے مصنف کا کچھ حال نہیں لکھا۔ صرف مجمل ذکر کیا ہے شرح علامہ سمرقندی کی تصنیف ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی ۸۸۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۸۳۹	حاشیہ میرزاجان شیرازی برشرح مواقف (عربی)	فاضل میرزاجان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۲۵)	قلمی بخط نسخ۔ تقطیع خورد
۸۴۰	مجموعہ رسالہ قدسیہ خواجہ محمد پارسا۔ تفصیل رسائل مشمولہ: (۱) رسالہ مسئلہ خلق افعال۔ (۲) رسالہ اثبات واجب از محقق دوانی۔ (۳) رسالہ قدسیہ از خواجہ محمد پارسا ہر دو اول الذکر بزبان عربی و مؤخر الذکر بزبان فارسی۔ جملہ قلمی دریک جلد۔	خواجہ محمد پارسا کا اصل نام محمد بن محمد حافظ بخاری ہے۔ نہایت نامور متبع شریعت بزرگ شاہرخ مرزا کے عہد میں تھا۔ آپ کی ایک تصنیف فصل الخطاب (فی المحاضرات) ہے جس میں اُنہوں نے طریقہ نقشبندیہ کے بزرگوں کے حالات لکھے ہیں۔ ۸۲۲ھ مطابق ۱۴۱۹ء میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی۔ کاتب سید عبد اللہ بن سید الیاس نے ۱۰۳۷ھ میں یہ مجموعہ لکھا
۸۴۱	اوشحۃ الجید فی اثبات التقلید (اردو) بحیثیت مجموعی اچھا رسالہ ہے۔	مولانا محمد ظہیر احسن صاحب۔	مطبوعہ۔
۸۴۲	کتاب علم کلام (مجہول الاسم) عربی۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط جلی قلم۔
۸۴۳	مجموعہ خورشید صدق۔ (۱) خورشید صدق بزبان اردو از سید منظور حسین	" " "	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	شیعی ثم السنی (اہل تشیع کے عقائد کے ابطال میں لکھی گئی ہے)۔ (۲) فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ دہلوی۔ بزبان عربی معہ ترجمہ اردو۔ ہر دو مطبوعہ در یک جلد۔		
۸۴۴	مجموعۂ اکلیل الکرامہ۔ بہ تفصیل ذیل:۔ (۱) اکلیل الکرامہ فی تبیان مقاصد الامامہ۔ بزبان عربی از نواب صدیق حسن خان۔ (۲) عرف الجادی۔ بزبان فارسی از نور الحسن خلف نواب صاحب موصوف۔ (مسائل شرعیہ بترتیب فقہ بمذہب اہل حدیث باذکر دلائل) (۳) لف القماط فی تصحیح الاغلاط (عربی علم ادب سے تعلق رکھتی ہے) از صدیق حسن خان بزبان عربی۔ ہر سہ مطبوعہ دریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۸۴۵	شرح الفصول فی علم الاصول (عربی) مباحث علم کلام پر مشتمل ہے۔ مذہب اہل تشیع کے موافق دلائل لکھے ہیں۔ اور اشاعرہ اور معتزلہ کے اختلافات کی تصریح کی ہے۔ ۸۷۵ھ میں تالیف کی گئی۔	علامہ عبد الوہاب بن علی الحسینی استرآبادی	قلمی۔ باریک قلم۔ خوشخط بدرجۂ اوسط۔ تقطیع خورد۔ نوشتہ سنہ ۱۲۰۳ھ
۸۴۶	کتاب مجہول الاسم در عقائد (عربی) اول و آخر سے ناقص ہے۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۸۴۷	حاشیہ ملا محمد امین کشمیری بر خیالی (عربی)	" " "	" "
۸۴۸	مجموعۂ رسائل عقائد۔ اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں:۔ (۱) رسالہ عقائد منظوم بزبان فارسی۔ نوشتہ سنہ ۱۲۰۶ ہجری۔ (۲) رسالہ شمع و پروانہ ایضاً فارسی نظم نوشتہ سنہ ۱۱۵۱ ہجری۔	" " "	قلمی (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۳) تہذیب در علم منطق ۔ (۴) الدرۃ الفاخرہ منسوب بہ امام غزالی ۔ لیکن غالباً اس نسبت سے رسالہ کو ہر دلعزیز بنانا مقصود ہے ورنہ امام ممدوح کا محققانہ طرز اسمیں مفقود ہے (احوال و اہوال آخرت کے بیان پر مشتمل ہے جیسے کہ کشف القلوب نامی ایک کتاب کو امام غزالی سے منسوب کیا جاتا ہے بحالیکہ وہ واعظانہ خرافات کا مجموعہ ہے و بس ۔ جملہ قلمی تقطیع خورد و دریک جلد		
۸۴۹	اللطائف الالٰہیہ شرح عقیدہ حافظیہ (عربی) متن کا مصنف حافظ الدین نسفی ہے جسکے لئے دیکھو عدد مسلسل ۲۴ ۔ شارح کا نام مولانا محمد بن محمد الملقب رفیع الدین ہے ۔ جو اپنے آپ کو علامہ افتخار الدین برنی اور شہاب الدین ملتانی کا شاگرد ظاہر کرتا ہے ۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خط قدیم [illegible] ہجری کا لکھا ہوا نسخہ ۔
۸۵۰	شرح آداب البحث (عربی) اسکا متن علامہ شمس الدین سمرقندی کی تصنیف ہے ۔ جو بقول صاحب کشف الظنون علم مناظرہ کا مشہور ترین متن ہے ۔ شرح کا نام المآب فی شرح الآداب ہے اور اسکا مصنف ابو العلا محمد بن احمد اسفرائنی ہے ۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی باریک قلم ۔ تقطیع خورد ۔ شیخ بایزید نے [illegible] میں یہ نسخہ لکھا ہے ۔
۸۵۱	حاشیہ شرح مواقف (عربی)	" " "	قلمی بخط فلخ خوشخط بور ابلا او سط احمد آباد میں ایک کاتب نے [illegible] میں لکھا ۔
۸۵۲	مجموعہ حاشیہ احمد جندی (عربی) (۱) حاشیہ احمد جندی بر شرح عقائد ۔ محمد علی بن قاسم غجدوانی نے سنہ ۹۳۵ھ میں لکھا ۔ باریک قلم خوشخط ۔		(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۲) حاشیہ مجہول الاسم در علم کلام۔ قلمی نوشتہ سنہ ۱۱۵۲ھ۔		
۸۵۳	مجموعۂ حاشیہ شرح تجرید (عربی) تفصیل مجموعہ۔ (۱) حاشیہ شرح تجرید۔ (۲) رسالہ مجہول الاسم۔ در علم طبعی و الہی۔ از مصنف عین المیزان۔ (۳) ایماضات از میر باقر داماد حسینی۔ ہر سہ قلمی دریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی
۸۵۶ الف	خطیب ابوالفضل گاذرونی۔ حاشیہ شرح مواقف (عربی)	خطیب ابوالفضل گاذرونی۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۴۸)	قلمی تقطیع خورد۔
۸۵۶ ب	البحث الشریف فی اثبات النسخ و التحریف (اردو) عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کرنیکے لئے تالیف کیگئی ہے۔	" " "	مطبوعہ
۸۵۷	شرح قصیدہ امالی (فارسی) ملاحظہ ہو عدد سلسل ۷۶۰۔	اخوند درویزہ ننگرہاری پشتو زبان کا ایک مشہور مصنف ہے۔ اسکی تصنیفات محققانہ نہیں لیکن افغانوں میں مقبول عام ہیں۔ تذکرۃ الابرار اسکی تصنیف ہے جس میں اس نے جھوٹے پیروں کی قلعی کھولی ہے۔ فرقہ روشنیہ کا بانی جو اپنے آپ کو پیر روشن کہتا تھا (دیکھو تفصیل کے لئے دبستان مذاہب) اخوند درویزہ کا معاصر تھا جس نے اسکو پیر تاریک کا لقب دیا جو آجتک مشہور ہے۔	قلمی۔ نوشتہ ۱۱۱۱ھ سن جلوس ۴۳ اورنگ زیب عالمگیر
۸۵۸	مجموعہ صادقیہ در علم مناظرہ۔ (عربی) مجموعہ ہذا میں ذیل کے رسائل ہیں:۔ (۱) صادقیہ در علم مناظرہ۔ (۲) منہیات علی الصادقیہ۔ (۳) الدرۃ البیضاء لمولوی فضل احمد۔ فی بحث الممکن و العلۃ و المعلول و قدرۃ العبد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۴) الرسالة الخاقانیہ فی علم الباری لمولوی عبدالحکیم سیالکوٹی - جملہ قلمی خوشخط دریک جلد -		
۸۵۹	الجیوش الاسلامیہ علی غزو المعطلة والجہمیہ (عربی) علامہ ابن قیم کی ایک معرکة الآراء تصنیف ہے جس میں اس نے اشاعرہ اور معتزلہ کے مقابلہ میں عقائد اہل حدیث کی تائید کی ہے - علامہ ابن تیمیہ کی شرح حدیث النزول بھی ساتھ ہے -	علامہ ابن قیم و علامہ ابن تیمیہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۸۲ و ۱۶۵)	مطبوعہ
۸۶۰	الدر المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم (اردو) میلاد نبوی کے اثبات پر تفصیلی بحث کی ہے	مولانا عبدالحق الہ آبادی -	مطبوعہ
۸۶۱	ازالة الغین باثبات شہادة الحسین جلد دوم (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۷۰	مولوی حیدر علی -	〃
۸۶۲	مجموعہ تحفہ دستگیریہ (فارسی و اردو) کوئی بیس پچیس چھوٹے چھوٹے رسالوں کا مجموعہ ہے جو زیادہ تر تقلید اور عدم تقلید کے جھگڑوں پر مشتمل ہیں - جملہ مطبوعہ دریک جلد -	مولوی غلام دستگیر قصوری	〃
۸۶۳	الفتح المبین فی رد مذہب المقلدین - (اردو)	مولوی بدیع الزمان مترجم ترمذی شریف	〃
۸۶۴	مجموعہ فؤس الکملہ - (۱) فؤس الکملہ علی رؤس الجہلہ بزبان اردو (آپس میں علماء زمانہ کی نوک جھونک ہے) (۲) البنیان المرصوص من بیان ایجاز الفقہ المنصوص - بزبان فارسی از سید علی حسن خلف نواب صدیق حسن خان (فقہ حدیث کے مسائل پر مشتمل ہے) ہر دو مطبوعہ دریک جلد -	.. .. ..	〃
۸۶۵	تحفة الاخلاء فی عصمة الانبیاء (عربی)	ملا دوست محمد بن ملا امیر محمد کابلی -	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۷۴	تصانیف احمدیہ جلد دوم (اردو) مسیحیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔	سید احمد خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱)	مطبوعہ
۸۷۵ و ۸۷۶	الکلام ہر دو حصہ (اردو) زمانہ حال کے مشہور محقق مولانا شبلی مرحوم کی تصنیف ہے پہلے حصہ میں فاضل مصنف نے علم کلام کے آغاز وتدوین اور بتدریج ترقی کی تاریخ لکھی ہے جسکے ضمن میں ابن تیمیہ ابن رشد۔ اور دیگر محققین کے حالات مذکور ہیں۔ دوسرے حصہ میں مبدا ومعاد کے معرکۃ الآرا مسائل پر فلسفیانہ انداز کے موافق بحث کی ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	مولانا شبلی نعمانی۔ سنہ ۱۲۷۴ھ آپکا سن ولادت اور بندول خانقاہ ضلع اعظم گڈھ مسقط الراس (جائے ولادت) ہے۔ مولانا احمد علی سہارنپوری (جو ایک مشہور محدث گذرے ہیں) اور مولوی فیض الحسن سہارنپوری سے (جو ایک نامور ادیب تھے) آپکو تلمذ کی نسبت ہے۔ آپکی ابتدائی زندگی کے حالات پردۂ تاریکی میں مستور ہیں۔ سر سید مرحوم پہلے وہ شخص ہیں جس نے اس جوہر قابل کو اپنے کمالات علمیہ کی تکمیل اور اظہار کا موقعہ دیا۔ خلوت سے جلوت میں اسکو کھینچ لائے اور علیگڈہ کالج کا فارسی پروفیسر مقرر کیا۔ اسی زمانہ سے انہوں نے اپنے عالمانہ تفوق کا سکہ بٹھانا شروع کیا۔ اور بالآخر ایک ایسے باکمال محقق مؤرخ شمار ہونے لگے جسکا ثانی مادر ہند نے ابھی تک پیدا نہیں کیا۔ تاریخی واقعات کی فراہمی انکی تطبیق وتنقید اور بعد ازاں ان سے نہایت اہم نتائج اخذ کرنے میں انکو عجیب ملکہ حاصل ہے۔ علامہ موصوف کا طرز ادا نہایت دلکش اور پیرایۂ بیان عالمانہ ہوتا ہے۔ ان کی تصنیفات (جو سب کی سب کتبخانہ ہذا میں موجود ہیں) انکی اعلیٰ قابلیت کا زندہ ثبوت ہیں۔ من جملہ فلیطا لعجاء۔ الفاروق۔ المامون سیرۃ النعمان الغزالی۔ علم الکلام (دو جلد) شعر العجم (پانچ جلد) سیرۃ نبوی (پانچ جلد) الانتقاد والتمدن الاسلامی (بزبان عربی) وغیرہ انکی فاضلانہ تصنیفات ہیں حال ہی میں آپکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۷۷	الرسالۃ الحمیدیہ ۔ (عربی) مصر کے ایک فاضل نے مذہب کی ضرورت ثابت کی ہے ۔ نہایت ہی قابل قدر کتاب ہے ۔ مولوی محمد اشرف علی تھانوی نے نہایت قابلیت کے ساتھ اسکا اردو ترجمہ بھی کیا ہے ۔ جسکا نام تکمیل الیقین رکھا ہے (کتب خانہ ہذا میں موجود ہے) ۔	" " "	مطبوعہ مصر
۸۷۸ الف	ایقاظ الہمم (عربی) تقلید بے جا کے ابطال پر لکھی گئی ہے ۔ تقلید کی مخالفت میں نہایت زبردست دلائل ذکر کئے ہیں	شیخ محمد صالح شامی ۔	مطبوعہ
۸۷۸ ب	عقائد سنیہ (عربی) عقائد اہلسنت کا جامع رسالہ ہے ۔	عثمان بن عیسٰے صدیقی ۔	قلمی نوشتہ سنہ ۱۱٦۷ ہجری
۸۷۹	الاسلام (اردو) مذہب اسلام کے مختلف اہم مسائل پر نہایت خوبی اور قابلیت کے ساتھ مضامین لکھے ہیں ۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے ۔	محمد احسان اللہ عباسی ۔	مطبوعہ
۸۸۰	تقلید و عمل بالحدیث (اردو) ۔ اسکا وہ حصہ خصوصیت سے پڑھنے کے قابل ہے جہاں ایک مقلد اور عامل بالحدیث کا مکالمہ لکھکر اسکے ضمن میں دلائل طرفین کی توضیح کی گئی ہے ۔	نواب محسن الملک ۔ پچھلی صدی کے اُن نامور افراد میں سے ہیں جو اپنے کمالات اور فضائل کی وجہ سے ترقی کے اعلیٰ زینہ پر پہونچے ۔ اور سرکاری ملازمت کی سب سے نیچے کی سیڑھی سے شروع کر کے عروج کے اس درجہ پر فائز ہوئے جسکی ہر ایک ہندوستانی تمنا کر سکتا ہے ۔ (اور اس پہلو سے انکی زندگی نہایت دلچسپ ہے) سرسید کے انتقال پر نواب محسن الملک علیگڈھ کالج کے سکرٹری مقرر ہوئے ۔ جسکے نازک فرائض انہوں نے بوجہ احسن انجام دئے ۔ نوابصاحب کی تصنیفات بہت کم ہیں ۔ لکچروں کے مجموعہ اور تہذیب الاخلاق کے مضامین کے علاوہ	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		صرف ایک مستقل کتاب آیات بینات آپ کی یادگار ہے۔ آپ کا آبائی مذہب امامیہ تھا اور خود بھی ابتداءً شیعہ مذہب کے پابند تھے لیکن بعد میں سُنی ہو گئے اور یہ کتاب اُسوقت میں لکھی ہے۔ آپ کی تمام تحریروں میں متانت اور سادگی عبارت کے ساتھ دلآویزی کی شان پائی جاتی ہے۔ ۱۹۰۱ء میں آپکا انتقال ہوا ہے۔	
۸۸۱	مصباح الکلام فی طریق الاسلام۔ (اردو) اسلام کی خوبیوں پر نہایت خوبی کے ساتھ بحث کی ہے۔	.. .. ..	مطبوعہ۔ لکھائی چھپائی نفیس
۸۸۲ و ۸۸۳	اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام۔ (اردو) دو حصوں پر مشتمل ہے۔ فلسفیانہ رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے اور اُسکے اکثر فقروں سے جمہور اہل اسلام کو اختلاف ہے	مولوی چراغ علی خان۔ تہذیب الاخلاق میں مضمون لکھنے کی وجہ سے اُنکو اکثر تعلیم یافتہ جانتے ہیں۔	مطبوعہ
۸۸۴ و ۸۸۵	حکمت بالغہ (اردو) دو جلدوں پر مشتمل ہے قرآن کریم کی حقانیت اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اثبات دلائل سے کیا ہے کتب سابقہ کی پیشینگوئیوں کا اسمیں مفصل ذکر ہے۔	مولوی احمد مکرم صاحب عباسی چریاکوٹی دولت آصفیہ حیدر آباد دکن کی نظامت تعمیرات کے عہدہ دار اور مجلس اشاعت علوم ریاست مذکور کے رکن رکین ہیں۔	مطبوعہ دائرۃ المعارف۔
۸۸۶	مجموعۃ التوحید (عربی) محمد بن عبدالوہاب نجدی۔ علامہ ابن تیمیہ وغیرہ کے رسالوں کا مجموعہ ہے۔ (علامہ ابن تیمیہ کا حال پڑھنا ہو تو دیکھو عدد مسلسل (۱۶۵)	محمد بن عبدالوہاب نجدی (جسکی طرف عام طور پر اہل حدیث اور غیر مقلدین کو منسوب کرکے وہابی کہتے ہیں) ۱۱۱۱ھ میں بمقام عیینہ (نجد) پیدا ہوا۔ اسکا باپ علماء حنابلہ میں سے تھا اپنے باپ سے تحصیل علوم کی اور مدینہ منورہ میں جاکر شیخ عبداللہ بن ابراہیم سے اسکی تکمیل کی۔ باپ کے مرنے کے بعد اس نے اپنے وطن میں دعوت مذہبی شروع کی۔ وہاں کے امیر محمد بن سعود نے ۱۱۵۹ھ میں اسکی دعوت کو لبیک کہا اور عرب کے بلاد و شہر قبیلہ اور عمان تک اسکا مذہب پھیل گیا۔	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف۔	کیفیت خصوصیہ
		اس نے اپنے مذہب کی بنا ابن تیمیہ اور ابن قیم (عدد مسلسل ۱۶۵ و ۳۸۲) کی تحقیقات پر رکھی ہے عام طور پر لوگ اسکے عقائد اور اقوال کے سخت مخالف ہیں اور اسکو اور اسکے اتباع کو کافر و اجب القتل سمجھتے ہیں۔ اور اسمیں شک نہیں کہ بعض مسائل میں اس نے غلو اور افراط کا پہلو اختیار کیا ہے لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ شرک و توحید کے مباحث میں وہ اکثر اقوال میں حق بجانب ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت	
الف ۸۸۷	فلسفۂ ابن رشد (عربی) ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو قلیل المبنے و کثیر المعنے کا مصداق ہے۔ عقائد کے معرکۃ الآرا اصولی مسائل پر اختصار کے ساتھہ نہایت خوبی سے محققانہ بحث کی ہے۔	ابوالولید محمد بن احمد بن رشد۔ عرب فلاسفہ میں ایک نہایت تدقیق کرنے والا فلاسفر تھا وہ سنہ ۵۲۰ھ میں قرطبہ میں پیدا ہوا جہاں کا اسکا باپ قاضی تھا۔ علامہ مذکور فقہ۔ دینیات ریاضی ہیئت اور طب کے علمی پہلو میں تبحر کا درجہ رکھتا تھا۔ ابن باجہ سے فلسفہ کی تعلیم پائی اور اسمیں کمال کا درجہ حاصل کیا عبدالمومن اس وقت میں اندلس کا فرمانروا تھا اور علم و فضل کا بڑا قدر دان تھا۔ ابن رشد کو اس نے اپنے دربار میں طلب کیا اور قضا کا عہدہ تفویض کیا اور اپنا خاص ندیم و مشیر مقرر کیا۔ اسکی قدر روز بروز بڑھتی رہی یہانتک کہ قاضی القضاۃ کے جلیل القدر منصب پر سرافراز کیا گیا۔ عبدالمومن کے انتقال کے بعد اسکے بیٹے یوسف نے بھی اپنے باپ کی تقلید کی اور ابن رشد کی قدر دانی میں کوئی فرق نہیں آنے دیا۔ لیکن اسپر الحاد کا شبہ کیا گیا اور منصب قضا وغیرہ سے معزول ہوکر قید میں ڈالا گیا۔ کچھ مدت کے بعد اسکو رہا کر دیا گیا	مطبوعہ مصر

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اور عہدۂ قضا پر بحال ہوا۔ اس نے علم طبعیات پر ایک معرکۃ الآرا کتاب لکھی۔ بطلیموس کی المجسطی کا خلاصہ کیا۔ ایک اور کتاب ہیئت پر لکھی اور بہت سے عاشقانہ اشعار کہے۔ بوڑھاپے میں تینوں مؤخرالذکر کو آگ میں جلا ڈالا۔ ابن رشد ارسطاطالیس کی فلسفیانہ تصنیفات کا سب سے بہتر مترجم اور شارح ہے۔ اسکی لکھی ہوئی شرحیں سنہ ۱۴۹۰ء اور سنہ ۱۴۸۹ء کے درمیان وینس میں شائع کی گئیں۔ ابن رشد اپنے ہم عصروں کے برخلاف مذہبی خیالات میں زیادہ آزادی سے کام لیتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی تصنیفات میں اشاعرہ کے اصول موضوعہ پر نہایت سختی کے ساتھ حملے کئے ہیں جسکا نمونہ اس چھوٹے سے رسالہ میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ سنہ ۵۹۵ھ / ۱۱۹۸ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۸۸۷ ب	مجموعہ رسائل توحید محمد بن عبد الوہاب نجدی (عربی)	محمد بن عبد الوہاب نجدی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۶)	قلمی
۸۸۷ ج	فاضحۃ الملحدین (عربی)۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے مسئلہ توحید وجودی پر مخالفانہ نکتہ چینی کی ہے۔ بعض جگہوں پر نہایت زبردست لکھا ہے۔ مصنف علام نے یہ کتاب شام میں تالیف کی۔	علاؤ الدین محمد بن محمد بخاری۔ ماوراء النہر کے نامور علماء میں سے ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون سنہ ۸۴۱ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ خط و سیاہی قدیم محمد بن زین الدین مکی شامی نے سنہ ۱۰۵۳ھ میں یہ نسخہ لکھا۔

اپنے ظاہر اور باطن کو خدائے پاک کی خوشنودی کے لئے وقف کر دینا۔ تمام اشغال اور موانع سے دل اور صرف دل کو منقطع کر کے اپنے خالق تعالیٰ و تقدّس کی محبت سے اسکو معمور کرنا۔ اپنے تمام اعمال میں اخلاص پیدا کرنا۔ تصفیۂ ضمیر اور تزکیۂ باطن کا نام تصوّف ہے۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جس سے ہر ایک مؤمن صادق کو آراستہ ہونا چاہیئے۔ اور قرنِ اوّل (صحابہ و تابعین) میں ایسے بہت کم افراد تھے جو اس کمال سے محروم تھے۔ اس لئے اُس زمانے میں کسی خاص گروہ یا جماعت پر صوفی یا اہل تصوف کا اطلاق نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن جب لوگوں میں دنیا پرستی زیادہ ہوگئی اور اخلاص کی روح معدوم ہو کر اعمال صالحہ کا صرف ڈھانچہ باقی رہگیا تو خدا کے برگزیدہ کچھ ایسے اشخاص بھی تھے (اور اب بھی صفحۂ ہستی سے مفقود نہیں ہوئے) جو اوّل الذکر حالت پر قائم رہے اور دوسروں کو بھی اسکی تلقین کی۔ ایسے لوگ مابعد کے زمانوں میں صوفی کہلائے اور اُنکی تعلیم و تلقین کا نام تصوف پڑ گیا۔ حارث محاسبی جو امام احمد بن حنبل کے معاصر تھے اس فن کے قُدوہ اور امام ہیں۔ اور غالباً سب سے پہلے اُنہوں نے اس موضوع پر کسیقدر بسط کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اسکے بعد ابوالقاسم قشیری نے اپنا مشہور رسالہ قشیریہ لکھکر تصوف کو ایک فن کی حیثیت بخشی ابو طالب مکّی نے اپنی معرکۃ الآراء اور ضخیم تصنیف "قوت القلوب" کے ذریعہ سے اسکے اصول اور فروع کو مدوّن کیا جس کو شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے بجا طور پر "صوفیوں کا امام ابو حنیفہ" کا خطاب دیا ہے۔ لیکن اسکی تصنیف حشو اور زوائد سے پاک نہیں تھی اور اُس میں مضامین کی تہذیب و تنقیح بھی کماحقہٗ نہیں کی گئی تھی امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم لکھکر تمام نقائص کو دور اور تمام کمیوں کو پورا کر دیا۔ تصوّف کے موضوع پر اس سے بہتر اور مفصّل کتاب نہیں لکھی گئی۔ اگر تصوّف کی حقیقت معلوم کرنا چاہو تو اس کتاب کو بنظر امعان مطالعہ کرو۔ حقیقی تصوف یہی ہے اور عہدِ سلف میں سوائے اسکے اور کسی دوسری بات کی اسمیں آمیزش نہیں ہوئی تھی۔ "زہد" میں توغل کر کے رہبانیت اختیار کر لینا۔ طامات و شطحیات کو تصفیۂ ضمیر کا نتیجہ سمجھنا اور حلول و اتحاد کے دعوے باندھنا تمامتر زمانۂ مابعد کی ایجاد ہے جس سے اصلی تصوّف کا دامن پاک ہے۔ ؎

اندکے پیشِ تو گفتم غمِ دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

والعاقل تکفیہ الاشارۃ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۸۸	**شرح الحکم ابن عباد** (عربی) اسکا متن "حکم عطائیہ" ہے جسکا مصنف شیخ تاج الدین ابوالفضل احمد بن محمد بن عبدالکریم المعروف ابن عطاء اللہ الاسکندرانی الشاذلی المالکی ہے سنہ ۷۰۹ھ قاہرۂ مصر میں اسکا انتقال ہوا۔ "تاج العروس فی تہذیب النفوس" اور "التنویر فی اسقاط التدبیر" اسکی تصنیف ہے اسکا یہ متن اہل طریقت کی زبان پر "حقائق اور معارف کے بکھرے ہوئے موتی ہیں"۔ اسکا ایک ایک فقرہ طالبانِ حق کے لئے کتاب ہدایت ہے۔ اسکو تصنیف کرکے جب اپنے پیر طریقت ابی العباس المرسی کے پاس لے آیا تو آپ نے فرمایا کہ سالکان طریقت کا مقصود پورا ہوگیا۔ اسکی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔ ایک بہتر شرح محمد بن ابراہیم بن عباد شاذلی کی ہے جسکا نام اس نے غیث المواہب العلیہ رکھا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی نہایت خوشخط جدول طلائی سرورق قابل دید جلد کشمیری صناعی کا نمونہ۔ کاغذ ریشمی قہقندی۔ ڈھائی سو سال کا پورا نسخہ لیکن آج بھی ایسا نیا ہے گویا کل لکھا گیا۔
۸۸۹	**نفحات الانس** (فارسی) صوفیۂ کرام کے حالات اور ان کے ملفوظات کی جامع ترین کتابوں میں سے ہے۔	**مولانا عبدالرحمن جامی**۔ آپکا لقب نورالدین ہے۔ جام آپکا مولد ہے جو ہرات کے مضافات میں ایک گانوں کا نام ہے۔ وہ اپنے زمانے میں تمام ایران کا سب سے بڑھ کر قادر الکلام شاعر اور عالم متبحر خیال کیا گیا ہے۔ ایسے جلیل القدر بادشاہوں نے جو خود بھی علم وفضل سے بہرہ وافی رکھتے تھے اسکی نہایت قدر دانی کی ہے۔ چنانچہ سلطان ابوسعید مرزا والی ہرات کے ساتھ وہ بہت بے تکلف تھے۔ اسکے انتقال کے بعد سلطان حسین مرزا بھی آپ کو ویسے ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ مولانا جامی دولت شاہ	قلمی خوشخط۔ جدول طلائی مصنف کے زمانے کے قریب سنہ ۹۲۲ھ میں بمقام آگرہ یہ نسخہ لکھا گیا۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		سمرقندی کا معاصر ہے جس نے اپنے تذکرۂ دولت شاہی میں اسکا مفصل حال لکھا ہے مولانا جامی نے چوالیس سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اسکی "یوسف وزلیخا" فارسی شاعری اور شستگیٔ زبان کا بہترین نمونہ ہے مولانا جامی کی مشہور تصنیفات: سلسلۃ الذہب تحفۃ الاحرار۔ سبحۃ الابرار۔ یوسف وزلیخا۔ لیلیٰ ومجنون۔ بہارستان۔ خورشید وماہ۔ لوائح۔ شواہد النبوۃ۔ شرح ملا۔ شرح کافیہ وغیرہ۔ ٨ محرم ٨٩٨ھ کو آپکا انتقال ہوا۔ تمام عمائد ہرات نے آپ کے جنازہ کے ساتھ لب گور تک مشایعت کی۔ روضہ کی تعمیر کے وقت سلطان حسین مرزا کے وزیر اعظم امیر علی شیر نے اپنے ہاتھ سے سنگ بنیاد رکھا۔	
٨٩٠	مناقب المحبوبین (فارسی) خواجہ سلیمان تونسوی چشتی کے حالات وملفوظات پر مشتمل ہے۔	.. .. ..	مطبوعہ
٨٩١	طبقات الصوفیہ۔ (عربی) صوفیۂ کرام کے حالات اور انکے اقوال کا قابل قدر مجموعہ ہے	شیخ عبدالوہاب شعرانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ١٦٦) یہ کتاب سنہ [illegible]ھ میں تالیف کی گئی۔	قلمی خوشخط۔ ١٠٣٥ھ کا لکھا ہوا نسخہ
٨٩٢	مجالس الابرار (عربی) وعظ وتذکیر کے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے۔ محققانہ لکھی ہے۔ رطب ویابس کا مجموعہ نہیں۔ اسکا مصنف حنفی ہے اور اسلئے فقہی مسائل مذہب حنفیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ قابل قدر کتاب ہے۔ کہتے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وعظ میں اکثر اس کتاب کا مضمون بیان فرماتے تھے۔	شیخ احمد رومی (کشف الظنون)	مطبوعہ مع ترجمہ اردو۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۸۹۳	احیاء علوم الدین کامل دریک جلد (عربی) تزکیہ اعمال و اخلاق پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی ہے۔ عدیم النظیر اور جلیل القدر تصنیف ہے۔ جستہ جستہ حقائق عالم آخرت اور دیگر امور عالم غیب کے متعلق محققانہ انداز پر لکھا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم تصوف)	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی۔ پورا نام ابو حامد محمد بن محمد غزالی الملقب حجۃ الاسلام زین الدین طوسی۔ ۴۵۰ھ طوس میں (جسکو آجکل مشہد کہتے ہیں) پیدا ہوئے ابتدا میں علی احمد راذکانی سے طوس میں تحصیل علم کرتے رہے۔ پھر نیشاپور گئے۔ اور امام الحرمین ابو المعالی الجوینی سے فیض حاصل کیا۔ تھوڑی مدت میں فارغ التحصیل ہو کر اپنے استاذ کی زندگی ہی میں صاحب تصنیف و تالیف ہوئے اور دور دور تک انکی شہرت ہوئی۔ امام الحرمین ان کی شاگردی پر فخر کرتے تھے۔ اپنے استاذ امام الحرمین کے انتقال کے بعد غزالی نے ملک شاہ سلجوقی کے وزیر اعظم نظام الملک کے ساتھ ملاقات کی جس نے اسکی غایت درجہ کی تعظیم و تکریم کی۔ اسکے حضور میں علماء عصر کے ساتھ مباحثے ہوئے۔ اور جب اس نے اپنے ہم چشموں اور معاصروں پر متواتر غلبہ پایا تو اس سے اسکے علم و فضل کو اور بھی شہرت ہوئی۔ نظام الملک نے ۴۸۴ھ میں اسکو بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں تدریس کے جلیل القدر منصب پر سرافراز کیا۔ ۴۸۸ھ میں اس نے تمام اعزازات اور مناصب دنیوی کو یک لخت ترک کر کے حج کے لئے سفر کیا اور وہاں سے لوٹ کر دمشق کی جامع میں عزلت نشین ہوا۔ دو سال کے بعد بیت المقدس کو چلا گیا اور وہیں خدا کی عبادت میں مشغول ہوا۔ اسکے بعد مصر گیا اور وہاں سے اپنے وطن کو مراجعت کی۔ تصنیف و تالیف کا	مطبوعہ مصر بڑا نسخہ صحیح و خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مشغلہ اختیار کیا۔ اور نہایت مفید تصنیفات یادگار چھوڑیں۔ علامہ سیوطی کا قول ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر پیدا ہوتا تو وہ یقیناً غزالی ہوتا۔ سیوطی کا یہ قول بے معنے نہیں۔ تمام اسلامی دنیا میں وہ حجۃ الاسلام کے نفید المثال خطاب سے مشہور ہے۔ اسکی تصنیفات جو ستر کے قریب ہیں سب کی سب نہایت محققانہ انداز پر لکھی گئی ہیں۔ فلسفہ وغیرہ کے دقیق سے دقیق مضامین کو عام فہم مثالوں کے ذریعہ ذہن نشین اور سہل الماخذ بنا دینا امام غزالی کی تحریر کی امتیازی خصوصیت ہے۔ ۵۰۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۸۹۴	ایضاً احیاء العلوم نصف آخر (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط نستعلیق خوشخط
۸۹۵	ایضاً احیاء العلوم ربع اول ”	.. .. ..	قلمی بخط قدیم۔ خوشخط جلی قلم
۸۹۶	ایضاً احیاء علوم الدین کامل ”	.. .. ..	قلمی خوشخط۔ جدول طلائی نوشتہ [illegible] از دست شیخ عبدالرحمن کشمیری۔
۸۹۷ لغایت ۸۹۹	احیاء العلوم جلد ۲ و ۳ و ۴ ”	.. .. ..	مطبوعہ کلکتہ جلی قلم
۹۰۰	ایضاً احیاء العلوم کامل ”	.. .. ..	قلمی خوشخط باریک قلم۔ جدول طلائی (از اول قدرے ناقص)
۹۰۱	مثنوی مولانا روم (فارسی) بڑے بڑے معرکۃ الآراء مسائل اور دقائق وحقائق تصوف کو حکایتوں اور داستانوں کے پیرائے میں منظوم کرکے حل کیا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف)	مولانا جلال الدین رومی۔ ابن بہاؤالدین بلخی مصنف مثنوی نے صوفیوں میں ایک جداگانہ فرقے کی بنیاد ڈالی ہے جسکو درویش کہتے ہیں اور جنکا مرکز قونیہ (ایشیائی ترکی) تھا۔ آجکل انکو مولویہ کہتے ہیں۔ اسکی پیدائش ۶۰۴ھ بلخ میں ہوئی لیکن اسکا مزار قونیہ میں ہے جو زیارت گاہ خاص و عام ہے	مطبوعہ مع حواشی و فرہنگ نسخہ صحیحہ کاغذ خانی۔

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد مسلسل
	۶۷۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ اسکا کلام اسکے معتقدین کے نزدیک قرآن کریم سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اسکی مثنوی اسکی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو سینتالیس (۴۷) ہزار سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہے۔ اسکا ایک دیوان تیس ہزار اشعار کا ہے جس میں اس نے اپنا تخلص اپنے مرشد کے نام پر "شمس تبریزی" اختیار کیا ہے۔		
قلمی خوشخط سنہ ۱۲۱۰ھ میں بمقام شاہدرہ لاہور لکھا گیا	" "	ایضاً مثنوی مولانا روم (فارسی)	۹۰۲
مطبوعہ کشوری	مولانا عبد العلی لکھنوی۔ ملا نظام الدین سہالی کے خلف الرشید ہیں۔ ارکان اربعہ علم فقہ میں اور نیز دوسری کتابیں تصنیف کیں بحر العلوم انکا لقب ہے۔ ۱۲۲۵ھ ۱۸۱۰ء میں آپکا انتقال ہوا	بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم (فارسی) تین جلدوں پر مشتمل ہے مشہور شرح ہے	۹۰۳ لغایت ۹۰۵
قلمی خوشخط لاتاریخ مورد	ابن عطاء اللہ اسکندرانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۸ خانہ کیفیت عمومیہ)	التنویر فی اسقاط التدبیر (عربی) "توکل" کے موضوع پر اہل تصوف کے مذاق کے موافق نہایت شرح و بسط کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ یہ رسالہ مصنف علام نے مکہ معظمہ میں تالیف کیا	۹۰۶
مطبوعہ مصر	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ پورا نام: شیخ محی الدین ابو عبد اللہ بن محمد بن علی الطائی الاندلسی۔ دمشق کے نہایت مشہور عالموں میں سے ہے اور عام طور پر شیخ اکبر کے لقب سے مشہور ہے اندلس میں پیدا ہوا اور اندلس ہی میں حدیث اور فقہ کی تحصیل کی۔ ۵۹۸ھ میں اس نے ایک طویل الذیل سفر شروع کیا جسکے اثنا میں اس نے حجاز۔ بغداد۔ موصل اور ایشیا کوچک کی سیر کی۔ وہ ابھی اپنے وطن مالوف کو واپس نہیں ہونے پایا تھا کہ داعی اجل نے بمقام دمشق پیغام موت دیا۔ فروع فقہ میں وہ یکتا	فتوحات مکیہ (عربی) چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اہل تصوف کے نزدیک حقائق و معارف کا مخزن ہے۔ حقیقت میں نہایت ہی وقیق اور اعلیٰ خیالات کا اسمیں اظہار کیا ہے۔ تصوف اور فلسفہ کو ایسا باہم ملایا ہے کہ انکا جدا کرنا مشکل ہوگیا ہے۔	۹۰۷ لغایت ۹۱۰

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		ظاہری اور اہل حدیث تھا لیکن تصوف کے خیالات اسکے نہایت آزادانہ اور فلسفہ کے رنگ میں گہرے طور پر ڈوبے ہوئے ہیں۔ فتوحات مکیہ اسکی وہ معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس میں شریعت۔ فلسفہ اور تصوف کے دریا آپس میں ملجاتے ہیں۔ اس نے اپنی تصنیفات میں عجیب خیالات کا اظہار کیا ہے جس کی وجہ سے وہ بعض کے نزدیک مقبول اور بعض کے نزدیک بالکل مردود ہے۔ وہ اپنے کو خاتم الاولیا کا درجہ دیتا ہے۔ اور اسکو اپنے لئے مخصوص سمجھتا ہے۔ وحدۃ الوجود کے معرکۃ الآرا مسئلہ کا بانی مبانی یہی شیخ اکبر ہے اس نے دوسو اٹھانوے کتابیں تصنیف کیں جنمیں سے بقول ڈاکٹر بروکلمین ایک سو پچاس کتابیں اب بھی ایشیا اور یورپ کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ سنہ ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۹۱۱ لغایت ۹۱۴	ایضاً فتوحات مکیہ دوسرا نسخہ (عربی)	" " "	مطبوعہ مصر
۹۱۵	فصوص الحکم (عربی) شیخ اکبر کی وہ کتاب ہے جس کو اسکے معتقدین خدا کا الہام سمجھتے ہیں۔ اسمیں ستائیس حکم مذکور ہیں جن میں سے ہر ایک کسی نبی سے منسوب کیا گیا ہے۔ علماء کی رائیں اسکے متعلق مختلف ہیں بعضوں کے نزدیک وہ نہایت مقبول ہے۔ برخلاف اسکے بعض علما اس کو مجموعۂ خرافات خیال کرتے ہیں۔	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۰۷)	قلمی تقطیع خورد۔
۹۱۶	طریقۂ محمدیہ (عربی) تقوی اور طہارت نفس کے مضمون پر نہایت اچھی کتاب ہے	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ	"

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	متن کی حیثیت رکھتی ہے اور اسکی مختلف شرحیں لکھی گئی ہیں۔ بقول صاحب کشف الظنون مولٰے محمد بن پیر علی المعروف برکلی اسکا مصنف ہے جس نے اسکی تالیف سے سنہ ۹۸۰ھ میں فراغت پائی۔ اور سنہ ۹۸۱ھ میں اسکا انتقال ہوا لیکن اکتفاء القنوع میں اسکو تقی الدین محمد برجوی کی تصنیف بتایا ہے۔ واللہ اعلم		
۹۱۷	الحدیقۃ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ (عربی)	" " "	مطبوعہ خوشخط۔
۹۱۸	بہجۃ الاسرار (عربی) پورا نام اسطرح ہے بہجۃ الاسرار فی مناقب السادۃ الاخیار۔ قریب نصف کتاب کے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب پر مشتمل ہے اور بقیہ میں دوسرے مشائخ کے حالات و مناقب ہیں۔ ابن الوردی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ "بہجۃ الاسرار میں ایسی باتیں لکھی ہیں جنکی کچھ بھی اصلیت نہیں اور شیخ عبد القادر کے مناقب میں ایسے مبالغے کئے ہیں جو سوائے خدائے پاک کے اور کسی نبی یا ولی کے شان کے لائق نہیں ہیں"۔ (کشف الظنون)	شیخ نور الدین علی بن یوسف۔ ابن جہضم ہمدانی کے نام سے مشہور ہے۔ مکہ معظمہ کے حرم میں مدت تک مجاور رہا۔ سنہ ۷۱۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط جلی قلم تقطیع کلان۔
۹۱۹	ایضاً بہجۃ الاسرار (عربی)	" " "	قلمی تقطیع خورد
۹۲۰	ایضاً بہجۃ الاسرار (")	" " "	قلمی خوشخط
۹۲۱	ایضاً بہجۃ الاسرار (")	" " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۹۲۲	ایضاً بہجۃ الاسرار (") معہ خلاصۃ المفاخر فی مناقب شیخ عبد القادر (عربی)	" " "	ہر دو قلمی خوشخط بدرجہ اوسط در یک جلد۔
۹۲۳ الف	فتوح الغیب (عربی) سالکان راہ حق کے لیے نہایت خوبی کے ساتھ مختصر اور جامع ہدایتیں لکھی ہیں	شیخ عبد القادر جیلانی۔ محی الدین عبد القادر	قلمی معہ ترجمہ فارسی۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		جیلانی رح سادات حسینیہ میں سے ہیں۔ ان کی پیدائش گیلان میں ہوئی جو بحیرۂ کسپین کے جنوب میں واقع ہے۔ ۴۸۸ھ میں انہوں نے دار الخلافہ بغداد کا سفر اختیار کیا جو اسوقت میں علمی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ جہاں انہوں نے مذہب حنابلہ کے اصول پر دینی تعلیم حاصل کی۔ تھوڑی مدت میں ان کے علم و فضل اور تقدس و طہارت کی خبریں چاردانگ عالم میں پھیل گئیں۔ صوفیۂ کرام کا طریقۂ قادریہ انہی کی طرف منسوب ہے۔ جلاء الخاطر آپ کی اُن تلقینات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے ۵۴۵ و ۵۴۶ھ میں اپنے مریدوں پر القا کیں اسی طرح الفتح الربانی بھی اُن صوفیانہ مواعظ کا مجموعہ ہے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اپنے عقیدتمندوں کو اُن سے مخاطب فرمایا۔ غنیۃ الطالبین آپ کی ایک مشہور تصنیف ہے۔ ۵۶۱ھ (۱۱۶۶ء) میں آپکا انتقال ہوا ہے۔	
۹۲۳ ب	مجموعۂ فقرنامہ۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں۔ (۱) کیفیۃ الصلوۃ علی النبی بزبان فارسی (۲) جیرۃ الفقہ۔ ایضاً بزبان فارسی فقہی طرز پر نہایت دلچسپ چیستان ہیں۔ (۳) فقرنامہ۔ بزبان فارسی۔ چند ایک سالکانہ سوال و جواب ہیں۔ (۴) مسائل نامہ۔ واعظانہ طرز پر فضائل اعمال کا ذکر ہے۔ (۵) دقائق الاخبار بزبان عربی۔ جو عوام کے سامنے وعظ کہتے ہیں ان میں بہت مشہور ہے داہی تباہی روایات یا بالفاظ صریح خرافات کا مجموعہ ہے		جلد قلمی در یک جلد۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۲۴	فتوح الغیب (عربی)		مطبوعہ معہ ترجمہ فارسی
۹۲۵	ایضاً فتوح الغیب (")		قلمی تقطیع خورد
۹۲۶	کیمیائے سعادت (فارسی) تزکیہ باطن کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ احیاء العلوم کا خلاصہ ہے۔ حقیقی تصوف کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اسم با مسمیٰ کتاب ہے۔	حجۃ الاسلام غزالی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۳)	مطبوعہ۔ صحیح نسخہ۔
۹۲۷	ایضاً کیمیائے سعادت (فارسی)	" " "	قلمی بخط قدیم۔ بخط نسخ سیاہی غیر مطبوس [illegible] کا لکھا ہوا نسخہ۔
۹۲۸	اکسیر ہدایت (اردو) امام غزالی کی کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ ہے۔		مطبوعہ
۹۲۹	گنجینۂ معرفت (اردو) یہ بھی کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ ہے جو ایک دوسرے صاحب نے کیا ہے۔	" " "	"
۹۳۰	الیواقیت والجواہر (فی بیان عقائد الاکابر) عربی۔ شیخ اکبر کے کلام کا انتخاب اور اس کا حل ہے۔ اہل کشف (صوفیہ) اور اہل فکر (فلاسفہ) کے عقائد میں تطبیق کی کوشش کی گئی ہے۔ جو بقول صاحب کشف الظنون اپنے قسم کی پہلی تصنیف ہے۔	شیخ عبدالوہاب شعرانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۲)	قلمی خوشخط جلی قلم۔
۹۳۱	جواہر السلوک (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۹۳۲	شرح التعرف (فارسی) اس کا متن مشائخ تصوف میں نہایت مقبول اور مشہور ہے مشائخ کا قول ہے کہ لولا التعرف لما عرف التصوف۔ شیخ ابوبکر محمد بن ابراہیم کلاباذی کی تصنیف ہے جس کا ۳۸۰ھ ہجری میں انتقال ہوا ہے۔		
۹۳۳	مکتوبات شیخ عبدالحق دہلوی (فارسی)	شیخ عبدالحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	قلمی خوشخط۔

عدد سلسلہ	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۳۴	شرح قصیدہ غوثیہ (عربی) متأخرین کی اصطلاح پر تصوف کا مذاق رکھنے والوں کے لئے ایک لاجواب تالیف ہے ضخامت غیر معمولی طور سے بڑی ہے۔	" " "	قلمی جلد ضخیم
۹۳۵	مدائح قادریہ (فارسی) شیخ عبد القادر جیلانی رہ کے مناقب پر مشتمل ہے۔	" " "	قلمی خوشخط جدول طلائی۔
۹۳۶	جواہر فریدی (فارسی) احوال خواجہ فرید الدین گنج شکر و نیز بالتبع تذکرۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین		قلمی
۹۳۷	شرح مثنوی مولانا روم (فارسی)	محمد رضا ملتانی۔ گلستان بوستان وغیرہ کتب نظم فارسی پر اس کی شرحیں مشہور ہیں۔	قلمی خوشخط
۹۳۸	مکتوبات امام ربانی (فارسی) کامل حقائق و معارف تصوف کو نئے طرز پر ادا کیا ہے۔ اور اتباع شریعت پر پورا زور دیا ہے۔ انہی معارف کی وجہ سے اُن کا لقب "مجدد الف ثانی" پڑ گیا ہے مکتوبات کی تین جلدیں ہیں پہلی جلد میں عدد اہل بدر کے موافق ۳۱۳۔ دوسری میں اسماء حسنے کے عدد کے برابر ۹۹ اور تیسری میں سورت ہائے قرانی کے مطابق ۱۱۴ مکتوب ہیں۔ (نیز ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف)۔	شیخ احمد فاروقی سرہندی۔ شیخ احمد بن شیخ عبد الاحد۔ آپکا مولد و مسکن قصبہ سرہند ہے۔ ۹۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اکثر علوم کی تحصیل اپنے باپ سے کی۔ عضدی وغیرہ مشکل کتابیں محقق کمال کشمیری سے پڑھیں علم حدیث میں شیخ یعقوب کشمیری اور قاضی بہلول بدخشانی کی شاگردی کی۔ فارغ التحصیل ہو کر مسند افادہ و تدریس پر جلوہ آرا ہوئے۔ لیکن بہت جلد ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ آپ نے اکتساب فیض باطنی کو علم ظاہری پر ترجیح دی۔ خواجہ باقی باللہ دہلوی آپکے پیر طریقت ہیں۔ آپ نے درجۂ تکمیل و ارشاد تک پہونچکر مخلوق الٰہی کو وہ فیض پہونچایا جسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔ ہر ایک زمانے میں ظاہر پرست اہل جمود کا ایک گروہ ایسا بھی رہا ہے جو اولیاء اور اہل اللہ کے منکر ہوتے ہیں۔ آپکا عہد بھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں تھا۔ اُنہوں نے آپ کو تکلیف پہونچائیں	مطبوعہ کشوری

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیۃ
		کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انکی ریشہ دوانیوں کی بدولت آپ کو دو سال تک قید خانے کی مصیبت بھی جھیلنی پڑی لیکن آخر حق کو فتح ہوئی۔ بادشاہ وقت خود اپنے کئے پر نادم ہوا اور حضرت شیخ کو نجات بخش کر بیش از بیش معذرت کی اور حلقۂ ارادتمندان میں داخل ہوا۔ آپکا طریقہ سراسر اتباع سنت اور اجتناب بدعت پر مبنی ہے اور اسی اصول پر کاربند رہنے کی اُنہوں نے اپنے مریدوں کو بار بار اپنے مکتوبات میں تاکید کی ہے۔ آپنے کئی ایک مردہ سنتوں کو زندہ کیا اور متعدد بدعتوں کا رواج کم کیا۔ آپ کے ظہور سے پہلے کئی صدیوں تک دنیا اس غلط فہمی میں مبتلا رہی کہ شریعت اور طریقت دو جداگانہ چیزیں ہیں جنکا اجتماع ناممکن ہے۔ حضرت شیخ نے نہایت زور سے اس غلطی کی تردید کی اور ثابت کیا کہ ظاہر شریعت اور باطن بالکل ایکدوسرے کے مطابق ہیں۔ طریقت تکمیل شریعت کا نام ہے۔ اور اگر یہ کہیں کہ اوّل الذکر مغز ہے اور مؤخر الذکر پوست یا پہلا روح اور دوسرا جسم ہے تو یہ کہنا بالکل بجا ہوگا۔ الغرض اُنہوں نے صوفیوں کے بہت سے فاحش اغلاط کی اصلاح کی اور تصوف کو ایک جدید قالب میں ڈھال دیا۔ علیٰ ہذا تزکیۂ باطن کے لئے بھی اُنہوں نے نئے اصول قائم کئے اور بجا طور پر امام ربانی مجدد الف ثانی کہلائے۔ اور انکا طریقہ مجددیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ رسالہ اثبات نبوۃ۔ رسالہ مبدأ و معاد معارف لدنیہ۔ آداب المریدین۔ تعلیقات	

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		عوارف وغیرہ آپ کی تصنیف ہے آپکی سب سے زیادہ مشہور اور ممتاز علمی یادگار آپ کے مکتوبات ہیں جو تین جلدوں میں ختم ہوئے ہیں۔ اور تصوف کے حقائق و معارف سے لبریز ہیں۔ تصوف اور معرفت کے بڑے بڑے عظیم الشان اور معرکۃ الآرا مسائل کو نہایت خوبی کے ساتھ اسمیں حل کیا گیا ہے۔ اور کئی ایک بھاری غلطیاں جو زمرۂ اہل تصوف میں مدتہائے دراز سے مسلّمات میں داخل تھیں امام صاحب نے اپنے مکتوبات میں ان کو رفع کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپکا طرز تحریر ہمیشہ مجتہدانہ ہوتا ہے۔ اور اہم مسائل میں نہایت تحقیق و تدقیق سے کام لیتے ہیں۔ ۱۰۳۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ مزار شریف سرہند میں ہے۔	
۹۳۹	ایضاً مکتوبات امام ربانی جلد اول (فارسی)	" " "	قلمی۔ [illegible] کا لکھا ہوا نسخہ معہ چند رسائل دیگر درباب الف و تائید کلام حضرت مجدد۔
۹۴۰ الف	ایضاً مکتوبات امام ربانی (فارسی) ۱۲۳ مکتوب تک کا حصہ ہے۔	" " "	قلمی۔ خوشخط
۹۴۰ ب	مکتوبات شیخ شرف الدین یحییٰ منیری بزبان فارسی ایک ضخیم جلد میں شیخ ممدوح کے مکاتیب کا مجموعہ ہے جو تصوف کے معارف سے لبریز ہے۔ اپنے مضمون کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔	شیخ شرف الدین یحییٰ منیری۔ شیخ نجم الدین فردوسی کبروی کے فیض صحبت کا تربیت یافتہ ہے۔ وہ شیخ نظام الدین اولیا کا معاصر تھا۔ اور مکتوبات کے علاوہ ایک دوسری کتاب کا بھی مصنف ہے جسکا نام معدن المعانی ہے۔ اسکی مکتوبات کا مجموعہ دو سو پچاس مکتوب پر مشتمل ہے جنمیں معرفت الٰہی اور تصوف کے حقائق و معارف عالیہ کا بیان ہے۔ منیر بالفتح پٹنہ کے قریب ایک گانوں کا نام ہے۔	قلمی بجدول نسخہ۔ آٹھویں صدی کا خط تشخیص ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر عہد مصنف ہی کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		جو شیخ موصوف کا مولد اور مسکن تھا۔ ۷۸۱ھ ۱۳۷۹ء میں اس کا انتقال ہوا۔ اسکی مرقد بہار (بنگال) میں مرجع خاص وعام ہے اور ہر سال عرس کی تقریب پر وہاں پچاس ساٹھ ہزار لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے	
۹۴۱	عین العلم (عربی) کیمیائے سعادت اور طریقہ محمدیہ کے نمونہ پر لکھی گئی ہے۔	محمد بن عثمان البلخی (نیز عدد مسلسل ۱۰۲۰)	خوشخط قلمی قلم۔ حافظ غلام حبیب مولانا غلام جیلانی کے والد نے لکھا۔
۹۴۲	ایضاً عین العلم (عربی)	" " "	قلمی
۹۴۳	شرح عین العلم (فارسی)	" "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط جلد ضخیم
۹۴۴	ایضاً شرح عین العلم (عربی)	اخوند محمد محسن کشمیری۔	قلمی نوشتہ ۱۱۱۹ھ مصنفہ ۱۱۱۳ھ
۹۴۵ (الف)	ایضاً شرح عین العلم (")		قلمی
۹۴۵ (ب)	ایضاً شرح عین العلم (") عین العلم کی بہترین شرح ہے۔	ملا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶)	دو جلدوں پر مشتمل ہے قلمی خوشخط۔ بالترتیب نویں اور دسویں صدی کا خط تشخیص ہوا ہے
۹۴۶	فیض عیاں ترجمہ مواعظ الرحمن (اصل عربی وترجمہ فارسی) متن شیخ عبد القادر جیلانی سے منسوب ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۹۴۷	الفتح الربانی فی مجالس سیدی عبد القادر جیلانی (عربی معہ ترجمہ فارسی) وعظ وتذکیر کے مضمون پر نہایت اعلیٰ کتاب ہے (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۲۳ خانہ احوال مصنف)	شیخ عبد القادر جیلانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۲۳)	قلمی خوشخط
۹۴۸	شرح فصوص الحکم (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۱۵۔	" " "	قلمی بخط مختلف۔ بہیئت مجموعی خوشخط۔ اوراق جدید نوشتہ ۱۲۶۲ھ
۹۴۹	ایضاً شرح فصوص الحکم قیصری (عربی)	شیخ داؤد بن محمود بن القیصری۔ ۷۵۱ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی بخط نستعلیق خوشخط۔ تقطیع خورد۔
۹۵۰	شرح فصوص الحکم (فارسی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ ۵۶ جلوس اورنگ زیب عالمگیر یعنی ۱۱۱۴ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۹۵۱	نقد النصوص فی شرح الفصوص۔ (عربی)	مولانا نور الدین عبد الرحمان جامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۸۹)	قلمی۔ کاتب محمد حیات تغلق آبادی ۱۱۳۷ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۵۲	نقد النصوص (فارسی)	״ ״ ״	عبد السبحان خلف شیخ عبد الحمید دہلی کہنہ میں دیوان سرپرداس کے ایما سے سنہ ۱۱۰۰ھ میں لکھا
۹۵۳	ایضاً نقد النصوص (فارسی)	״ ״ ״	قلمی۔ خالق داد بن سلیمان بن خلیل عباسی نے سنہ ۱۱۰۰ھ میں لکھا۔
۹۵۴	شرح مثنوی مولانا روم (فارسی)	״ ״ ״	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۹۵۵	ایضاً شرح مثنوی مولانا روم (فارسی) جلد اول	״ ״ ״	قلمی۔
۹۵۶	کتاب الابریز (عربی) یہ اُن مکالمات کا مجموعہ ہے جو مصنف علاّم اور اُس کے پیر طریقت شیخ عبد العزیز دباغ میں ہوئے۔ فوائد سلوک جو اس کے پڑھنے سے حاصل ہوں اُن سے قطع نظر کرکے ادبی فوائد پر بھی مشتمل ہے اور اسی لئے مصر میں وہ عام متداول کتاب ہوگئی ہے۔ اور صاحب اکتفاء القنوع نے اس کو کتب علم ادب میں شمار کیا ہے۔	احمد بن مبارک سجلماسی۔ بارھویں صدی کے اوائل میں تھا۔	مطبوعہ
۹۵۷	عوارف المعارف (عربی) تصوّف کے اصول بیان کئے ہیں۔ نہایت مشہور و مقبول اور متداول کتاب ہے۔	شیخ شہاب الدین سُہروردی۔ ابو حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ الملقّب شہاب الدین سُہروردی سُہرورد ایک گاؤں کا نام ہے جو شیخ ممدوح کا مولد ہے۔ وہ نہایت متقی اور متبع سنت بزرگ تھے۔ بہت سے لوگ اس کی تلقین کی بدولت ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول ہوئے۔ وہ بغداد میں شیخ الشیوخ تھے اور اُنکی صحبت اور کلام میں غیر معمولی اثر تھا۔ اپنے چچا شیخ ابو النجیب سہروردی سے تصوف اخذ کیا۔ فقہ اور دیگر علوم میں اُسکو کافی دستگاہ حاصل تھی۔ سنہ ۶۳۲ھ مطابق سنہ ۱۲۳۴ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی۔ بخط قدیم۔ سنہ ۹۱۶ھ لکھا ہوا نسخہ۔
۹۵۸	زوارق اللطائف شرح عوارف المعارف (عربی)	״ ״ ״	قلمی بخط قدیم۔ جلی قلم۔ مصنفہ سنہ [illegible] سنہ ۹۵۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۵۹	الزواجر عن اقتراف الکبائر (عربی) علم وعظ و تذکیر۔ کبائر ذنوب کو اس میں تفصیل وار بیان کیا ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالکریم الشافعی کی تصنیف ہے۔ اکتفاء القنوع میں علامہ احمد بن حجر ہیتمی کو اسکا مصنف بتایا ہے۔ (دیکھو عدد مسلسل ۷۳۷) بعض علماء علامہ ابن حجر مکی سے اسکو منسوب کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط۔ احمد بن جابر سلمی نے ۹۸۴ھ میں یا بالفاظ دیگر مصنف علام کے انتقال سے گیارہ سال بعد یہ نسخہ لکھا۔ نامور علماء کرام مثلاً علامہ محمد بن احمد الزبجیلی وغیرہ کے زیر مطالعہ رہا اور انہوں نے اس پر اپنے دستخط ثبت کئے ہیں
۹۶۰	ایضاً الزواجر عن اقتراف الکبائر (عربی)	۔۔ ۔۔ ۔۔	مطبوعہ مصر
۹۶۱	تنبیہ ابو اللیث سمرقندی (عربی) علم وعظ و تذکیر میں مشہور کتاب ہے۔ اسکی روایتیں بالعموم ضعیف نہیں ہیں۔	فقیہ ابو اللیث سمرقندی۔ سمرقند اس کا مولد و مسکن ہے۔ مذہب حنفیہ کا عالم متبحر تھا اور اسکو علوم شرعیہ کے تمام شعبوں پر پورا عبور حاصل تھا۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۲۰)	قلمی خوشخط جلی قلم۔ کاتب محمد حسن کشمیری نے ۱۲۰۸ھ میں یہ نسخہ لکھا ہے۔
۹۶۲	غنیۃ الطالبین (عربی مع ترجمہ فارسی) آداب شریعت اور وعظ و تذکیر کے مضمون پر مشتمل ہے۔	شیخ عبدالقادر جیلانی رہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۲۳)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط ۱۱۵۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۹۶۳	ایضاً غنیۃ الطالبین (عربی)	۔۔ ۔۔ ۔۔	قلمی خوشخط۔ جدول طلائی تقطیع خورد۔ ۱۱۱۴ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۶۴	کنز العباد فی شرح الاوراد (عربی)	۔۔ ۔۔ ۔۔	قلمی خط قدیم۔ کاتب حمزہ محمد ابراہیم نے ۹۱۹ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
۹۶۵	ایضاً کنز العباد (عربی)		قلمی۔
۹۶۶	الانسان الکامل (عربی) بقول صاحب کشف الظنون تصوف اور فلسفہ کی نہایت دلچسپ کتاب ہے۔	قطب الدین شیخ عبدالکریم بن ابراہیم الجیلی شیخ عبدالقادر جیلانی رہ کی اولاد میں سے ہے۔ آٹھویں صدی کے صوفیہ کرام سے ہے۔ اور انیس کے قریب چھوٹی موٹی کتابیں تصوف کے مختلف مضامین پر لکھی ہیں۔	قلمی خوشخط
۹۶۷	اصطلاحات الصوفیہ (عربی)	شیخ کمال الدین عبدالرزاق بن جمال الدین کاشی ۷۳۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ ایک نامور عالم اور صوفی تھا۔ عالم شباب میں وفات پائی۔ کاشان کیطرف منسوب ہے جو اسکا مولد ہے۔	قلمی۔ تقطیع خورد۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۶۸	اصطلاحات الصوفیہ (عربی)	شیخ کمال الدین کاشی سمرقندی۔	مطبوعہ آہنیں۔
۹۶۹	قطب الارشاد (عربی) فقہ اور تصوف کی جامع کتاب ہے۔ شیخ فقیر اللہ شکارپوری کی تصنیف ہے جو مولانا حبیب اللہ قندہاری کے شیخ الشیخ ہیں۔ بالفاظ دیگر مولانا غلام جیلانی چوتھے درجہ میں انکے شاگرد تھے۔	شیخ فقیر اللہ شکارپوری (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ و نیز عدد مسلسل ۵۷۳)	قلمی
۹۷۰	ایضاً قطب الارشاد جلد دوم (عربی)	...	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۹۷۱	تلبیس ابلیس (عربی) اسکا اصلی نام کشف الناموس ہے۔ علماء اور صوفیہ کی خفیہ برائیوں کی قلعی کھولی ہے۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے ایک معرکۃ الآراء پڑھنے کے قابل تصنیف ہے جسمیں بڑے بڑے آدمیوں پر لے دے کی گئی ہے۔ اسکا زیادہ تر حصہ امام غزالیؒ کی تصنیفات سے ماخوذ ہے۔ (اسکا ایک مطبوعہ نسخہ بھی معہ ترجمہ اردو کتب خانہ ہذا میں موجود ہے)۔	شمس الدین ابو الفرج ابن الجوزی۔ کثیر التصانیف علام تھا۔ اور علم حدیث میں ید طولیٰ رکھتا تھا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بغداد کے مشہور آفاق مدرسہ نظامیہ میں انہی سے حدیث کا درس پایا تھا۔ اسکا باپ ایک نہایت دولتمند آدمی تھا جس نے اپنے لخت جگر کو تعلیم دلانے میں نہایت فیاضی سے کام لیا۔ ابن جوزی کتب علمی کا ذخیرہ جمع کرنے کا بڑا شوقین تھا اور جب باپ کے انتقال کے بعد اسکے پاس روپیہ کچھ نہ رہا تو اس نے کتابیں خریدنے کیلئے اپنے گھر کو بیچ ڈالا۔ اسکو حدیث نبوی کے ساتھ خاص اُنس تھا۔ اور علم حدیث میں بیحد دلچسپی لیتا تھا۔ وہ مذہب حنبلی کا سخت پابند تھا اور اسکے مخالفوں پر سخت حملے کرتا تھا۔ مدرّس ہونے کے علاوہ وہ ایک جوشیلا واعظ تھا اور اسکا وعظ نہایت مؤثر ہوتا تھا۔ اسکا اپنا قول ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے میری تلقین سے متقیانہ زندگی بسر کرنی شروع کی اور دس ہزار سے زیادہ یہودی اور اوباش نوجوانوں کو شائستگی سکھائی۔ صرف و نحو اور علم کلام کو چھوڑ کر ہر ایک علم میں اس نے کتابیں لکھی ہیں۔ لغت۔ تاریخ جغرافیہ	قلمی باریک قلم۔ ۱۰۸۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		فقہ۔ تفسیر۔ وعظ۔ اخلاق اور علم طب میں اسکی تصنیفات موجود ہیں۔ حدیث پر لکھنا تو اسکی زندگی کا گویا اصلی مشغلہ تھا۔ ۹۵۹ھ مطابق ۱۵۴۰ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۹۷۲	حیات الانسان (عربی) تصوف۔	شیخ سید محمود قادری کردی ثم المدنی الشافعی	قلمی بخط قدیم۔ خوشخط بدرجہ اوسط شیخ تاج الدین مقدسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ لیکن اسکے چھ اجزا شیخ علی محلّی نے لکھے جو مصنف علّام سید محمود مدنی کا خادم خاص تھا۔
۹۷۳ (الف)	اخلاق جلالی (فارسی) اسکا ماخذ ابو محمد مکی کی کتاب الطہارۃ ہے جو عربی میں لکھی گئی تھی۔ دو صدی بعد محقق نصیر الدین طوسی نے اسکا فارسی میں ترجمہ کیا اور بوعلی سینا کے فلسفۂ اخلاقی کی کچھ باتیں اسمیں اضافہ کیں۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۴۷، خانۂ احوال مصنف) بالآخر محقق دوانی نے اسکو نہایت فصیح طبیع رنگین فارسی کے لباس میں جلوہ گر کیا جسکی بہت قدر کی گئی۔	محقق جلال الدین دوّانی۔ جلال الدین محمد اسعد بن سعد الدین السعد دوانی۔ سلطان ابو سعید کے عہد سلطنت کا ایک مشہور فیلسوف ہے۔ شرح ہیاکل النور۔ الزوار الشافیہ۔ شرح عقائد جلالی۔ اور حواشی شرح تجرید وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ بقول مصنف کشف الظنون ۹۰۷ھ ۱۵۰۲ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۴۷ خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی نہایت خوشخط لقطیع خورد ۴۷ سنہ جلوس عالمگیر بادشاہ یعنی ۱۱۱۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۷۳ (ب)	مجموعۂ خطیرۃ القدس (فارسی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں (۱) خطیرۃ القدس اصول تصوف کے متعلق نہایت لطیف لکھی ہیں پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔ (۲) اقتصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار۔ صوفیہ کرام کے حالات لکھے ہیں۔ ہر دو بزبان فارسی دریک جلد۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ
۹۷۴	اخلاق جلالی (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۹۷۵ و ۹۷۶	اخلاق جلالی و اخلاق محسنی (فارسی) (ہر دو دریک جلد) اخلاق محسنی ملا حسین واعظ کاشفی کی تصنیف ہے (دیکھو عدد مسلسل ۱۴۸۔ خانۂ احوال مصنف)		مطبوعہ خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۷۷	دُرر الکلم (عربی) ادبیات و اخلاق امیر المؤمنین سیدنا علیؓ کے نصائح و اقوال کا مجموعہ ہے۔ اسکا اردو ترجمہ رہبر کامل کے نام سے کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔		مطبوعہ بمبئی۔
۹۷۸	رشحات (فارسی) مصنفہ سنہ ۹۰۹ھ۔ خواجہ عبید اللہ احرار کے مناقب و ملفوظات پر مشتمل ہے جسکے ضمن میں دوسرے خواجگان نقشبندیہ کے بھی حالات مذکور ہیں۔ کتاب کے نام سے بحساب ابجد اسکا سن تصنیف ظاہر ہوتا ہے۔	علی بن حسین واعظ کاشفی۔ پورا نام:۔ صفی الدین محمد علی بن حسین واعظ کاشفی۔ علی واعظ کے نام سے مشہور ہے۔ اسکا باپ انوار سہیلی کا مصنف ہے۔ اس نے خود بھی رشحات کے علاوہ کئی ایک کتابیں لکھی ہیں۔ ایک کتاب کا نام لطائف و ظرائف ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور قدیم سلاطین ایران کے مختصر حالات لکھے ہیں۔ سنہ ۹۳۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ سنہ ۱۱۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۷۹	لطائف معنوی حل ابیات مثنوی سنہ ۱۰۵۰ھ کی تالیف ہے۔	مولانا عبد اللطیف۔ حل مثنوی کے علاوہ لطائف اللغات کے نام سے اس نے ایک ڈکشنری بھی تالیف کی ہے۔	قلمی بخط مختلف۔ فی الجملہ خوشخط
۹۸۰	شرح ترجمان الاشواق (عربی) متن اور شرح دونوں کا مصنف شیخ اکبرؒ ہے متن عشقیہ غزلوں کا مجموعہ ہے جسکی شرح اہل حقیقت کے مذاق پر کی گئی ہے۔	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۰۷)	قلمی بخط قدیم۔ سنہ ۱۰۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۹۸۱	مجموعہ مرج البحرین (فارسی) تفصیل مجموعہ:۔ (۱) مرج البحرین مشتمل بر جمع میان شریعت و طریقت از شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔ (۲) مائۃ مسائل مشتمل بر مسائل شرک و توحید۔ از مولانا شاہ محمد اسحٰقؒ۔ (۳) رسائل مختلفہ مشتمل بر مسائل شتیٰ۔ از مولانا حبیب اللہ قندہاری۔ جملہ بزبان فارسی قلمی در یک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ خوشخط بدرجہ اوسط۔
۹۸۲	جوامع الکلم فی المواعظ والحکم (عربی)	علی بن حسام الدین متقی حنفی۔ علی بن حسام الدین	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		جونپوری الاصل برہانپوری المولد۔ ۹۵۲ھ میں اس نے حرمین شریفین کا سفر اختیار کیا اور وہیں اقامت گزین ہوا۔ کثرت ریاضت و تقویٰ اور نشر علوم ظاہر و باطن میں یکتائے آفاق تھا۔ بقعۂ مقدسہ کے خواص اور عوام اسکے نہایت عقیدتمند تھے۔ شیخ ابن حجر ہیتمی مؤلف صواعق محرقہ (مفتی حرم محترم) اگرچہ ابتدا میں اسکے اُستاذ تھے لیکن بالآخر اسکی شاگردی پر فخر کرتے تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپکے خلیفہ شیخ عبدالوہاب متقی کے مرید ہیں اور اکثر اپنی تصنیفات میں نہایت ادب سے اسکا ذکر کرتے ہیں۔ تصنیفات کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے ۹۹۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۹۸۳	دیوان حافظ (فارسی) اسکے اکثر اشعار مجاز اور استعارہ کے قبیل سے ہیں جس کے پیرائے میں مصنف نے تصوف کے حقائق اور معارف بیان کئے ہیں۔ لسان الغیب کی وجہ تسمیہ بقول اصح یہی ہے بعض تو تیمن بہ سنت اس سے فال بینی کرتے ہیں اور اسکی فال کو ندائے غیبی سمجھتے ہیں۔ اور ان معنوں میں حافظ کو لسان الغیب کہتے ہیں۔ دیوان حافظ کی زبان مجاز کو حل کرنیکے لئے متعدد فرہنگ تالیف کئے گئے ہیں۔	شمس الدین شیرازی۔ خواجہ حافظ شمس الدین شیرازی ایران کا نہایت فصیح و بلیغ غزل گو شاعر ہے۔ لسان الغیب کے لقب سے مشہور ہے۔ اسکا مزار مصلائے شیراز میں واقع ہے۔ اکثر لوگ اس کو قلندرانہ اصول کا صوفی سمجھتے ہیں اور اس کے کلام کو حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ دیوان حافظ کی غزلوں کی تعداد ۵۶۹ بتائی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ سید قاسم انور نے اسکو ایک دیوان کی شکل میں مرتب کیا ہے۔ ۷۹۱ھ ۱۳۸۹ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط محشے۔
۹۸۴	ایضاً دیوان حافظ (فارسی)	.. .. ..	مطبوعہ محشے
۹۸۵	شرح دیوان حافظ (فارسی) اچھی شرح ہے	.. .. ..	قلمی ۱۱۵۶ھ ایک پٹھان میں لکھی گئی۔
۹۸۶	بدر الشروح شرح دیوان حافظ (فارسی)	.. .. ..	مطبوعہ
۹۸۷	شرح مرآۃ العارفین (فارسی) کہتے ہیں کہ مرآۃ العارفین حضرت شیخ اکبرؒ کی تصنیف ہے۔	.. .. ..	قلمی خوشخط جدول طلائی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۹۸۸	**مجموعہ کتاب التفرقہ** (از امام غزالی) اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل رسائل شامل ہیں:- (۱) جوامع الکلام از قاضی ابو عبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی القضاعی المصری۔ سترہ ابواب پر مشتمل ہے اور ایک ہزار کے قریب اسمیں وہ حدیثیں ہیں جو جوامع الکلم کہلاتی ہیں۔ (۲) کتاب التفرقہ بین الاسلام والزندقہ۔ کفر اور اسلام کے معیار پر محققانہ بحث کی گئی ہے اور تاویل کی حقیقت اور اسکے اقسام نہایت قابلیت سے لکھا ہے۔ امام غزالی کی تصنیف ہے (۳) المضنون بہ علی غیر اہلہ۔ روح کی حقیقت پر بحث ہے۔ ایضاً از امام غزالیؒ (۴) اعلام مہدی از شیخ علی متقی بزبان فارسی (۵) رسالہ محقق دوانی۔ فقہ اور عقائد کے چند اہم اور معرکۃ الآرا مسائل کی تحقیق پر مشتمل ہے۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	جملہ قلمی دریک جلد
۹۸۹	**جلاء الخاطر** (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۲۳ خانہ احوال مصنف۔	**شیخ عبدالقادر جیلانی** (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۲۳)	قلمی خوشخط
۹۹۰ (الف)	**شرح تعرف** (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۳۲	" "	قلمی ۱۱۹۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۹۰ (ب)	**نتائج الحرمین** (فارسی) سید آدم بنوری نقشبندی کے ایک مرید خاص نے شیخ محمد کے ملفوظات اور مکتوبات کو جمع کیا ہے جو انہوں نے حرمین شریفین میں رہکر فرمائے اور لکھے ہیں۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔
۹۹۱	**مجموعہ شرح قصائد ابن الفارض** (عربی) تفصیل مجموعہ۔ (۱) شرح قصائد ابن الفارض (۲) رسالہ نحو ربانی۔ صرف دو ورق کا رسالہ ہے لیکن ایک نئے طرز پر لکھے جانے کی وجہ سے نہایت دلچسپ ہے۔ (۳) حل الرموز (ناتمام نسخہ ہے) ہر سہ بزبان عربی در علم تصوف۔	ابن الفارض۔ ابوالقاسم عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد الحموی المعروف بابن الفارض۔ نہایت نیک اور متقی شخص تھا۔ تجرد کی زندگی بسر کرتا تھا۔ اور سالہا سال تک مکہ معظمہ میں حرم شریف کا مجاور رہا ایک دیوان اسکی یادگار ہے جو لطیف اشعار کا مجموعہ ہے اسکے کلام میں اکثر تصوف کا رنگ ہوتا ہے۔ اس نے	قلمی بخط قدیم ۔۔۔ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اہل تصوف کے نذاق پر اُن کی اصطلاح کے مطابق چھ سو ابیات کا ایک قصیدہ لکھا ہے جو اپنے حلقہ میں نہایت مقبول ہوا ہے۔ اسکے کلام میں دوہرے اور چیستانیں بھی پائی جاتی ہیں ۱۲۳۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۹۹۲	مجموعۂ رسائل تصوف۔ تفصیل مجموعۂ (۱) فواتح سبعہ۔ بزبان فارسی در علم تصوف۔ (دفیہ مسائل الهیئة والطبعیات ایضاً) (۲) نصیحة المسلمین۔ در ابطال عقائد مشرکانہ بزبان فارسی از مولوی خرم علی شاگرد مولانا محمد اسمٰعیل شہید۔ (۳) رسالۂ مجہول الاسم در علم کلام از اول و آخر ناقص۔ جملہ قلمی دریک جلد	(خانۂ کیفیت عمومیہ)۔	قلمی خوشخط
۹۹۳	صراط مستقیم (فارسی) تصوف۔ اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے۔ اتباع سنت کے جادۂ مستقیم سے منحرف ہو کر جو باتیں اختیار کی گئی ہیں اُنکا نہایت تاکید کے ساتھ ابطال کیا ہے۔ تصور شیخ وغیرہ پر محققانہ بحث کی گئی ہے	مولوی محمد اسمٰعیل شہید دہلوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵۹)	مطبوعہ
۹۹۴	شرح طریقۂ محمدیہ (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۱۶۔	" " "	قلمی
۹۹۵	مناقب قادریہ (فارسی)	" " "	قلمی
۹۹۶	مرصاد العباد (فارسی) پانچ ابواب اور چالیس فصول پر مشتمل ہے۔ تمام کتاب کا خلاصہ سلوک الی اللہ اور تربیت نفس ہے۔	شیخ نجم الدین ابوبکر بن عبداللہ۔ مصنف علام نے رجب ۶۲۰ھ شہر سیواس میں اسکی تالیف سے فراغت پائی۔	قلمی خوشخط۔ ۱۰۹۵ھ کا لکھا نسخہ
۹۹۷	شرح اسماء اللہ الحسنیٰ غزالی (عربی) باوجود صغیر الحجم ہونے کے نہایت ہی جلیل القدر تصنیف ہے۔	حجة الاسلام امام محمد غزالی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۹۳)	قلمی خوشخط
۹۹۸	شرح برزخ (عربی)	" " "	قلمی ۱۱۲۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۹۹۹ (الف)	رسالۂ مزارات بخارا شریف (فارسی)	" " "	قلمی
۹۹۹ (ب)	متن لمعات و شرح آں (تصوف) "	(خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	متن فخر الدین عراقی کی تصنیف ہے، اور شرح کا مصنف مولانا عبدالرحمن جامی ہے۔ دونو کی زبان فارسی ہے۔		
۱۰۰۰	مقامات میرزا مظہر (فارسی) میرزا مظہر علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی اور مناقب و کرامات لکھے ہیں جو طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کے ایک مشہور رکن ہیں۔	" " "	مطبوعہ
۱۰۰۱	حل مثنوی (فارسی)	" " "	قلمی
۱۰۰۲	فیوض ارواح مقدسہ (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۱۰۰۳	مناقب امیر کلال (فارسی)	" " "	قلمی تقطیع خورد
۱۰۰۴	روضۃ الواعظین (فارسی)	معین الدین ہروی۔ نویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہے۔ ابو الغازی بہادر سلطان حسین مرزا کے عہد کا ایک مشہور عذب البیان واعظ تھا۔ معارج النبوۃ اسی کی تصنیف ہے۔ سنہ ۸۹۱ھ میں لکھی ہے۔ اسکے علاوہ تاریخ مساوی جسمیں یہودیوں کا اصل نسل اور انکے مصائب کا حال لکھا ہے۔ اور روضۃ الجنۃ جسمیں شہر ہرات کی نہایت مفصل کیفیت دی ہے اسکی تصانیف میں سے ہے۔ مؤخر الذکر کتاب اس نے سنہ ۸۹۷ھ میں سلطان حسین مرزا کے لئے لکھی۔	قلمی خوشخط تقطیع کلان جلد ضخیم سنہ ۱۰۸۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۰۰۵	تحفۃ الاحرار (فارسی نظم) تصوف۔ یہ افغانستان میں درسی کتاب ہے۔	مولانا عبدالرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۹۹)	قلمی تقطیع خورد۔ سنہ ۱۰۹۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۰۰۶	ایضاً مجموعہ تحفۃ الاحرار (فارسی نظم) (۱) تحفۃ الاحرار جامی (۲) مکتوبات شیخ عبدالکریم بن آخوند درویزہ ننگرہاری (عدد مسلسل ۸۵۷) بزبان فارسی۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۱۰۰۷	شرح تحفۃ الاحرار (فارسی)	" " "	قلمی
۱۰۰۸	ایضاً شرح تحفۃ الاحرار (فارسی)	محمد رضا ملتانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۳۷)	"
۱۰۰۹	دیوان سیدی عبدالرحیم (عربی) صوفیانہ	سید عبدالرحیم۔ عارف باللہ سیدی عبدالرحیم	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مذاق کی غزلوں اور اشعار کا مجموعہ ہے۔	بن احمد البرعی الیمنی۔ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں یمن کا ایک صوفی شاعر تھا۔ اسکے تمامتر اشعار صوفیانہ مضامین پر مشتمل اور مذہبی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔	
۱۰۱۰	زہرۃ الریاض (عربی) وعظ کی ایک پرانی تصنیف ہے جسکا زمانہ مابعد کی تصنیفات میں اکثر حوالہ آتا ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۰۱۱	انیس الواعظین (فارسی) واہی تباہی روایات کا مجموعہ ہے۔	" " "	مطبوعہ بمبئی
۱۰۱۲	مجموعۂ وعظ (") واعظوں کے لئے اچھا مواد ہے۔	" " "	قلمی بخط واضح
۱۰۱۳	سفینۃ النجاۃ (فارسی) اوعیہ داذ کار کا مجموعہ ہے۔ اہل تشیع کی تصنیف ہے۔	" " "	مطبوعہ خوشخط
۱۰۱۴	مناقب غوثیہ (فارسی)	صادق شہابی قادری۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ تقطیع خورد۔
۱۰۱۵	تذکرۂ خواجگان نقشبندیہ (فارسی)	" " "	قلمی بخط مختلف
۱۰۱۶	مجموعۂ گلشن راز۔ (تفصیل مجموعہ:- (۱) رشیدیہ ومتن آں در علم مناظرہ (۲) گلشن راز فارسی نظم میں ہے اور تصوف کے مضامین پر مشتمل ہے۔ شیخ محمود تبریزی نے غالباً ساتویں صدی میں تصنیف کی۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	گلشن راز کو حافظ غلام حبیب نے اپنے صاحبزادہ میاں غلام جیلانی کے لئے اپنے قلم سے لکھا۔
۱۰۱۷	دُر المجالس (فارسی) واعظانہ قصص کا مجموعہ ہے۔	" " "	قلمی
۱۰۱۸	مجموعہ شرح رباعیات جامیؒ۔ تین رسالوں کا مجموعہ ہے (۱) شرح رباعیات جامی فارسی۔ (۲) شرح لوائح جامی بزبان فارسی۔ (۳) رسالہ رمز العشق بزبان پنجابی (منظوم)	" " "	ہر سہ قلمی دریک جلد
۱۰۱۹	مجموعۂ تصوف (۱) کتاب المجہول الاسم در علم تصوف بزبان فارسی۔ (۲) ایضاً مجہول الاسم	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	بزبان عربی از شیخ قطب الدین دمشقی۔ اپنے موضوع کے لحاظ سے اچھی قابل قدر کتابیں ہیں۔		
۱۰۲۰	مجموعۂ بستان ابی اللیث سمرقندی۔ (عربی) تفصیل مجموعہ:- (۱) بستان فقیہ ابو اللیث سمرقندی۔ علم وعظ و تذکیر پر مشتمل ہے (۲) عیون العلم۔ تزکیہ طہارت نفس کے مضمون پر قابل قدر کتاب ہے۔	فقیہ ابو اللیث و محمد بن عثمان بلخی۔ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم الفقیہ السمرقندی۔ امام الہدیٰ کے جلیل القدر لقب سے مشہور ہے۔ علماء حنفیہ متقدمین میں سے ہے۔ ابو جعفر ہندوانی کا شاگرد ہے۔ تفسیر قرآن۔ نوازل۔ العیون۔ خزانۃ الفقہ۔ بستان العارفین۔ تنبیہ الغافلین اور شرح جامع صغیر اسکی تصنیف ہے۔ اسکے سن وفات میں اختلاف ہے۔ علامہ کفوی نے ۳۷۳ھ کی تصحیح کی ہے۔ عیون العلم کے مصنف کی بابت ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ وہ فضلاء ہند میں سے ہے جیسے کہ شیخ ابن حجر نے اسکی تصریح کی ہے۔ اسکے بعد صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں "بعض محققین کے نزدیک یہ ثابت ہوگیا ہے کہ اسکا مصنف علامہ محمد بن عثمان بلخی حنفی ہے جو علم نحو میں وافی کا مصنف ہے"۔	(۱) بستان ابو اللیث قلمی بخط باریک (۲) عیون العلم ۹۲۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ جسکی مولانا غلام جیلانی نے ۱۲۷۵ھ میں آخری مرتبہ تصحیح کی۔
۱۰۲۱	تحفۃ الاحرار (فارسی نظم) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۰۵۔	مولانا عبد الرحمن جامی (عدد مسلسل ۸۸۹)	قلمی محشی۔ نوشتہ ۱۲۲۲ھ
۱۰۲۲	مجموعہ مقصود القاصدین (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) مقصود القاصدین۔ صلوٰۃ و صیام کے فضائل کا بیان ہے۔ از شیخ بدر الدین بن شیخ رکن الدین سندھی (۲) السبعیات فی مواعظ البریات از ابو النصر محمد بن عبد الرحمن ہمدانی۔ (۳) کتاب مجہول الاسم۔ سوال و جواب کے طور پر آفرینش النبی کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ ہر سہ قلمی در یک جلد	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	اول الذکر کی سیاہی غیر مطبوعہ ۱۲۴۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۰۲۳	مجموعہ رسائل تصوف (عربی) شروع میں ایک رسالہ ہے جس میں اتباع سنت کی تاکید کی گئی ہے۔	" "	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۲۴	مجموعۂ وعظ (عربی) (جلد ضخیم) واعظوں کیلئے کارآمد چیز ہے۔	.. .. ..	قلمی
۱۰۲۵	شرح آداب المریدین (عربی) متن شیخ ابو النجیب سہروردی کی تصنیف ہے اور شرح ملا علی قاری نے لکھی ہے جسکے احوال کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۱۸۶۔	ماتن شیخ ابو النجیب سہروردی مشائخ متقدمین میں سے ایک عالی مرتبت پیر طریقت ہے۔ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کا چچا ہے۔ اور اول الذکر (شیخ شہاب الدین) نے تصوف انہی سے اخذ کیا ہے۔ سنہ ۵۶۳ھ / ۱۱۶۷ع میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی
۱۰۲۶	نزھۃ الارواح (فارسی نظم) ۲۷ ابواب پر مشتمل ہے ۱۳/۲۷ باب موجود۔ باقی ندارد۔ ناقص نسخہ ہے۔ اسکا پہلا شعر یہ ہے۔ بتوفیقش چو روشن دیدم آواز سخن را ہم بنامش کردم آغاز	فخر السادات سید حسین بن محمد المعروف امیر حسینی غزنوی۔ کنز الرموز بھی سید حسین کی تصنیف ہے۔ سنہ ۷۱۸ھ / ۱۳۱۷ع میں بمقام ہرات اس کا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔ دو سو سال کا پورانا نسخہ
۱۰۲۷	شرح نزھۃ الارواح (فارسی)	.. .. ..	قلمی جس کا متن سُرخی سے لکھا گیا ہے۔ سنہ ۱۱۰۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۰۲۸	بحر واسنۃ الالفاظ فی شرح دیوان حافظ (فارسی) دیوان حافظ کی فارسی زبان میں ایک نہایت عمدہ شرح ہے۔ مولانا عبید اللہ الخویشگی چشتی نے شاہجہان بادشاہ کے عہد میں تصنیف کی۔ آخر سے ناقص ہے۔	مولانا عبید اللہ خویشگی۔ خویشگی ضلع پشاور میں افغانوں کی ایک قوم ہے۔ جسکے نام پر ایک گانوں بھی آباد ہے۔ مصنف علام گیارھویں صدی ہجری کے آغاز میں اپنے زمانے کا ایک عالم متبحر تھا۔ اور اسکے تبحر کے لئے سب سے بہتر ثبوت اسکی یہ تصنیف ہے۔	قلمی۔ باریک قلم۔
۱۰۲۹	مجموعۂ شرح رسالہ تسویہ تفصیل مجموعہ (۱) شرح رسالہ تسویہ بزبان فارسی مسئلہ وحدۃ وجود پر لکھا گیا ہے۔ جسکے ضمن میں حقائق عالیہ اور معارف غامضہ کا بیان ہے۔ یہ رسالہ سنہ ۱۰۹۹ھ کا لکھا ہوا ہے۔ (۲) شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف میبذی (۳) النجم الثاقب فی رد الفقہاء علی الغائب۔ ایک مختصر رسالہ ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	جلد قلمی۔ اول الذکر سنہ ۱۰۹۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	جو حاجی ابوذر نے سید امیر المعروف ملا صاحب کو ٹہ سے تکفیر کا فتوے دور کرنے کیلئے عربی میں لکھا ہے۔ جملہ قلمی دریک جلد		
۱۰۳۰	مجموعۃ الادعیۃ الشریفۃ (عربی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط سنہ ۱۰۷۳ھ حیدرآباد گولکنڈہ میں لکھا گیا۔
۱۰۳۱	ملفوظات شیخ علاؤ الدولہ سمنانی (فارسی) شیخ علاؤ الدولہ سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی کا مرید خاص ہے۔ وہ شباب کے زمانے میں ارغون خان والی ایران کا ملازم تھا۔ اسکے چچے شرف الدین سمنانی کو دربار شاہی میں بڑا تقرب حاصل تھا۔ بعد میں اسکو جذبۂ الٰہی نے حلقہ صوفیہ داخل کیا اور وہ اپنی جماعت کا سرخیل شمار ہونے لگا۔ سنہ ۷۳۶ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	" " "	قلمی خوشخط بخط نسخ۔ تقطیع خورد جدول طلائی۔ سنہ ۱۰۰۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۰۳۲	کتاب مجہول الاسم (فارسی) اسکا مضمون احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت کے مضمون کے مشابہ ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔ اسکے وقایہ کی پشت پر لکھا ہے۔ "عروۃ الوثقیٰ از مولانا کمال الدین سہالوی" واللہ اعلم۔	" " "	قلمی
۱۰۳۳	مثنوی مولانا روم (دفتر اوّل)۔ فارسی نظم۔ ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۰۱۔	مولانا جلال الدین رومی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۰۱)	قلمی جس کو عبد اللطیف بن عبد اللہ عباسی نے نہایت احتیاط کے ساتھ لکھا اور اسکی تصحیح میں انتہا درجہ کا اہتمام کیا۔ نوعیت سے گیارھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔ اسکی تصحیح کی داستان کتاب کے شروع میں لکھی گئی ہے۔ غالباً عبد اللطیف یہی مولانا عبد اللطیف ہیں جنہوں نے مثنوی کی شرح لکھی ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۲۹)

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۳۴	دیوان شاہ نعمۃ اللہ ولی (جلد ضخیم فارسی)	شاہ نعمت اللہ ولی ۔ سید نور الدین نعمت اللہ ولی شاہ ۔ آپ کا سلسلۂ نسب امام موسیٰ کاظم سے جا ملتا ہے ۔ وہ ایک عالم اور متقی بزرگ ہونیکے علاوہ نہایت عمدہ شاعر تھا ۔ بہت سی کرامات انکی طرف منسوب ہیں اور کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں تمام بڑے بڑے حوادث کی پیشینگوئی کی ہے ۔ وہ شیخ عبد اللہ یافعی کے مرید تھے اور پانچسو کے قریب کتابوں اور رسائل کے مصنف بتائے جاتے ہیں ۔ امیر تیمور کے بیٹے شاہرخ مرزا کے عہد میں ۸۲۷ھ میں بعمرہ سال انتقال کیا ۔ انکا مزار ماہان میں ہے جو صوبۂ کرمان میں ایک گانوں کا نام ہے ۔	قلمی
۱۰۳۵	شرح حزب البحر (فارسی) حزب البحر ایک دعا ہے جس کو شیخ ابو الحسن شاذلی نے اس موقعہ پر تالیف کیا تھا جبکہ وہ ایک جہاز میں بحری سفر کر رہا تھا ۔ سمندر میں سخت طوفان آیا اور ہر ایک شخص کو جو جہاز میں سوار تھا یقین ہو گیا کہ جہاز کی خیر نہیں ۔ شیخ نے فی البدیہہ یہ دعا پڑھنی شروع کی جس کی برکت سے تمام مصیبت دور ہو گئی ۔ اسکی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے شیخ کی یہ دعا نہایت مشہور اور مقبول عام ہے اکثر لوگ اسکا ورد پڑھتے ہیں اور مشکلات کے لئے اسکا پڑھنا نہایت مؤثر نیز بہدف سمجھا گیا ہے ۔ شیخ ابو الحسن تصوف میں ایک جداگانہ طریقہ "شاذلیہ" کا مقتدا ہے وہ مغرب (ٹیونس) کے شیوخ میں سے ہے ۶۵۶ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے ۔	شیخ ابو الحسن شاذلی کے احوال کے لئے پڑھو خانۂ کیفیت عمومیہ ۔	قلمی
۱۰۳۶	مجموعہ شرح قصیدہ غوثیہ (۱۰) (۱) شرح قصیدہ غوثیہ (۲) شرح مکالمات	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	شیخ عبدالقادر جیلانی (۳) رسالہ در اثبات "دوگانۂ میراں" (وہ دو رکعت جو سید عبدالقادر جیلانی کے نام پر پڑھی جاتی ہیں) اثبات کے ضمن میں منکرین کے دلائل بھی بیان کئے ہیں اور اسلیئے وہ پڑھنے کے قابل رسالہ ہے از مولوی یار محمد ملتانی ۔ مجموعہ کے آخر میں ایک اور رسالہ دوگانہ کے اثبات میں ہے ۔ جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے منسوب ہے ۔		
۱۰۳۷	بستان فقیہ ابواللیث سمرقندی (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۲۰)	فقیہ ابواللیث سمرقندی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۲۰)	قلمی
۱۰۳۸	شرح صلوٰۃ ملہمہ سید آدم بنوری (عربی) چھوٹا سا رسالہ ہے ۔	.. .. ..	قلمی ۔ اُس نسخے کی نقل ہے جو احمد شاہ ابدالی کے پیر شیخ محمد عمر پشاوری نے اپنے قلم سے لکھا تھا ۔
۱۰۳۹	مجموعہ مجہول الاسم (عربی) جلد ضخیم ۔ تصوف کے مضامین اور بیانِ اوراد و وظائف پر مشتمل ہے ۔	.. .. ..	قلمی بخط قدیم ۔ نوعیت سے نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے ۔
۱۰۴۰	جزءٌ من کتاب مجہول الاسم فی التصوف (عربی) شیخ اکبر کے کلام سے متشابہ ہے (واللہ اعلم) ۔	.. .. ..	قلمی بخط واضح ۔ جلی قلم خوشخط جلد ضخیم از اول و آخر ناقص ۔
۱۰۴۱	کتاب مجہول الاسم در علم تصوف ۔ متن عربی و شرح فارسی ۔ غزالی کی مصنفات (کیمیا ، سعادت وغیرہ) کے ڈھنگ پر لکھی گئی ہے ۔ از اول و آخر ناقص ۔	.. .. ..	قلمی
۱۰۴۲	حلاوۃ الاسلام (فارسی) فقہ ۔ وعظ اور تصوف کا معجون مرکب ہے ۔	.. .. ..	قلمی
۱۰۴۳	شرح قصیدہ غوثیہ (فارسی)		قلمی
۱۰۴۴	مجموعہ ریاض المرتاض (فارسی) (۱) ریاض المرتاض ۔ معارفِ علوم سلوک	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	ہر دو مطبوعہ در یک جلد ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اور اصول ومسائل تصوف پر مشتمل ہے (۲) بدور الاہلہ من ربط المسائل بالادلہ۔ ہر دو بزبان فارسی۔ از نواب صدیق حسن خان۔		
۱۰۴۵	منہاج العابدین (عربی) "عبادت" کے موضوع پر نہایت جلیل القدر تصنیف ہے	امام ابو حامد غزالی مشہور ہے۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں:- میں نے شیخ اکبر کے مسامرات میں پڑھا ہے کہ شیخ ابو الحسن علی المسفر ایک جلیل القدر فیلسوف اور عارف باللہ تھا لیکن گمنامی کی زندگی بسر کرتا تھا۔ وہ صاحب تصنیف وتالیف ہے۔ منہاج العابدین جو ابو حامد غزالی کیطرف منسوب ہے۔ نیز کتاب "النفخ والتسویہ" جو لوگوں میں مضنون صغیر کے نام سے مشہور ہے اور غزالی سے منسوب کی گئی ہے اسی کی تصنیف ہے۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ ۲۳ سنہ جلوس عالمگیری یعنی ۱۰۹۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۰۴۶	کتاب مجہول الاسم (فارسی) مشاہیر صوفیہ کا حال ایک حد تک بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ اہل تصوف کے قدر دانوں کے لئے اسکا مطالعہ نہایت دلچسپی کا باعث ہوگا۔	" " "	قلمی
۱۰۴۷	ملفوظات خواجہ بہاؤ الدین نقشبند (فارسی) یہ ایک مجموعہ ہے:- (۱) ملفوظات خواجہ بہاؤ الدین نقشبند جس کو انکے ایک مرید خاص مولانا محمد بخاری نے جمع کیا (۲) ملفوظات مولانا عبدالرحمن جامی۔ یہ بھی انکے ایک خاص مرید نے جمع کئے ہیں۔	" " "	قلمی، ناقل الذکر نقل النقل نسخۂ مصنف۔ اور مؤخر الذکر ۱۱۸۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۰۴۸	مواقع النجوم (عربی) جیسے کہ شیخ اکبرؒ کی تصنیفات کا انداز ہے۔ تصوف اور فلسفہ کے حقائق ومعارف عالیہ پر مشتمل ہے۔	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۰۷)	قلمی، نقلیلع خوردہ ناقص ہے
۱۰۴۹	رسالہ مجہول الاسم (فارسی نظم ونثر مخلوط) صوفیہ کی توحید پر مشتمل ہے۔ غالباً تصوف کا مذاق رکھنے والے اس کی قدردانی پر مائل ہوں گے۔	" " "	قلمی خوشخط شکستہ مائل خط۔ علاؤ الدین الحسینی نے ۱۱۰۰ھ میں یہ نسخہ لکھا۔

مسلسل عدد	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۵۰	اوراق شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی (فارسی)	" " "	قلمی خوشخط۔
۱۰۵۱	کتاب مجہول الاسم (عربی) اہل تصوف کے مذاق پر ایک ہزار صفحے کی پچاس باب پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔ از اول و آخر قدرے ناقص۔	" " "	قلمی خوشخط قابل دید
۱۰۵۲	کنز الہدایات فی کشف البدایات والنہایات (فارسی) محمد باقر بن شرف الدین لاہوری عباسی نے مکتوبات امام ربانی۔ رسالہ مبدأ و معاد از امام موصوف اور مکتوبات خواجہ محمد معصوم سے اقتباسات لیکر خواجہ محمد معصوم کی تلقین کے مطابق مقامات سلوک کو ترتیب وار بیان کیا ہے۔	محمد باقر بن شرف الدین عباسی لاہوری	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ محمد سعید کاتب نے سنہ [illegible] جلوس عالمگیری مطابق سنہ [illegible] ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
۱۰۵۳ الف	منطق الطیر (فارسی منظوم)	شیخ فرید الدین عطار۔ آپ شیخ مجد الدین بغدادی کے مرید تھے۔ آغاز شباب میں وہ ادویہ فروش تھے (اور اسی وجہ سے انکو عطار کہتے ہیں) لیکن بعد میں دنیا سے کنارہ کش ہو گئے اور اخیر تک عزلت کی زندگی بسر کی۔ آپ کی ولادت شعبان سنہ ۵۱۳ھ میں سلطان سنجر کے عہد میں بمقام شادیاخ (نیشاپور کے مضافات میں سے ہے) واقع ہوئی۔ ۱۰ جمادی الآخرے سنہ ۶۲۷ھ مطابق ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۲۳۰ء کو جب چنگیز خان کے داماد نے نیشاپور کے محاصرے میں قتل عام کا حکم دیا تو شیخ مذکور نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ اس نے نظم و نثر میں چالیس کے قریب کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اکثر کلام آپکا منظوم ہے۔ تذکرۃ الاولیاء۔ پندنامہ۔ اور منطق الطیر آپ کی مشہور تصنیفات ہیں۔	قلمی۔ سنہ ۴۲ جلوس عالمگیری مطابق سنہ ۱۱۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۰۵۴	تذکرۃ الاولیاء (فارسی) اولیائے کرام کے حالات اور ملفوظات پر مشتمل ہے اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت مفید تصنیف ہے۔	ایضاً شیخ فرید الدین عطار۔	قلمی خوشخط بخط نسخ۔ آٹھویں صدی ہجری کا خط تشخیص کیا گیا ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۵۴	ملفوظات شیخ عیسے ابن حضرت شیخ قاسم سندھی علیہ الرحمۃ (فارسی) شیخ موصوف کے ایک مرید خاص نے سنہ ۱۰۶۱ھ میں یہ مجموعہ تالیف کیا۔	" " "	نعمت اللہ کاتب نے سنہ ۱۱۰۳ھ میں لکھا۔ سرورق پر کتب خانہ ضیاء الدولہ سعد الدین خان بہادر اور کفایت خان کی مہر ثبت ہے نیز عبارت ذیل لکھی ہے:- "درروز دوم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس میمنت مانوس عرض دیدہ شد" علے ہذا سنہ ۲۳ و جلوس ۳۰ میں بھی اسکا جائزہ لیا گیا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب شاہان مغلیہ کے کتب خانہ خاص میں رہی ہے۔ خوشخط درجۂ اوسط۔
۱۰۵۵	سلسلۃ الذہب (فارسی نظم) قصص کے پیرائے میں مقامات سلوک اور معارف تصوف بیان کئے ہیں۔	مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)	قلمی باریک قلم۔ خوش خط۔ اول اور آخر سے ایک ایک ورق ناقص۔ غالباً اڑھائی سو سال کا پورانا نسخہ
۱۰۵۶	مجموعۂ نان وحلوا (فارسی) تفصیل مجموعہ (۱) نان وحلوا۔ شیخ بہاؤ الدین آملی کی ایک چھوٹی سی مثنوی کا نام ہے جو نہایت مقبول ہوئی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ باایںہمہ ایجاز و اختصار تصوف کے لب لباب پر مشتمل ہے۔ اور ساتھ ہی نہایت دلچسپ ہے، (۲) رسالہ و مناجات خواجہ عبداللہ انصاری۔ اسکی مسجع عبارت اور جوامع کلمات کی خوبی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ دونوں کے احوال کے لئے دیکھو عدد مسلسل بالترتیب (ب) ۱۲۵۱ و ۱۰۷۸۔	" " "	قلمی جلی قلم۔ خوشخط نوشتہ سنہ ۱۲۶۲ھ

عدد مسلسل	نام و کیفیت مجموعہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۵۷	اخبار الاصفیاء (فارسی) ہندوستان کے اولیاء کرام کے حالات پر مشتمل ہے عبد الصمد انصاری نے نور الدین جہانگیر بادشاہ کے عہد میں تصنیف کی۔	" " "	قلمی۔ ولی بیگ ولد خواجہ بیگ نے ۲۲ سنہ جلوس اورنگ زیب عالمگیر مطابق ۱۰۹۰ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
۱۰۵۸	اخلاق جلالی (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۷۳۔	محقق جلال الدین دوانی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۷۳)	قلمی۔ باریک قلم۔ واضح۔ خوشخط بدرجۂ اوسط نسخہ صحیح۔
۱۰۵۹	بُشری الکئیب فی احادیث الحبیب (عربی) وعظ و تذکیر۔ رجا انگیز حدیثیں لکھی ہیں۔ اموات کے متعلق چند ایک احکام بیان کئے ہیں۔ اور اسماء الله الحسنٰے کے معانی اور آداب قرأۃ کا مختصر ذکر ہے۔		
۱۰۶۰	شرح "ورود الہامیہ" از شیخ آدم بنوری (عربی)	" " "	قلمی۔ باریک قلم تقطیع خورد قلمی
۱۰۶۱	سیف المجاہدین (فارسی) فوائد سلوک اور اقوال سالکین پر مشتمل ہے۔ پڑھنے کے قابل رسالہ ہے۔	احمد بن یوسف	قلمی۔ طرز تحریر قابل دید۔
۱۰۶۲	جواہر خمسہ (فارسی) زہد و ریاضت اور دعوت اسماء الٰہی کے طریقے بتائے ہیں۔ سنہ ۹۵۶ھ میں تصنیف کیا گیا۔	خواجہ محمد بن خطیر الدین لطیف۔ پانچویں پشت میں خواجہ فرید الدین عطار سے جاملتا ہے	قلمی آخر سے ناقص ہے۔
۱۰۶۳	منہج الیقین (شرح وصایائے جعفر صادق) فارسی۔	علاؤ الدین محمد بن ابی تراب۔	مطبوعہ بمبئی۔ ضخامت ۲۰ صفحہ
۱۰۶۴	مجموعہ الروض الخصیب تفصیل مجموعہ:- (۱) الروض الخصیب فی تزکیۃ القلب المنیب بزبان فارسی۔ از نواب صدیق حسن خان تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں فاضل مصنف نے شعب ایمان اور طب روحانی کے مضمون کو نہایت خوبی کے ساتھ لکھا ہے دوسرا حصہ طب جسمانی کا بیان ہے جس میں	" " "	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مختصر طور پر چند ایک مفید نسخہ جات درج ہیں تیسرے حصہ میں اخلاقی اشعار کا انتخاب ہے۔ (۲) نصاب الاحتساب کا اردو ترجمہ ہر دو مطبوعہ در یک جلد۔		
۱۰۶۵	**ثمار التنکیت فی شرح ابیات التثبیت** متن عربی نظم میں جلال الدین سیوطی کی تصنیف ہے۔ اور شرح بزبان فارسی نواب صدیق حسن خان کی تالیف ہے۔ فتنۂ قبر اور اسکے متعلقات پر لکھی گئی ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۱۰۶۶	**جواہر خمسہ** (فارسی) شروع میں کسقدر ناقص ہے۔ مقاماتِ سلوک اور طریق زہد و ریاضت کا بیان ہے۔ چوتھے جوہر میں مذہب صوفیہ شطاریہ کے اصول کی تفصیل کی گئی ہے۔ جواہر خمسہ کے نام سے دوسرے مصنفوں کی بھی کتابیں موجود ہیں مثلاً دیکھو عدد مسلسل ۱۰۶۲۔ لیکن شیخ محمد غوث گوالیاری کی تصنیف ہونے کی وجہ سے یہ ایک اہم نسخہ ہے۔ **نوٹ**۔ جو نسخہ جواہر خمسہ کے نام سے آجکل طبع کرکے شائع کیا گیا ہے وہ خرافات کا مجموعہ ہے۔ صرف ہر دلعزیز بنانے اور توجہ جذب کرنے کی خاطر اس کا نام جواہر خمسہ رکھدیا گیا ہے۔	**شیخ محمد غوث گوالیاری**۔ اصلی نام حاجی حمید الدین اور لقب **غوث العالم**۔ ہندوستان کے مشہور ترین اولیاء اللہ میں سے ہے۔ کہتے ہیں کہ بارہ سال تک کوہستان چنار کے جنگلوں میں رہے اور درختوں کے پتے کھا کھا کر گذارہ کیا۔ وہ بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے جنکے آستان پر بڑے بڑے زبردست بادشاہ اپنا سر جھکانا فخر سمجھتے تھے۔ بارہ سال کے بعد وہ گوالیار میں سکونت پذیر ہو گئے اور دعوت و تلقین میں مشغول رہے۔ انکا گذارہ ایک جاگیر کی آمدنی پر تھا۔ شیخ وجیہ الدین گجراتی کے پیر و مرشد تھے۔ ۱۴ محرم ۹۷۰ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۵۶۲ء کو انکا انتقال ہوا۔ "شیخ اولیاء بود" سے بحساب ابجد تاریخ وفات نکلتی ہے۔ متعدد کتابوں میں سے جو انہوں نے تصنیف کیں ایک جواہر خمسہ ہے ایک اور تصنیف کا نام گلزار ابرار ہے جسمیں تمام ہندوستان کے مشائخ اور صوفیہ کا مختصر حال لکھا ہے۔ آپکا سلسلۂ نسب ساتویں پشت میں خواجہ فرید الدین عطار سے جا ملتا ہے۔ آپکے دادا معین الدین قتال کا مزار جونپور میں ہے اور انکی	قلمی بخط نسخ۔ خوشخط بدرجۂ اوسط دو ڈھائی سو سال کا پرانا نسخہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اپنی قبر قلعۂ بیانہ کے قریب ایک پہاڑی پر واقع ہے۔	
۱۰۶۷	مجموعۂ ہدایۃ الطالبین۔ یہ مجموعۂ رسائل ذیل پر مشتمل ہے:۔ (۱) ہدایۃ الطالبین (وظائف و اعمال اور عقائد امام ربانی) از شیخ محمد صالح کولابی (۲) قصیدۂ کعب بن زہیر (بانت سعاد) (۳) قصیدۂ یا خلی البال۔ (مشتمل بر صنعت تجنیس در قوافی) (۴) قصیدۂ اشتدی ازمۃ تنفرجی۔ (۵) قصیدہ بردہ (۶) رسالہ مبدأ و معاد بزبان فارسی از معارف امام ربانی۔ الجامع محمد صدیق بدخشی۔ (۷) رسالہ رد روافض از امام ربانی بزبان فارسی (۸) شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ از امام ربانی۔ فارسی (۹) رسالہ حقیقت کلمہ طیبہ۔ فارسی جزء قلمی در یک جلد	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ رسالہ ملک مرزا محمد قاسم بخاری نے خواجہ بہاؤالدین نقشبند کے مزار فائض الانوار پر سنہ ۱۱۳۰ھ میں لکھا
۱۰۶۸ تا ۱۰۷۱	مذاق العارفین بترجمہ احیاء علوم الدین۔ (اردو) چار جلدوں پر مشتمل ہے علم طریقت اور اخلاق پر نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ نہایت جلیل القدر پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۶۳) اصل کتاب سے زائد بات یہ کی ہے کہ تخریجات عراقی کے حوالے سے ہر ایک حدیث کا مخرج بھی لکھدیا ہے۔	مولوی محمد احسن نانا توی۔	مطبوعہ
۱۰۷۲	اربعین فی اصول الدین کا ترجمہ (اردو) اصل کتاب امام غزالیؒ کی تصنیف ہے احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت کا خلاصہ۔	" " "	مطبوعہ
۱۰۷۳ و ۱۰۷۴	خیر المونس ترجمہ ترجمۃ المجالس (اردو) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ وعظ کے لئے بے مثل کتاب ہے۔	" " "	مطبوعہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیۂ
١٠٧٥	**حکمت عملی** (اردو) علم اخلاق پر اردو زبان میں عالمانہ طور سے تفصیلی بحث کی ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	۔۔ ۔۔ ۔۔	مطبوعہ
١٠٧٦	**عنوان النصائح** (افغانی) اخلاق محسنی کا افغانی ترجمہ ہے۔	۔۔ ۔۔ ۔۔	مطبوعہ
١٠٧٧	**توبۃ النصوح** (افغانی) نذیر احمد خان کی توبۃ النصوح کو ایسی خوبی کے ساتھ افغانی لباس میں جلوہ گر کیا ہے کہ ترجمہ نہیں معلوم ہوتا۔ زبان شستہ اور فصیح۔ نثر میں پشتو لٹریچر کا بہترین نمونہ۔	میاں محمد یوسف کاکاخیل ساکن شرخ ڈھیری۔	مطبوعہ
١٠٧٨	**کلمات خواجہ عبداللہ انصاری** (فارسی) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف آخری فقرہ۔	خواجہ عبداللہ انصاری ہروی صوفی۔ شیخ الاسلام ابو اسمٰعیل عبداللہ بن محمد بن احمد ہروی ۳۹۶ھ میں پیدا ہوا۔ ہرات میں متعدد مشائخ سے علم حدیث کی شاگردی کی اور مدتوں تک اس میں مشغول رہا۔ اور یہاں تک اس میں ید طولیٰ حاصل کیا کہ تین لاکھ حدیثیں اس کو یاد ہو گئیں۔ اسکا اپنا قول ہے کہ اگر میں اپنے بدن پر کسی جگہ ہاتھ رکھوں اور اسکے متعلق مجھ سے کچھ پوچھا جائے تو میں حدیث نبوی پڑھ کر اسکا جواب دے سکتا ہوں۔ اتباع سنت اور اسکی حمایت میں نہایت سرگرم تھا جسکے باعث مبتدعہ نے اسکو سخت تکلیفیں پہونچائیں جنکو اس نے بہ طیب خاطر برداشت کیا۔ وہ مذہب امام احمد کا نہایت گرویدہ تھا اور اکثر کہا کرتا تھا "مذهبي احمد احمد مذهب" ابن رجب کہتے ہیں "وہ تفسیر قرآن اور حفظ حدیث میں ایک معجزہ تھا۔ لغت اور دیگر فنون ادبیہ میں بھی اسکو کمال مہارت حاصل تھی"۔ و ذ بہ۔	قلمی خوشخط جلی قلم۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		نظام الملک اہل حدیث کا نہایت معتقد تھا اور اسکی سفارش پر خلیفہ مقتدی باللہ نے اسکو شیخ الاسلام کا خطاب اور خلعت فاخرہ عطا کی اسکے اکثر شیوخ واقران اور دیگر محدثین فقہا وادبا اور صوفیہ فی الجملہ ہر ایک طبقہ اور گروہ کے لوگ اسکی تعریف مین رطب اللسان ہیں البتہ اہل بدعت کو اس سے ہمیشہ بیر رہا جسکی وہ ذرہ بھی پروا نہیں کرتا تھا۔ قاضی عبد الجبار تاریخ ہرات میں لکھتے ہیں کہ اس نے اظہار حق میں کسی بادشاہ یا امیر کی خاطر مداہنت نہیں کی۔ مبتدعہ اور حسّاد نے کئی بار اسکی جان لینے کی ناکام کوششیں کیں لیکن اہل حق کیطرح خداوند پاک ہمیشہ اسکا حافظ وناصر رہا۔ متبع سنت اہل حدیث ہونیکے باوجود وہ صاحب احوال ومقامات وکرامات صوفی تھا۔ تصوف کے حقائق بیان کرتے وقت وہ اکثر فنا رفی التوحید کی حقیقت پر بحث کرتا ہے اور توحید شہودی کو زبدۂ مقامات سمجھتا ہے اسلئے بعض کوتاہ فہم اسکو حلولی اور اتحادی خیال کرتے ہیں۔ علامہ ابن القیم نے شرح منازل میں اسکی خوب تردید کی ہے تصوف میں اسکا اپنا خاص مذاق تھا۔ اور ہرات وخراسان میں ابتک فرقہ انصاریہ کے نام سے اسکے متبعین موجود ہیں۔ کتاب ذم الکلام ۔ منازل السائرین تفسیر قرآن فارسی وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ اسکا کلام اکثر مسجع سلیس اور نہایت دلکش ہوتا ہے۔ اسکی مناجاتیں خاص طور پر دلچسپ اور معنی خیز ہیں۔ ۴۸۱ھ / ۱۰۸۸ء میں اسکا انتقال ہوا۔ قبر ہرات میں ہے۔	

علم قراءت

قرآن کریم خدائے پاک تعالےٰ وتقدس کا وہ نازل کردہ کلام ہے جس کا ایک ایک حرف متواتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج چودھویں صدی میں بھی مشرق سے مغرب تک تمام اسلامی دُنیا میں جتنے مصاحف پائے جاتے ہیں اُن میں کچھ بھی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ بعض الفاظ کا طریق ادا اور کیفیت تلفّظ مختلف صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک مختلف اور جداگانہ ہے جس کی وجہ سے مختلف قراءتیں اُن سے روایت کی گئی ہیں اور جس کی بنا فقط اختلاف لغات پر ہے۔

اِن مختلف قراءتوں میں سے سات زیادہ مشہور اور بمنزلۂ اُصول قراءت ہیں۔ یہ قراءتیں ایک طبقے سے دوسرے طبقہ تک زبانی پہونچتی رہیں یہاں تک کہ تمام علوم وفنون کو علمی طریق پر مدوّن کیا گیا اور فن قراءت بھی ایک علم یا فن کی حیثیت سے تدوین کے قالب میں ڈہا لا گیا۔ اندلس میں امیر مجاہد والی ہوا اور چونکہ وہ قراءت قرآن سے خاص شغف رکھتا تھا اس کے عہد میں فن مذکور کو نہایت ترقی ہوئی۔ ابو عمرو دانی اس کے عہد کا ایک مشہور امام فن ہے جس نے قراءت میں انتہا درجہ کا کمال حاصل کیا۔ اور اس پر کتابیں لکھیں۔ منجملہ اُن کے کتاب التیسیر اس کی ایک معرکۃ الآراء تصنیف ہے جو نہایت مقبول ہوئی۔ اور اس کے بعد جملہ ائمۂ قراءت کا اسی پر دار و مدار رہا ہے۔ کچھ مدت کے بعد ابوالقاسم بن فیرہ شاطبی پیدا ہوا جس نے ابو عمر کی کتاب کو ملخص کرکے نظم کا لباس پہنایا جو آج قصیدہ شاطبیہ کے نام سے تمام اسلامی دُنیا میں متداول ہے اور جس نے تمام لوازم فن قراءت کا نہایت خوبی کے ساتھ استیعاب کیا ہے۔ اس کے بعد جتنے بھی قراءت کے نام لیوا ہیں وہ سب اسی کے خوانِ فیض کے ریزہ چین ہیں +

نوٹ۔ علم تجوید (علم تصحیح مخارج حروف) اور علم رسم الخط قرآن بھی علم قراءت کی شاخیں ہیں۔ جو اس میں مندرج سمجھی جاتی ہیں +

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۷۹	قطبیہ شرح شاطبیہ (فارسی) قصیدۂ شاطبیہ علم قراءت کا ایک مشہور اور جامع قصیدہ ہے علم قراءت کی مشہور کتاب تیسیر کا مضمون نہایت عجیب طریقے پر اس میں ادا کیا ہے یہ قصیدہ نہایت مقبول ہوا ہے اور کثرت سے اسکی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ قطبیہ اسکی ایک فارسی شرح ہے۔ قصیدۂ شاطبیہ کا اصلی نام "حرز الامانی" ہے اور وہ ۱۱۷۳ ابیات پر مشتمل ہے۔	شیخ ابوالقاسم محمد بن فیرہ شاطبی (ماتن) علام کا نام ہے ۔ سنہ ۵۳۸ھ میں بمقام جاتیوا (سپین) پیدا ہوا۔ آنکھوں سے نابینا تھا لیکن صحیحین اور موطائے امام مالک اس کو ایسی ضبط تھیں کہ لوگ اپنے لکھے ہوئے نسخوں کی تصحیح اس کے لفظ سے کیا کرتے تھے۔ علم قرأۃ۔ تفسیر حدیث اور عربیت میں یگانۂ روزگار تھا۔ علم تعبیر خواب میں اس کو کافی دستگاہ حاصل تھی۔ سنہ ۵۷۲ھ میں وہ قاہرہ میں گیا جہاں قراءت کا درس دیتا رہا۔ جب وہ قرآن کریم کا درس دیتا تھا تو وضو کر کے اور اچھے کپڑے پہن کر نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ پڑھاتا تھا۔ شاطبی اس کو اسلئے کہتے ہیں کہ وہ شاطبہ میں پیدا ہوا جو لفظ جاتیوا کا معرّب ہے۔ قصیدہ حرز الامانی کے علاوہ اس نے پانچسو اشعار کا ایک قصیدہ رائیہ تالیف کیا ہے جس میں اس نے ابن عبد البر کی کتاب التمہید کا پورا مضمون بوجہ احسن اختصار کے ساتھ ادا کیا ہے۔ سنہ ۵۹۰ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی
۱۰۸۰	کنز المعانی شرح حرز الامانی (عربی) شرح شاطبیہ۔ فاضل شارح نے بالالتزام ہر ایک بیت کی شرح میں تحقیق لغوی۔ ترکیب نحوی اور شعر کا حل مطلب لکھکر تشریح کا حق ادا کیا ہے۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد المعروف شعلہ موصلی حنبلی نے لکھی ہے جسکا سنہ ۶۵۶ھ میں انتقال ہوا ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۰۸۱	شرح شاطبیہ ابن القاصح (عربی) اسکا نام سراج القاری ہے اور اسکا مصنف علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف ابن القاصح بغدادی ہے۔ جسکا سنہ [illegible] میں انتقال ہوا۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۸۲	مفردات سبعہ (عربی)	ابو موسے جعفر موصلی ۔	قلمی باریک قلم ۔ خوشخط رقومہ ؁
۱۰۸۳	دُرّۃ الفرید فی علم التجوید (فارسی)	حافظ طاہر اصفہانی (نیز دیکھو عدد مسلسل ۱۹۵ خانۂ کیفیت خصوصیہ)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۰۸۴	کنز المعانی شرح شاطبیہ (دوسرا نسخہ عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۸۰)	شعلہ موصلی حنبلی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۸۰ خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی
۱۰۸۵	شرح شاطبیہ (عربی) غالباً سب سے اچھی شرح ہے ۔	ملّا علی قاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط ۔
۱۰۸۶	شرح مقدمہ جزریہ (عربی) اس کا متن علم تجوید کی مختصر اور متداول کتاب ہے، جس کا مصنف محمد بن محمد جزری مصنف حصن حصین ہے ۔ جسکے لیے دیکھو عدد مسلسل [illegible]	.. .. ..	قلمی خوشخط
۱۰۸۷	سجاوندی (عربی) قرآن کریم کے وقوف کی مفصل فہرست ہے ۔ مشہور کتاب ہے ۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۲۰ خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط
۱۰۸۸	المکرر فی علم القراءۃ (عربی)	سراج الدین عمر بن قاسم انصاری مصری	״
۱۰۸۹	مرتع الغزلان فی رسم خط القرآن (عربی) معہ چند رسائل دیگر متعلق علم قراءت ۔	.. .. ..	مطبوعہ
۱۰۹۰	شرح مقدمہ جزریہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۸۶ ۔		قلمی
۱۰۹۱	سکندر شاہی شرح شاطبیہ (فارسی) کسی سکندر بادشاہ کے ساتھ لکھی گئی ہے ۔		قلمی خوشخط
۱۰۹۲	شرح جزری (عربی)	شیخ عبد الحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	قلمی خوشخط ۔ تقطیع خورد ۔ ۱۲۴۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۰۹۳	رسالہ متشابہات قراءۃ (معہ شرح قصیدہ رائیہ ایضاً در علم قراءۃ) عربی ۔	.. .. ..	قلمی مجدول طلائی ۔
۱۰۹۴	مجموعہ مطلوب القاری ۔ تفصیل مجموعہ:۔ (۱) مناقب غوثیہ بزبان فارسی (۲) مطلوب القاری بزبان پنجابی (۳) چہل کاف معہ ترجمہ تحت اللفظ از شیخ عبد الحق دہلوی (۴) دعائے گنج عرش کبیر معہ خواص آں ۔ جملہ قلمی در یک جلد	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۹۵	مجموعۂ قراءت۔ تفصیل مجموعہ:۔ (۱) سجاوندی۔ از اول چند اوراق ناقص (۲) المقنع فی رسم الخط۔ بزبان عربی (۳) منہل العطشان فی رسم احرف القرآن بزبان فارسی۔ ہر سہ قلمی در یک جلد۔	۔۔ ۔۔ ۔۔	منہل العطشان کو حافظ طاہر اصفہانی مصنف درۃ الفرید نے شاہرخ بہادر کے لئے سنہ ۸۴۸ھ میں تالیف کیا اور عطاء اللہ ابن حافظ عبد الحکیم نے سنہ ۱۱۶۱ھ میں مؤلف کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخہ سے نقل کیا ہر سہ قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۰۹۶	ترجمۃ الجریدہ فی شرح القصیدہ (فارسی) قصیدہ شاطبیہ علم قراءت کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ یہ فارسی زبان میں اسکی بہترین شرح ہے۔	۔۔ ۔۔ ۔۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۰۹۷ الف	مجموعۂ ارجوزہ سخاوی (عربی) اس مجموعہ میں رسائل ذیل شامل ہیں (۱) ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ۔ از شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۲) ارجوزۂ سخاوی۔ دربیان الفاظ متشابہات (۳) مقدمہ جزریہ۔ از محمد بن محمد جزری مصنف حصن حصین (۴) شاطبیہ از ابو القاسم بن فیرہ۔ ہر چہار قلمی در یک جلد۔	محمد بن عبد الرحمن بن محمد سخاوی۔ سنہ ۸۳۱ھ میں پیدا ہوا۔ علامہ بلقینی۔ مناوی ابن حجر اور ابن ہمام سے تحصیل علوم کی۔ علامہ ابن حجر سے نسبتہً زیادہ فیض حاصل کیا۔ اور اس سے عقیدت بھی زیادہ رکھتا تھا علم حدیث میں اس نے خاص طور پر مہارت حاصل کی۔ اور مصر کے تقریباً چار سو شیوخ سے حدیث سُنی۔ اسکے بعد اس نے حج بیت اللہ کیا۔ اور حرمین شریفین کے علماء اور مشائخ سے استفادہ کیا۔ پھر شام کا سفر کیا اور علم حدیث میں نہایت بلند درجہ حاصل کیا بعض علماء کا قول ہے کہ حافظ ذہبی کے بعد کوئی اسکی مانند پیدا نہیں ہوا۔ اور اس کے بعد گویا علم حدیث کا جنازہ اٹھ گیا۔ الضوء اللامع لاہل القرن التاسع چار جلد اور دوسری مفید تصانیف اسکی یادگار ہیں سنہ ۹۰۲ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	جلد قلمی۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۹۷ (ب)	ایضاح المعانی فی شرح حرز الامانی (فارسی) قصیدہ شاطبیہ کی فارسی شرح ہے	" " "	حرم شریف مکہ معظمہ میں سنہ ۱۰۹۹ھ میں لکھی گئی۔ قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۱۰۹۷ (ج)	کنز القرّار (فارسی) ۲۳ فصول پر مشتمل ہے۔ غالباً ذخیرۃ القرار اور اسکا مصنف ایک ہے۔	" " "	قلمی۔ ضخامت معقول۔

علمِ ادب (ادبیات)

عربی زبان کے کلام نظم و نثر کے اُن مجموعوں کا نام ادبیات ہے جو فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے "معیار" (سٹینڈرڈ) کا حکم رکھتے ہوں اور ماہرانِ فن اسکو قابلِ استناد خیال کرتے ہوں۔ ادبیات کا سب سے بہتر نمونہ زمانۂ جاہلیت کے شعراء کا کلام ہے۔ زمانۂ اسلام میں تدوینِ فنون کے بعد جو کتابیں اس موضوع پر تصنیف کی گئیں محقق ابن خلدون نے اپنے معرکۃ الآراء مقدمۂ تاریخ میں اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن میں سب سے بہتر چار کتابیں خیال کی گئی ہیں (۱) ادب الکاتب لابن قتیبہ (۲) کتاب الکامل للمبرد۔ (۳) کتاب البیان والتبیین للجاحظ (۴) کتاب النوادر لابی علی القالی البغدادی۔ لیکن ازمنۂ متاخرہ میں دیوان حماسہ اور دیوان متنبی کو نہایت شہرت حاصل ہوئی ہے۔

چونکہ فن شعر اور غناء و موسیقی دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اس لئے خلفاء عباسیہ کے عہد میں ایک ادیب کے لئے فن غناء سے باخبر ہونا اور اس میں مہارت پیدا کرنا اتنا ہی ضروری خیال کیا جاتا تھا جتنا کہ دوسرے فنون عربیت (صرف و نحو۔ معانی و بیان) سے باخبر ہونا لازم تھا۔ جو اصحاب تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ دولتِ عباسیہ کے علماء و فضلاء موسیقی کو ایک کمال سمجھتے تھے اور اس کے حصول کو معیوب اور شرافت کے منافی نہیں خیال کرتے تھے۔

علمِ بیان

فصاحت و بلاغت کے دقائق معلوم کرنے اور کلام میں حسن و رنگینی پیدا کرنے کا نام علمِ بیان ہے۔ قرنِ اول کے لوگوں کو اہلِ زبان ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن جب اشاعتِ اسلام کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا اور بے شمار عجمی قومیں حلقۂ اسلام میں داخل ہوئیں تو دوسرے علومِ لسانیہ کی طرح اس علم کو بھی ایک فن کی صورت میں مدون کرنے اور اُسکے لئے اُصول اور قوانین وضع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

علماء متقدمین علم معانی۔ بیان اور بدیع کو جدا جدا فن شمار کرتے تھے لیکن متاخرین عموماً ان تینوں کے مجموعہ پر علم بیان کا اطلاق کرتے ہیں۔ جعفر بن یحییٰ۔ امام جاحظ اور قُدامہ وغیرہ علماءِ عربیت نے متفرق طور سے اس موضوع پر کچھ لکھا تھا جس میں بتدریج ترقی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ علامہ سکاکی نے اسکی کماحقہٗ تہذیب اور تنقیح کی۔ اس کے بعد جلال الدین قزوینی نے کتاب الایضاح اور تلخیص تالیف کی جن کا ماخذ علامہ مذکور کی مفتاح العلوم کا فن معانی و بیان ہے۔ علامہ قزوینی کی مؤخر الذکر تالیف ایک متن کی

حیثیت سے نہایت مقبول ہوئی۔ اور بکثرت اس کی شرحیں لکھی گئیں جن میں سے علامہ سعدالدین تفتازانی کی چھوٹی اور بڑی شرح (مختصر المعانی اور مطول) ایسی متداول ہوئی ہے کہ اسکے مقابلے میں دوسری شرحیں کالعدم ہوگئیں۔ بقول محقق ابن خلدون اہل اندلس کی نسبت مشرقی ممالک کے علما نے علم بیان پر زیادہ توجہ مبذول کی ہے۔

نوٹ۔ چونکہ علم ادب اور علم بیان دونوں کا آپسمیں سخت اتصال ہے اس لئے دونوں قسم کی کتابیں ایک ہی عنوان کے تحت میں لکھی گئیں۔ علم عروض کی کتابیں چونکہ تعداد میں بہت تھوڑی ہیں اُن کے لئے بھی علٰحدہ عنوان نہیں تجویز کیا گیا ✦

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۰۹۸	مسامرات ابن عربی (عربی) مختلف قسم کی ادبی دلچسپیوں کا مجموعہ ہے	شیخ محی الدین ابن عربی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۰۷)	مطبوعہ
۱۰۹۹ لغایت ۱۱۰۲	کتاب الاغانی کامل (عربی) چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اصل میں اسکے بیس حصے ہیں۔ شعرا عرب کی کامل اور مبسوط تاریخ ہے۔ ہر ایک شاعر کا حال لکھتے ہوئے اُسکے کلام کا مفصل اقتباس دیا ہے۔ اگرچہ اس کا نام ایک محدود مفہوم کو ظاہر کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ علم صرف و نحو۔ ادبیات تاریخ اور طبعیات۔ شعر و سخن اور دیگر علوم متداولہ کے قیمتی معلومات سے لبریز ہے۔ عربوں کی قدیم و جدید معاشرت کی صحیح کیفیت اسکے پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ مصنف علام نے پورے پچاس سال اسکے تالیف کرنے میں صرف کئے۔ اور اس کو سیف الدولہ ہمدانی کی خدمت میں نذر کیا۔ سیف الدولہ نے اسکو ایک ہزار اشرفی انعام دیا۔ جب صاحب ابن عباد نے یہ خبر سُنی تو کہا کہ مصنف کی کما حقہٗ قدردانی نہیں کیگئی میرے خزانے میں ایک لاکھ سترہ ہزار کتابیں موجود ہیں لیکن مجھکو کسی دوسری کتاب سے اتنی دلچسپی حاصل نہیں ہوتی جتنا لطف کہ مجھے اغانی کے پڑھنے سے آتا ہے۔ اسکا مصنف حسن ترتیب اور جامعیت میں تمام مصنفوں سے گوئے سبقت لیگیا ہے۔ عضد الدولہ سفر اور حضر میں	ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی۔ اگرچہ سوء اتفاق سے اسکی ولادت فارس کے ایک شہر (اصفہان) میں ہوئی لیکن نسب کے لحاظ سے وہ خالص عرب بنو امیہ کے قبیلہ میں سے تھا۔ اس نے بغداد میں تعلیم حاصل کی اور اسمٰعیل بن عباد اور المہلبی جیسے قدر دان امیروں کی سرپرستی سے بہرہ ور ہوا۔ بنو امیہ ہونے کی وجہ سے اسکو سپین کے حکمران خاندان سے بھی تعلق رہا۔ بہت سی کتابیں اس نے تصنیف کرکے ان کو نذر کیں اور اسکے صلے میں جلیل القدر انعامات حاصل کئے۔ ۲۸۴ھ میں اسکی ولادت ہوئی اور ۳۵۶ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اس کتاب کو اپنے سے علیحدہ نہیں کرتا تھا۔ بغداد میں اس کا مسودہ چار ہزار روپے پر فروخت ہوا۔ فی الجملہ اغانی ایک ایسی کتاب ہے جسکے عدیم المثال ہونے پر اہل بصر کا اتفاق ہے۔		
۱۱۰۳	مجموعۂ قصائد (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل قصیدے شامل ہیں۔ (۱) القصیدۃ الوتریہ فی زیارۃ خیر البریہ (وفیہا کل قافیۃ علی ترتیب حروف التہجی) ابوبکر بن عبدالکریم حلبی کی تصنیف ہے جسکا ۸۵۵ھ میں انتقال ہوا۔ (۲) قصیدہ کعب ابن زہیر (۳) قصیدۂ بردہ (ہر سہ قصیدہ مع تخمیس شیخ صدقۃ اللہ القاہری) (۴) مناقب سید شاہ حمید مانک فوری۔ بزبان عربی (۵) مولد برزنجی (۶) مولد شیخ محمد مدنی (۷) ایضاً مولدٔ آخر۔ جملہ مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۳ھ دریک جلد۔	(دیکھو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بمبئی
۱۱۰۴	سبعہ معلقہ مع حل آں بزبان عربی (عربی) سبعہ معلقہ زمانۂ جاہلیت کے مشہور ترین قصائد ہیں جو آجتک محفوظ ہیں۔ عالمان ادبیات نے ان کو تمام کلام نظم ونثر میں چوٹی پر جگہ دی ہے۔ فصاحت وبلاغت کی جان سمجھی جاتے ہیں سبعہ معلقہ کا راوی مشہور حماد الراویہ ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ) بنی امیہ کے عہد میں ادبی دنیا کا ایک نہایت مشہور آدمی حماد الراویہ ہے جسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ خارق عادت قوت حافظہ کے باعث اسکو شعراء جاہلیت کے ہزاروں اشعار ازبریاد تھے۔ سبعہ معلقہ کا وہی راوی ہے اور زمانہ قبل از اسلام کے اکثر دواوین واشعار اسی کی بدولت آجتک محفوظ ہیں۔ وہ اصل میں ایرانی تھا۔ اور اسکا باپ جسکا نام شاپور تھا ایک جنگ کے اثنا میں پکڑا گیا تھا۔ اسکے عجمی النسل ہونے کا اثر اسکی زبان پر بھی نمایاں تھا۔ اور اکثر ایسی فاش غلطیاں کر جاتا جس سے صاف ظاہر ہوتا کہ وہ عربی نژاد	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		نہیں ہے۔اس کا علم زمانۂ جاہلیت کے قصص وحکایات۔ اُن کے اشعار۔اُن کے انسا اور اختلاف لغات پر کما حقہٗ حاوی تھا۔ اسکو اس بات کا بجا دعوےٰ تھا کہ ہر ایک ردیف پر وہ زمانۂ جاہلیت کے طویل قصیدے سُنا سکتا ہے۔ الغرض وہ اپنے عہد کا ایک زندہ انسائکلو پیڈیا تھا۔ اس نے اپنی زندگی ایک چور اور بدمعاش کی حیثیت سے شروع کی تھی۔ سنہ ۱۵۵ ہجری مطابق ۷۷۱ء یا ۱۵۴ھ ۷۷۴ء میں علی اختلاف القولین اس کا انتقال ہوا۔	
۱۱۰۵	مطول شرح تلخیص المفتاح (عربی) ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم بیان۔	علاّمہ سعد الدین تفتازانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۲۰)	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد۔
۱۱۰۶	ایضاً مطول شرح تلخیص (عربی) ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم بیان۔	علاّمہ سعد الدین تفتازانی "	قلمی خوشخط باریک قلم جدول طلائی لاہور میں ۱۲۶۸ھ میں لکھا گیا۔
۱۱۰۷	ایضاً مطول شرح تلخیص (عربی)	" " "	قلمی خوشخط
۱۱۰۸	ایضاً مطول شرح تلخیص (عربی)	" " "	مطبوعہ ایران محشے
۱۱۰۹	ایضاً مطول شرح تلخیص (عربی)	" " "	قلمی بخط قدیم خوشخط۔ نوعیت سے آٹھویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے
۱۱۱۰	دیوان متنبی (عربی) ادبیات کی جان ہے، نہایت مقبول اور متداول ہے چالیس سے زیادہ اسکی شرحیں لکھی گئی ہیں سب سے اچھی شرح کتاب التبیان ہے جو ابوالبقا عبداللہ العکبری کی تصنیف ہے جس کا ۶۱۶ھ بغداد میں انتقال ہوا ہے۔	ابوالطیب احمد بن حسین المتنبی ۳۰۳ھ میں بمقام کوفہ پیدا ہوا۔ اس نے لڑکپن میں شام میں فنونِ ادبیہ کی مہارت حاصل کی۔ وہ لغت عربی کے غریب الفاظ کو نہایت اچھی طرح جانتا تھا۔ اور ہر ایک لفظ یا محاورہ کا صحیح استعمال ظاہر کرنے کے لئے کلام عرب کے نظم ونثر سے استشہاد کرنے پر قادر تھا۔ بعض ناقدانِ کلام اسکے شعر کو ابوتمام (مصنف حماسہ) پر ترجیح دیتے ہیں۔ اسکا باپ کوفہ میں سقا کا کام کرتا تھا لیکن وہ امارت کے خواب دیکھتا تھا۔ اور چونکہ اس نے عراق میں سوا مسکے قریب	مطبوعہ چھاپۂ آہنین

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		نبوّت کا دعوٰی کیا تھا۔ اور بنو کلب اور دوسرے قبائل اسکے پیرو ہوگئے تھے اسلئے وہ متنبّی (مدعی نبوت) کے لقب سے مشہور ہوگیا۔ عمیسہ کے حاکم لؤلؤ نے اسپر فوجکشی کی اور متنبّی کو قیدی بناکر اسکی جمعیّت کو منتشر کردیا۔ اس نے ایک مدّت دراز تک اسکو قید میں رکھا اور آخرکار اس نے اپنے عقائد سے توبہ کی جو اسکی مخلصی کا باعث ہوئی۔ متنبّی زبان عربی کا نہایت مشہور شاعر ہے۔ وہ عربی زبان پر کامل عبور رکھتا تھا اور اسکا کلام نہایت مستند سمجھا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم ادب) سیف الدولہ ہمدانی والئ دمشق اسکا محسن اور سرپرست تھا۔ سنہ ۳۵۴ھ / ۹۶۵ء میں جبکہ وہ عراق سے شام کو جارہا تھا قبیلۂ اسد کے رئیس اور اسکی جماعت نے اسپر حملہ کیا اور تھوڑی دیر تک جانبازانہ لڑائی ہونے کے بعد خود متنبّی۔ اسکا بیٹا محسّد اور اسکا خاص غلام قتل ہوئے۔ اور اسطرح ایک نامور شاعر کی زندگی کا خاتمہ ہوا۔	
۱۱۱۱	شرح دیوان متنبّی (مجہول الاسم) عربی۔ بہت مختصر شرح ہے۔	" " "	قلمی بخط قدیم
۱۱۱۲	رسالہ مجہول الاسم در علم عروض (فارسی) چھوٹا رسالہ ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۱۱۳	ربیع الابرار (عربی) مصنف کا نام اسکی خوبی کے لئے کافی ضمانت ہے۔	علاّمہ زمخشری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۲)	قلمی خوشخط باریک قلم۔ سیاہی غیر مطلوس سنہ ۱۱۱۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۱۴	نوادر و حکایات (عربی) جیسے کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے۔ دلچسپ لطیفوں اور حکایتوں کا مجموعہ ہے	" " "	خوشخط، قلمی۔ ضخامت ۴۲۶ صفحے۔
۱۱۱۵	مقامات حریری۔ (عربی)	ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان الحریری البصری	قلمی بخط نستعلیق مع اعراب

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	عربی لٹریچر کا بہترین نمونہ۔ ہر ایک قسم کے صنائع و بدائع لفظی و معنوی پر مشتمل ہے آجتک عالمان ادبیات شعرا، ماہران صرف و نحو اور لغت دانوں کے نزدیک یکساں طور پر نہایت ہی مستند مانی جاتی ہے۔ یہ کتاب مصنف علام نے خلیفہ مسترشد باللہ کے وزیر جمال الدین عمید الدولہ کے لیئے تصنیف کی۔ (ابن خلکان نے اس قول کی تصحیح کی ہے) ابن قتیبہ عیون الاخبار میں لکھتے ہیں کہ "مقامہ" علماء و فضلا اور شعراء عصر کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو اپنی علمی فضیلت کے اظہار کے لئے کسی دربار شاہی میں جمع ہو۔ مجازاً اس مضمون کو کہتے ہیں جو انشا پردازی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہو اور جس میں فضیلت علمی اور کمال ادبی کا پورے طور پر اظہار کیا گیا ہو۔	اپنے زمانے کا نہایت مشہور انشا پرداز ہے۔ اس کے مقامات اسکے ادبی کمالات کا نمایاں ثبوت ہے جو نہایت مقبول اور متداول ہیں۔ کوئی شخص اس ازمنۂ متأخرہ میں ادبیات کا عالم نہیں سمجھا جاتا جبتک اس نے مقامات پر عبور نہ کیا ہو۔ بقول مصنف اور نیٹل بایوگرافیکل ڈکشنری تقریباً یورپ کی ہر ایک زبان میں اسکا ترجمہ موجود ہے۔ درۃ الغواص فی اوہام الخواص اور ملحۃ الاعراب وغیرہ اس کی تصنیف ہیں۔ ۵۱۶ھ (۱۱۲۲ء) میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	خوشخط بدرجۂ اوسط۔ امان اللہ قریشی کاتب نے ۱۱۰۶ھ میں ایک پورانے نسخہ نوشتہ ۱۰۶۹ھ سے اس کو نقل کیا۔ مولوی محمد سعید ساکن پٹنہ خلف مولوی محمد اسمعیل قاری نے ۱۲۰۴ھ میں بیسیوں شروح بہم پہونچا کر جا بجا اسپر مفید حاشیئے لکھے۔ اور بعد میں ایک ایسے قلمی نسخہ سے اسکی تصحیح کی جو مصنف کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مسودہ اور خود مصنف کے صحیح کردہ نسخہ سے اسکی تصحیح کی گئی تھی۔ نہایت صحیح نسخہ۔
۱۱۱۶	ایضاً مقامات حریری (عربی)	" " "	مطبوعہ خوشخط محشیٰ صحیح نسخہ
۱۱۱۷	ایضاً مقامات حریری (عربی) پہلے پندرہ مقامے۔	" " "	قلمی خوشخط جلی قلم۔
۱۱۱۸	شرح مقامات حریری (عربی)	" " "	قلمی باریک قلم۔ خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۱۱۹	شرح قصیدہ بانت سعاد (عربی) کعب بن زہیر کے مشہور قصیدہ بانت سعاد کی عربی زبان میں شرح کی گئی ہے۔ فاضل شارح نے شرح کا حق اچھی طرح ادا کیا ہے۔	کعب بن زہیر مکہ معظمہ کا نہایت نامور شاعر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھا۔ وہ یہودی مذہب کا پیرو اور حضور پاک کا سخت مخالف تھا۔ چنانچہ آپ کی ہجو میں قصیدے کہا کرتا تھا لیکن بالآخر اسکا دل اسلام کیطرف مائل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بانت سعاد کا مشہور قصیدہ تالیف کیا۔ خدمت والا میں حاضر ہوا اور قصیدہ مذکور پڑھ کر اپنی عقیدتمندی کا اظہار کیا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے	قلمی ۱۱۰۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اس کا قصور معاف کیا اور اپنا جبہ مبارک اس کو خلعت کے طور پر بخش دیا۔ اس قصیدہ کو عالمان ادبیات نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سبعہ معلقہ کے ہم پلہ سمجھتے ہیں۔	
۱۱۲۰	شرح قصیدہ بردہ (عربی) اس شرح کا نام کشف الحقائق ہے اور وہ مولانا جلال بن سفیر ساکن کیلا والہ کی تصنیف ہے مناسب بسط اور تفصیل کے ساتھ شرح کی ہے۔ قصیدہ بردہ کا نام "الکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ" اور مصنف کا نام شیخ شرف الدین بوصیری ہے۔	شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بوصیری اپنے زمانے میں نہایت متقی اور نیک شخص تھا۔ ۶۹۴ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ کہتے ہیں کہ اسکو فالج کا عارضہ ہوا تھا۔ اور جب تنگ ہوا تو اس نے یہ قصیدہ (جو ۱۶۲ ابیات پر مشتمل ہے) تالیف کر کے جناب باری تعالیٰ میں التجا کی اور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کو اپنے لئے شفیع بنایا رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے اسپر ایک چادر ڈالی اور ہاتھ پھیرا۔ آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو تندرست پایا۔ اس نے اپنے قصیدہ سے کسی کو مطلع نہیں کیا تھا۔ لیکن صبح کے وقت اپنے گھر سے نکلا تو ایک خدا رسیدہ فقیر نے اس سے کہا جناب کی بڑی مہربانی ہوگی اگر اپنا قصیدۂ مدحیہ عنایت فرمائیں۔ اس بات کا لوگوں میں بڑا چرچا ہوا۔ الملک الظاہر کے وزیر بہاؤ الدین کو یہ خبر پہنچی تو اسکو آب زر سے لکھوایا اور ادب کے لئے ننگے سر کھڑے ہو کر اس کو سنا اور تمام عمر اس سے برکات عظیمہ حاصل کرتا رہا۔ قصیدہ مذکورہ سے تبرک حاصل کرنے کی بیشمار حکایتیں مشہور ہیں اور اسکو تمام اسلامی دنیا میں نہایت شہرت اور قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ جو کسی دوسرے قصیدہ کو نصیب نہیں ہوئی کثرت سے اسکی شرحیں لکھی گئیں	قلمی ۱۱۵۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت خصوصیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اور مختلف شعراء نے اسکی تخمیس کی۔ چنانچہ دیکھو عدد مسلسل ۱۱۰۳۔	
۱۱۲۱	ایضاً شرح قصیدہ بردہ (عربی) یہ شرح ۹۹۹ھ میں تالیف کی گئی۔	علامہ جمال جنابی۔	قلمی خوشخط بد رجۂ اوسط
۱۱۲۲	مجموعہ قصائد معہ شرح۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل قصائد شامل ہیں (۱) قصیدۂ بردہ معہ حواشی کثیرہ (دیکھو عدد مسلسل ۱۱۲۰ خانۂ احوال مصنف) (۲) قصیدہ کعب بن زہیر (بانت سعاد) معہ شرح فارسی منظوم۔ (دیکھو عدد مسلسل ۱۱۱۹) (۳) بدیعیۃ الصفی (دیکھو خانہ احوال مصنف) جملہ قلمی دریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) قصیدۂ مؤخر الذکر کا مصنف الشیخ الادیب صفی الدین بن عبد العزیز بن السرایا ہے۔ اس نے اپنا یہ قصیدہ املا کے طور پر متعدد مجالس میں لکھوایا۔ سب سے آخری مرتبہ اس نے سلخ شوال ۷۵۰ھ کو لکھوا دیا۔ اس نے خود اپنے اس قصیدہ کی شرح لکھی ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ علم بدیع کا موجد ابن المعتز اس کی صرف سترہ صنعتیں جانتا تھا۔ علامہ سکاکی نے جو اس فن کے استاذ ہیں ۲۹ صنعتیں لکھی ہیں۔ اسی طرح مختلف اساتذہ نے جو تدریجی ترقی کی ہے اسکا مفصل ذکر کرکے لکھتا ہے کہ شیخ زکی الدین عبد العظیم بن ابی الاصبع المتوفی ۶۵۴ھ نے اپنی تصنیف میں متقدمین کی اختراع کردہ نوّے صنعتوں کا ذکر کرکے اپنے استخراج سے بیس صنعتیں ان پر اور اضافہ کی ہیں اسکی کتاب اپنے فن کی بہترین تصنیف ہے۔ میں نے اس فن کی مختلف ستّر کتابیں پڑھیں اور اسکا خلاصہ ایک سو پینتالیس اشعار (قصیدہ بدیعیہ) میں درج کیا جو ایک سو اکاون صنعتوں پر مشتمل ہے۔	قلمی خوشخط
۱۱۲۳	شرح دیوان متنبی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۱۰۔	علامہ واحدی۔	مطبوعہ بمبئی۔ تقطیع کلاں
۱۱۲۴	شرح الشواہد للعینی (عربی) نحو و ادب۔ علامہ بدر الدین محمود بن احمد عینی نے شواہد	علامہ بدر الدین عینی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۶ و ۴۵۷)	قلمی بخط قدیم ۱۰۰۵ھ دار السلطنت قسطنطنیہ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	الفیہ کی دو شرحیں لکھی ہیں۔ ایک بڑی ہے جسکا نام المقاصد النحویہ ہے۔ دوسری مختصر ہے جسکا نام فوائد القلائد فی مختصر شرح الشواہد اور یہی زیادہ تر مشہور ہے۔		
۱۱۲۵	مغنی اللبیب (عربی) ادبیات۔ انوار سہیلی کیطرح ایک طویل الذیل داستان پر مشتمل ہے جسکے ضمن میں بیشمار چھوٹی چھوٹی دلچسپ حکایتیں لکھی ہیں تمام کتاب کی عبارت شروع سے آخر تک سجع کے التزام سے لکھی گئی ہے۔	" " "	قلمی بخط قدیم۔ سنہ ۱۰۳۶ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۲۶	الروضۃ الزکیہ فی اللغۃ العربیہ (عربی) مختلف کتب ادبیہ کا انتخاب ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی کا پورا عربی کورس ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۱۲۷	شرح رسالہ استعارات (عربی)	فاضل سمرقندی۔	مطبوعہ مصر
۱۱۲۸	تعریفات الاصطلاحات (عربی) آجکل کی زبان میں یہ کتاب علوم متداولہ عربیہ کی ٹیکنیکل ڈکشنری ہے۔	سید شریف جرجانی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۴۹)	قلمی
۱۱۲۹	شرح قصیدہ وتریہ (عربی) قصیدہ وتریہ فی مدح خیر البریہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک طویل قصیدہ ہے۔ جس میں ہر ایک ردیف پر کچھ اشعار لکھے گئے ہیں۔ یہ اسکی شرح ہے۔	ملا علی قاری ہروی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۹۶)	قلمی خوشخط
۱۱۳۰	مفتاح العلوم (عربی) فنون عربیت کے شعبہ ہائے سہ گانہ متداولہ پر مشتمل ہے۔ اور ہر ایک فن کے اصول مہمہ نہایت جامعیت کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اسکا ہر ایک باب ایک مستقل کتاب کا حکم رکھتا ہے چنانچہ تلخیص المفتاح کا ماخذ اسی معرکۃ الآراء	علامہ سکاکی۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ ابو یعقوب یوسف بن ابی بکر المعروف سراج الدین الخوارزمی السکاکی۔ علم بلاغت میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ فنون عربیت کا امام مانا گیا ہے علامہ زاہدی کو اس سے شاگردی کی نسبت ہے کہتے ہیں کہ علم تسخیر اور دعوت کواکب میں بھی	قلمی بخط مختلف۔ بہیئت مجموعی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تصنیف کا فن معانی و بیان ہے۔	وہ ید طولےٰ رکھتا تھا۔ سلطان چغتائی خان ابن چنگیز خان نے اسکے فضائل کا حال معلوم کر کے اسکو اپنا مصاحب خاص مقرر کیا۔ آخر کار حبش عمید (جو بادشاہ مذکور کا وزیر اعظم تھا) کی حاسدانہ کارستانیوں کی وجہ سے اسکو قید خانہ کی مصیبتیں جھیلنی پڑیں۔ اور تین سال قید خانے میں رہکر ۶۲۶ھ ۱۲۲۹ء میں اس کا انتقال ہوا۔	
۱۱۳۱	مجموعۂ قصائد و اشعار مختلفہ (عربی)	" " "	قلمی بخط قدیم
۱۱۳۲	شرح ابیات کشاف (عربی) تفسیر و ادبیات۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط تقطیع خورد ۱۰۵۲ھ میں شیراز میں یہ نسخہ لکھا گیا۔
۱۱۳۳	چلپی حاشیۂ مطول (عربی)	حسن چلپی المعروف اخی زادہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۷)	قلمی بخط مختلف۔ خوشخط بدرجۂ اوسط ۱۱۱۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۳۴	حل لغات سبعہ معلقہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۰۴) (عربی)	" " "	مطبوعہ
۱۱۳۵	دیوان حماسہ (عربی) شعراء جاہلیت و اسلام کا بہترین منتخب کلام جمع کیا گیا ہے۔ درسی اور متداول کتاب ہے۔ ابو تمام حبیب بن اوس طائی نے اس کو جمع کیا۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ) ابو تمام ۱۹۱ھ میں بحیرۂ طبریہ کے نزدیک ایک گانوں میں پیدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ زمانۂ خورد سالی میں وہ قاہرہ کی مسجدوں میں پانی بھرتا تھا۔ وہیں اس نے تعلیم حاصل کی اور کسیقدر شہرت حاصل کرنے کے بعد دمشق کا رخ کیا۔ دمشق میں اس کو کوئی محسن و مربی نہ ملا۔ ان ایام میں خلیفہ مامون شام کا سفر کر رہا تھا۔ اس نے موقعہ غنیمت سمجھکر شام کا تہیہ کیا لیکن وہاں بھی باریابی حاصل نہ ہوئی مامون کے انتقال کے بعد وہ بغداد چلا گیا اور خلیفہ المعتصم باللہ نے اسکی اچھی قدر کی۔ عبداللہ بن طاہر والئ خراسان کی روز افزوں	مطبوعہ مصر۔ مشکل و منترہ

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		شہرت نے قدردانی کے خواہشمند شاعر کو ادھر متوجہ کیا۔ اثنائے سفر میں جب وہ ہمدان پہونچا تو ابوالوفا بن سلمہ (ایک عرب رئیس) نے نہایت اعزاز کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ دوران قیام میں سخت برف پڑی اور تمام جانے کے راستے مسدود ہو گئے۔ ابوالوفا مذکور نے ابو تمام کی دلجوئی کے لئے اپنا تمام کتب خانہ (جو نایاب اور قابل قدر تصنیفات کا ذخیرہ تھا) اس کے حوالے کیا۔ ان علمی جواہرات کو دیکھکر ابو تمام اپنا سفر بھول گیا۔ اور وہیں مقیم ہو کر نہایت دلچسپی کے ساتھ ان کا مطالعہ شروع کیا۔ اور کئی ایک کتابیں تصنیف کیں دیوان حماسہ جو تمام زمانۂ جاہلیت اور اسلام کے مستند شعراء کے کلام کا بہترین انتخاب ہے اور جو اسقدر مقبول عام ہوا ہے اسی مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ فحول الشعراء وغیرہ اور بھی متعدد کتابیں لکھیں۔ اگرچہ وہ خود بھی پختہ کلام شاعر تھا لیکن اسکے اپنے اشعار بہت جلد بھلا دئے گئے۔ اور مصنف حماسہ کی حیثیت سے جو نام اس نے پیدا کیا ہے وہ دنیا کے قیام تک غالباً باقی رہیگا۔ ۲۳۲ھ ۸۴۶ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	
۱۱۳۶	ایضاً دیوان حماسہ (عربی)	" "	مطبوعہ کلکتہ۔ چھاپہ آہنی خوشخط
۱۱۳۷	شرح مفتاح سید شریف (عربی) تدقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے (جیسے کہ سید شریف کی تحریر کا عام انداز ہے)۔	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۹۴۷)	قلمی خوشخط قابل دید۔ ۱۰۹۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۱۳۸	نہج البلاغۃ (عربی) نہایت فصیح و بلیغ خطبات پر مشتمل ہے جو نہایت معنے خیز ہیں	الشریف المرتضیٰ ابوالقاسم علی بن طاہر الحسینی علم کلام ادب۔ اور شعر میں امام تھا۔ مذہب شیعہ پر	قلمی خوشخط بہ رجلہ اوسط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کا مجموعہ ہے جس کو سید شریف مرتضیٰ حسینی نے مرتب کیا۔ (دیکھو خانۂ احوال مصنف)	اس نے متعدد کتابیں لکھیں جو نہایت مقبول ہوئیں۔ اس نے الغرر والدرر کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس سے اس کی ادبی معلومات کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ نہج البلاغۃ جو سیدنا علی رض کے خطبوں کا مجموعہ ہے اسکا جامع بھی شریف مرتضیٰ یا اسکا بھائی شریف رضی ہے۔ شارح مستقیم زادہ لکھتے ہیں کہ دیوان علی کا حقیقی مصنف بھی یہی شریف مرتضیٰ ہے جو بعید از قیاس نہیں ہے۔ ۴۳۶ھ بغداد میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۱۳۹ الف	دیوان سیدنا علی رض (عربی) نہایت اعلیٰ کلام ہے۔ اسکے اکثر اشعار ضرب المثل کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ اکثر مضمون اخلاقی اور پند آموز ہے۔ حماسیت کے اشعار بھی بکثرت ہیں۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ وہ سیدنا علی کا اپنا کلام نہیں ہے صرف اُن سے منسوب ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۳۸ خانۂ احوال مصنف)	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط۔ شروع میں ایک دیباچہ ہے اور ہر ایک نظم کے آغاز پر ایک مختصر نوٹ لکھا ہے یہ دونوں باتیں مطبوعہ نسخوں میں مفقود ہیں۔
۱۱۳۹ ب	الفواتح شرح دیوان سیدنا علی رض فارسی زبان میں دیوان سیدنا علی رض کی کسیقدر مبسوط شرح ہے۔ ادبیات کی نسبت تصوف کا رنگ غالب ہے۔ شروع کتاب میں اصول تصوف پر نہایت تفصیل کے ساتھ تبصرہ لکھا ہے۔ تصوف کا مذاق رکھنے والوں کے لئے جلیل القدر تصنیف ہے۔	قاضی میر حسین میبذی (مصنف شرح ہدایۃ الحکمۃ) (احوال مصنف کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۴۰۹)	قلمی بخط نسخ۔ قلم خفی خوشخط ۸۹۰ھ مصنف علام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۴۰	التالیف الکافی فی العروض والقوافی (صرف ایک رسالہ و دیگر در علم عروض) عربی	احمد بن عباد بن شعیب القناوی الشافعی	قلمی۔ نہایت خوشخط۔ مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۱۴۱	عُجب العجاب (عربی) عربی مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ بالفاظ دیگر عربی کی انشا ہے۔ مدرسۂ فورٹ ولیم (کلکتہ) کے ناظر اعلےٰ (پرنسپل) کی ایما سے تالیف کی گئی۔ اور پہلی مرتبہ سنہ ۱۸۱۳ء میں بمقام کلکتہ چھپ کر شائع ہوئی۔	علاّمہ احمد بن محمد شروانی یمنی۔ مدرسہ فورٹ ولیم کلکتہ میں ادبیات کا مدرس اعلیٰ تھا۔ نفحۃ الیمن اور حدیقۃ الافراح دونو اسکی تصنیف ہیں جو نظم ونثر کا قابل قدر انتخاب ہے۔	مطبوعہ
۱۱۴۲ الف	تلخیص المفتاح (عربی) مفتاح العلوم علاّمہ سکاکی کے قسم ثالث سے ملخّص کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم بیان)	علاّمہ قزوینی خطیب دمشق۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ جلال الدین محمد بن عبدالرحمٰن القزوینی الشافعی۔ المعروف بخطیب دمشق۔ سنہ ۷۳۹ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی جلی قلم۔
۱۱۴۲ ب	مختصر المعانی (عربی) مطوّل تلخیص کی بڑی شرح ہے اور یہ چھوٹی۔ دونو ایک ہی مصنف کی ہیں	علاّمہ سعد الدین تفتازانی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۷۲۰)	مطبوعہ۔
۱۱۴۳	مجموعۂ نیل المراد (عربی) اس مجموعہ کا نام ہے "المنہل العذب البدیع فی مدح الملیح الشفیع" مختلف قصائد مدحیہ پر مشتمل ہے جو سب کے سب ایک ہی مصنف کی طبعزاد ہیں۔ ایک دو قصیدے سے قصیدۂ بردہ اور قصیدۂ بانت سعاد کی تخمیس ہیں۔ سب کا مضمون مدح نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔	شیخ شعبان بن محمد القرشی (نزیل بیت اللہ الحرام)	قلمی۔ جلی قلم سیاہی غیر مطبوب کاتب کا نام اور سن تحریر اس پر نہیں لکھا۔ لیکن اغلب ہے کہ خود مصنف نے اپنے ہاتھ سے یہ مجموعہ لکھا ہو۔ کسی مالک کتاب نے سنہ ۹۴۷ھ میں اسپر دستخط کئے ہیں۔ اس سے نسخہ ہذا کی قدامت معلوم ہو سکتی ہے۔
۱۱۴۴	نفحۃ الیمن (عربی) ادبی دلچسپیوں کا مجموعہ اور مختلف کتب نظم ونثر کا قابل قدر انتخاب ہے۔ ایک متوسط درجہ کے طالب علم کے لئے نہایت مفید ہے۔	علاّمہ احمد بن محمد شروانی یمنی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۱۴۱)	مطبوعہ خوشخط
۱۱۴۵	مجموعۂ قصائد معہ شروح۔ اس مجموعہ میں مندرجہ ذیل قصائد شامل ہیں:۔	" " "	قلمی بخط مختلف۔ بہیئت مجموعی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۱) شرح الدعاء السیفی (عربی) (۲) شرح فارسی یا سامع الدعاء۔ (۳) ایضاً شرح عربی آں۔ (۴) شرح قصیدۂ امالی۔ (عربی) (۵) ایضاً شرح قصیدۂ امالی (عربی) (۶) شرح قصیدہ بُردہ عربی۔ لمولانا جال۔ (۷) شرح قصیدہ بانت سعاد۔ عربی۔ ملا علی قاری۔ (۸) شرح قصیدہ بُردہ مولانا عبدالغنی قراباغی۔ (عربی) (۹) ایضاً شرح دیگر قصیدہ بانت سعاد۔ (۱۰) شرح قصیدہ بردہ فارسی۔ مولانا عصام الدین۔ (۱۱) ایضاً شرح دیگر قصیدہ بُردہ بزبان فارسی۔ جملہ قلمی۔		
۱۱۴۶	بدیع الانشاء (عربی) چھوٹی سی کتاب ہے اپنی حیثیت کے مطابق اچھی انشا ہے۔	" " "	مطبوعہ مصر
۱۱۴۷	شرح القسم الثالث من المفتاح (عربی)	علامہ سعد الدین تفتازانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۲۰)	قلمی۔ باریک قلم خوشخط تقطیع خورد
۱۱۴۸ تا بنہایت ۱۱۵۱	الفُ لیلۃٍ ولیلۃٌ۔ چار جلد (عربی) یہ کتاب عہد عباسیہ کی ادبی دلچسپیوں کی یادگار ہے۔ وہ اسقدر ہر دلعزیز ہے کہ ایک خورد سال بچے سے لے کر ایک سالخوردہ بوڑھے تک اپنے مذاق کے مطابق اس کو پڑھ کر محظوظ ہوتے ہیں۔ اسکے مصنف یا مصنفوں کا نام اور احوال معلوم نہیں ہوسکا۔ لیکن جو نام اس میں موقعہ بموقعہ آتے ہیں وہ اس بات پر صاف صاف دلالت کرتے ہیں	(خانۂ کیفیت عمومیہ پڑھو)	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	کہ اسکی داستانیں اہل ایران کی روایات سے ماخوذ ہیں۔ علامہ مسعودی جو ایک محقق مورخ ہیں لکھتے ہیں کہ وہ پہلوی زبان کی ایک کتاب کا عربی ترجمہ ہے۔ جو ہزار افسانہ کے نام سے مشہور تھی۔ البتہ یہ قرین قیاس ہے کہ وہ کتاب مذکور کا ٹھیٹ ترجمہ نہ ہو بلکہ اسکا ماحصل عربی قالب میں ڈھالکر کئی ایک داستانیں جو اصل کتاب میں نہیں تھیں اسپر اضافہ کردیگئی ہوں (انوار سہیلی کا حال پڑھو اور اسپر قیاس کرو) قصۂ کلیلہ ودمنہ کی طرح اسکی اصل بھی ہندوستان سے منسوب کی گئی ہے جو بعید از قیاس نہیں ہے۔ الف لیلہ کی عبارت کچھ زیادہ مغلق اور دقیق نہیں اور بعض جگہوں میں مختص المقام محاورے استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً علاؤالدین اور اسکے عجیب وغریب لیمپ کا قصہ تمام تر شامی زبان میں لکھا گیا ہے۔		
۱۱۵۲ لغایت ۱۱۵۴	ایضاً الف لیلۃ ولیلۃ (عربی) ناکمل نسخہ ہے۔ تیسری جلد نہیں ہے۔	.. ..	مطبوعۂ کلکتہ
۱۱۵۵	عجائب الاشعار (عربی) کشف الظنون میں اسکا نام عجائب الاسفار وغرائب الاشعار لکھا ہے۔	مُسلم بن محمود شیرازی	قلمی بخط قدیم۔ سنہ ۶۹۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۱۵۶	حیوٰۃ الحیوان کبریٰ (عربی) اپنے فن کی مشہور کتاب ہے لیکن محققانہ نہیں کیونکہ اسکا مصنف اگرچہ علوم دینیہ کا فاضل ہے لیکن جاحظ کیطرح علم حیوانات کا عالم نہیں ہے بلکہ فنِ رجال کا ایک مشہور	علامہ دمیری۔ شیخ کمال الدین محمد بن عیسیٰ دَمِیری شافعی۔ سنہ [illegible]ھ میں پیدا ہوا۔ قاہرہ میں وفات پائی۔ شیخ بہاؤالدین سبکی اور شیخ جمال الدین اسنوی سے علوم متداولہ کی تحصیل کی اور ان میں مہارت پیدا کی۔ اپنی عمر کا ایک بڑا	قلمی خوشخط۔ سنہ [illegible]ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	ضرب المثل ہے مصنف کا مقصود بھی صرف الفاظ متداولہ کی تصحیح اور اسمار مبہمہ کی تفسیر تک محدود تھا جسکی اس نے خود دیباچۂ کتاب میں تصریح کی ہے۔ لیکن ایک ادبی کتاب کی حیثیت سے اور علمی مذاق کے لئے روحانی غذا بہم پہونچانے کیلئے نہایت عمدہ تصنیف ہے۔ حیوانات کے عجیب وغریب خواص ذکر کرنے کے علاوہ احکام شرعیہ۔ احادیث نبویہ۔ مواعظ حسنہ اور امثال سائرۂ کلام عرب سے جابجا اپنی کتاب کو دلچسپ بنایا ہے لیکن بعض جگہوں میں بے جا تطویل بھی کی ہے اسکے دو نسخے ہیں۔ صغرے اور کبرے۔ اول الذکر دوسرے کا اختصار ہے۔	حصہ حدیث کی تدریس میں گذارا۔ کئی مرتبہ حج کیا اور حرم شریف کا مجاور رہا۔ اکثر عبادت اور تلاوت میں مشغول رہتا تھا۔ شرح منہاج (۴ جلد) شرح ابن ماجہ (۴ جلد) وغیرہ کتابیں اسکی تصنیف ہیں ۸۰۸ھ ۱۴۰۵ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۱۵۷ و ۱۱۵۸	ایضاً حیوٰۃ الحیوان کبرے۔ دو جلد (عربی)	" " "	مطبوعہ مصر۔ تقطیع خورد
۱۱۵۹	مجموعہ مقامات ابو الفتح ہندی۔ (عربی)۔ اس مجموعہ میں تین کتابیں ہیں (۱) انتخاب نفحۃ الیمن۔ (۲) عجب العجاب۔ ہر دو از علامہ احمد بن محمد شروانی یمنی (۳) مقامات ابو الفتح ہندی۔ ہر سہ مطبوعہ دریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۱۱۶۰	شرح دیوان حماسہ (عربی) شروع اور آخر سے ناقص ہے۔	" " "	قلمی
۱۱۶۱ الف	مجموعۂ قصیدۂ طرائفیہ (عربی) اس مجموعہ میں حسب ذیل قصائد شامل ہیں (۱) قصیدۂ طرائفیہ فی مدح خیر البریۃ۔ (۲) تضمین قصیدۂ بردہ (۳) قصیدۂ ہمزیہ مصنف قصیدۂ بردہ کی تصنیف ہے	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	جملہ قلمی۔ بخط مختلف دریک جلد

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	جس کا نام اس نے اُم القرآے رکھا تھا۔ کیونکہ وہ اکثر مدائح نبویہ کا جامع ہے۔ احمد بن حجر ہیتمی مکی وغیرہ نے اسکی شرحیں لکھی ہیں۔ (۴) قصیدۂ امالی۔		
۱۱۶۱ ب	حاشیۂ عبد الحکیم سیالکوٹی بر مطول (عربی)	" " "	قلمی
۱۱۶۲	دیوان حسّان (عربی)	حسّان بن ثابت رضؓ۔ قبیلۂ انصار کا ایک مشہور شاعر تھا۔ اسکی ولادت مدینۂ منورہ میں ہوئی عالم شباب میں حیرہ اور دمشق کا سفر کیا اور قبول اسلام کے بعد اس کو دربار نبوّت میں وہ درجہ حاصل ہوا جو شاہی ایوان میں درباری شاعر کا مرتبہ ہوتا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مدّاح تھا اور جو شعرا وفود کے ساتھ خدمت والا میں حاضر ہوتے تھے ان کا جواب کہتا تھا۔ اور قریش کی ہجو کا ترکی بترکی جواب دیتا تھا۔ اسلام سے پہلے غسان اور حیرہ کے بادشاہوں کے دربار میں اس کو تقرب حاصل تھا۔ زمانۂ خلافت حضرت عمرؓ ۵۴ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ بمبئی
۱۱۶۳	سفینۃ الراغب (عربی) مختلف قسم کی دلچسپ معلومات کا مجموعہ یا بالفاظ دیگر ایک قسم کا ادبی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ نہایت النفیس پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	راغب پاشا۔ سلطان مظفر خان ثالث کا وزیر اور علوم ادبیہ کا فاضل تھا۔ سنہ ۱۱۹۰ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر۔ جلد ضخیم
۱۱۶۴	انیس الخاطر (عربی) مضامین متنوعہ پر مشتمل ہے۔ سفینۃ الراغب کے طرز پر لکھی گئی ہے۔	" " "	مطبوعہ بمبئی۔ جلد ضخیم
۱۱۶۵	شرح دیوان امرء القیس (عربی)	امرء القیس الکندی۔ اسکا قصیدہ سبعہ معلقہ میں مشہور ہے۔ اصلی نام ابو وہب یا ابو الحارث	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		حنبج بن حجر بن الحارث ہے۔ اہل نجد کے فحول شعرا میں سے ہے اور شعرا جاہلیت کے پہلے طبقہ میں شمار کیا گیا ہے۔ با بالفاظ دیگر وہ اول درجہ کا شاعر ہے۔ اسکو بالاتفاق تمام شعرا پر مقدم سمجھا گیا ہے۔ اس نے شعر میں کئی ایک ایسی باتیں ایجاد کیں جنکو شعراء نے نہایت پسند کیا اور اپنے کلام میں اسکی تقلید کی۔ ایشیا کوچک کے شہر انقرہ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۱۶۶	مجموعہ خزینۃ الامثال۔ خزینۃ الامثال ایک نہایت مفید کتاب ہے، جس میں عربی فارسی اور ہندوستانی کی ضرب الامثال بترتیب حروف تہجی جمع کی گئی ہیں۔ نصاب الصبیان گوہر منظوم۔ انشائے فائق بھی ساتھ ہی ایک ہی جلد میں ہے۔	سید حسین شاہ بن سید عرب شاہ۔ اسکا تخلص حقیقت ہے۔ ایک دیوان اور چند ایک کتابیں خزینۃ الامثال کے علاوہ تصنیف کیں۔ اٹھارھویں صدی کے اخیر میں مدراس میں کپتان کھڈ کا میر منشی تھا۔ اور وہیں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ
۱۱۶۷	تجنیس شرح دیوان متنبی (فارسی)	.. ..	مطبوعہ کلکتہ۔ چھاپہ آہنین
۱۱۶۸ الف	قصیدۂ ابن مشرف و ابی معہ جواب آں۔ و قصیدۂ نشأۃ الطرب فی اشواق العرب۔ از قاضی طاہر خان پشاوری۔ (عربی)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۱۱۶۸ ب	موارد الکلم (عربی) صنعت "اہمال الحروف" کے التزام سے لکھا گیا ہے۔	علامہ فیضی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۴)	قلمی جلی قلم۔ خوشخط۔
۱۱۶۹	مجموعہ نہایۃ الراغب فی شرح عروض ابن الحاجب (عربی) تفصیل مجموعہ:۔ (۱) نہایۃ الراغب فی شرح عروض ابن الحاجب قلمی بخط مختلف (۲) رسالہ عروض و قافیہ۔		ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۳) حل شواہد بیضاوی (۴) حل لغات سبعہ معلقہ۔ ہر سہ موخر الذکر مطبوعہ۔ جملہ در یک جلد		
۱۱۷۰	القسم الثالث من المفتاح (عربی)	علامہ سکاکی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۳۰)	قلمی
۱۱۷۱	فیضی شرح حماسہ (عربی)	مولانا فیض الحسن سہارنپوری۔	مطبوعہ کشوری۔
۱۱۷۲	اطول شرح تلخیص (عربی) نہایت بسط کے ساتھ شرح کی ہے۔	عصام الدین ابراہیم ابن عربشاہ اسفرائنی ۹۴۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر۔ چھپائی نفیس
۱۱۷۳	حیوٰۃ الحیوان کبرےٰ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۵۶	علامہ کمال الدین محمد بن عیسیٰ دمیری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۵۶)	قلمی بخط قدیم۔ خط نسخ سیاہی غیر مطبوس ۸۵۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔ مصنف کا انتقال ۸۰۸ھ میں ہوا ہے۔
۱۱۷۴	مخمس قصیدہ بردہ معہ شرح فارسی	.. .. ..	قلمی
۱۱۷۵	شرح قصیدہ ہمزیہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۶۱ خانۂ کیفیت عمومیہ	.. .. ..	مطبوعہ مصر
۱۱۷۶	دیوان ابی نواس (عربی) چونکہ ابونواس کے کلام کا مجموعہ مختلف لوگوں نے مرتب کیا ہے اسلئے اسکے دیوان میں کثرت سے اختلاف نسخ پایا جاتا ہے۔	ابونواس الحسن بن ہانئ۔ عباسیوں کے عہد کا ایک نہایت مشہور شاعر ہے۔ جو غزل گوئی میں تمام قران سے گوئے سبقت لیگیا تھا۔ وہ ۱۳۹ھ میں بمقام اہواز پیدا ہوا۔ اسکی ماں ایرانی نسل کی وہوبن تھی۔ بصرہ میں اس نے عرب کے مشہور شاعر والبہ کی شاگردی کی جس نے اسکا برامکہ سے تعارف کرایا۔ لیکن بالآخر اس کو اپنے شاگرد کی ناسپاسی کی وجہ سے اس نیکی پر پچھتانا پڑا۔ وہ پورے ایک سال تک بدویوں کے گھروں میں انکے خالص محاورات کا علم حاصل کرنیکے لئے گھومتا رہا۔ باوجود اسکے عیاش اور مطلق العنان ہونے کے ہارون الرشید اسکی بہت قدر کرتا تھا۔ زمانہ پیری میں اس نے تمام بری عادتیں ترک کردیں۔ اور اعمال صالحہ میں مشغول ہوگیا۔ خاندان نوبخت	قلمی خوشخط بخط قدیم۔ ۱۰۰۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		کے ایک رکن کا تمسخر اوڑانے کے باعث اسکے ساتھ برا سلوک کیا گیا۔ اور یہاں تک اسکی زد وکوب کی گئی کہ اسکے صدمے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ ۱۹۵ھ/۸۱۰ء میں اسکا انتقال ہوا۔ ابو نواس عاشقانہ اشعار۔ مے نوشی کی تعریف مدائح۔ مراثی۔ ہجو۔ ظرافت اور ہر ایک دوسرے مضمون پر طبع آزمائی کرتا تھا۔ وہ شکارگاہ کا خاکہ کھینچنے میں زمانۂ جاہلیت کے شاعروں کی طرح بڑا مشاق تھا۔ اپنی عمر کے آخری حصہ میں صوفیانہ اشعار بھی کہے ہیں۔ اسکا حافظہ غضب کا تھا۔ اور جب وہ مرا ہے تو اس کے پاس سے کوئی لکھی ہوئی یادداشت نہیں نکلی۔	
۱۱۷۷	شرح ابیات مطول (عربی) اس حل ابیات کا نام عقود الدرر ہے۔	حسین بن شہاب الدین۔	قلمی
۱۱۷۸	حاشیہ مطول (عربی) از مولانا ابوالقاسم	مولانا ابوالقاسم	قلمی بخط مختلف باریک قلم خط شکستہ بے نقط سن تحریر نا معلوم۔ مہر مالک کتاب (میر محمد صدیق ۱۲۲۳ہجری)
۱۱۷۹	رسالہ مجہول الاسم در فن قوافی (فارسی)	" " "	کاتب ابوالفتح بلخی نے بلخ میں ۹۹۳ھ میں لکھا۔
۱۱۸۰	سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب (عربی) اپنے مضمون کی نہایت مفصل اور معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ اسکی ترتیب نہایت عمدہ اور اس میں تمام مشاہیر کا مختصر حال بھی لکھا ہے۔ اگرچہ یہ کتاب اصل میں علم تاریخ سے تعلق رکھتی ہے لیکن اشعار جاہلیت اور دواوین عرب کے سمجھنے کے لئے اسکا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ آخری باب میں ایام العرب کا تفصیل وار	علامہ محمد امین بغدادی الشہیر بالسویدی تیرھویں صدی کا نامور ادیب اور عالم متبحر ہے یہ کتاب اس نے ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء میں تالیف کی۔	مطبوعہ بمبئی

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	بیان کیا ہے۔ اور سلاطین آل عثمان کا نسب اور حال بھی لکھا ہے۔		
۱۱۸۱	مجموعۂ قصیدہ بردہ (ترجمہ افغانی) (عربی)۔ تفصیل مجموعہ:- (۱) ترجمہ منظوم قصیدہ بردہ بزبان افغانی (۲) ترجمہ منظوم قصیدہ بردہ بزبان ہندی (بہت اچھا قابل تعریف ترجمہ ہے) ناظم جنڈیالہ کا باشندہ ہے جس نے سنہ ۱۱۵۲ھ میں یہ ترجمہ منظوم کیا۔	" " "	قلمی تقطیع خورد۔ سنہ ۱۳۰۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۱۸۲	مفتاح العلوم (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۳۰۔	علامہ سکاکی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۳۰)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ نصف اول اور ثانی کا قلم مختلف ہے لیکن طرز تحریر قریب قریب ہے۔ اول الذکر زیادہ پورانا معلوم ہوتا ہے آخر الذکر نوشتہ سنہ ۱۱۰۶ھ
۱۱۸۳	قضاء الارب من علماء النحو والادب (اردو) علم ادب اور علم نحو کے مشاہیر اساتذہ کا حال لکھا ہے۔	مولوی ذوالفقار علی سارنگ پوری۔	مطبوعہ
۱۱۸۴	تسہیل الدراسہ شرح دیوان حماسہ	مولوی ذوالفقار علی ادیب دیوبندی	مطبوعہ
۱۱۸۵	تسہیل البیان فی شرح الدیوان (شرح دیوان متنبی)		
۱۱۸۶ الف	التعلیقات شرح السبع المعلقات۔ یہ تینوں ایک ہی مصنف کی ہیں اور سب کا طرز تحریر ایک ہے۔ غرائب الفاظ اور محاورات عربیہ کی عربی ہی میں تشریح لکھکر اردو زبان میں سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا ہے جسکی بدولت عربی ادبیات کی یہ سنگلاخ کتابیں نہایت آسان ہوگئی ہیں۔ طلبار کے لئے نہایت مفید ہیں۔		
۱۱۸۶ ب	العقد الفرید لابن عبد ربہ (عربی)	ابو عمر احمد بن محمد المعروف ابن عبد ربہ	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۱ج۷	ایضاً العقد الفرید دوسرا نسخہ - تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ حاشیہ پر ابو اسحٰق ابراہیم بن علی القیروانی کی "زہر الآداب" طبع ہوئی ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف)	علوم ادبیہ میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ اور اسکا حافظہ نہایت قوی تھا۔ ۲۴۶ھ میں بمقام قرطبہ (اندلس) پیدا ہوا۔ وہ ایک ہر دلعزیز شاعر تھا۔ اور اسکا کلام قابل استناد خیال کیا جاتا تھا۔ اسکے شعر کا دیوان اب تک یادگار رہے عقد الفرید اسکی مشہور تصنیف ہے جو ہر ایک قسم کی ادبی دلچسپیوں پر مشتمل ہے ۳۲۸ھ ۹۳۹ء میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۱۸۷	اخوان الصفا ادب و فلسفہ (عربی)۔ خلیفہ متوکل اور اسکے جانشینوں کے عہد میں مذہبی تقشف کا پہلو غالب ہو گیا تھا اور فلسفیانہ خیالات بالکل دبا دئے گئے تھے لیکن جب عنانِ حکومت آل بویہ کے ہاتھ میں آئی اور عباسیوں کی سلطنت برائے نام رہ گئی تو انکے زمانہ میں پھر فلسفہ کا زور ہوا اور لوگ نہایت آزادی خیالات کا اظہار کرنے لگے جسکی وجہ یہ تھی کہ اُن کا اپنا مذہب شیعہ تھا۔ اور اسلئے وہ اہلسنت کے عقائد کی حمایت میں بے اعتنائی برتتے تھے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ تشیع اور تفلسف میں کچھ قدرتی رشتہ جیسا ہے۔ الغرض اسی عہد میں یعنی چوتھی صدی ہجری کے وسط میں بمقام بصرہ مسلمان فلاسفروں نے اخوان الصفا کے نام سے ایک سوسائٹی قائم کی جسکے باقاعدہ جلسے ہوتے اور مختلف فلسفیانہ مباحث پر مذاکرہ ہوا کرتا تھا۔ اسی سوسائٹی نے ۱۵ چھوٹے چھوٹے رسالے شائع کئے جسکا مجموعہ آج اخوان الصفا کے نام سے مشہور رہے اور جس میں ہر ایک قسم کے	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	فلسفیانہ مباحث اور معرکتہ الآرا مسائل کو جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کی زبانی حکایتوں کے پیرائے میں حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے جرمنی اور دوسری یورپ کی زبانوں میں اسکا ترجمہ ہو گیا ہے۔		
۱۱۸۸	شرح شذور الذہب ادب ونحو۔ (عربی)	علامہ ابن ہشام مصنف مغنی اللبیب (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۸۳)	مطبوعہ مصر
۱۱۸۹	شرح مقامات حریری از علامہ شریشی (عربی) متن کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۱۱۵ اور شرح کے لئے خانہ احوال مصنف۔	علامہ کمال الدین شریشی۔ پورا نام:۔ ابو العباس احمد بن عبدالمؤمن القیسی الشریشی چھٹی صدی ہجری کے آخری حصہ میں تھا۔ مقامات حریری کا مشہور شارح ہے۔ اس نے مقامات کی تین شرحیں لکھی ہیں۔ پہلی جو بڑی ہے اس میں کوئی نکتہ متن کے حل کرنے کا نہیں چھوڑا اور اسکے ہوتے کسی دوسری شرح کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ دوسری درمیانہ حجم کی ہے۔ اسمیں صرف غرائب لغت کی توضیح کی ہے اور محاضرات وغیرہ سے کچھ تعرض نہیں کیا ہے۔ عبارت کا آسان اور عام فہم ہونا ہر جگہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ (کتب خانہ میں بڑی شرح موجود ہے)	مطبوعہ مصر
۱۱۹۰	الاعجاز والایجاز للثعالبی (عربی) اپنے موضوع پر جلیل القدر کتاب ہے۔	ابو منصور ثعالبی۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ ابو منصور عبدالملک بن محمد بن اسمعیل الثعالبی النیساپوری۔ ثعالبی اس شخص کو کہتے ہیں جو پوستینوں کی تجارت کرتا ہے۔ علامہ ثعالبی علم ادب کے اساتذہ میں سے ہے۔ نظم اور نثر دونوں پر کامل اقتدار رکھتا تھا۔ اپنے زمانے کا کثیر التصانیف علامہ ہے۔ اسکی سب سے اچھی اور جامع تصنیف یتیمۃ الدہر ہے جسمیں	مطبوعہ قسطنطنیہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اس نے شعراء عہد کے تراجم (تذکرے) لکھے ہیں اور اُن کے کلام کے نمونے دئے ہیں۔ فقہ اللغۃ بہی اسکی تصنیف ہے جو دقائق لغت پر مشتمل ہے۔ ۴۲۹ھ (۱۰۳۷ء) میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۱۱۹۱ تا ۱۱۹۴	یتیمۃ الدہر (عربی) شعراء عصر کا مفصل حال لکھا ہے اور اُنکے کلام کے نمونے دئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۹۰ خانۂ احوال مصنف)	ابو منصور ثعالبی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۹۰)	مطبوعہ بیروت
۱۱۹۵	کلیلہ و دمنہ (عربی) قصۂ حکیم بیدپا کو ابوجعفر منصور کے حکم سے جو خلفاء عباسیہ میں سے دوسرا خلیفہ تھا پہلوی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے (نیز ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف) ادبی حیثیت سے متوسط درجہ کے عربی خوان طلباء کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔	ابو الحسن عبد اللہ بن مُقَفّع۔ ایرانی نسل کا تھا جسکا نام اسلام سے پیشتر "روزبہ" تھا وہ بصرہ میں رہتا تھا اور مشہور نحوی خلیل بن احمد کا دوست تھا۔ ۱۴۲ھ (۷۵۹ء) میں خلیفہ منصور نے اسکو قتل کرایا۔ کلیلہ و دمنہ کی داستان کی اصل سنسکرت کی ایک کتاب "پنچاتنترا" ہے جسکو خسرو اوّل نوشیرواں کے عہد میں برزویہ حکیم ہندوستان سے لایا تھا۔ عبد اللہ بن مقفع نے ایک دوسری کتاب "خدائی نامہ" کا بھی عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ جسکا نام سیر ملوک العجم ہے۔ اور گو اِس وقت ناپید ہے لیکن ابن قتیبہ کے عیون الاخبار میں کثرت سے اسکے اقتباسات ہیں۔ مقدم الذکر کتاب (خدائی نامہ) شاہنامہ فردوسی کا مأخذ ہے۔	مطبوعہ بیروت۔ چھپائی نہایت نفیس
۱۱۹۶ و ۱۱۹۷	المُستطرف۔ دو جلد (عربی) پورا نام اسطرح ہے: "المستطرف فی کل فن مستظرف"۔ قصص و اشعار اور ضرب الامثال پر مشتمل ہے۔ ادب کی اچھی کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔	شہاب الدین محمد بن احمد الاَبْشِیہی قُبُوْم کے گاؤں میں پیدا ہوا جو ملک سوڈان میں واقع ہے۔ ۸۵۰ھ (۱۴۴۶ء) میں اسکا انتقال ہوا۔ صاحب اکتفاء القنوع نے ۸۵۰ھ اس کا سن وفات لکھا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۱۹۸ و ۱۱۹۹	مجمع الامثال للمیدانی۔ دو جلد (عربی) عربی ضرب الامثال کی جامع ترین کتاب ہے	ابو الفضل احمد المیدانی۔ اپنے وطن نیشاپور میں ۵۱۸ھ (۱۱۲۴ء) اسکا انتقال ہوا عربی کی	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	ہر ایک ضرب المثل کی مناسب تشریح کی ہے، اور اسکا محل استعمال لکھا ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب پر چھ ہزار سے زیادہ ضرب المثلیں اس میں لکھی ہیں۔ امثال المفضل الضبی سے اس نے مدد لی ہے۔ اور اسکی یہ کتاب زمانۂ جاہلیت اور اسلام کی تمام ضرب الامثال پر حاوی ہے۔	قدیم ضرب الامثال جمع کرنے کا فخر اس کو حاصل ہے۔ اسکی یہ کتاب (مجمع الامثال) نہایت مقبول ہوئی ہے۔ جس سے اسکی دوسری تصنیفات مثلاً السامی فی الاسامی (ایک ڈکشنری) اور الحاوی للشاوی (علم نحو) کی شہرت کم ہو گئی ہے۔ میدان بالفتح نیشاپور میں ایک محلہ کا نام ہے۔	
۱۲۰۰	اسرار البلاغۃ (عربی) اسکے مصنف کا نام ہی اسکے معرکۃ الآرا تصنیف ہونیکے لیئے کافی ضمانت ہے۔	شیخ عبد القاہر جُرجانی۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ شیخ عبد القاہر بن شیخ عبد الرحمن نحوی جرجانی شافعی۔ اکابر نحات سے ہے۔ صرف ابو الحسین محمد بن الحسین ابو علی فارسی کے بھانجے سے علم کی تحصیل کی۔ کسی دوسرے کے آگے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا۔ چنانچہ کبھی جرجان سے باہر قدم نہیں رکھا اور نہ کبھی سفر کیا۔ علم معانی و بیان میں اس کو امام سمجھا جاتا ہے۔ اس نے شرح ایضاح ابی علی فارسی بیس جلدوں میں لکھی ہے۔ اسرار البلاغۃ۔ دلائل الاعجاز۔ جمل مائۃ عامل۔ عمدہ (علم صرف) وغیرہ اسکی تصنیف ہیں۔ سنہ ۴۷۱ھ ۱۰۷۸ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ قسطنطنیہ
۱۲۰۱ و ۱۲۰۲	مقالات علم الادب۔ دو جلد (عربی) بیروت کے مسیحی کالج کے پروفیسر ادبیات نے کتب ادبیہ کا انتخاب کر کے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ ادب کی بہترین کتابوں میں اسکا شمار ہونا چاہیئے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بیروت۔ چھپائی نہایت نفیس۔
۱۲۰۳	شعراء الجاہلیۃ (عربی) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے زمانہ جاہلیت کی شاعرہ عورتوں کا کلام ہے۔	" " " "	مطبوعہ بیروت

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۰۴	**دیوان الکامل للمبرد** (عربی) جملہ فنون ادب (کلام منظوم و منثور۔ امثال سائرہ۔ مواعظ بلیغہ۔ رسائل) پر مشتمل ہے۔ غرائب الفاظ کی تشریح و توضیح اور معانی مغلقہ کی تفسیر کا التزام ہے۔ علم ادب کی بہترین تصنیف خیال کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم ادب)	**ابو العباس مبرد نحوی**۔ پورا نام اسطرح ہے ابو العباس محمد بن یزید الازدی البصری المعروف بالمبرد النحوی۔ علم نحو اور لغت میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ ابو عثمان مازنی۔ ابو حاتم سجستانی۔ اور دوسرے علماء ادب سے تحصیل کی۔ نفطویہ جو ایک مشہور نحوی ہے اسکا شاگرد ہے۔ ثعلب نحوی جو ائمہ نحو میں سے ہے اسکا معاصر تھا۔ عالمان عربیت اور ماہران ادب کے طبقہ متقدمین کی تاریخ کا گویا ان دونو اصحاب سے خاتمہ ہوگیا۔ ثعلب اور مبرد دونوں میں رقابت تھی اور اکثر ان کے درمیان رقابت تھی اور اکثر ان کے درمیان مناظرات ہوا کرتے تھے۔ اگرچہ علمی تبحر دونو کا تقریباً برابر تھا لیکن مبرد کی قوت بیانیہ ہمیشہ اسکا پلہ راجح رکھتی تھی۔ اور اسلئے ثعلب اسکے ساتھ یکجا ہونے سے کتراتا تھا۔ کتاب الکامل۔ روضہ اور مقتضب اسکی تصنیف ہے۔ اگرچہ بصرہ اسکا مولد تھا لیکن اپنی عمر کا اکثر حصہ بغداد میں بسر کیا۔ اور وہیں ۲۸۶ھ ۸۹۹ء اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۲۰۵	**جلستان** (عربی) گلستان سعدی کا عربی ترجمہ ہے۔ نثر کا ترجمہ نثر میں اور نظم کا نظم میں کیا ہے۔ اکثر عبارت مقفّٰی اور مسجّع ہے۔	" " "	مطبوعہ "
۱۲۰۶ لغایت ۱۲۱۱	**مجانی الادب** (عربی) چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ پورا نام اسطرح ہے۔ مجانی الادب فی حدائق العرب بیروت کے مشنریوں کی تالیف ہے۔ تین سو سے زیادہ ادبی تصنیفات کا انتخاب ہے۔ جلیل القدر کتاب ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بمبئی

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۱۲	اساس البلاغۃ (عربی) استعارات کی جامع ڈکشنری ہے۔ ہر ایک استعارہ کا ایک فصیح و بلیغ جملے کے ذریعہ صحیح استعمال ظاہر کیا گیا ہے۔ عربی کی انشا پردازی کے لئے نہایت مفید ہے۔	علامہ جاراللہ زمخشری (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۵۲)	مطبوعہ مصر
۱۲۱۳ نغایت ۱۲۱۹	کتاب الحیوان للجاحظ (عربی) سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ علامہ جاحظ کی نہایت عمدہ اور مفید ترین تصنیف ہے۔ لیکن جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہے علمی اصول کے موافق حیوانات کی تاریخ طبعی (نیچرل ہسٹری) نہیں ہے۔ بلکہ مختلف حیوانات کے متعلق عام معلومات کا مجموعہ ہے۔	ابو عثمان جاحظ بصری۔ ادبیات کا نہایت نامور عالم متبحر اور کثیر التصانیف علامہ ہے۔ نظام معتزلی کا شاگرد ہے لیکن اسکا مسلک تحقیق جداگانہ ہے۔ وہ ایک غیر معمولی ذکاوت کا آدمی تھا۔ لیکن اسکی ظاہری صورت کچھ اچھی نہ تھی۔ اسکی آنکھوں کے ڈھیلے باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے اور اسی لئے اسکو جاحظ کہتے ہیں خلیفہ متوکل نے اسکی لیاقت اور تبحر علمی کا حال سنکر اپنے لڑکوں کو تعلیم دلانے کی غرض سے اسکو بغداد بلا بھیجا لیکن اسکی بدصورتی دیکھکر اسکا خیال تبدیل ہو گیا اور دس ہزار روپیہ دے کر اسکو رخصت کیا۔ اسکی تصانیف میں بمقابلہ تعلیمی اغراض کے تفریح طبع کا پہلو نسبتاً غالب ہے۔ ادبیات میں اسکا قول نہایت مستند مانا جاتا ہے۔ کتاب البیان والتبیین اس موضوع پر اسکی ایک معرکۃ الآرا تصنیف ہے (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم ادب) کتاب السلاطین اور کتاب البخلاء اسکی تصانیف میں سے دلچسپ کتابیں ہیں۔ سنہ ۲۵۵ھ (۸۶۹ء) میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۲۲۰ نغایت ۱۲۲۳	نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب (عربی) چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اندلس کی نہایت اچھی [illegible]	علامہ مقری تلمسانی۔ شیخ احمد بن محمد بن احمد المقری التلمسانی المالکی نزیل قاہرہ۔ بیروت طبع [illegible] اور بڑے پایہ کا [illegible] تھا۔	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام وکیفیت خصوصیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	بلاد سپین کے اسلامی عہد کی لٹریری ہسٹری (تاریخ ادبی) کا قابل اعتماد ماخذ ہی قابل قدر تصنیف ہے۔ ادبی حیثیت سے نہایت معرکۃ الآرا کتاب ہے اور علم ادب کی جان ہے۔ پہلی تین جلدوں کے حاشیہ پر مسعودی کی مروج الذہب (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۲ (ب)) اور چوتھی جلد کے حاشیہ پر علامہ سخاوی کی ایک کتاب طبع ہوئی ہے جسکا نام ہے "تحفۃ الاحباب فی الخطط والمزارات والتراجم والبقاع المبارکات"۔ (علامہ سخاوی کا حال پڑھنا ہو تو ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۹۷ (الف))	علم تفسیر وحدیث اور فنون عربیت (ادبیات) اور محاضرات میں اسکو جو کمال حاصل تھا وہ معجزہ سے کم نہیں تھا۔ اسکی پیدائش تلمسان میں ہوئی۔ اپنے چچا سعید بن احمد مقری سے تحصیل علوم کی صحیح بخاری کو بنظر مزید احتیاط سات مرتبہ پڑھا۔ اپنے چچا کی زندگی میں وہ فتوے دینے لگا لیکن بہت جلد اس منصب کو خیرباد کہا۔ اور ۱۰۲۷ھ میں حج بیت اللہ کیا۔ جسکے بعد اس نے قاہرہ میں مستقل سکونت اختیار کی اور حدیث کے درس میں مشغول ہا ۱۰۳۹ھ میں دمشق آیا اور بخاری کا درس دینا شروع کیا۔ ختم کے دن ہزاروں خواص و عوام کا اجتماع تھا جنکے سامنے امام بخاری کے حالات زندگی بیان کئے اور عقائد اور حدیث کے موضوع پر ایسی خوبی سے بحث کی کہ سامعین انگشت بدنداں رہگئے۔ دمشق میں اسکو جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ کسی دوسرے نووارد کو نصیب نہیں ہوئی۔ ۱۰۴۱ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۱۲۲ (ب)	مروج الذہب (عربی) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔	ابو الحسن علی المسعودی (جسکو اہل یورپ مشرق کا ہیروڈوٹس کہتے ہیں) عربی لٹریچر (ادبیات) میں ایک نیا شعبہ "قصص تاریخیہ" پیدا کرنے کا فخر مسعودی کو حاصل ہوا ہے۔ وہ عرب کے ایک معزز خاندان کا چشم وچراغ تھا جسکا جد اعلیٰ مسعود ثقفی تھا۔ وہ بغداد میں پیدا ہوا اور ضروری تعلیم سے فراغت حاصل کرکے ایک محقق سیاح کی حیثیت اختیار کی۔ پہلے ایران کا سفر کیا ۳۰۳ھ میں وہ اصطخر میں تھا جو ایران کا قدیم پایۂ تخت ہے	مطبوعہ مصر۔ برحاشیہ نفح الطیب

عدد سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اسکے بعد ہندوستان کا رخ کیا۔ ملتان اور منصورہ سے گذرتا ہوا دکن پہونچا۔ اور وہاں سے جزیرہ سیلون میں جا نکلا۔ یہاں سے وہ جہاز میں سوار ہوا اور بحر چین اور بحر احمر کی سیر کرتا ہوا سیدھا مڈغاسکر میں پہونچا اور عمان کے راستے عرب میں آیا۔ بحیرۂ کیسپین۔ شام اور فلسطین ایسے مقامات نہیں تھے جو اسکی متجسس نگاہوں سے بچ جاتے۔ سنہ ۳۳۲ھ میں ہم اسکو بمقام طبریہ اور سنہ ۳۳۳ھ میں بمقام انطاکیہ پاتے ہیں۔ دو سال بعد وہ دمشق میں تھا۔ اپنی عمر کا اکثر حصہ کچھ تو مصر میں اور کچھ شام میں گذارا۔ سنہ ۳۴۵ھ میں وہ فسطاط (پرانے قاہرہ کا نام ہے) میں تھا اور سنہ ۳۴۶ھ میں وہیں اسکا انتقال ہوا۔ اس نے ہر ایک قسم کی معلومات حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس نے اہل ایران۔ ہندوؤں۔ رومیوں۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ بت پرستوں غرض ہر ایک قوم کے حالات جمع کئے اور ان کے رسوم و عادات سے واقفیت حاصل کی۔ اس نے اپنی معلومات کو ایک کتاب کی شکل میں "اخبار الزمان" کے نام سے مدون کیا جسکی تیس ضخیم جلدیں تھیں۔ اور جسکی صرف ایک جلد اسوقت ویانا کے کتب خانے میں موجود ہے۔ مروج الذہب اسی بڑی کتاب کا خلاصہ اور انتخاب ہے جس میں زمانۂ خلافت عباسیہ کے بے شمار چھوٹے موٹے واقعات کہانیوں کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں۔ اور جس سے اس عہد کے طرز معاشرت اور تمدن و تہذیب پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ نہایت اہم اور جلیل القدر کتاب ہے۔	

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۲۴	نوادر قلیوبی (عربی) دلچسپ حکایات کا مجموعہ ہے۔	احمد بن سلامہ مصری قلیوبی۔ سنہ ۱۰۶۹ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر
۱۲۲۵	فاکہتہ الخلفاء۔ ادب و سیاست۔ (عربی) فارسی مرزبان نامہ کے طرز پہ کہانیوں اور مقفے عبارتوں کے پیرایہ میں ایک سیاسی تصنیف ہے جو ادبی دنیا میں نہایت مشہور ہے۔	ابو العباس احمد بن عربشاہ۔ اصل نام احمد بن محمد دمشقی ہے۔ سنہ ۸۰۳ھ میں جب تیمور لنگ کی افواج نے دمشق پر قبضہ کیا تو ابن عربشاہ اپنے بھائیوں اور ماں کے ساتھ قیدی ہو کر سمرقند میں لایا گیا۔ اس دور افتادہ سرزمین میں اس نے علوم متداولہ کی تحصیل کو کمال تک پہونچایا۔ چینی ترکستان، خوارزم اور دشت قپچاق کا سفر کیا اور چند سال استراخان میں بسر کئے۔ اسکے بعد اس نے ایڈریانوپل کا رخ کیا۔ جہاں سلطان بایزید کا بیٹا سلطان محمد اول حکمران تھا۔ اس نے ابن عربشاہ کی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اسکو اپنی ملازمت میں لیلیا اپنا پرائیویٹ سکرٹری مقرر کیا اور عربی فارسی کی علمی تصنیفات کو ترکی میں ترجمہ کرنے کی خدمت پر مامور کیا۔ سلطان محمد کے انتقال پر اس کو اپنے وطن مالوف جانے کا شوق پیدا ہوا۔ اور وہ دمشق چلا گیا۔ وہاں پر وہ اپنے وقت عزیز کو تصنیف و تالیف میں صرف کرتا رہا۔ سنہ ۸۳۲ھ میں اس نے حج کیا اور قاہرہ میں ایک فلاسفر کی طرح غور و تامل کی زندگی بسر کرنی شروع کی۔ سنہ ۸۵۴ھ میں اسکا انتقال ہوا۔ عجائب المقدور جو امیر تیمور کی فتوحات کی تاریخ ہے اور مشکل الفاظ مسجع عبارت پر مشتمل ہے اسی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ مصر
۱۲۲۶	نفحات الازہار۔ (عربی)	عبد الغنی النابلسی حنفی نقشبندی۔ وہ ایک صوفی مشرب عالم۔ فلاسفر اور ادیب تھا اس نے ایک ضخیم دیوان لکھا ہے۔ جسکا صرف	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		پہلا حصہ مصر میں چھپا ہے۔ علم الملاحۃ فی علم الفلاحۃ اور نفحات الازہار اس کی تصنیف ہے ۱۳۳۲ھ میں اسکا انتقال ہوا	
۱۲۲۷	الفلسفۃ اللغویہ (عربی) لغتِ عربی کی فلاسفی پر محققانہ بحث کی ہے۔ قابل قدر تصنیف ہے۔	جرجی زیدان ایڈیٹر رسالہ الہلال مصر۔ حال ہی میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ مصر کا ایک فاضل اجل۔ کثیر التصانیف مسیحی علامہ ہے۔ تاریخ مصر۔ جغرافیہ مصر۔ تاریخ عالم۔ الفلسفۃ اللغویہ۔ تاریخ اللغۃ العربیہ۔ تاریخ الماسونیہ (فری میسنوں کی صحیح اور مفصل تاریخ) اور کئی ایک تاریخی ناول عربی زبان میں اسکی تصنیف ہے۔ اس نے تاریخ التمدن الاسلامی کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو علامہ موصوف کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ اسلامی نقطۂ خیال سے چند ایک باتیں اسکی قابل اعتراض ہیں۔ جن کا مولانا شبلی نعمانی نے انتقاد لکھا ہے۔ تاریخ تمدن اسلامی کا اردو ترجمہ کتب خانہ ہذا میں موجود ہے۔	مطبوعہ مصر
۱۲۲۸ ۱۲۲۹	مقامات بدیع الزمان ہمدانی } عربی رسائل بدیع الزمان ہمدانی } بدیع الزمان کے رسائل اور مقامات علم ادب میں نہایت مشہور ہیں۔ علامہ حریری نے اپنے مقامات اسی کے مثال اور نمونہ پر لکھے ہیں۔ اور دیباچۂ مقامات میں ہمدانی کی فضیلت کا اعتراف کیا ہے۔ ان دونوں کتابوں کو بیروت کے مسیحیوں نے ضروری نوٹوں کے ساتھ نہایت نفیس طور پر چھاپا ہے۔ "مقامات" کی تشریح کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۱۱۱۵)	ابو الفضل احمد بن الحسین الہمذانی المعروف بدیع الزمان۔ بدیع الزمان جیسے کہ اسکے لقب سے ظاہر ہوتا ہے اعجوبۂ روزگار تھا۔ اس نے عالم شباب ہی میں اپنے وطن مالوف ہمدان کو خیرباد کہا۔ کچھ عرصہ کے لئے نیشاپور میں قیام کیا اور گھومتا گھامتا غزنی میں پہونچا اور ۳۹۸ھ چالیس سال کی عمر میں بمقام ہرات اسکا انتقال ہو گیا۔ اسکا حافظہ خارق عادت کے درجہ تک پہونچا ہوا تھا۔ چنانچہ کسی کتاب کے چار پانچ صفحے ایک مرتبہ پڑھ لینے سے اس کو یاد ہو جایا کرتے تھے۔ کسی قصیدہ کو ایک دفعہ	مطبوعہ بیروت

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		سن لیتا تو پھر عمر بھر اسکو نہیں بھولتا تھا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ جب وزیر ابن عباد کے پاس گیا تو اسکے امیر حاجب (لارڈ چیمبرلین) نے اس سے کہا کہ جس کو شعراء جاہلیت کے بیس ہزار اشعار یاد نہ ہوں اسکو باریاب ہونے کی توقع نہیں رکھنا چاہیئے۔ بدیع الزمان نے کہا بیس ہزار اشعار مرد شاعروں کے یا عورتوں کے؟ وہ ہر ایک مضمون پر فی البدیہہ اشعار کہہ سکتا تھا۔ اور ہر ایک قسم کی دی ہوئی نثر عبارت کو فوراً نظم کا لباس پہنا دیتا تھا۔ اس نے اپنے مشہور مقامات اس وقت میں لکھے ہیں جبکہ وہ نیشاپور میں تھا۔ ان کی عبارت نہایت رنگین اور الفاظ غریبہ نہایت افراط سے استعمال کیے گئے ہیں۔ انہی مقامات نے اسکا نام تمام ادبی دنیا میں مشہور کر دیا ہے۔	
۱۲۳۰ و ۱۲۳۱	مجموعہ امثال المفضّل الضبی (عربی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں:۔ (۱) امثال المفضّل الضبی جو علامہ میدانی کی مجمع الامثال کا ماخذ ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۹۸)۔ (۲) سترہ رسالوں کا ایک مجموعہ ہے۔ جو ادبیات سے تعلق رکھتے ہیں۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بیروت
۱۲۳۲	مجموعہ الحماسۃ الشنقیطیہ (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) الحماسۃ الشنقیطیہ۔ (۲) المفضّل۔ دونوں کتابیں ادبی حیثیت سے جلیل القدر تصنیف ہیں۔	.. .. ..	مطبوعہ بیروت
۱۲۳۳	مسامرۃ الضیف فی مفاخرۃ الشتاء والصیف (عربی) نہایت دلچسپ ادبی مکالمہ ہے۔	.. .. ..	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۳۴	الاضداد لابی بکر بن الانباری (عربی) اُن الفاظ کی فرہنگ ہے جو ایک سے زیادہ معنوں پر دلالت کرتے ہیں۔	علامہ ابوبکر بن الانباری - ۳۲۸ھ / ۹۴۰ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ نوٹ۔ یہ وہ علامہ انباری نہیں ہے جسکا ۵۷۷ھ میں انتقال ہوا ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۴۷)	مطبوعہ بیروت
۱۲۳۵	مجموعۃ البلغۃ فی اصول اللغۃ (عربی) اس مجموعہ میں مفصلہ ذیل کتابیں ہیں:- (۱) البلغۃ فی اصول اللغۃ (فقہ اللغۃ کے نفیس مضمون پر مشتمل ہے۔) (۲) المقصور والممدود (یہ بھی فنون ادبیہ کا ایک اہم جزو ہے)۔ (۳) تحبیر الموشین۔ ہر سہ مطبوعہ بیروت در یک جلد۔		〃
۱۲۳۶	انباء نجباء الابناء (عربی)	" " "	〃
۱۲۳۷	آداب الفتیٰ (عربی) چھوٹا سا اچھا قابل دید رسالہ ہے۔	" " "	〃
۱۲۳۸	دیوان ابو الفتح البستی (عربی) ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف۔	ابو الفتح علی بن محمد الکاتب البستی ایک مشہور شاعر ہے۔ اسکے اشعار میں اکثر صنعت تجنیس پائی جاتی ہے اسکا کلام منثور بھی اکثر مسجع اور ما قلّ ودلّ کا مصداق ہوتا ہے اسکے اقوال عربی زبان کی بہترین ضرب الامثال شمار کیئے جانے کے قابل ہیں۔ "من اصلح فاسدہٗ ارغم حاسدہٗ - من اطاع غضبہٗ اضاع ادبہٗ - من سعادت جدّک وقوفک عند حدّک - المنیۃ تضحک من الامنیۃ - حد العفاف الرضا بالکفاف"۔ وغیرہ اس کی نثر عبارتوں کا نمونہ ہے - سنہ ۴۰۰ھ / ۱۰۰۹ء میں بمقام بخارا اسکا انتقال ہوا۔ سلطان محمود غزنوی کے عہد میں تھا۔ اور بقول مصنف اورنیٹل بائیوگرافیکل ڈکشنری تصوف کے رنگ میں ڈوبی ہوئی غزلیں	مطبوعہ مصر تقطیع خورد

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		لکھا کرتا تھا۔ زمانۂ قدیم میں بست صوبۂ سجستان کا ایک آباد شہر تھا۔ جو زمن وسطی میں علوم وفنون کا مرکز رہا ہے۔ لیکن اس وقت افغانستان اور ایران کے درمیان میں کھنڈرات کا ڈھیر ہے۔	
۱۲۳۹	تسلیۃ الافکار (عربی) ادبیات کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔	" " "	مطبوعہ مصر
۱۲۴۰	دیوان الشعراء الستۃ الجاہلیین (عربی) چھ مشہور شعراء جاہلیت کے دیوانوں کا مجموعہ ہے۔ (۱) نابغہ ذُبیانی جسکا اصلی نام زیاد بن معاویہ ہے (۲) عنترہ بن شداد۔ سبعہ معلقہ میں اس کا قصیدہ مشہور ہے۔ (۳) طرفہ بن عبد۔ سبعہ معلقہ میں قصیدہ والیہ اسکا طبعزاد ہے۔ (۴) زہیر بن ابی سلمےٰ جس کو حضرت عمر بن الخطاب اپنے طبقہ کے تمام شعراء پر ترجیح دیتے تھے۔ اسکے شعر کی خصوصیت یہ ہے کہ وحشی الفاظ سے احتراز کرتا ہے جھوٹ نہیں کہتا ہے اور بہت سے معانی کو تھوڑے الفاظ میں سمیٹ لیتا ہے۔ (۵) علقمۃ الفحل۔ (۶) امرؤ القیس الکندی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۶۵)	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ	مطبوعہ یورپ (نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ چھاپا گیا ہے)
۱۲۴۱ و ۱۲۴۲	شعراء النصرانیۃ۔ دو جلد ضخیم (عربی) عیسائی شاعروں کے کلام کا مجموعہ اور اُن کے تراجم۔ زمانۂ جاہلیت کا کلام بھی اس میں شامل ہے۔	لویس شیخو لیسوعی۔ (مسیحی کالج بیروت)	مطبوعہ بیروت چھپائی نفیس
۱۲۴۳	دیوان کشاجم (عربی) چھوٹا سا دیوان ہے۔	" " "	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۴۴	الدرر السنیہ فی الالفاظ العامیہ (عربی) چھوٹا سا رسالہ ہے مضمون نام سے ظاہر ہے		مطبوعہ مصر
۱۲۴۵	مجمع البحرین للشیخ ناصیف الیازجی (عربی) مقامات حریری کے طرز پر لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔	شیخ ناصیف بن عبد اللہ الیازجی ۔ یہ ایک عرصۂ دراز تک بیروت کے امریکین مشن کالج کا پروفیسر ادبیات رہا۔ قطب الصناعۃ (علم منطق) فصل الخطاب (صرف و نحو عربی) العرف الطیب (شرح دیوان متنبی) عقد الجمان (علم عروض) اسکی تصنیف ہیں۔ شعر گوئی میں بھی اچھا ملکہ رکھتا تھا۔ لیکن اسکے دیوان کا صرف انتخاب طبع ہوا ہے۔ سنہ ۱۲۸۷ھ ۱۸۷۱ء میں اسکا انتقال ہوا ہے	مطبوعہ بیروت
۱۲۴۶	نزہتہ الالبا فی طبقات الادبا (عربی) علم لغت اور نحو کے مشاہیر کا حال لکھا ہے ایک سو اکاسی (۱۸۱) علماء ادب کے تراجم پر مشتمل ہے۔	ابو البرکات عبد الرحمٰن بن محمد کمال الدین الانباری ۔ بغداد کے مشہور دار العلوم مدرسۂ نظامیہ میں تحصیل علوم کی۔ فارغ التحصیل ہو کر مدرسۂ مذکورہ میں نحو کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔ کچھ مدت کے بعد اس نے تمام تعلقات چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کی۔ اور عبادت الٰہی میں مشغول رہا۔ یہانتک کہ سنہ ۵۷۷ھ ۱۱۸۱ء میں اسکا انتقال ہو گیا۔	مطبوعہ مصر
۱۲۴۷	دیوان الخنساء (عربی)	الخنساء جسکا اصلی نام تماضر تھا قبیلۂ مزینہ کے زمانۂ جاہلیت کے مشہور شاعر زہیر بن ابی سلمیٰ کی بہن اور کعب بن زہیر مصنف قصیدۂ بانت سعاد کی پھوپھی ہے۔ اس کے مرثئے فصاحت و بلاغت اور شستگی زبان میں اول درجہ شمار کئے جاتے ہیں۔ ابن السکیت اور دوسرے فضلاء نے اسکے دیوان کی شرحیں لکھی ہیں۔ اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام قبول کیا۔ سنہ ۲۴ھ ۶۴۴ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۲۴۸	مجموعۃ المعانی (عربی) نہایت نفیس کتاب ہے۔ ادبیات کے ساتھ دلچسپی	(صاحب اکتفا ر القنوع کو باوجود تجسس کے اسکا مصنف معلوم نہیں ہو سکا۔)	مطبوعہ بیروت

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	رکھنے والوں کو ضرور پڑھنی چاہئے۔		
۱۲۴۹	**مجموعۂ دیوان شماخ و دیوان سلامہ۔** (عربی)۔ تفصیل مجموعہ:۔ (۱) الیس فی کلام العرب۔ (غیر فصیح محاورات ذکر کئے ہیں) (۲) دیوان شماخ۔ (۳) دیوان سلامہ۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بیروت
۱۲۵۰	**مجموعۂ بلاغات النساء** (عربی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) بلاغات النساء (۲) کتاب المُعمّرین۔ ہر دو مطبوعہ در یک جلد	" " "	"
۱۲۵۱ الف	**الصاحبی**۔ فقہ اللغۃ (عربی) چونکہ مصنف علام نے یہ کتاب الصاحب اسمٰعیل بن عباد کے لئے تصنیف کی تھی اسلئے اسکا نام الصاحبی پڑگیا۔	**علامہ ابن الفارس**۔ پورا نام اسطرح ہے، ابوالحسین احمد بن فارس بن ذکریا رازی لغوی اپنے زمانے کا نہایت ناموروعالم متبحر ہے ادبیات اور خصوصًا لغت کا امام مانا گیا ہے۔ مقامات حریری میں ایک سو لغت کے مسائل ہیں جو چیستان کے طور پر پوچھے جاتے ہیں۔ ان مسائل کی ابتدا ابن الفارس سے ہوئی ہے وہ ہمدان میں قیام رکھتا تھا۔ اور بدیع الزمان صاحب مقامات کو اس سے شاگردی کی نسبت ہے ۳۸۵ھ ۹۹۵ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	"
۱۲۵۱ ب	**کشکول آملی** (عربی) ایک قسم کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ مختلف علوم کے نوادر اور دلچسپ باتیں جمع کی ہیں۔	**شیخ بہاؤالدین بن حسین العاملی** بعلبک میں پیدا ہوا۔ مختلف ممالک کا سفر کیا۔ اور جب تمام علوم متداولہ میں مہارت حاصل کی۔ اور اصفہان میں جاکر مقیم ہوا تو اسکے فضائل اور کمالات کا شہرہ رفتہ رفتہ شاہ عباس اول تک پہونچا جو خاندان صفویہ کا پانچواں بادشاہ ہے جس نے شیخ موصوف کو رئیس العلماء کے جلیل القدر خطاب سے سرافراز کرکے اپنا مقرب بنایا چندے وہاں رہکر مصر کا رُخ کیا۔ اور وہاں سے سیدھا بیت المقدس میں پہونچا۔ جہاں ایک مدت دراز تک مجاورت کی اور اصفہان میں واپس آکر	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		۱۰۳۱ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ خلاصۃ الحساب۔ تفسیر عروۃ الوثقی (تفسیر سورۃ فاتحہ) زبدہ (اصول فقہ) مخلاۃ۔ کشکول تشریح الافلاک وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ (نیز دیکھو عدد مسلسل ۱۰۵۶)	

علم نحو

جس کو علم اعراب بھی کہتے ہیں اور جس میں اُن قواعد کا بیان ہوتا ہے جسکے ذریعہ کسی کلمہ کی آخری حرکت اور ترتیب کلمات کا حال معلوم ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اس علم کے ابتدائی اصول ابوالاسود دُئلی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے اشارے سے وضع کیے جسکے بعد ان میں بتدریج ترقی ہوتی رہی۔ یہانتک کہ ہارون الرشید کے زمانے میں خلیل بن احمد فراہیدی نے اسکی تہذیب و تنقیح کر کے اس میں فن کی حیثیت پیدا کی۔ سیبویہ اس کا شاگرد خاص تھا جس نے خلیل کے وضع کردہ اصول اور قوانین کو دلائل اور شواہد سے تقویت دی اور اُنکی توضیح کی۔ اور اپنی مشہور معرکۃ الآرا کتاب لکھی۔ جو تمام مابعد کی تصنیفات کا مأخذ ہے۔ اس کے بعد ابو علی فارسی اور ابوالقاسم زجاج وغیرہ ائمہ فن نے متعلمین کی سہولت کے لئے مختصر کتابیں لکھیں۔ اس فن میں بڑے بڑے متبحر عالم پیدا ہوئے اور کثرت سے اس میں تالیفات کی گئیں۔ جو کتابیں مبتدی طلبا کے لئے لکھی گئیں اُن میں سے مقدمہ ابن حاجب المعروف کافیہ اور الفیہ ابن مالک بہت زیادہ مشہور اور مقبول ہوئیں۔

علم لُغت

جس کا مفہوم حال کی زبان میں کسی زبان کی ڈکشنری مرتب کرنا ہے۔ سب سے پہلی کتاب جو عربی ڈکشنری کی صورت میں ترتیب دی گئی خلیل بن احمد فراہیدی کی کتاب العین تھی جسکی تکمیل کے لئے اسکی عمر نے وفا نہ کی۔ کچھ مدت کے بعد جوہری نے کتاب صحاح لکھنے کی ہمت باندھی۔ جسکے ارادوں میں خدا نے برکت دی۔ صحاح جوہری عربی زبان میں سب سے پہلی لغت کی کامل تالیف ہے۔ اسکا فارسی ایڈیشن صُراح کے نام سے عام متداول ہے۔ اسکے بعد عربی زبان کی ڈکشنریاں کثرت سے لکھی گئیں۔ چنانچہ جب مجد الدین فیروزآبادی مصنف قاموس اپنی معرکۃ الآرا لغت کی کتاب ترتیب دینے لگا تو اسکے پاس عربی زبان کی دو ہزار ڈکشنریاں موجود تھیں۔ لیکن باینہمہ اسکو ادبی تنزل کی شکایت تھی۔ آج جتنی لغت کی کتابیں متداول عام ہیں سب سے اچھی ڈکشنری جو صحت اور جامعیت میں اس فن کی تمام تصنیفات میں اول درجہ رکھتی ہے وہ قاموس ہے۔ اس میں ایک خوبی اور بھی ہے کہ ایجاز اور اطناب دونو عیوب سے مبرّا ہے۔

نوٹ۔ چونکہ صرف۔ نحو اور لغت تینوں فنون زباندانی کے ضروری اجزا ہیں۔ اور انکا سلسلہ آپسمیں سخت اتصال رکھتا ہے۔ لہذا ان تینوں کے لئے ایک ہی عنوان قائم کیا گیا ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۵۲	نور محمد مدقق شرح صرف میر معہ جامع تعلیلات (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۱۲۵۳	شرح لباب علم نحو (عربی)۔ بقول صاحب کشف الظنون اس کا متن "لباب" مسائل فن کی جامع کتاب ہے۔ اور وہ علامہ تاج الدین محمد بن محمد بن احمد بن السیف کی تصنیف ہے جو فاضل اسفرائنی کے لقب سے مشہور ہے شرح کا نام عُباب ہے۔ اور اس کا مصنف سید جمال الدین عبداللہ بن محمد الحسینی ہے اس نے ۷۳۵ھ میں اس شرح کی تالیف سے فراغت حاصل کی۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط جلد ضخیم۔
۱۲۵۴	قاموس (عربی) لغت عربی کی نہایت جامع اور مستند ڈکشنری ہے (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم لغت)	علامہ مجد الدین فیروز آبادی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۷۱)	قلمی بخط مختلف۔ بہیئت مجموعی خوشخط۔ سنہ ۱۱۲۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۲۵۵	ایضاً قاموس (عربی)	" " "	قلمی باریک قلم مشکل خوشخط بدرجۂ اوسط۔ نسخۂ عتیقہ۔ نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۲۵۶	ایضاً قاموس (عربی)	" " "	مطبوعہ
۱۲۵۷	عبدالرحمٰن حاشیہ شرح ملا جامی (عربی)	" " "	قلمی خوشخط
۱۲۵۸	شافیۂ ابن حاجب (عربی) نہایت مشہور اور متداول متن ہے۔ مسائل فن کی جامع کتاب ہے۔ اس کی ایک مشہور شرح فاضل احمد بن الحسن فخر الدین جاربردی کی ہے جس کا ۷۴۶ھ میں انتقال ہوا ہے شیخ رضی الدین محمد بن حسن استرآبادی نے اس کی نہایت بسوط اور محققانہ شرح لکھی ہے جو رضی کے نام سے مشہور ہے۔	ابو عمرو عثمان بن عمر المعروف ابن حاجب اس کا والد امیر عز الدین کا حاجب (لارڈ چیمبرلین) تھا۔ اس نے بحالت صغر سنی قاہرہ میں قرآن شریف حفظ کیا اور مذہب مالکی کے موافق علم فقہ حاصل کیا۔ علوم عربیہ میں اس نے بالخصوص مہارت حاصل کی۔ اگرچہ وہ جملہ علوم متعارفہ پر کامل عبور رکھتا تھا لیکن عربیت کی طرف زیادہ مائل تھا۔ وہ نہایت ذہین اور حاضر جواب تھا۔ جامع دمشق کے زاویۂ مالکیہ میں درس دیا کرتا تھا	قلمی تقطیع خورد۔ خوشخط بدرجۂ اوسط۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مختصر الاصول (اصول فقہ) شافیہ اور کافیہ اس کی مشہور تصنیف ہے۔ ۶۴۶ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۶۳)	
۱۲۵۹ الف	ایضاً شافیہ ابن حاجب (عربی)		مطبوعہ۔ خوشخط محشّے
۱۲۵۹ ب	نظم نیک علم تصریف (یعنی رسالۂ دیگر منظوم) فارسی نظم۔ "نظم نیک" حروف ابجد کے حساب سے اس کا سن تالیف ہے۔ (سنہ ۱۰۷۰ھ)	مولانا عصمت اللہ سہارنپوری۔ مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی کے شاگرد رشید ہیں۔	قلمی بخط نسخ خوشخط
۱۲۶۰	کفایہ شرح شافیہ (عربی)	محمد طاہر۔ دسویں صدی ہجری کے علماء سے ہے۔ اس نے یہ شرح ۹۶۰ھ میں تالیف کی۔	قلمی خوشخط۔ جلی قلم جلد ضخیم
۱۲۶۱	شرح مقدمہ ابن حاجب (علم التصریف) عربی۔		قلمی خوشخط باریک قلم اورنگزیب عالمگیر کے کتب خانۂ شاہی کی اس پر مہر ثبت ہے ۹۱۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۲۶۲	متن آجرومیہ (علم نحو) عربی۔ مختصر رسالہ ہے دیار حجاز کی درسگاہوں میں ابتدائی نصاب تعلیم مقرر ہے۔ نہایت مروج ہے۔	صنہاجی بن آجروم۔ ۷۲۳ھ / ۱۳۲۳ء اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ
۱۲۶۳	کافیۂ ابن حاجب (عربی) نہایت مشہور اور متداول متن ہے۔	ابن حاجب المالکی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵) اس کی تصنیفات نہایت مقبول ہوئی ہیں۔ اس نے بہت سے مسائل میں نحویوں سے اختلاف کیا ہے اور ان کے مسلمات پر ایسے اشکال وارد کئے ہیں جن سے مخلصی حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔	مطبوعہ خوشخط محشّے۔ جلی قلم۔
۱۲۶۴	رضی شرح شافیہ (عربی) نہایت بسوط اور محققانہ شرح ہے۔ علم تصریف کے دقائق حل کرنے میں موشگافی کا حق ادا کیا ہے۔	شیخ رضی الدین محمد بن حسن استرآبادی ۶۸۶ھ / ۱۲۸۷ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ قدیم۔ خوشخط بخط نستعلیق۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۶۵	رضی شرح کافیہ (عربی) مقدمہ ابن حاجب کی سب سے بڑی شرح ہے۔ بقول علامہ سیوطی کافیہ کی شرح میں بلکہ تمام کتب نحویہ میں ایسی جامع اور محققانہ کتاب نہیں تصنیف کی گئی۔ ہسٹری آف عربک لٹریچر کا مؤلف لکھتا ہے کہ علامہ رضی کی شرح ادبیات قدیمہ کے متعلق ایسے قیمتی معلومات کا ذخیرہ بہم پہونچاتی ہے جنکے اخذ اسوقت بالکلیہ مفقود ہیں۔	ایضاً شیخ رضی الدین۔ اسکا علمی تبحر اور ادبی فضل و کمال اور پایۂ تدقیق و تحقیق اسکی تصنیفات کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط قدیم خط نستعلیق خوشخط۔ سیاہی غیر مطموس۔ ۱۰۰۰ ھ میں سمرقند میں یہ نسخہ لکھا گیا
۱۲۶۶	ایضاً رضی شرح کافیہ (عربی)		مطبوعہ خوشخط
۱۲۶۷	شرح ملا جامی (عربی) اس کا اصلی نام الفوائد الضیائیہ ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون کافیہ کی جملہ شروح کا نہایت خوبی اور جامعیت کے ساتھ ملخص بیان کیا ہے اور کئی ایک مفید باتیں اپنی تحقیق سے اضافہ کی ہیں۔	مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)	قلمی خوشخط
۱۲۶۸	ایضاً شرح ملا جامی۔ (عربی)	" " "	مطبوعہ باریک قلم
۱۲۶۹	ایضاً شرح ملا جامی (عربی)	" " "	مطبوعہ مصطفائی کانپور۔ خوشخط۔ جلی قلم و محشی
۱۲۷۰ الف	ایضاً شرح ملا جامی (عربی)	" " "	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد
۱۲۷۰ ب	میر متوسط در علم نحو۔ (عربی)	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۰)	قلمی
۱۲۷۱	ایضاً شرح ملا جامی (عربی)	" "	قلمی ۱۰۰۰ ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۲۷۲	کافیہ ابن حاجب (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۶۳)	ابن حاجب نحوی مالکی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵۸)	قلمی خوشخط
۱۲۷۳	زینی زادہ ترکیب کافیہ (عربی)	" " "	مطبوعہ مصر
۱۲۷۴	شرح مراح الارواح (عربی) علم تصریف۔ متن کا مصنف احمد بن علی بن مسعود ہے۔	" " "	قلمی

نمبر مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۷۵ الف	کتاب الارشاد (عربی) علم نحو۔ متن کی حیثیت میں تصنیف کی گئی ہے۔ ہر ایک نحوی مسئلہ کو ایسی عبارت میں ادا کیا ہے جس میں اسکی توضیحی مثال موجود ہوتی ہے (اس طرز بیان کا لطف اہل علم سے پوشیدہ نہیں ہے)	قاضی شہاب الدین دولت آبادی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷)	قلمی خوشخط۔ محشے
۱۲۷۵ ب	ایضاً کتاب الارشاد دوسرا نسخہ (عربی)	" " "	قلمی جلی قلم و محشے۔ [illegible] ہجری کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۲۷۶	شرح الشرح مائۃ عامل	" " "	مطبوعہ
۱۲۷۷	دُرِّ نفیس (عربی) علم نحو کے متفرق فوائد پر مشتمل ہے۔	" " "	"
۱۲۷۸	دستور المبتدی۔ علم صرف (فارسی) اکثر درسگاہوں میں مبتدیوں کو پڑھائی جاتی ہے	صفی بن نصیر۔	قلمی
۱۲۷۹	حل مشکلات الکافیہ (عربی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۲۸۰	کفایہ شرح شافیہ (عربی)	محمد طاہر۔ یہ شرح اس نے سنہ ۹۰۶ھ میں تالیف کی	قلمی خوشخط۔ جدول طلائی
۱۲۸۱	الوافی فی النحو (عربی)	محمد بن عثمان بلخی مصنف عین العلم	قلمی
۱۲۸۲	المغرب فی علم اللغۃ (عربی) علم فقہ کی تصنیفات میں جو الفاظ غریبہ استعمال ہوئے ہیں انکی خصوصیت سے تشریح کی ہے۔ علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ کتاب مغرب کا حنفیوں کے نزدیک وہی درجہ ہے جو شافعیہ کے نزدیک کتاب ازہری اور مصباح الاثیر کا ہے۔	ابو الفتح ناصر بن ابو المکارم مطرزی۔ وہ عقائد میں معتزلی تھا۔ بلکہ اسکا رئیس شمار ہوتا تھا۔ لیکن فروع میں وہ حنفی مذہب کا پابند تھا۔ علم نحو۔ لغت اور اشعار عرب میں مہارت تامہ رکھتا تھا۔ حدیث سے بھی بے بہرہ نہ تھا۔ شعر بھی کہا کرتا تھا۔ اور اکثر اپنے اشعار میں صنعت تجنیس استعمال کرتا تھا۔ مغرب کے علاوہ وہ مقامات حریری کی بھی ایک شرح لکھی ہے۔ اہل خوارزم اسکو علامہ زمخشری کا استاد کہتے تھے اسکی وفات پر سات سو سے زیادہ مرثیے اسکی یاد میں لکھے گئے۔ سنہ ۶۱۰ھ / ۱۲۱۳ء بمقام خوارزم (جیوا) اسکا انتقال ہوا۔	قلمی۔ بہت پرانا نسخہ۔ باریک قلم۔ نایاب کتاب۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۸۲ ب	الفرائد الدریہ (فی اللغۃ الانکلیزیۃ والعربیۃ) اینگلو عربک ڈکشنری ہے کالج کے طالب علموں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ بیروت کے مسیحی کالج کے مشنریوں نے نہایت اہتمام کے ساتھ چھاپی ہے۔	،، ،، ،،	مطبوعہ بیروت
۱۲۸۳ الف	مغنی اللبیب۔ علم نحو (عربی) پورا نام اسطرح ہے: "مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب" ایک نئے ڈھنگ پر لکھی گئی ہے۔ مصنف علامہ نے ذی قعدہ ۷۵۶ھ میں حرم مکہ معظمہ میں اسکی تالیف سے فراغت پائی۔ اپنے فن کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ حیات مصنف ہی میں اسکو شہرت اور قبولیت حاصل ہوئی ہر ایک مسئلہ نحویہ کی آیت قرآنی سے توضیح کی ہے جملوں کے اقسام اور اسکی تشریح کے لئے ایک مستقل باب لکھا ہے جو نہایت مفید ہے۔	جمال الدین عبداللہ بن یوسف المعروف ابن ہشام نحوی۔ اندلس کے ایک مشہور نحوی ابو حیان کا شاگرد ہے۔ ابن ہشام نے مذہب شافعیہ کے اصول پر علوم شرعیہ میں کامل دستگاہ حاصل کی اور قاہرہ میں تفسیر قرآن کا مدرس مقرر ہوا۔ وہ فنون عربیت میں بڑا کامل تھا۔ اپنے اقران بلکہ شیوخ و اساتذہ سے بڑھ گیا تھا۔ مباحث دقیقہ اور تحقیقات بالغہ میں یکتائے روزگار تھا۔ اسکی واقفیت نہایت وسیع تھی اور وہ کلام میں تصرف کرنے پر پوری قدرت رکھتا تھا۔ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ ہم دیار مغرب میں سنا کرتے تھے کہ مصر میں ایک عالم ہے جسکا نام ابن ہشام ہے۔ یہ شخص نحو میں سیبویہ سے سبقت لیگیا ہے"۔ وہ ایک کثیر التصانیف علامہ تھا۔ مغنی اللبیب کے علاوہ عمدۃ المطالب فی تحقیق تصریف ابن الحاجب رفع الخصاصہ عن قراء الخلاصہ (چار جلد) شذور الذہب اور اسکی شرح قطر الندا اور اسکی شرح اسکی تصنیف ہیں (کم و بیش پندرہ کتابیں صرف و نحو کے موضوع پر اسکی تصنیف موجود ہیں) ۷۶۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی ۔ ۱۱۱۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۲۸۳ ب	دسوقی شرح مغنی اللبیب (عربی) دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ دیار مصر و عرب میں بہت مشہور ہے	،، ،، ،،	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۲۸۴	جاربردی شرح شافیہ (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵۸)	" " "	قلمی
۱۲۸۵	شرح کافیۂ ابن حاجب (عربی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط ۱۱۱۷ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۲۸۶	الفیۂ ابن مالک (عربی) حجاز اور عرب کی درسگاہوں میں ویسا ہی مشہور اور متداول متن ہے جیسے کہ مقدمۂ ابن حاجب کو دوسرے ممالک میں شہرت حاصل ہے۔ علم اعراب کے مسائل کو نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ رجز کے ہزار ابیات پر مشتمل ہے اور یہی اسکی وجہ تسمیہ ہے۔	ابن مالک نحوی۔ پورا نام اسطرح ہے۔ ابوعبداللہ جمال الدین محمد بن عبداللہ بن مالک الطائی الجیانی الشافعی نزیل دمشق (جیان اعمال اندلس میں سے ہے) جو علامہ کا مولد ہے فنون عربیت میں یکتائے روزگار تھا۔ یہاں تک کہ متقدمین پر اس کو فضیلت دیجاتی تھی۔ ہر ایک نحوی مسئلہ کے متعلق اشعار عرب سے استشہاد کرنے پر قادر تھا۔ حدیث نبوی پر کامل عبور رکھتا تھا۔ اور اسکا استحضار غضب کا تھا۔ ابن خلکان بایں ہمہ جلالت شان اسکی تعظیم و اجلال میں کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ اور گھر تک اسکی مشایعت کرتا تھا۔ کثرت نوافل اور عبادت میں ضرب المثل تھا۔ شعر نہایت آسانی کے ساتھ کہہ سکتا تھا ۶۷۲ھ مطابق ۱۲۷۳ع میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ۔ جلی قلم خوشخط
۱۲۸۷	شرح الفیۂ ابن مالک (عربی)	" " "	قلمی۔ باریک قلم۔ تقطیع خورد۔
۱۲۸۸	وافیہ شرح کافیہ (عربی)	میر سید شریف جرجانی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۴۹)	قلمی تقطیع خورد۔ خوشخط بدرجۂ اوسط اوراق جدید نوشتہ ۱۲۸۲ھ۔
۱۲۸۹ الف	اعراب القرآن (عربی) قرآن شریف کی نحوی ترکیب ہے۔	" " "	مطبوعہ کشوری تقطیع کلان
۱۲۸۹ ب	اعراب الفیہ (عربی) الفیہ ابن مالک کی نحوی ترکیب ہے۔ اور بس۔	" " "	مطبوعہ مصر
۱۲۹۰	تسہیل الترکیب (عربی)	" " "	مطبوعہ
۱۲۹۱	صراح۔ صحاح جوہری اسکا ماخذ ہے۔	ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المعروف جمال القرشی	"

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	عربی زبان کی لغت یا بالفاظ دیگر ڈکشنری ہے اور الفاظ کی توضیح فارسی زبان میں کی ہے		
۱۲۹۲	**بہار عجم** (معہ غیاث اللغات) فارسی۔ فارسی زبان کی مبسوط اور جامع ڈکشنری ہے	" " "	مطبوعہ
۱۲۹۳ و ۱۲۹۴	**غیاث اللغات و چراغ ہدایت** دونوں اکٹھی چھپی ہیں۔ (فارسی) دونوں فارسی زبان کی لغت کی مشہور کتابیں ہیں۔ غیاث اللغات مولوی غیاث الدین کی تصنیف ہے۔ وہ مصطفےٰ آباد المعروف رامپور کا باشندہ ہے۔ اس نے غیاث اللغات کو چودہ برس کی محنت کے بعد ۱۲۴۲ھ میں مکمل کیا۔ مفتاح الکنوز، شرح سکندر نامہ، نسخۂ باغ و بہار وغیرہ کتابیں اس نے تصنیف کیں۔ چراغ ہدایت کا مصنف سراج الدین علی خان آرزو ہے جسکے لئے دیکھو خانۂ احوال مصنف۔	سراج الدین علی خان آرزو۔ شیخ محمد غوث گوالیاری کی اولاد میں سے اکبر آباد کا باشندہ ہے۔ فرخ سیر کے عہد میں نہایت عمدہ شاعر اور بادشاہ مذکور کا عہدے دار تھا۔ مجمع النفائس (جس کا دوسرا نام تذکرۂ آرزو ہے) میں اس نے تمام ہندوستانی شاعروں کے حالات لکھے ہیں۔ جنھوں نے فارسی۔ اردو اور دکھنی زبان میں شاعری کی ہے۔ ۱۱۴۷ھ میں اس کی ایران کے مشہور شاعر حزین کے ساتھ دہلی میں ملاقات ہوئی۔ ۱۱۶۹ھ/۱۷۵۶ء لکھنؤ میں اس کا انتقال ہوا۔ چراغ ہدایت کے علاوہ سراج اللغات۔ خیابان۔ مصطلح الشعراء۔ شرح قصائد عرفی۔ شرح مختصر المعانی وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ (مصنف غیاث اللغات کے لئے خانہ کیفیت عمومیہ پڑھو۔)	مطبوعہ
۱۲۹۵	**شرح الشرح مائۃ عامل** (عربی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۲۹۶	**شرح خلاصۃ النحو و شرح الفیہ** (عربی)	" " "	" "
۱۲۹۷	**جاربردی شرح شافیہ** (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵۸۔	" " "	مطبوعہ
۱۲۹۸	**فرہنگ رشیدی** (فارسی) فارسی زبان کی لغت کی کتاب ہے	" " "	قلمی خوشخط
۱۲۹۹	**ایضاً فرہنگ رشیدی** (فارسی)	" "	قلمی
۱۳۰۰ الف	**حاشیہ مغنی اللبیب** (عربی) شیخ تقی الدین ابو العباس احمد بن محمد شمنی نے یہ حاشیہ لکھا ہے جسکا ۸۷۲ھ میں انتقال ہوا۔ اس حاشیہ کا نام ہے "المنصف من الکلام علی مغنی ابن ہشام"	**علامہ شمنی** (ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط۔ جلی قلم۔ نسخہ قدیم۔ جلد ضخیم [illegible] کا لکھا ہوا نسخہ۔ سرورق پہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے ایک مقرب کی مہر ثبت ہے

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۰۰	شرح مختصر الارشاد (عربی) علم نحو۔	.. .. ..	قلمی خوشخط
۱۳۰۱	شرح لباب (عربی) علم نحو (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵۳)	.. .. ..	قلمی بخط قدیم ۔ سنہ ۸۴۷ھ کا لکھا ہوا نسخہ ۔ (یہ کتاب سنہ ۷۳۵ھ میں تالیف کی گئی)
۱۳۰۲	مدار الافاضل (فارسی) لغت کی کتاب ہے غیاث اللغات میں اکثر اسکا حوالہ آتا ہے بقول مصنف اورنیٹل بایوگرافیکل ڈکشنری مولانا الہداد سرہندی کی تصنیف ہے جسکا تخلص فیضی تھا۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۱۵)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط نسخ خوشخط لقمان بن عبدالرحمن محتسب خطہ سرہند نے سنہ ۱۰۰۹ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
۱۳۰۳	زبدہ حاشیہ شرح ملا (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۳۰۴	حاشیہ عبدالغفور لاری علی الفوائد الضیائیہ (عربی) عبدالغفور لاری مولانا عبدالرحمن جامی کا شاگرد ہے اور اس نے فوائد ضیائیہ (المعروف شرح ملا) کے نصف تک مختصر حاشیہ لکھا ہے۔	عبدالغفور لاری تلمیذ جامی ۔ سنہ ۹۱۲ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے ۔	قلمی محشی۔
۱۳۰۵	نور محمد مدقق حاشیہ عبدالغفور (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط
۱۳۰۶	شیخ نور الحق حاشیہ شرح ملا جامی (")	شیخ نور الحق دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۵۳)	"
۱۳۰۷	صادق حاشیہ شرح ملا جامی (عربی)	ملا صادق	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۳۰۸	جمال حاشیہ شرح ملا جامی	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۳۰۹	تسہیل الکافیہ (عربی) سید شریف جرجانی کی فارسی شرح کافیہ اسکا ماخذ ہے ۔ باوجود اختصار کے نہایت عمدہ شرح ہے ۔	.. .. ..	مطبوعہ
۱۳۱۰	شرح مقدمہ ابن حاجب (عربی)	.. .. ..	قلمی باریک قلم ۔ دو سو برس کا پرانا نسخہ
۱۳۱۱	ترکیب نحوی قرآن شریف (عربی)	.. .. ..	قلمی بخط قدیم ۔ سیاہی غیر مطموس خط کی نوعیت سے دسویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے
۱۳۱۲	کتاب مجہول الاسم جلد ضخیم (عربی) حروف تہجی کی ترتیب سے ابواب اور مصادر لکھے ہیں۔	.. .. ..	قلمی جلی قلم ۔ سیاہی غیر مطموس آٹھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے ۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۱۳ الف	حواشی انوار الفوائد علے حاشیۂ عبد الغفور اللاری (عربی)	قاضی غلام محمد قاضی لاہور	قلمی ۱۱۰۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۳۱۳ ب	حاشیۂ عبد الغفور معہ حواشی دیگر (عربی)	عبد الغفور لاری۔ مولانا عبد الرحمٰن جامی کا شاگرد خاص ہے۔ سنہ ۹۱۲ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ نظامی۔
۱۳۱۴	ہدایۃ النحو معہ حل ترکیب امثلہ (عربی) کافیہ ابن حاجب کے مسائل کو آسان عبارت میں لکھا ہے۔ درسی کتاب ہے۔	.. .. ..	قلمی بخط نسخ جلی قلم خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۱۳۱۵	درایہ شرح ہدایۃ النحو (عربی)	.. .. ..	مطبوعہ
۱۳۱۶	سعدیہ شرح زنجانی (علم تصریف) عربی	.. .. ..	"
۱۳۱۷	لطائف اللغات (عربی) مرف مثنوی مولانا روم کا فرہنگ ہے۔	مولانا عبد اللطیف (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۷۹)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط ۱۱۲۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۳۱۸	زبدۃ الحواشی حاشیہ شرح ملا جامی (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط
۱۳۱۹	حاشیہ ابی البقاء علی الفوائد الضیائیہ (عربی)	.. .. ..	مطبوعہ ۱۲۶۲ھ۔
۱۳۲۰	نغزک شرح زرّادی (فارسی)	.. .. ..	قلمی
۱۳۲۱	سعدیہ شرح زنجانی (عربی)	.. .. ..	"
۱۳۲۲	شرح کافیہ ابن حاجب (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط
۱۳۲۳	کتاب الصرف (مجہول الاسم) عربی	.. .. ..	قلمی محشی ۹۹۵ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۳۲۴	ترجمہ شافیہ بزبان فارسی (فارسی)	.. .. ..	قلمی باریک قلم خوشخط
۱۳۲۵	عباب شرح لباب (علم نحو) عربی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵۳)	.. .. ..	قلمی باریک قلم۔ محمد بن سیف الدین نے ۸۶۷ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
۱۳۲۶	حاشیۂ کندیا علی عبد الغفور (عربی)	.. .. ..	مطبوعہ
۱۳۲۷	دافع التوہمات علی حاشیۂ عبد الغفور (عربی)	.. .. ..	"
۱۳۲۸	حنفیہ شرح مراح۔ علم تصریف (عربی)	.. .. ..	قلمی
۱۳۲۹	المنہل الصافی فی شرح الوافی (عربی) کشف الظنون میں لکھا ہے۔۔ امام محمد	(دیکھو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	بن ابی بکر دمامینی المتوفی ۸۲۸ھ نے جب ہندوستان کا سفر کیا اور دیکھا کہ اہل گجرات میں وافی کے پڑھنے پڑھانے کا بڑا رواج ہے تو اس نے المنہل الصافی کے نام سے اسکی ایک شرح لکھی۔ اور المستنصر باللہ شہاب الدین احمد والیٔ سندھ کی خدمت میں نذر کی۔ شارح مذکور نے اسکو ۸۲۵ھ میں تصنیف کیا ہے"۔ (وافی کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۲۸۱)		
۱۳۲۹	شرح کافیۂ ابن حاجب (فارسی)	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۱۳۳۰	مجموعہ ہدایۃ النحو (عربی) تفصیل مجموعہ:- (۱) ہدایۃ النحو (۲) شرح مائۃ عامل (۳) نظم مائۃ عامل۔	.. .. ..	قلمی خوشخط
۱۳۳۱	شرح صرف بہائی (فارسی)		قلمی تقطیع خورد
۱۳۳۲	الحاشیۃ العصامیہ علی الفوائد الضیائیہ (عربی) اکثر جگہوں میں شارح علام کے کلام پر اعتراض کیا ہے اور مولانا عبد الغفور لاری کے ساتھ مناقشات کئے ہیں۔	عصام الدین ابراہیم بن محمد اسفرائنی ۹۴۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی۔ باریک قلم تقطیع خورد
۱۳۳۳	مصباح فی علم النحو (عربی)	امام ناصر بن عبد السید المطرزی النحوی المتوفی ۶۱۰ھ۔ غالباً وہی "معرب" کا مصنف ہے جسکے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۲۸۲	قلمی تقطیع خورد
۱۳۳۴	کشف اللغات والاصطلاحات (فارسی)	عبد الرحیم بن احمد بن سور۔ ۱۰۶۰ھ میں تالیف کی گئی	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط گیارہویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۳۳۵	حاشیۂ ابو الفضل بر سعدیۂ زنجانی۔ معہ حاشیۂ گازرونی۔ (عربی)	.. .. ..	قلمی خوشخط۔ مولانا غلام جیلانی نے ۱۲۴۹ھ میں اپنے قلم سے لکھا ہے۔
۱۳۳۶	مجہول الاسم۔ عربی لغت (فارسی)		قلمی
۱۳۳۷	فرس سروری (فارسی) خالص فارسی زبان کی لغت ہے۔	محمد قاسم بن حاجی محمد کاشانی۔ اورنٹیل بائیوگریفکل ڈکشنری میں لکھا ہے۔ سروری	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط ۱۰۹۹ھ شہر پشاور میں یہ نسخہ لکھا گیا۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		حاجی محمد کاشانی کا تخلص ہے۔ وہ ایک مدرسہ کا لڑکا تھا۔ اور اسکا حافظہ اسقدر قوی تھا کہ تیس ہزار سے زیادہ اشعار اسکو برزبان یاد تھے۔ اس نے مجمع الفرس کے نام سے ایک ڈکشنری مرتب کی اور ترکی زبان میں دیوان حافظ کی ایک شرح لکھی ہے۔ اسکے بیٹے محمد قاسم نے بھی فارسی زبان کی ایک ڈکشنری فرہنگ سروری کے نام سے لکھی ہے جسکو اس نے سنہ۱۰۰۸ھ میں شاہ عباس بادشاہ ایران کی خدمت میں نذر کیا تھا۔"	
۱۳۳۸	تحفہ شرح صرف میر المعروف نورمحمد تق (فارسی)	" " "	قلمی۔ حافظ غلام حبیب والد مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ سے لکھا گیا۔
۱۳۳۹	سعدیہ شرح زنجانی (عربی) اسکا متن عبدالوہاب بن ابراہیم زنجانی کی تالیف ہے۔	" " "	قلمی۔ نوشتہ سنہ۱۲۱۹ھ
۱۳۴۰ الف	جامع تعلیلات صرف (فارسی)	"	قلمی۔ جلد ضخیم
۱۳۴۰ ب	شمس العلوم (عربی) بالکل انوکھے ڈھنگ پر عربی زبان کی نہایت جامع ڈکشنری ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ نایاب کتاب ہے اپنے فن کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے	نشوان بن سعید الحمیری الیمنی۔ مصنف قاموس سے بہت پہلے سنہ۵۷۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی باریک قلم نہایت خوشخط۔ جدول طلائی۔
۱۳۴۱	ایضاً جامع تعلیلات از میر سید شریف۔ (فارسی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۳۴۲	زرادی علم صرف۔ "		" "
۱۳۴۳	شرح مائۃ عامل مسمٰے بجامع الفوا عد (عربی)	ملا محمد صادق۔	قلمی نوشتہ سنہ۱۱۹۰ھ
۱۳۴۴	توضیح الصرف (فارسی) قواعدو ضوابط صرف کو نہایت خوبی کے ساتھ منظوم کیا ہے۔	علامہ محمد صالح۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط دوڈھائی سو برس کا پرانا نسخہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اور ہر ایک قاعدے کی نثر عبارت میں تشریح کی گئی ہے (نظم کے باعث اسکا یاد کرنا آسان ہے) فاضل مصنف نے یہ کتاب منظومہ ملا عبد الرحمن جامی کے طور پر لکھی ہے۔		
۱۳۴۵	حاشیۂ جمال بن نصیر علے الفوائد الضیائیہ (عربی) ابتداء کتاب سے تنازع الفعلین تک کا حاشیہ ہے۔	" " "	قلمی خوشخط جس کو مولانا غلام جیلانی نے خاص اہتمام سے لکھوایا۔
۱۳۴۶	مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیۂ عبد الغفور (عربی)	" " "	قلمی۔ نصف اول بخط نسخ باریک قلم خوشخط قابل دید۔ ونصف ثانی باریک قلم بخط نستعلیق۔
۱۳۴۷	حاشیۂ مجہول الاسم در علم نحو (عربی)	" " "	قلمی۔ محمد کاظم حسینی نے سنہ ۱۲۰۸ھ میں لکھا۔
۱۳۴۸	سعدیہ شرح زنجانی (عربی) متن کا مصنف عبد الوہاب بن ابراہیم زنجانی ہے	علامہ سعد الدین تفتازانی۔	قلمی۔ نوشتہ ۱۰۸۹ھ
۱۳۴۹	جامع تعلیلات صرف (فارسی)		قلمی۔ خوشخط بدرجۂ اوسط تقطیع خورد۔ بخط نسخ گیارھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۳۵۰	کتاب مجہول الاسم در علم تصریف (عربی) مسائل تصریف پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ابواب اور فصول کتاب کو اسماط اور فوائد کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ از اول تا آخر ناقص	" " "	قلمی۔ باریک قلم بخط قدیم۔ بلحاظ نوعیت ساتویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۳۵۱	اخبار نحاۃ (اردو) مشہور نحویوں کے حالات کسیقدر تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔	مولوی سکندر علی مصنف وسیلۂ جاہلہ	مطبوعہ۔
۱۳۵۲	فضلاء الادب من علماء النحو والادب (دوسرا نسخہ) علم نحو اور ادب کے مشہور اساتذہ کے حالات لکھے ہیں۔	مولوی ذو الفقار علی سارنگپوری	مطبوعہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۵۳ لغایت ۱۳۵۶	منتہی الارب ۔ قاموس اگرچہ عربی لغت کی جامع کتاب ہے لیکن جن اصحاب کو عربیت سے زیادہ مس نہیں ہے وہ اس سے استفادہ نہیں کر سکتے تھے ۔ بعض دوسری مشکلات بھی تھیں جن کا رفع کرنا ضروری تھا ۔ فاضل مصنف نے ان تمام مشکلات کو رفع کرنے کی کوشش کی ہے اور عربی الفاظ کا فارسی میں ترجمہ اور توضیح لکھی ہے ۔ چار جلدوں پر مشتمل ہے ۔	مولوی عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری	مطبوعہ ۔
۱۳۵۷ ۱۳۵۸	بُرہانِ قاطع (فارسی) فارسی لغت کی جامع کتاب ہے ۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے	مولوی محمد حسین تخلص برہان ۔	"
۱۳۵۹	خزانۃ اللغات (جلد ضخیم) اردو فارسی عربی سنسکرت ۔ ترکی اور انگریزی کے الفاظ کو ایک ڈکشنری کی صورت میں پہلو بہ پہلو لکھا ہے ۔ تصحیح تلفظ کے لئے انگریزی اور سنسکرت کے الفاظ کو اردو حروف میں بھی لکھا ہے اور اصلی حروف میں بھی ۔ ہفت زبان بننے کے لئے نہایت مفید کتاب ہے ۔	شاہجہان بیگم والیہ ریاست بھوپال (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۴۷۳)	مطبوعہ
۱۳۶۰	المزہر للسیوطی (عربی) لغت عربی کی باریکیوں اور فنون متنوعہ پر مشتمل ہے بقول صاحب اکتفاء القنوع علم لغت کا انسائیکلوپیڈیا ہے ۔	علامہ جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	مطبوعہ مصر
۱۳۶۱ لغایت ۱۳۶۷	آصف اللغات (فارسی و اردو) فارسی زبان کے محاورات کی نہایت مبسوط ڈکشنری ہے ۔ ہر ایک محاورے کے مختلف معانی کے ثبوت میں مستند شعراء کے ابیات لکھے گئے ہیں ۔ انتہائی بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی جا رہی ہے ۔ تشریح پہلے فارسی	شمس العلماء عزیز جنگ بہادر تعلقدار و وظیفہ خوار سرکار آصفیہ حیدرآباد دکن	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	میں ہوتی ہے۔ اور پھر اردو میں گیارہ ضخیم جلدیں چھپ چکی ہیں۔ لیکن ہنوز پہلی دوسری (؟) ابھی تک ردیف الباء جاری ہے۔		
۱۳۷۲	**مفردات راغب اصفہانی** (عربی) ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف۔	**ابوالقاسم الحسین الراغب الاصفہانی**۔ ایرانی الاصل ہے۔ عربیت میں ید بیضا رکھتا تھا۔ **محاضرات الادباء** کے نام سے اس نے ادبیات کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے نیز قرآن کریم کے الفاظ غریبہ کی ایک ڈکشنری لکھی ہے جو **مفردات** امام راغب کے نام سے مشہور ہے۔ دونوں کتابیں نہایت مقبول ہوئی ہیں اور علم ادب کی جان شمار کی جاتی ہیں۔ اس نے **کتاب الذریعہ** کے نام سے اخلاق پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کو امام غزالی نے اپنے لئے **حرز جان** بنایا ہوا تھا اور ہر وقت اسکو اپنے پاس رکھتے تھے۔ ۵۰۲ھ / ۱۱۰۸ع میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۳۷۳ الف	**شرح اصول اکبری** (فارسی) قواعد واصول علم تصریف کی نہایت جامع کتاب ہے مصنف فصول اکبری کی تصنیف ہے اور اگرچہ طبع ہو چکی ہے لیکن اس وقت نایاب ہے۔	"	مطبوعہ
۱۳۷۳ ب	**مجموعہ شرح مائۃ عامل** (عربی) (۱) نظم مائۃ عامل (۲) شرح مائۃ عامل۔ (۳) ہدایۃ النحو۔ تینوں بالترتیب نصاب تعلیم میں داخل ہیں۔ اور تینوں کا ایک مجموعہ ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۳۷۴ لغایت ۱۳۷۷	**الاشباہ والنظائر فی النحو** (عربی) چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ مجتہدانہ طرز پر لکھی گئی ہے۔ قابلقدر تصنیف ہے۔	**جلال الدین سیوطی**۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۷۸	**کنز الحفاظ شرح تہذیب الالفاظ** (عربی) ابن السکیت نے لغت عربی میں کتاب الالفاظ کے نام سے ایک معرکۃ الآرا کتاب لکھی تھی جسکی ابو زکریا یحییٰ بن علی الخطیب التبریزی نے اصلاح وترمیم کی اور اسکا نام تہذیب الالفاظ رکھا۔ یہ کتاب ایک سو پچاس بابوں پر مشتمل ہے جس میں لغت کے ان اہم مواد اور محاورات کا ذکر ہے جو آئمہ لغت سے منقول ہیں اور جسکے شواہد متقدمین شعراء (زمانۂ جاہلیت) کے کلام سے بکثرت دئے گئے ہیں۔ ابو زکریا کی شرح سونے پر سہاگے کا کام دیتی ہے جس سے اصل کتاب کا مقصود نہایت واضح ہوجاتا ہے بیروت کالج کے مشنریوں نے نہایت تصحیح اور اہتمام کے ساتھ نفیس طور پر اسکو چھاپا ہے جسکا عنوان کنز الحفاظ فی شرح تہذیب الالفاظ ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بیروت۔ نیز ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ آخری فقرہ
۱۳۷۹ تا ۱۳۸۰	**کتاب سیبویہ** (عربی) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ علم نحو کی نہایت ہی معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ اسکی اہمیت مصنف کے نام سے ظاہر ہوتی ہے (نیز ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف)	**ابو بشر عمرو بن عثمان الملقب سیبویہ** متقدمین اور متاخرین میں کوئی بھی علم نحو میں اسکے برابر ماہر نہیں گذرا۔ جاحظ کا قول ہے کہ اس نے نحو میں جو کتاب لکھی ہے وہ عدیم النظیر ہے جب میں معتصم باللہ عباسی کے وزیر محمد بن عبد الملک زیات کے پاس جانے لگا تو میں نے سوچا کہ کوئی نہایت قیمتی چیز اسکے لئے تحفہ لیجاؤں اس مقصد کے لئے میں نے سیبویہ کی کتاب کو انتخاب کیا۔" سیبویہ نے نحو خلیل بن احمد سے اور لغت ابی الخطاب المعروف اخفش اکبر سے حاصل کی۔ اس نے	مطبوعہ بیروت

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		بصرہ میں تحصیل علوم کی اور بتیس سال کی عمر میں قدردانی کی طلب میں دارالخلافہ بغداد کا رُخ کیا۔ لیکن وہاں جاکر کسائی کے ساتھ اسکی نہ بن آئی۔ بغداد میں سیبویہ اور کسائی کے درمیان اکثر مناظرات ہوا کرتے تھے جو امین بن ہارون الرشید کا استاد تھا۔ اور موخرالذکر (کسائی) ہمیشہ اس سے مُنہ کی کھاتا تھا لیکن چونکہ اس کو دربار شاہی میں زیادہ تقرب حاصل تھا اسلئے سیبویہ نے وہاں زیادہ ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا اور ایران کا قصد کیا۔ چنانچہ شیراز کے ایک گاؤں میں ۱۸۰ھ/۷۹۶ء میں اسکا انتقال ہوا اصول نحو کو علمی طریق پر سب سے پہلے سیبویہ نے مُدوّن کیا۔ کہتے ہیں کہ ہر وقت اسکے ہاتھ میں ایک سیب رہتا تھا اسلئے اسکا نام سیبویہ پڑ گیا۔	

علم تاریخ

چونکہ قرآن کریم کی متعدد آیتوں میں ازمنۂ ماضیہ کی اقوام کے حالات ہمارے لئے نمونۂ عبرت قرار دیئے گئے ہیں اور اُن کے عروج و زوال کے مسئلہ پر غور کرنے کی جانب نہایت زور سے توجہ دلائی ہے۔ نیز چونکہ حدیثوں کی صحت کے لئے راویوں کے حالات معلوم کرنا ضروری تھا اسلئے ابتداءِ اسلام ہی سے مسلمانوں نے تاریخ پر نسبتہً زیادہ توجہ کی اور اُن میں کثرت سے مؤرخین پیدا ہوئے۔ لیکن اُن میں سے اکثر حاطب اللیل تھے جن کو رطب و یابس جو کچھ بھی ملا آنکھیں بند کرکے اس کو قبول کیا۔ تنقیدِ روایت کے اصول سے غافل رہے۔ اور درایت کے معیار پر کبھی اُن روایات کو جانچنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ حتّٰی کہ ابن الکلبی اور محمد بن عمر الواقدی بلکہ بقول محقق ابن خلدون علّامہ مسعودی بھی اسی گروہ میں شمار کئے جانے کے قابل ہیں! محدّثین اگرچہ کسی خبر کے قبول کرنے میں نہایت احتیاط کرتے تھے اور تنقیدِ روایت کے قابلِ قدر اصول وضع کرنے اور اس کے مطابق تصحیح اسناد کرنے کا فخر اُنہی کو حاصل ہے۔ لیکن اُن کی یہ تگ و دو حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے دائرہ تک محدود ہے۔ علیٰ ہذا فقہائے کرام اور خصوصًا امام عالی مقام اور اسکے پیروؤں نے بعض مسائل فقہیہ میں درایت سے بخوبی کام لیا ہے تاہم انکی نظر احکام فقہیہ کے تنگ حلقہ سے متجاوز نہیں ہوسکی۔ اور یہ بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ مؤرخین میں سب سے پہلا شخص جو صحیح معنوں میں تحقیق اور تنقید کا علم بردار ہوا اور فلسفۂ تاریخ کی بنیاد ڈالی جس پر آج یورپ کو اتنا ناز ہے وہ علّامہ ابن خلدون ہے جس نے اپنا مشہور اور معرکۃ الآرا مقدمۂ تاریخ لکھکر فن تاریخ نویسی میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ یورپ کی تاریخوں کا جدید طرز تحریر اسی انقلاب کا نتیجہ ہے لیکن افسوس ہے کہ جو اصول علّامہ مذکور نے خود اپنے مقدمہ میں قائم کئے اور جس فلسفۂ تاریخ کی خود اس نے نہایت زور شور کے ساتھ بنیاد ڈالی اپنی مشہور "تاریخ عالم کبیر" میں اسکا التزام نہیں کر سکا۔ کذا قیل۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سیرت بھی تاریخ کا ایک شعبہ ہے اور اسلئے سیرت کی کتابیں علیحدہ نہیں لکھی گئیں۔ جغرافیہ کو بھی تاریخ میں شامل سمجھیں ✦

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۳۸۱	**قصص الانبیاء** (فارسی) تمام مشہور پیغمبروں کا مختصر حال لکھا ہے۔ لیکن صحت روایت کا التزام نہیں۔ اس کے اردو ایڈیشن (روضۃ الاصفیاء) میں عموماً یہ عیب نہیں ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۳۸۲	**مواہب لدنیہ** (عربی) پورا نام یہ ہے "المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ فی السیر النبویہ" سیرت نبوی کی جلیل القدر تصنیف ہے اور اپنے موضوع کے لحاظ سے بےنظیر خیال کی گئی ہے۔ مصنف کو اسکی تبییض سے ۸۹۹ھ میں فراغت حاصل ہوئی۔	**شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد قسطلانی** (مصنف ارشاد الساری شرح صحیح بخاری۔) ملاحظہ ہو عدد سلسل ۶۷ خانہ احوال مصنف	قلمی۔ جلی قلم
۱۳۸۳	**ایضاً مواہب لدنیہ جلد ثانی** (عربی)	" " "	قلمی۔ خوشخط۔ تقطیع خورد سیاہی غیر مطموس ۱۰۹۹ھ میں اسکی تصحیح کی گئی علی بن عمر مرحاجی نے مصنف کے نسخے سے اسکا مقابلہ کیا۔
۱۳۸۴ تا ۱۳۹۱	**زرقانی شرح مواہب** (عربی) مواہب لدنیہ کی نہایت عمدہ اور مفصل شرح ہے۔ ہر ایک بات کے متعلق جتنی حدیثیں مروی ہیں وہ سب ایک جگہ لکھدی ہیں۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے	**علامہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف مصری مالکی**۔ ۱۱۲۲ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۳۹۲	**مجموعۂ واقدی** (عربی) چار حصوں پر مشتمل ہے۔ مغازی الرسول۔ فتوح الشام۔ فتوح المصر۔ فتوح العجم۔ اور یہ سارا مجموعہ عام طور پر واقدی سے منسوب ہے۔ لیکن حقیقت میں صرف کتاب المغازی اسکی تصنیف ہے۔ اور فتوح الشام ابو اسمٰعیل محمد بن عبد اللہ الازدی البصری کی تصنیف ہے جو دوسرے حصوں سے الگ نکلتے ہیں	**ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی**۔ اپنے زمانے میں ایک عالم متبحر تھا۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ جب واقدی نے (جو بغداد میں سکونت رکھتا تھا) اپنا ڈیرہ دجلہ کے مشرقی کنارہ کو منتقل کرنا چاہا تو ایک سو بیس (۱۲۰) اونٹ اسکا کتب خانہ لیجانے کے لئے درکار ہوئے۔ اس نے ابن ابی ذئب۔ معمر بن راشد مالک بن انس اور سفیان ثوری وغیرہ سے	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	چھاپی گئی ہے اور مکتبۂ ہذا میں موجود ہے۔ (اس مجموعہ کا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے)	سے حدیث سنی۔ لیکن ناقدانِ فن اس کی روایت کو چنداں قابل اعتماد وخیال نہیں کرتے۔ مامون الرشید ہمیشہ اسکی تعظیم وتکریم کرتا تھا۔ اور اسکو بغداد میں قضا کے جلیل القدر عہدے پر سرافراز کیا۔ اس نے طبقات کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں صحابۂ کرام تابعین اخیار اور اپنے عہد تک خلفاء اسلام کا مفصل حال دیا ہے یہ کتاب پندرہ ضخیم جلدوں میں ختم ہوئی ہے اور اسکے مختلف حصے جستہ جستہ یورپ کے بڑے بڑے کتب خانوں میں ملسکتے ہیں۔ واقد اسکے ایک دادا کا نام ہے جسکی طرف وہ منسوب ہے۔ سنہ ۱۳۰ھ اسکا سن ولادت ہے اور ۲۰۷ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۳۹۳	**زاد المعاد** (عربی) جلد ضخیم۔ نہ صرف زمانۂ نبوت کے واقعات کو نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سنن اور افعال رسالت کی مکمل اور جامع تاریخ ہے (جو سیرت نبوی کا مقصد اصلی اور آپ کی زندگی کا مہتم بالشان جزو ہے) افعال نبوت کے متعلق جابجا نہایت محققانہ بحثیں لکھی ہیں۔ انتہا درجہ کی جلیل القدر کتاب ہے۔ اور اپنے موضوع پر بلاشبہہ عدیم النظیر تصنیف ہے۔	**شمس الدین محمد ابن قیم الجوزیہ** ۔ (علامہ ابن قیم) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۳۸۲	مطبوعہ جلی قلم۔ خوشخط۔
۱۳۹۴ لغایت ۱۴۰۰	**روضۃ الصفا کامل** (فارسی) سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ مختلف خاندانوں کے سلاطین کی جامع اور مبسوط تاریخ ہے بقول سر ایچ۔ ایم ایلیٹ روضۃ الصفا	**خاوند شاہ ایرانی** ۔ ایک مشہور فارسی مؤرخ ہے۔ یوروپین تذکرہ نویسوں میں میر خوند کے نام سے مشہور ہے۔ سنہ ۸۳۶ھ اسکا سال پیدائش ہے۔ اسکا مولد ماوراءالنہر	مطبوعہ بمبئی

عدد و سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	بڑھکر کوئی مستند اور قابل قدر تاریخ مشرق میں نہیں لکھی گئی۔ اسکا انگریزی ترجمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ کے اورنٹیل ٹرانسلیشن فنڈ کے خرچ پر سنہ ۱۸۳۲ع میں شائع کیا گیا۔ اسکی ساتویں جلد مصنف کے بیٹے خوند میر نے ضمیمہ کے طور پر سنہ ۹۲۹ھ میں لکھی ہے۔	اپنے والد کے انتقال کے بعد اس نے امیر علی شیر کے دربار میں جو سلطان حسین مرزا والی ہرات کا وزیر اعظم تھا باریابی حاصل کی اور روضۃ الصفا لکھکر وزیر مذکور کے ہاں تقرب حاصل کیا سنہ ۹۰۳ھ / ۱۴۹۸ع میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۱۴۰۱ و ۱۴۰۲	**حبیب السیر** دو جلد (عربی) روضۃ الصفا کا اختصار ہے (ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف)	**خوند میر**۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ "غیاث الدین محمد بن حمید الدین خوند میر"۔ اس نے سنہ ۹۰۴ھ میں ایک تاریخ لکھی ہے۔ جسکا نام خلاصۃ الاخبار ہے اور جو روضۃ الصفا کا اختصار ہے۔ **حبیب السیر** بھی اسی کی تصنیف ہے جس کو اس نے سنہ ۹۲۷ھ میں لکھا اور اردبیل کے ایک رئیس کریم الدین حبیب اللہ کے نام پر اسکا نام حبیب السیر رکھا۔ **مآثر الملوک**۔ **اخبار الاخیار**۔ **دستور الوزراء**۔ **مکارم الاخلاق** اور **منتخب تاریخ وصاف** اسکی دوسری تصانیف ہیں۔ اسکی پیدائش سنہ ۸۸۰ھ ہرات میں ہوئی سنہ ۹۳۳ھ میں ہرات کی بدنظمی نے اسکو وطن مالوف کے ترک پر مجبور کیا۔ دو سال بعد اس بمعیت مولانا شہاب الدین لطیفہ گو اور مرزا ابراہیم قانونی ہندوستان کا رخ کیا۔ ۴ محرم سنہ ۹۳۵ھ کو آگرہ میں پہونچ کر بابر بادشاہ کے دربار میں باریابی حاصل کی۔ بادشاہ مذکور نے اسکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور دربار میں رہنے کا حکم دیا۔ بابر کے انتقال کے بعد **ہمایون** نے بھی اسکا اعزاز قائم رکھا۔ ہمایون کے عہد میں اس نے قانون ہمایونی کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جسکا اقتباس ابوالفضل نے	مطبوعہ بمبئی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اکبرنامہ میں کہا ہے بادشاہ ہمایون بہادر شاہ گجراتی کے تعاقب میں خاندیس سے منڈو کو جا رہا تھا۔ اور خوندمیر اسکے ساتھ تھا۔ کہ یکایک راستے میں اسکا انتقال ہوگیا۔ (۹۴۲ھ ۱۵۳۵ء) اور اسکی نعش اسکی وصیت کے مطابق دہلی میں لاکر خواجہ نظام الدین اولیا اور امیر خسرو کے پہلو میں دفن کی گئی۔	
۱۴۰۳ و ۱۴۰۴	معارج النبوۃ (فارسی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دو جلدوں میں لکھی گئی ہے۔ شاعرانہ تخیل سے جابجا کام لیا گیا ہے۔ اور تقریباً تمام کتاب واعظانہ رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ۸۹۱ھ میں تالیف کی گئی۔	معین الدین ہروی واعظ کاشفی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۰۴)	قلمی خوشخط بدرجہ اول [illegible] ۱۰۶۶ھ سبزوار ([illegible]) میں لکھی گئی۔
۱۴۰۵	معارج النبوۃ جلد اول (فارسی)	" " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط [illegible]
۱۴۰۶ و ۱۴۰۷	ایضاً معارج النبوۃ کامل (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۱۴۰۸	وفیات الاعیان المعروف تاریخ ابن خلکان۔ جلد ضخیم (عربی)، تقریباً ایک ہزار مشاہیر اسلام کے حالات لکھے ہیں۔ نہایت قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ بے مثل کتاب ہے۔ پیرس کی ایشیاٹک سوسائٹی کے ایک نہایت ہی قابل رکن نے اسکا انگریزی میں ترجمہ کرکے ۱۸۴۲ء میں شائع کیا۔ فاضل مترجم نے اپنی طرف سے متعدد عالمانہ نوٹ اضافہ کیے ہیں جس سے اسکی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔	شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان۔ علامہ مذکور بلخ کے ایک خاندان میں سے ہے۔ اسکا باپ اربیلہ کے مدرسہ مظفریہ میں معلم تھا۔ اس نے ابتدائی تعلیم اپنے باپ سے حاصل کی۔ تکمیل تحصیل کے لئے شام۔ حلب۔ دمشق اسکندریہ اور قاہرہ کا سفر کیا۔ ۶۶۳ھ میں اسکو شام کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ جسکا صدر مقام دمشق تھا۔ یہ ایک جلیل القدر اور با اختیار عہدہ تھا۔ کیونکہ اگرچہ وہ خود شافعی المذہب تھا لیکن چاروں مذاہب مشہورہ کے قضاۃ اسکے ماتحت تصور کئے جاتے تھے ۶۶۵ھ میں سلطان بیبرس نے ہر ایک	مطبوعہ ایران۔

عدد و سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مذہب کے قاضیوں کا محکمہ جدا کردیا جس سے ابن خلکان کی اہمیت بہت کچھ کم ہوگئی۔ اور پانچ سال کے بعد وہ بالکل برطرف کیا گیا۔ اسکے بعد وہ قاہرہ چلا گیا اور مدرسہ فخریہ میں ایک پروفیسر کی خاموش زندگی بسر کرنے لگا اس نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف وفیات الاعیان یہیں تالیف کی جس کو اس نے سات سال میں تیار کیا۔ ۶۷۶ھ میں وہ دوبارہ قاضی مقرر کیا گیا۔ لیکن بغاوت کی سازش میں متہم ہوا۔ اور ۶۸۰ھ میں اپنے عہدہ سے معزول کیا گیا۔ ۶۸۱ھ ۱۲۸۲ء میں اسکا انتقال ہوا علامہ ابن خلکان مختلف علوم میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ اور ایک عالم باکمال۔ شاعر نازک خیال مصنف بے مثال اور مورخ صادق المقال کی صفات کا جامع تھا۔	
۹ ۱۳۰۰ ۱۰ ۱۳۰۱	ایضاً تاریخ ابن خلکان (عربی) دو جلد اس نسخہ کے حاشیہ پر ایک اور کتاب چھپی ہے جسکا نام ہے "الشقائق النعمانیہ فی علماء الدولۃ العثمانیہ"۔ اس میں پانچسو بائیس (۵۲۲) علماء عظام اور مشائخ صوفیہ کا حال لکھا ہے۔ عثمان غازی بانی سلطنت عثمانیہ کے عہد سے سلیمان اول کے زمانے تک (جو دس حکمرانوں پر مشتمل ہے) ہر ایک بادشاہ کے عہد کے مشاہیر جدا جدا دس بابوں میں لکھے ہیں۔ مصنف کے حال کے لئے دیکھو خانہ احوال مصنف۔	یہ کتاب قسطنطنیہ کے ایک فاضل اجل طاش کبری زادہ کی تصنیف ہے جسکا ۹۶۸ھ ۱۵۶۱ء میں انتقال ہوا چونکہ ۹۶۵ھ میں وہ نابینا ہوگیا تھا اسلئے اس نے کتاب مذکور (الشقائق النعمانیہ) املاء کے طور پر لکھوائی تھی۔	مطبوعہ بولاق مصر
۱۱ ۱۳۰۲	تاریخ فرشتہ جلد ضخیم (فارسی) نہایت معتبر تاریخ خیال کی جاتی ہے خود مصنف نے	محمد قاسم فرشتہ۔ اسکی ولادت بمقام استرآباد ہوئی جو بحیرۂ کیسپین کے ساحل پر واقع ہے	مطبوعہ

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اسکا نام گلشن ابراہیمی یا نورس نامہ رکھا تھا اور مختلف کتابوں میں تاریخ ابراہیمی کے نام سے اسکا حوالہ آتا ہے۔ لیکن زیادہ تر تاریخ فرشتہ کے نام سے مشہور ہے (نورس اس نئے دارالسلطنۃ کا نام تھا جسکی بنیاد ابراہیم عادل شاہ ثانی نے رکھی تھی) جنرل برگس نے پوری کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو چار جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ بقول مصنف اورینٹل بائیوگریفکل ڈکشنری تاریخ فرشتہ ہندوستان کے مسلمان حکمران خاندانوں کے متعلق نہایت ہی قیمتی معلومات سے لبریز ہے۔	اسکے والد غلام علی ہندوشاہ نے اس وقت ترک وطن کر کے ہندوستان میں سکونت اختیار کی جبکہ محمد قاسم کی عمر بہت چھوٹی تھی احمدنگر (دکھن) میں وہ مرتضےٰ نظام شاہ اول کے عہد سلطنت میں وارد ہوا۔ اور سلطان مذکور نے اسکو اپنے لخت جگر میران حسین کا معلم فارسی مقرر کیا لیکن اسکی عمر نے وفا نہ کی اور محمد قاسم بہت جلد یتیم ہوگیا۔ مرتضےٰ نظام شاہ کے انتقال کے بعد محمد قاسم بیجاپور کو چلا گیا۔ اور ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وزیر دلاور خان نے اسکو دربار شاہی میں باریاب کرایا۔ اور اسی بادشاہ کی خواہش پر اس نے تاریخ فرشتہ لکھی۔ اسکی تاریخ انتقال میں سخت اختلاف ہے۔ دسویں صدی ہجری کا مؤرخ ہے۔	
۱۴۲	کشف الظنون۔ جلد نہایت ضخیم (عربی) مصنفین و تصنیفات اور علوم و فنون کی تعریفات کا نہایت ہی جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اسکے عہد تک کی غالبًا اسلامی دنیا کی کوئی تصنیف ایسی نہیں ہوگی جسکا اس نے حال نہ لکھا ہو۔ اگرچہ ہر ایک تصنیف اور مصنف کا حال نہایت اختصار کے ساتھ لکھا ہے لیکن کثرت معلومات کے لحاظ سے عدیم النظیر اور بے مثل کتاب ہے۔ کشف الظنون کو پہلے پہل سنہ ۱۸۳۵ء میں ڈاکٹر فلوغل کے لاطینی ترجمہ کے ساتھ یورپ میں چھاپا گیا۔	کاتب چلپی۔ پورا نام اسطرح ہے:- مصطفےٰ حاجی خلیفۃ المعروف کاتب چلپی قسطنطنیہ کا ایک ترک تھا جسکا باپ فوج میں ملازم تھا وہ خود بھی فوجی خدمت میں داخل ہوا۔ اور مہم بغداد۔ محاصرۂ ارض روم وغیرہ واقعات میں شریک رہا۔ سنہ ۱۰۳۸ھ میں جب وہ قسطنطنیہ واپس آیا تو اسکے والد کا انتقال ہوچکا تھا۔ اسکے باپ نے وصیت کی تھی کہ وہ تحصیل علم سے محروم نہ رہے۔ سنہ ۱۰۳۹ھ میں وہ مہم بغداد و ہمدان اور سنہ ۱۰۴۳ھ میں مہم حلب کے ساتھ رہنے کے باعث اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرنے سے قاصر رہا۔ لیکن اسکے بعد اس نے حج بیت اللہ کیا اور سرکاری ملازمت چھوڑ کر ہمہ تن تحصیل علم اور مطالعہ میں مشغول ہوگیا۔ اس کے	مطبوعہ مصر تقطیع کلاں

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		زمانۂ شباب کے ایک دوست مفتی عبدالرحیم آفندی کی سفارش پر اس کو آنریری لفٹنٹ کا عہدہ دیا گیا اور اسکے خلیفہ کہلانے کی یہی وجہ تھی۔ اسی عہدے کی حیثیت سے سلطان محمد رابع کی اُس مجلس مشاورت (کانفرنس) میں شامل تھا جو ۱۰ فروری ۱۶۵۳ء کو سلطنت کا مالی نظام درست کرنے کے لئے منعقد کیگئی تھی۔ ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۸ء میں جبکہ اسکی عمر ابھی ساٹھ سال کی نہیں تھی اسکا انتقال ہوگیا۔ کشف الظنون کے علاوہ ترکی زبان میں تقویم التواریخ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ابتدائے آفرینش سے ۱۰۵۸ھ تک کے تمام مہتم بالشان واقعات درج ہیں۔ چیمبرز انسائیکلو پیڈیا مظہر ہے کہ اس نے ایک ضخیم کتاب تاریخ کبیر کے نام سے لکھی ہے جس میں ایشیا کے ایک سو پچاس حکمران خاندانوں کا مفصل حال لکھا ہے۔	
۱۳ ۱۴۳	**کلمات الشعراء** (فارسی) جہانگیر بادشاہ اور عالمگیر کے عہد کے شعراء فارسی کے مختصر حالات لکھے ہیں اور اُنکے کلام کا کچھ اقتباس دیا ہے۔ اسکا سن تصنیف ۱۰۹۳ھ بحساب ابجد اسکے نام سے استخراج کیا جاسکتا ہے۔	**محمد افضل تخلص سرخوش**۔ بادشاہ عالمگیر کے عہد میں تھا۔ ۱۰۵۰ھ اسکا سن پیدائش ہے۔ وہ اپنے زمانے کا عمدہ شاعر تھا اور اپنے عہد کے تمام شاعروں کے حالات اور اُنکی خوبیوں سے واقف تھا۔ اسکے منظوم کلام میں سے مثنوی حسن وعشق۔ نور علی۔ ساقی نامہ اور شاہنامہ اسکی یادگار ہے۔ ۱۱۲۶ھ ۱۷۱۴ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد
۱۴ ۱۴۴ لغایت ۱۴۶	**سیرۃ حلبیہ** (عربی) تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ اصلی نام "انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون" ہے۔ علی بن برہان الدین حلبی کی تصنیف ہے جسکا سنہ ۱۰۴۴ھ	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	انتقال ہوا۔ اکتفاء القنوع میں لکھا ہے کہ محمد بن یوسف دمشقی صالحی المتوفی سنہ ۹۴۲ھ نے تین سو سے زیادہ سیر اور تواریخ کی کتابوں کو چھانٹ کر سیرت شامیہ کے نام سے ایک سیرۃ الرسول تالیف کی تھی جس میں صحیح روایات کا التزام کیا تھا۔ علی بن برہان الدین حلبی نے سیرۃ شامیہ کا لُب لباب اخذ کر کے کچھ باتیں اور بھی اسپر اضافہ کیں۔" اسکے حاشیہ پر سید احمد زینی دحلان شافعی کی سیرت طبع کی گئی ہے جو سیرت دحلانیہ کے نام سے مشہور ہے۔ زینی دحلان مکہ معظمہ میں شیخ الاسلام کے درجہ پر فائز تھے۔ وہ ایک صاحب التصانیف علامہ رہے ہیں اور اس نے یہ کتاب سنہ ۱۲۷۵ھ میں تالیف کی ہے۔		
۱۴۱۷ و ۱۴۱۸	مدارج النبوۃ۔ دو جلد (فارسی) پہلے حصہ میں اخلاق وعادات اور افعال رسالت کا بیان ہے۔ دوسرا حصہ افعال زمانۂ نبوت کی تفصیل پر مشتمل ہے۔	مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	مطبوعہ
۱۴۱۹	نور العین فی مشہد الحسین (عربی) چھوٹا سا رسالہ ہے۔	" " "	مطبوعہ مصر
۱۴۲۰	روضۃ الاحباب (فارسی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ آپ کے خلفاء اور آئمہ اثنا عشر کی زندگی کے حالات لکھے ہیں۔ معارج النبوۃ میں اکثر اسکا حوالہ آتا ہے۔	عطاء اللہ ابن فضل اللہ المعروف جمال حسینی۔ سید اصیل الدین عبداللہ کا بھتیجا ہے۔ یہ کتاب اس نے سنہ ۸۹۹ھ میں تالیف کرکے ہرات کے امیر علی شیر کی خدمت میں پیش کی۔ اس نے (بقول مصنف اورینٹل بایوگرافیکل ڈکشنری) ایک اور کتاب فن شاعری پر لکھی ہے جسکا نام تکمیل الصنعت ہے جسمیں اس نے اپنا نام عطاء اللہ بن محمد الحسینی نیشاپوری لکھا ہے۔	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۲۱	ایضاً روضۃ الاحباب (فارسی)		قلمی بخط مختلف، نصف اول بخط نسخ خوشخط۔ نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر مصنف کے عہد کا لکھا ہوا نسخہ ہے۔ نصف دوم بخط نستعلیق۔
۱۴۲۲	تاریخ تیمور۔ ادب و تاریخ (عربی) پورا نام ا۔ عجائب المقدور فی احوال تیمور (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۲۵ خانہ احوال مصنف آخری فقرہ)	ابن عرب شاہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۲۵)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط بخط نستعلیق
۱۴۲۳	تاریخ ابن قتیبہ "الامامۃ والسیاسۃ" (عربی) خلفاء اربعہ کے عہد کی سیاسی تاریخ ہے۔	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری اسحق بن راہویہ۔ ابراہیم بن سفیان۔ ابو حاتم سجستانی اور دوسرے اجلۂ حدیث سے روایت کی ہے۔ وہ ایک کثیر التصانیف علامہ ہے کتاب المعارف۔ عیون الاخبار۔ ادب الکاتب۔ طبقات الشعراء۔ الجمع بین مختلف الحدیث وغیرہ اسکی تصنیف ہے۔ وہ کوفہ میں پیدا ہوا۔ اسکا باپ مرو کا باشندہ ایک ایرانی تھا۔ ابن قتیبہ کچھ عرصے تک عراق عجم میں قاضی رہا۔ جسکے بعد دار العلم بغداد میں تدریس کا شغل کرتا رہا۔ اور وہیں اسکا انتقال ہوا۔ وہ صرف و نحو کا علامہ اور با ایں ہمہ ایک وسیع النظر مؤرخ تھا۔ دینی مباحثات میں معتد بہ حصہ لیتا تھا۔ اور فلاسفۂ یونان کی تصنیفات کے سریانی اور عربی ترجموں سے جو الحادی وبا ملک میں پھیل گئی تھی جس سے لوگ متاثر ہو کر احادیث نبویہ کو بے حقیقت اقوال سمجھنے لگے تھے۔ ابن قتیبہ نے ایسے نازک وقت میں حدیث کی پوری حمایت کی بقول اصح ۲۷۶ھ ۸۸۹ء میں اسکا انتقال ہوا	قلمی خوشخط بخط نسخ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۲۴	اخبار الاخیار (فارسی) صوفیۂ کرام کے حالات لکھے ہیں۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)۔	مطبوعہ۔
۱۴۲۵	نبی نامہ (فارسی منظوم) سیرۃ النبی کی فارسی نظم میں ایک ضخیم کتاب ہے۔	" " "	"
۱۴۲۶	خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفٰے۔ (عربی)۔ مصنف علام نے مدینہ منورہ کی ایک نہایت مبسوط اور ضخیم تاریخ لکھی تھی جسکا مسودہ ۸۸۶ھ کی آتشزدگی (دیکھو خانہ احوال مصنف) میں جلکر خاکستر ہو گیا۔ لیکن خوش قسمتی سے اس نے کتاب مذکور کا وفاء الوفا کے نام سے ایک انتخاب کیا تھا۔ جسکا مسودہ صاف کرنیکے لئے وہ حج کی تقریب پر اپنے ساتھ لیگیا تھا اور اسلئے وہ نذر آتش نہ ہوا۔ اس انتخاب کا اس نے مکرر ایک خلاصہ لکھا جو اسوقت خلاصۃ الوفا کے نام سے متداول ہے۔	شیخ نورالدین علی بن احمد سمہودی (مؤرخ) دریائے نیل کے کنارے سمہود کے گاؤں میں اسکی ولادت ہوئی۔ تحصیل علوم کے لئے اس نے قاہرہ کا سفر کیا۔ وہاں سے مکہ معظمہ کا حج کیا اور ۸۷۳ھ میں مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ اور وہاں کی ایک مشہور درسگاہ میں درس دیتا رہا۔ ۸۵۶ھ کی آتشزدگی میں مسجد نبوی کو جو نقصان پہونچا تھا اسکی درستی کے لئے وہ متواتر بغداد اور قاہرہ کے خلفاء سے خط و کتابت کرتا رہا یہانتک کہ ۸۷۹ھ میں اس نے سلطان مصر کو مسجد نبوی کے دوبارہ تعمیر کرنے پر آمادہ کر لیا۔ سلطان مذکور ۸۸۴ھ میں بذات خود مدینہ طیبہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور لوگوں کو مسجد نبوی کا ملبہ فروخت کرنے سے منع کر دیا۔ ۸۸۶ھ میں سمہودی نے دوبارہ حج کیا اور اس اثناء میں مسجد نبوی میں پھر آتشزدگی ہوئی جس میں خود سمہودی کا گھر اور کتب خانہ بھی جل گیا۔ مسجد نبوی کی دوبارہ تعمیر کا سلسلہ شروع تھا کہ وہ اپنی بوڑھی ماں کو دیکھنے قاہرہ گیا۔ سلطان مذکور نے اسکو ایک معقول ذخیرۂ کتب سوختہ کتب خانہ کے عوض میں عطا کیا۔ علامہ مذکور مدینہ منورہ میں شیخ الاسلام کے جلیل القدر عہدہ [illegible] سرفراز کیا گیا۔ اور وہیں مدینۃ الرسول میں ۹۱۱ھ میں اس کا انتقال ہوا۔	قلمی بخط نسخ خوشخط [illegible] سے پہلے کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۲۷	شمشیر خانی (فارسی، نثر میں شاہنامہ فردوسی کا انتخاب ہے) شمشیر خان ایک امیر تھا جسکے ایما سے یہ عمل میں آیا ۱۰۶۳ھ اسکا سن تالیف ہے۔	توکل منشی۔	قلمی
۱۴۲۸	ایضاً مجموعہ شمشیر خانی (فارسی) (۱) انوار سہیلی از حسین واعظ کاشفی۔ جسکے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۴۴۴۔ (۲) شمشیر خان از توکل منشی۔ ہر دو قلمی در یک جلد۔		قلمی بخط شکستہ
۱۴۲۹	لقطۃ العجلان (عربی) تاریخ عالم کے نہایت اہم واقعات کا خلاصہ ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ
۱۴۳۰	اتحاف النبلاء (فارسی) علم حدیث کے مصنفین و تصنیفات اور مشاہیر علماء و فقہا کا مختصر حال لکھا ہے۔	"	"
۱۴۳۱	تاریخ الخلفاء سیوطی (عربی) نہایت اختصار کے ساتھ خلفاء اربعہ اور خلفاء عباسیہ کا حال لکھا ہے۔	علامہ جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	مطبوعہ قدیم
۱۴۳۲	خلاصۃ السیر (عربی) سیرت نبوی صلعم کی بارہ مختلف تصنیفات کا خلاصہ اور انتخاب ہے۔	محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری۔ ۶۹۶ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی
۱۴۳۳	ایضاً لقطۃ العجلان۔ دوسرا نسخہ (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۴۲۹)		مطبوعہ
۱۴۳۴	سیرۃ ابن ہشام (عربی) مبسوط اور مفصل سیرت نبوی ہے سب سے زیادہ قدیم اور نہایت مستند شمار کی جاتی ہے	عبد الملک ابن ہشام الحمیری۔ وہ قاہرہ مصر کا باشندہ ہے۔ ۲۱۳ھ پورانے قاہرہ میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۴۳۵	ایضاً سیرۃ ابن ہشام۔ دوسرا نسخہ (عربی)		"
۱۴۳۶	بہجۃ المحافل (عربی) سیرۃ نبوی کی متوسط ضخامت کی قابل قدر تصنیف ہے۔	شیخ یحیی بن ابی بکر العامری۔ ۸۹۳ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی نو نسخہ ۱۲۲۲ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۳۷	**جذب القلوب** (فارسی) مدینہ منورہ کے احوال اور تاریخ پر مشتمل ہے۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۲۱۵)	قلمی
۱۴۳۸ تا ۱۴۴۰	**حیات القلوب** (فارسی) حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حال لکھا ہے۔ نیز صحابہ کا بھی کچھ حال لکھا ہے۔ مصنف کتاب شیعہ مذہب ہے اسلیئے اس نے تمام حالات شیعہ روایات کے مطابق بیان کئے ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک کتب معتبرہ میں سے ہے تین جلدوں پر مشتمل ہے۔	محمد باقر بن محمد تقی مصنف کتاب بحارالانوار	مطبوعہ
۱۴۴۱، ۱۴۴۲	**تاریخ الخمیس** دو جلد (عربی)۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ "تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس" نہایت معتبر اور جامع تاریخ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سیرت لکھنے کے علاوہ خلفا راربعہ۔ امراء بنو امیہ۔ سلاطین عباسیہ اور دوسرے سلاطین کا سلطان مراد ثالث کے عہد تک کا مختصر حال لکھا ہے۔ تاریخ الخمیس کے مصنف علاّم نے ایک مبسوط تاریخ اسلام لکھنے کا ارادہ کیا تھا اور اس کے متعلق حالات اور معلومات فراہم کرنے میں کثیر التعداد سیکڑوں تاریخی تصنیفات کا مطالعہ کیا۔ لیکن جب تاریخ لکھنی شروع کی تو سیرۃ نبوی اور صدر اوّل کے حالات بیان کرنے میں تو اس نے بسط و تفصیل کا حق ادا کیا مگر خلفاء اور ملوک کا حال لکھنے میں اختصار سے کام لیا۔ اس نے روایات کی تنقید اور صحیح اور فاسد کی	قاضی حسین بن محمد دیار بکری مالکی نزیل مکہ معظمہ۔ دیار بکر اسکا مولد ہے مکہ معظمہ میں قاضی کا عہدہ پایا۔ اور وہیں ۹۶۶ھ / ۱۵۵۸ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	تمیز کرنے میں ممکن سے ممکن کوشش کی ہے اور اسلئے اسکی یہ تاریخ نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔		
۱۴۴۳	ابجد العلوم (عربی) علوم اور مصنفین کا دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) ہے۔ کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں مختلف علوم کی ماہیت اور انکے لوازم و عوارض کا حال ہے۔ دوسرے حصہ میں ہر ایک علم کی مجمل کیفیت لکھی ہے اور اس علم کی اہم تصنیفات کا بھی ذکر کیا ہے۔ تیسرے حصہ میں مختلف علوم کے مشاہیر کا تذکرہ ہے۔ نہایت ہی جلیل القدر تصنیف ہے اور نہایت ہی قیمتی معلومات سے لبریز ہے خصوصاً جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ ایک شخص واحد کی کوشش کا ثمرہ ہے اور یورپ کے دوائر المعارف کی طرح کسی کثیر الافراد سٹاف کا کارنامہ نہیں ہے تو اسکی قیمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ خوشخط۔ جلی قلم۔
۱۴۴۴	ایضاً ابجد العلوم۔ دوسرا نسخہ (عربی)		
۱۴۴۵	سیرۃ محمدیہ (عربی) اپنے موضوع پر مفصل اور قابل قدر تصنیف ہے۔	مولوی کرامت اللہ دہلوی ۱۸۳۲ء میں اسکا انتقال ہوا ہے	مطبوعہ "
۱۴۴۶	سیرۃ النبی منظوم۔ جلد ضخیم (فارسی)		قلمی
۱۴۴۷	شواہد النبوۃ (فارسی) کتاب کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اپنے موضوع پر قابل قدر تصنیف ہے۔	مولانا عبد الرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)	قلمی بخط نسخ ۱۰۱۸ھ لکھا ہوا نسخہ۔
۱۴۴۸	تواریخ فرنگستان جلد ضخیم (فارسی) ایران کے کسی امیر کا سفرنامہ ہے جس نے ۱۲۰۰ھ کے چند سال بعد یورپ کا سفر کیا اور یہاں کے [illegible] لکھے ہیں	یکے از امرائے ایران۔	قلمی

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۴۹	سنین الاسلام (اردو) تاریخ اسلامی کے اہم واقعات کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔	مرتبہ سر سید احمد خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲)	مطبوعہ ۱۲۷۹ھ
۱۴۵۰	العہد الجدید (عربی) مطبوعہ لنڈن ۱۸۲۱ء جس کو رومتہ الکبریٰ کے ۱۶۷۱ء کے چھاپے ہوئے نسخہ سے نقل کیا گیا۔	" " "	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
۱۴۵۱	تذکرۂ دولت شاہی (فارسی) شعراء کی تاریخ ہے جس میں دس عربی شاعروں کا اور ایک سو چونتیس فارسی شاعروں کا حال لکھا ہے اور ہر ایک شاعر کے کلام کا کچھ انتخاب بھی دیا ہے۔ یہ کتاب ۸۹۲ھ میں تصنیف کی گئی۔	دولت شاہ خلف بخت شاہ سمرقندی۔ ابو الغازی بہادر سلطان حسین مرزا والی ہرات کے عہد میں تھا۔ تذکرۂ دولت شاہی کو اس نے بادشاہ مذکور کے وزیر اعظم امیر نظام الدین علی شیر کے نام سے معنون کیا ہے ۹۰۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی
۱۴۵۲	ایضاً تذکرۂ دولت شاہ سمرقندی دوسرا نسخہ (فارسی)	" " "	مطبوعہ بمبئی
۱۴۵۳	روضۃ الائمہ (فارسی) آئمہ اثنا عشر کا حال لکھا ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۴۵۴	ابجد التواریخ (عربی) مشاہیر علماء کی مختصر سوانح عمریاں لکھی ہیں۔	مولانا حبیب اللہ قندہاری۔ مولانا غلام جیلانی کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ اپنے عہد میں فاضل اجل اور عالم بے بدل تھے۔ مغتنم الحصول جو علم اصول فقہ کی ایک معرکۃ الآراء کتاب ہے انہی کی تصنیف ہے۔ اور بھی کئی ایک مفید کتابیں تصنیف کی ہیں۔	قلمی
۱۴۵۵	العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین۔ (عربی) مکہ معظمہ کی تاریخ ہے۔ بلد الحرام کے امراء اور اعیان کا حال حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا ہے۔ چھوٹی سی کتاب ہے۔	شیخ تقی الدین محمد بن احمد الفاسی۔	مطبوعہ مصر
۱۴۵۶	اکبر نامہ (فارسی نظم) اورنٹیل بائیوگریفکل ڈکشنری میں لکھا ہے:۔ قاسم اکبر آبادی	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد سلسل
		آگرہ کا باشندہ ہے۔ ظفر نامۂ اکبری اس کی تصنیف ہے جس میں اکبر خان خلف امیر دوست محمد خان کی فتوحات کا حال ہے ۱۲۶۰ھ میں اسکی تالیف سے فراغت پائی۔ یہ ایک منظوم کتاب ہے اور اس میں انگریزوں کی اُن لڑائیوں کا حال ہے جو ان کو کابل میں پیش آئیں۔	
قلمی بخط قدیم سیاہی غیر مطبوع زمانۂ مصنف کے بہت قریب ۶۲۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔	علامہ ابن خلکان (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۴	تاریخ ابن خلکان ربع ثانی (عربی) ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۴۰۸۔	۱۴۵۷
مطبوعہ	.. ..	داستان امیر حمزہ جلد ضخیم (اردو) ایک پُر مبالغہ افسانہ ہے۔	۱۴۵۸
قلمی خوشخط	.. ..	موسےٰ نامہ۔ تاریخ و سیرت (فارسی) موسےٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانیکے متعلق اکثر نہایت دلچسپ حکایتیں مشہور ہیں۔ یہ اُن حکایتوں کا مجموعہ ہے واعظوں کے لئے بہت کار آمد ہے۔	۱۴۵۹
قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط	.. ..	عجائبات معراج (عربی) اعجوبہ پسند طبیعتوں کے لئے بے سروپا روایتوں کا مجموعہ۔ غالباً عوام کے واعظ اس کو بنظر استحسان دیکھیں گے۔	۱۴۶۰
مطبوعہ	(خانہ کیفیت عمومیہ دیکھو)	مجموعہ سرور المحزون۔ تفصیل مجموعہ (۱) سرور المحزون فی سیر النبی الامین المامون بزبان فارسی۔ از شاہ ولی اللہ دہلوی۔ (۲) نسب نامۂ رسول مقبول صلعم (۳) رسالہ آموختن زبان عربی بطور سوال و جواب (۴) رسالہ در بیان حرمت حقہ و افیون وغیرہ بزبان عربی معہ ترجمہ فارسی۔ جملہ مطبوعہ دریک جلد۔	۱۴۶۱

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد مسلسل
جملہ قلمی در یک جلد	شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۱۵)	مجموعۂ زاد المتقین و جذب القلوب مجموعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے :- (۱) زاد المتقین جس میں شیخ علی متقی اور شیخ عبدالوہاب متقی کے مفصل حالات اور دیگر مشائخ حرمین کے حالات بالاختصار لکھے ہیں (۲) النوریۃ السلطانیہ آداب سلطنت و حکایات معدلت گستری بادشاہان بعہد نورالدین جہانگیر بادشاہ تصنیف کی گئی۔ (۳) جذب القلوب۔ تاریخ مدینہ منورہ (۴) فضائل آئمہ اثنا عشر۔ جملہ بزبان فارسی۔ از شیخ عبدالحق دہلوی۔	۱۴۶۲
قلمی خوشخط۔ مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔	.. .. ..	داستان حضرت امیر جلد ضخیم (فارسی نستعلیق)	۱۴۶۳
مطبوعہ سنہ ۱۲۶۶ھ تقطیع کلاں باریک قلم خوشخط	.. .. ..	جنات الخلود (فارسی) مختلف جدولوں پر مشتمل ہے اور ایک قسم کا دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) ہے جس میں مذہبی پہلو اور خصوصاً مذہب امامیہ کا مذاق غالب ہے	۱۴۶۴
قلمی بخط قدیم۔ بلحاظ نوعیت چھٹی یا ساتویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔	.. .. ..	کتاب مجہول الاسم۔ تاریخ (عربی)	۱۴۶۵
قلمی بخط نسخ۔ نویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے۔	.. .. ..	قصص الانبیاء (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۸۱۔	۱۴۶۶
قلمی	ابراہیم بن محمد حلبی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۵۶)	انتخاب الجواہر المضیئہ (عربی) شیخ عبدالقادر بن محمد القرشی (مصنف شرح معانی الآثار للطحاوی وغیرہ) المتوفی ۷۷۵ھ نے الجواہر المضیئہ فی طبقات الحنفیہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جو تصحیفات اور حشو و زوائد سے بھری ہوئی تھی۔ ابراہیم	۱۴۶۷

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	بن محمد حلبی نے اسکا انتخاب لکھا ہے جس میں صرف اُن علما حنفیہ کے تراجم ہیں جو صاحب تصنیف ہیں یا جن کا کتب متداولہ میں کچھ ذکر ہے۔		
۱۴۶۸	کتاب مجہول الاسم۔ سیرت (فارسی نظم) عہد رسالت اور خلفا رابعہ کے احوال پر مشتمل ہے۔ ابن نشیج کی تصنیف ہے اسکا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ بنام خداوند بسیار بخش	..	قلمی جلد ضخیم
۱۴۶۹	روضۃ الشہداء (فارسی) امام حسینؑ شہید کربلا کی داستان غم نہایت تفصیل کے ساتھ دُہرائی گئی ہے۔ عبارت نہایت موثر اور جابجا مناسب نظمیں لگائی گئی ہیں۔	حسین واعظ کاشفی مصنف تفسیر حسینی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۴)	قلمی خوشخط
۱۴۷۰	ایضاً روضۃ الشہداء دوسرا نسخہ (فارسی)	..	مطبوعہ
۱۴۷۱	مرآۃ الخیال (فارسی) اساتذۂ شعر کے حالات لکھے ہیں اور اُنکے کلام کا نمونہ دیا ہے۔ علم عروض و قوافی اور فن بدیع کا تفصیلی تبصرہ لکھا ہے۔	..	قلمی جلد ضخیم
۱۴۷۲	مجموعہ لقطۃ العجلان و خبیئۃ الاکوان (عربی) مجموعہ کی تفصیل یہ ہے:۔ (۱) لقطۃ العجلان۔ نہایت مفید تاریخی معلومات کی چھوٹی سی کتاب ہے۔ (۲) خبیئۃ الاکوان۔ اختلاف مذاہب و ادیان پر تاریخی بحث کی ہے۔ دلچسپ کتاب ہے۔ (۳) الفرع النامی من الاصل السامی۔ مصنف علام نے اپنے اسلاف کا حال لکھا ہے۔ ہرسہ بزبان عربی مطبوعہ دریک جلد۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ
۱۴۷۳	تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال (اردو) ہر حصہ	شاہجہان بیگم والیہ ریاست بھوپال	مطبوعہ

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		نواب جہانگیر خان کی بیٹی سکندر بیگم کے بطن سے ۱۲۵۴ھ؁ میں اسلام نگر میں پیدا ہوئی۔ ۱۲۶۳ھ؁ میں تخت نشین ہوئی لیکن ریاست کا اہتمام اسکی والدہ ہی کے حوالے رہا۔ ۱۲۷۱ھ؁ میں اسکی شادی ہوئی۔ سلیمانی سکول قائم کیا اور تاج محل۔ نشاط افزا۔ قدیر شاہجہان وغیرہ کے نام سے متعدد شاندار عمارتیں تعمیر کرائیں برٹش گورنمنٹ کی طرف سے اس کو کراؤن آف انڈیا کا خطاب۔ اور جی سی ایس آئی کے القاب عنایت ہوئے۔ اس نے اپنی ریاست میں بڑی بڑی اصلاحیں کیں۔ سڑکوں۔ پلوں اور مسجدوں کی مرمت کرائی۔ وہ سب سے پہلی والیہ ریاست تھی جس نے اپنی قلمرو کی ایڈمنسٹریشن رپورٹ مرتب کر کے سرکار انگلشیہ کو دی۔ شاہجہان بیگم ایک تعلیم یافتہ اور مدبر و عقلمند خاتون تھیں۔ تاج الاقبال۔ تہذیب النسواں و خزانۃ اللغات اسکی قابلانہ تصنیفات ہیں۔ مقدم الذکر کتاب کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ فارسی۔ اردو میں اچھا شعر کہہ سکتی تھی۔	
۱۴۷۴	تاریخ ایران از سر جان ملکم (فارسی) فصیح و بلیغ فارسی میں قابلیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ جا بجا مناسب تصویریں دی گئی ہیں۔	سر جان ملکم سفیر برطانیہ متعینہ ایران	مطبوعہ۔ جلد ضخیم۔
۱۴۷۵	انتخاب جواہر مضیئہ (عربی) علماء حنفیہ کے تراجم ہیں (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۴۶۷)	ابراہیم بن محمد حلبی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۶۵)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۴۷۶ لغایت ۱۴۷۹	خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر (عربی) نہایت جلیل القدر تصنیف ہے گیارہویں صدی ہجری کے تقریباً تیرہ سو	علامہ محمد امین بن فضل اللہ المحبی مصنف علاّم دمشق کے مشہور علمی خاندان محبی کا ایک رکن رکین ہے۔ وہ اپنے عہد کا ایک عالم متبحر	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مشاہیر فضلا راو امرا کا حال لکھا ہے اس کتاب کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس صدی میں علوم اور ادبیات میں کسقدر عظیم الشان ترقی ظہور میں آئی ہے پچ ہے ہزار سال کے بعد دنیا کا جدید دورہ ہوتا ہے چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔	اور ایک قابل مؤرخ ہے۔ خلاصۃ الاثر کے علاوہ اس نے ایک اور مبسوط تاریخ لکھی ہے جس میں کسی ایک قرن کی تخصیص نہیں۔ بلکہ ہر ایک قرن کے مشاہیر کے تراجم اور تذکرے ہیں۔ یہ کتاب حروف تہجی کے موافق انتظامیر ابواب پر مشتمل ہے۔ ۱۱۱۱ھ ۱۶۹۹ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	
۱۴۸۰	مجموعۂ طلائع المقدور۔ تفصیل مجموعہ۔ (۱) القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح المحارم۔ از مولوی عبدالحی لکھنوی۔ بزبان عربی ایک فقہی رسالہ ہے۔ (۲) طلائع المقدور من مطالع الدہور۔ بزبان اردو۔ از نواب صدیق حسن خان انبیا راو رسلاطین کی مختصر تاریخ ہے جسکے آخر میں ایک جداگانہ باب میں بعض صنائع مہمہ و ایجادات مشہورہ کی تاریخ آغاز لکھی ہے نیز ایک جدول میں ابتدائے ۶۲۲ء سے ۱۶۶۳ء تک کے عیسوی اور ہجری سنین کا باہمی مقابلہ لکھا ہے جو نہایت مفید چیز ہے۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	ہر دو مطبوعہ در یک جلد
۱۴۸۱	مجموعۂ الشجرۃ النبویہ (عربی) تفصیل مجموعہ (۱) الشجرۃ النبویہ جس میں آپکے اعمام اور دیگر رشتہ داروں اور تقریباً تمام متعلقہ چیزوں کی تفصیل اور بعض تاریخی واقعات کی تشریح ہے (۲) دلائل الخیرات جو ایک نہایت مشہور درود کا مجموعہ ہے مصنفہ محمد بن سلیمان جزولی شافعی۔ (عدد مسلسل ۱۳۱۹)	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ سیاہی غیر مطلوس حاجی شاہین آفندی نے ۱۲۴۲ھ میں اسکندریہ میں یہ مجموعہ لکھا۔
۱۴۸۲	مجموعۂ بزم سخن مجموعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۱) بزم سخن۔ بزبان فارسی۔ اردو زبان کے شعراء کا حال لکھا ہے۔ از سید علی حسن خان خلف نواب صدیق حسن خان (۲) غصن البان فی محسنات البیان۔ بزبان عربی۔ علم بدیع کی صنعتوں کا مفصل حال ہے از نواب صدیق حسن خان (۳) شفاء العی عما اورده الشیخ عبد الحی۔ علماء مصر کی باہمی نوک جھونک۔ ہر ۳ بزبان عربی مطبوعہ دریک جلد		
۱۴۸۳	سیر الائمہ۔ اکسیر التواریخ (فارسی) وزیر سعید علی ابن عیسے الاربلی کی کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ سے ترجمہ کی گئی ہے۔ اہل تشیع کے لیے اسکا مطالعہ بالخصوص دلچسپی کا باعث ہوگا۔	.. .. ..	مطبوعہ بمبئی
۱۴۸۴	تاریخ اسحاقی (عربی) اسکا پورا نام اسطرح ہے:۔ "لطائف اخبار الاول فیمن تصرف فی مصر من ارباب الدول" ایک مقدمہ اور گیارہ بابوں پر مشتمل ہے مقدمہ میں مصر کے فضائل اور اس میں سکونت رکھنے والے انبیاء اور صدیقین کا حال ہے۔ پہلے باب میں خلفاء راشدین دوسرے میں بنو امیہ۔ تیسرے میں عباسیہ۔ چوتھے میں بنی طولون اور اخشیدیہ۔ پانچویں میں دولت فاطمیین چھٹے میں خاندان ایوبیہ۔ ساتویں میں ممالیک آٹھویں میں جراکسہ۔ نویں میں ملوک آل عثمان اور دسویں میں دولت عثمانیہ کے نواب کا ۱۰۳۱ھ تک کا حال لکھا ہے گیارھویں باب میں ملوک وسلاطین کیلئے	عبد المعطی بن ابی الفتح الاسحاقی۔	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	مواعظ و نصائح اور آداب لکھے ہیں۔ کتاب مذکور کے حاشیے پر شیخ عبداللہ شرقاوی کی تحفۃ الناظرین ہے جس میں کہ دوسرے سلاطین مصر کے علاوہ خلفائے راشدین۔ امرائے بنو امیہ اور خلفائے بنو العباس کا بھی حال لکھا ہے۔		
۱۴۸۵	رحلۃ ابن بطوطہ۔ (عربی) نہایت مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اپنی سیاحت کا پورا حال لکھا ہے۔	شمس الدین ابن بطوطہ۔ پورا نام:۔ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم الطنجی۔ نہایت مشہور سیاح ہے جس نے تمام دنیا کا سفر کیا اور جس کو محمد تغلق نے دہلی میں قاضی بھی مقرر کیا تھا۔ ۷۰۳ھ طنجہ میں پیدا ہوا جو مراکش کا ایک مشہور شہر ہے بائیس سال کی عمر میں اس نے بلاد عراق۔ مصر۔ شام۔ یمن اور ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اسکے بعد چین۔ تاتار۔ وسط افریقہ اور اندلس کی سیاحت کرتا ہوا بلاد مغرب میں داخل ہوا۔ اور اپنا مشہور سفرنامہ لکھا جسکا نام اس نے تحفۃ النظار فی غرایب الامصار و عجائب الاسفار رکھا تھا جو اس وقت رحلۃ ابن بطوطہ کے نام سے مشہور ہے اور ”بیل بایوگرافیکل ڈکشنری کا مصنف تعجب کرتا ہے کہ ابن بطوطہ نے ۷۲۶ھ میں حج کا سفر کیا لیکن ملک عرب کا اس نے بہت مختصر حال لکھا ہے اور مکہ معظمہ کا تو کچھ بھی حال نہیں لکھا“ ظاہر ہے کہ حج کی تقریب سے اکثر مسلمان عرب اور مکہ معظمہ کا سفر کرتے ہیں اور وہاں کے حالات تمام مسلمانوں نے کم و بیش دیکھے یا سنے ہوتے ہیں	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اس لیئے ابن بطوطہ نے وہاں کا زیادہ مفصل حال لکھنا ضروری نہیں خیال کیا ۷۷۹ھ / ۱۳۷۷ع میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۱۴۸۶	زبدۃ الاخبار (فارسی) مختصر پیمانے پر معجم البلدان کی تقلید میں لکھی گئی ہے جس کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے ذیل کا عدد مسلسل (۱۴۸۷) پڑھو۔	ابو محمد حسن شعری کشمیری	مطبوعہ
۱۴۸۷ لغایت ۱۴۹۶	معجم البلدان کامل معہ ضمیمہ (عربی) دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ روئے زمین کے تمام قابل ذکر شہروں کا مفصل حال دیا ہے۔ اور نہ صرف ہر ایک شہر کی جغرافی کیفیت اور تاریخ لکھی ہے بلکہ اس شہر کے مشاہیر کا بھی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اگرچہ مصنف علام نے یورپ۔ جاپان۔ اور امریکہ کے بلاد و امصار کا حال نہیں لکھا تھا لیکن زمانہ حال کے ایک فاضل نے اسکا ضمیمہ لکھکر اس کمی کو رفع کر دیا ہے۔ نہایت قیمتی معلومات کا ذخیرہ۔ معرکۃ الآرا اور جلیل القدر تصنیف ہے۔	یاقوت حموی۔ پورا نام اسطرح ہے:۔ ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الرومی الحموی المولد البغدادی الدار الملقب شہاب الدین۔ لڑکپن میں قید ہوکر آیا۔ بغداد کے ایک تاجر نے اسکو خریدا۔ اور کتابت کے کام پر لگا دیا۔ اور جب اسکی عمر کسیقدر بڑی ہوئی تو اس نے علم نحو اور لغت عربی سے معتد بہ واقفیت حاصل کی۔ ساتھ ہی کیش اور عمان کی تجارت بھی کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسکے مالک نے اسکو آزاد کر دیا۔ وہ کتابیں لکھکر اپنا پیٹ پالتا تھا۔ اور اپنے وقت کا ایک معقول حصہ کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا جسکی بدولت وہ علامۂ روزگار بنگیا۔ اور تمام علوم متداولہ خصوصاً تاریخ اور جغرافیہ میں اعلیٰ مہارت حاصل کی اور نہایت مفید تصنیفات یادگار چھوڑیں۔ معجم البلدان۔ معجم الادبا۔ معجم الشعرا۔ کتاب الدول۔ المقتضب فی انساب العرب۔ اخبار المتنبی وغیرہ اسکی مشہور کتابیں ہیں۔ ۶۲۶ھ / ۱۲۲۸ع میں بمقام حلب اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۴۹۷	تاریخ اعثم کوفی (فارسی) خلفاء اربعہ و حسنین کے عہد خلافت کا ایک شیعہ نے حال لکھا ہے	۔۔ ۔۔ ۔۔	مطبوعہ بمبئی

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۴۹۸	تاریخ فیروز شاہی (فارسی) سلطان غیاث الدین بلبن کی عہد سلطنت کے پہلے سال سے سلطان فیروز شاہ کے چھٹے سال جلوس تک کے حالات لکھے ہیں۔ اس وقت مصنف کی عمر ۷۴ سال کی تھی اور سن ہجری ۷۵۸ھ تھا۔ علامہ ضیا برنی کی یہ تاریخ فیروز شاہی نہایت مستند خیال کی جاتی ہے	علامہ ضیاء الدین برنی۔ سلطان محمد شاہ تغلق اور فیروز شاہ تغلق شاہان دہلی کے عہد میں تھا۔ اسکا باپ جو مؤید الملک کے خطاب سے ملقب تھا۔ سنہ ۶۹۶ھ میں سلطان علاؤالدین خلجی نے اسکو برن شہر کا نائب مقرر کیا تھا جو آجکل بلند شہر کے نام سے مشہور ہے غالباً مصنف کا مولد یہی جگہ ہے اور اسی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ضیا برنی لکھتا ہے (ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ کلکتہ۔ چھاپا نہایت خوشنما۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے اہتمام سے چھاپی گئی تھی۔ اب نایاب ہے۔
۱۴۹۹	تاریخ برمکی (عربی) پورا نام اسطرح ہے "اکرام الناس تاریخ آل برمک فی عہد بنی عباس"۔ عباسیہ کے مشہور خاندان وزارت "برامکہ" کی تاریخ ہے۔	ایضاً علامہ ضیاء الدین برنی	مطبوعہ بمبئی
۱۵۰۰	الفاروق (اردو) فاروق اعظم کی اولوالعزمانہ۔ مدبرانہ اور عادلانہ زندگی کا تفصیلی تذکرہ۔ نہایت محققانہ انداز پر لکھی گئی ہے اسکا دوسرا حصہ خصوصیت سے پڑھنے کے قابل ہے۔	مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ یہ تینوں کتابیں زمانۂ حال کے نہایت مشہور محقق علامہ اور ناقد مؤرخ مذکور کی تصنیف ہے (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۵۷۰)	"
۱۵۰۱	المامون (اردو) خلفائے عباسیہ کے سب سے زیادہ ممتاز اور علوم پرور خلیفہ مامون رشید کے حالات زندگی۔ مصنف کا نام محققانہ طرز پر لکھے ہوئے ہونے کی کافی ضمانت ہے۔		مطبوعہ
۱۵۰۲ الف	سیرۃ النعمان (اردو) فاضل مصنف نے نہایت قابلیت کے ساتھ حضرت امام اعظم کوفی کا تذکرہ لکھا ہے اور اسکے اصول اجتہاد پہ تفصیلی ناقدانہ نظر ڈالی ہے پوری تحقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے قابل دید ہے۔		

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۰۲ ب	سیرۃ النبی (اُردو) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کے متعلق وہ تصنیف ہے جسکو اپنی نوعیت کے لحاظ سے عدیم المثال بنانے کی کوشش مصنف علام نے (جسکا وسیع النظر اور اول درجہ کا محقق مورخ ہونا ہندوستان کے علمی طبقوں میں بلا نزاع تسلیم کیا گیا ہے) اپنا مقصد زندگی قرار دیا تھا لیکن اجل نے اسکو اپنی اس معرکۃ الآرا تصنیف کے تبییض مسودات کی مُہلت نہ دی اور اسکی زندگی میں یہ کتاب شائع نہو سکی۔ اسکے شاگرد رشید مولانا سید سلیمان ندوی نے اپنے مرحوم اُستاد کے ارادونکو پورا کیا۔ اور علامہ موصوف کے لکھے ہوئے مسودات کو ایک منظم تصنیف کی شکل میں مرتب کیا۔ پوری کتاب پانچ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ سردست اسکی پہلی جلد مطبوع ہوکر شائع ہوئی ہے۔	مولانا شبلی نعمانی (تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۷۵)	مطبوعہ نامی پریس۔ نہایت خوشخط جلی قلم
۱۵۰۳ و ۱۵۰۴	تذکرہ بہادران اسلام ہر دو حصہ (اردو) دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ تاریخ اسلام کا خلاصہ دلکش اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا ہے۔ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔	صوفی کرم آلہی ڈنگوی۔	مطبوعہ
۱۵۰۵	اقصائے مغرب (فارسی) افریقہ کی اسلامی تاریخ۔ قابل مطالعہ کتاب ہے	مولوی حامد علی صدیقی سہانپوری	〃
۱۵۰۶	تذکرۂ آب حیات (اردو) شعرا اردو کی جامع تاریخ ہے۔ ہر ایک شاعر کے کلام کا نمونہ دیا ہے۔	شمس العلما مولوی محمد حسین آزاد۔ فارسی کے عالم متبحر اور عربی سے معتدبہ واقفیت رکھتے تھے۔ نیچرل شاعری کی بنیاد ڈالی اور کئی ایک کتابیں تصنیف کیں۔ اسکے علاوہ	〃

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		دربار اکبری اور سخنداں فارس اسکی ایک ایسی تصنیف ہے جو قابلیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ ۱۳۲۸ھ ۱۹۱۰ء میں اسکا انتقال ہوا	
۱۵۰۷ الف	دربار اکبری (اردو) اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت کی نہایت مفصل اور مبسوط تاریخ ہے۔	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۰۶)	مطبوعہ۔
۱۵۰۷ ب	تاریخ جدولیہ۔ مختصر طور پر مختلف طبقات کے علماء کرام اور ملوک عظام کا حال لکھا ہے۔ عام واقفیت حاصل کرنے کے لئے مفید ہے۔	" " "	مطبوعہ کشوری
۱۵۰۷ ج	تزک تیموری (فارسی) ترکی زبان میں اس تذکرۂ زندگی کو تزک کہتے ہیں جو خود صاحب تذکرہ نے لکھا ہو۔ یہ امیر تیمور کے حالات زندگی کا خود نوشتہ تذکرہ ہے جسکو اولوالعزم سلاطین کی فہرست میں نمایاں جگہ دی گئی ہے	" " "	مطبوعہ بمبئی۔
۱۵۰۷ د	تزک بابری (فارسی) بابر بادشاہ کا خود نوشتہ تذکرہ ہے۔	" " "	"
۱۵۰۸ لغایت ۱۵۱۳	طبقات شافعیہ کبریٰ (عربی) چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مذہب شافعی کے مشہور علماء کے حالات لکھے ہیں نہایت قیمتی معلومات پر مشتمل ہے۔ اگرچہ متعدد مصنفین نے طبقات الشافعیہ کے نام سے مذہب شافعی کے نامور علماء کے تراجم لکھے ہیں لیکن یہ سب سے زیادہ مبسوط اور مستند ہے جو علامہ تاج الدین سبکی کی تصنیف ہے۔	تاج الدین عبدالوہاب سبکی۔ اس نے اپنے باپ تقی الدین سبکی سے تحصیل علوم کی اور ابھی شباب کا عالم تھا کہ تمام علوم متداولہ میں مہارت کاملہ کا درجہ حاصل کیا۔ اس نے مختلف علوم میں نہایت مفید اور نفیس کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ۷۷۱ھ ۱۳۶۹ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بیروت
۱۵۱۴	الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ (عربی) علماء مذہب حنفی کی مختصر اور جامع تاریخ ہے	مولوی عبدالحی لکھنوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶۹)	مطبوعہ مصر

عدد سلسلہ	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۱۵	**فتوح البُلدان بلاذری** (عربی) ایک مشہور تصنیف ہے۔ جو عربی زبان کی قدیم تواریخوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کتاب مصنف علام کی ایک مبسوط اور ضخیم تاریخ کا خلاصہ ہے۔ اس نے روایات کی تصحیح میں نہایت احتیاط کیا ہے جسکی وجہ سے اسکی یہ کتاب بہت کچھ قدر کے قابل ہے۔	**احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری** ۔ ایران میں پیدا ہوا۔ خلیفہ متوکل اور مستعین باللہ کے دربار میں اسکو رسائی حاصل تھی المعتز باللہ نے اسکو اپنے بیٹے عبداللہ کا اتالیق مقرر کیا تھا۔ وہ ایک صاحب تصنیف علامہ ہے **انساب الاشراف** اسکی ایک تاریخی کتاب ہے جو دو جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ اس نے زبانہٗ اردشیر کے حالات عربی نظم میں لکھے ہیں جسکا نام اس نے "عہد اردشیر" رکھا ہے۔ **کتاب البلدان** کے نام سے جغرافیہ میں بھی ایک کتاب لکھی ہے۔ بلاذری کا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بلاذر عربی زبان میں بہلاؤے کو کہتے ہیں جسکو طبی خوراک میں کھانا زیادتی حافظ کے لئے مفید خیال کیا گیا ہے۔ علامہ مذکور کو اسکے کھانے کی عادت تھی۔ ایک دن غلطی سے زیادہ خوراک کھالی جسکے باعث وہ مسلوب العقل ہوگیا۔ اور تھوڑی مدت کے بعد ۲۷۹ھ / ۸۹۲ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ یورپ۔ ٹائپ واضح اور جلی۔ جسکے ساتھ نہایت مفید انڈکس اور مقدمہ چھاپا گیا ہے۔
۱۵۱۶	**ایضاً فتوح البُلدان بلاذری**۔ (عربی) دوسرا نسخہ۔	" " "	مطبوعہ مصر
۱۵۱۷ لغایت ۱۵۲۶	**تاریخ ابن جریر طبری** (عربی) دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت مستند تاریخ شمار کی جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر ۳۰۲ھ تک کی مفصل اور جامع تاریخ ہے۔ مصنف علام نے پہلے اپنی تاریخ کو تیس ہزار تختۂ کاغذ پر ختم کیا تھا۔ لیکن بعد میں احباب کے اصرار سے ایک معتدبہ حدتک اس کا حجم کم کردیا۔ ابو محمد نیریزی نے	**ابوجعفر محمد بن جریر الطبری**۔ اسکی ولادت طبرستان کے ایک شہر آمل میں ہوئی ہے تفسیر، حدیث۔ فقہ اور تاریخ میں اسکو امام الفن کا درجہ حاصل تھا۔ اسکی تصنیفات سے اسکے تبحر علمی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ تحقیق مذہب میں اسکا پایہ آئمہ مجتہدین سے کم نہیں تھا اور وہ کسیکی تقلید نہیں کرتا تھا۔ اس نے قرآن کریم کی ایک نہایت مبسوط تفسیر لکھی ہے جو تمام اقوال ماثورہ کی جامع	مطبوعہ مصر

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اسکو فارسی میں ترجمہ کیا جو تاریخ طبری کے نام سے مشہور ہے اور جس کو اس نے ابوصالح بن نوح کی خدمت میں نذر کیا تھا۔ یہ ترجمہ نہایت اختصار کے ساتھ کیا گیا اور اسکا حجم اصل کتاب کے مقابلہ میں تخمیناً پانچواں حصہ ہوگا۔	ہونے کے علاوہ معرکۃ الآراء مسائل میں محققانہ مباحث پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر اہل مصر نے تیس جلدوں میں چھاپ دی ہے ۳۱۰ھ ۹۲۲ء بغداد میں اسکا انتقال ہوا۔	
۱۵۲۷	صلۂ تاریخ ابن جریر طبری (عربی) یہ تاریخ مذکورہ بالا کا تتمہ اور تکملہ ہے۔	علامہ عریب بن سعید قرطبی۔	مطبوعہ یورپ
۱۵۲۸	آئین اکبری (فارسی) نہایت ضخیم کتاب ہے۔ اکبر بادشاہ کے اصول جہانداری اور نظام سلطنت کا حال اسکے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔	شیخ ابوالفضل علامی۔ ابوالفضل نام اور علامی اسکا تخلص ہے۔ اکبر بادشاہ کا منظور نظر کاتب اور مصاحب تھا۔ اسکی تحریر منشیانہ فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ ترین نمونہ خیال کیا گیا ہے۔ مکتوبات علامی جو آجکل دفاتر ابوالفضل کے نام سے مشہور ہیں۔ اس عہد کی سرکاری خط و کتابت کا نمونہ ہے۔ اکبرنامہ اور عیار دانش (قصہ کلیلہ و دمنہ) تو اسکی مشہور تصنیف ہے۔ اس نے سلاطین مغلیہ کی ایک مبسوط تاریخ لکھنی شروع کی تھی جس میں اکبر بادشاہ کے ۴۷ ویں سال جلوس تک کے حالات لکھے ہیں۔ اسی سال اسکو بندیلکھنڈ کی ریاست آرچھہ کے راجہ نے سلطان سلیم (جہانگیر بادشاہ کا اصلی نام ہے) کی تحریک سے قتل کرا دیا۔ اس اندوہناک خبر کو اکبر بادشاہ سنکر بہت رویا۔ کہتے ہیں کہ اڑتالیس گھنٹہ تک نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ ۴ ربیع الاول ۱۰۱۱ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۶۰۲ء اسکی تاریخ قتل ہے۔	مطبوعہ
۱۵۲۹	خزانۂ عامرہ (فارسی) شعرائے فارسی کے حالات۔	میر غلام علی آزاد بلگرامی۔ باپ کا نام سید نوح اور دادا کا میر عبدالجلیل بلگرامی ہے جو مشاہیر ہند میں سے ہے۔ مولانا آزاد	مطبوعہ
۱۵۳۰	سرو آزاد (فارسی) شعرائے فارسی ہندی کا تذکرہ		
۱۵۳۱	مآثر الکرام (فارسی) علما اور صوفیہ کے تراجم		

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		نہایت عمدہ اور برجستہ کلام کہتے تھے تصنیف و تالیف کا بھی شغل کیا کرتے تھے۔ عربی اور فارسی میں کئی ایک کتابیں لکھی ہیں۔ ان تینوں کے علاوہ قصائد غراء اور سبحۃ المرجان آپ کی تصنیف ہے سنہ ۱۲۰۰ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۱۵۳۲ الف	اکتفاء القنوع بما ھو مطبوع (عربی) اُن تمام تصنیفات کا جو آجتک قالب طبع میں جلوہ گر ہوئی ہیں اور اُن کے مصنفین کا دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے۔	ایڈورڈ فانڈیک۔ یورپ کا ایک مشہور مستشرق ہے۔	سید محمد علی ببلاوی کی تصحیح سے مطبع الہلال مصر میں چھاپی گئی ہے
۱۵۳۲ ب	قصۂ حاتم طائی (فارسی)		قلمی خوشخط۔
۱۵۳۳ و ۱۵۳۴	کتاب الازمنۃ والامکنۃ (عربی) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے زمانۂ قدیم کی جنرل نالج (معارف عامہ) کی فی الجملہ مکمل اور جامع تصنیف ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔	شیخ ابی علی المرزوقی الاصفہانی۔ پانچویں صدی کا عالم متبحر ہے سنہ ۴۵۳ھ میں اس نے یہ کتاب تالیف کی ہے۔	مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن۔
۱۵۳۵	البرامکہ (اردو) خلفاء عباسیہ کے مشہور وزراء آل برمک کی تاریخ نہایت قابلیت کے ساتھ لکھی ہے۔	منشی عبدالرزاق کانپوری۔	مطبوعہ۔ لکھائی چھپائی نفیس۔
۱۵۳۶	نظام الملک طوسی۔ (اردو) جلد ضخیم۔ گو مقصود بالذات ملک شاہ سلجوقی کے وزیر اعظم نظام الملک کے حالات زندگی کا لکھنا تھا لیکن اسکے ضمن میں عمر خیام اور حسن بن صباح بانی مذہب اسمٰعیلیہ و فرقہ فدائیین کا بھی مفصل اور مبسوط تذکرہ ہے۔ اوّل الذکر تصنیف کی طرح قابلیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔	” ” ”	”
۱۵۳۷	سیر المتاخرین (فارسی) جلد ضخیم ہے سنہ ۱۱۹۴ھ کی تالیف سلاطین مغلیہ کی تاریخ	نواب سید غلام حسین خان طباطبائی خلف ہدایت علی خان بہادر اسد جنگ	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اسکا اردو ترجمہ مرآۃ السلاطین کے نام سے دو جلدوں میں مکتبہ مشرقیہ کے شعبۂ کتب اردو میں موجود ہے۔		
۱۵۳۸	مقدمہ تاریخ ابن خلدون (عربی) نہایت ہی معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ فلسفۂ تاریخ کے دقیق اصول پر حاوی ہے۔ اسی مقدمہ کی بدولت ابن خلدون کا نام آج یورپ میں نہایت عزت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ اس عدیم المثال تصنیف کا اردو ترجمہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے نیز اسکی تاریخ کا ترجمہ بھی گیارہ جلدوں میں موجود ہے۔	علامہ ابن خلدون۔ نہایت نامور اور محقق مؤرخ ہے۔ سب سے پہلے اسی نے فلسفۂ تاریخ کی بنیاد ڈالی تنقید اخبار اور روایت کو درایت سے جانچنے کے زرین اصول ایجاد کرکے دنیا کو اسپر توجہ دلائی۔ (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم تاریخ) علامہ کا نام عبدالرحمٰن بن محمد الحضرمی الاشبیلی ہے۔ علامہ کا باپ بربر (افریقہ) کا باشندہ تھا لیکن اسکی والدہ حضرموت کے ایک عربی قبیلہ سے تھی جسکے باعث علامہ کو حضرمی کہتے ہیں۔ اسکی پیدائش سنہ ۷۳۲ھ ٹیونس میں ہوئی۔ جوانی کا زمانہ اس نے مصر میں بسر کیا۔ وہ اپنی زندگی میں مختلف عہدوں پر بدلتا رہا۔ امیر تیمور نے اسکو دمشق میں قاضی القضاۃ کے جلیل القدر عہدے پر مقرر کیا۔ مصر میں بھی وہ قاضی رہا۔ اسکی مشہور تصنیف یہی مقدمہ اور تاریخ ہے جو گیارہ جلدوں میں ختم ہوئی ہے (تاریخ کیلئے دیکھو تمہیدی نوٹ علم تاریخ) سنہ ۸۰۹ھ / ۱۴۰۶ء مصر میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ مصر
۱۵۳۹ و ۱۵۴۰	تاریخ رؤسائے پنجاب (اردو) دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ تمام رؤسا کا فوٹو دیا ہے۔	" " "	مطبوعہ۔ لکھائی چھپائی نفیس۔
۱۵۴۱ تا ۱۵۴۴	شعر العجم (اردو) پانچ حصوں پر مشتمل ہے۔ تمام شعراء فارسی کے کلام پر ناقدانہ تبصرہ لکھا ہے اور جیسے کہ مصنف کا عام انداز بیان ہے نہایت محققانہ طرز پر یہ تمام	مولانا شبلی مرحوم۔	مطبوعہ۔ لکھائی چھپائی نفیس۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	کتاب لکھی گئی ہے۔ اپنے موضوع پر نہایت ہی جلیل القدر تصنیف ہے۔		
۱۵۴۵	سراج التواریخ (فارسی) محمود طرزی ایڈیٹر سراج الاخبار افغانیہ کابل نے افغانستان کی ایک مبسوط تاریخ لکھنی شروع کی ہے۔ جسکی یہ پہلی جلد ہے۔	محمود طرزی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۹۸)	مطبوعہ دار السلطنۃ کابل
۱۵۴۶	خورشید جہاں (فارسی) اقوام افغان کی مختلف شاخوں کے نسب نامے نہایت تفصیل اور جامعیت کے ساتھ لکھے ہیں۔ ہر ایک قوم کے کچھ تاریخی حالات اور رسوم و عادات کی کیفیت بھی لکھی ہے۔ اپنے موضوع پر قابل قدر تصنیف ہے کسی دوسری کتاب نے افغانوں کے شجرۂ انساب کی تفصیل ایسی جامعیت کے ساتھ نہیں لکھی۔ حیات افغانی کے شجرۂ انساب بلکہ اکثر تاریخی مواد کا ماخذ اسی کتاب کا ایک قلمی مسودہ تھا۔	شیر محمد خان گنڈہ پور۔ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کی قوم گنڈہ پور کے ایک معزز خاندان کا فرد ہے۔ اسکی ابتدائی تعلیم چنداں اعلیٰ نہیں تھی۔ اس نے اپنی تمام قابلیت کثرت مطالعہ سے حاصل کی تھی۔ تاریخ سے اسکو خاص دلچسپی تھی۔ اور اسی شغف کا نتیجہ تھا کہ وہ مشرقی اور مغربی افغانستان کے تمام حصوں میں پھرا اور جہد بلیغ کے ساتھ مختلف اقوام افغان کو صحیح نسب نامے حاصل کئے اور اُن کے تاریخی حالات اور رسوم و عادات معلوم کرنے کی کوشش کی جس کا نتیجہ "خورشید جہاں" کی تالیف کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ "خورشید جہاں" کے علاوہ سفرنامہ ایران و ترکستان۔ رسالہ کیفیت جمع قرآن وغیرہ اسکی تصنیف ہے ۱۳۰۲ھ ۱۸۸۵ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ
۱۵۴۷	نامۂ خسروان بالتصویر (فارسی) بادشاہان عجم کی مختصر تاریخ ہے۔ کتاب کو جابجا پورانے مرقعوں کی عکسی تصویروں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ کتاب خود بھی ایک نہایت خوشخط جلی قلم قلمی نسخہ کا عکس ہے جو فرانس کے دار الخلافہ پیرس میں چھپا ہے	" " " "	ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ
۱۵۴۸	داستان سیف الملوک (فارسی)	" " " "	قلمی خوشخط جلی قلم۔ جس پر مہر چترال شاہ شجاع الملک کے دستخط ہیں۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۴۹	انتخاب تواریخ الاخبار (فارسی) سید محمد جونپوری مدعی مہدویت کے متعلق جہاں کہیں بھی مختلف تاریخوں میں کچھ ذکر ہوا ہے اُن سب کا اقتباس دیا ہے مہدی جونپوری کے کسی عقیدتمند کی تصنیف ہے	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ
۱۵۵۰	الغزالی (اردو) امام غزالی کا تذکرہ۔ مولانا شبلی نعمانی نے اپنے معمولی محققانہ انداز پر لکھی ہے۔	مولانا شبلی مرحوم۔	لکھائی چھپائی نفیس
۱۵۵۱	سوانح عمری مولانا روم (اردو)	" " " "	" " "
۱۵۵۲	عیون الانبا فی طبقات الاطبا (عربی)	علامہ ابن ابی اُصیبعہ۔ موفق الدین ابو العباس احمد۔ اسکا باپ دمشق میں کحال تھا۔ اس نے علم طب کی ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی جس کی تکمیل کے لئے اس نے قاہرہ کا سفر کیا۔ علامہ ابن بیطار سے جو علم نباتات کا ماہر اور کامل تجربہ کار حکیم تھا علم طب کی تحصیل کو کمال تک پہونچایا ۶۳۴ھ ہجری میں سلطان صلاح الدین نے اسکو قاہرہ کے شاہی شفاخانے کا افسر اعلےٰ مقرر کیا جس کو خود سلطان مذکور نے قائم کیا تھا لیکن اس نے امیر عز الدین کی دعوت کو لبیک کہا۔ اور حوراآن چلا گیا جو دمشق کے قریب واقع ہے بقول مصنف اورنٹیل بائیوگریفیکل ڈکشنری وہ سنسکرت میں ماہر تھا۔ اور اپنی کتاب کا بارھواں باب جس میں اس نے ویدک حکیموں کا حال لکھا ہے سنسکرت کی کتابوں سے ترجمہ کیا۔ ۶۶۸ھ ۱۲۷۰ء میں اسکا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۱۵۵۳	دو جلدوں پر مشتمل ہے مصنف علام نے اپنی اس کتاب میں۔ ہندوستان۔ ایران یونان۔ عرب۔ دیار مغرب۔ اندلس۔ شام وغیرہ مختلف ممالک کے مشہور اطبا اور ماہران طبعیات کا حال جغرافی ترتیب سے لکھا ہے اپنے مضمون کی جامع ترین تصنیف ہے اور نہ صرف طبیبوں کے لئے یا طب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بلکہ عام علمی مذاق رکھنے والے اصحاب کے لئے اسکا مطالعہ بے حد دلچسپی کا باعث ہوگا۔ علامہ شبلی اپنی تصنیفات میں اکثر اس سے اقتباس کرتے ہیں۔		
۱۵۵۴ الف	تاریخ صغیر امام بخاری علم الرجال (عربی)	محمد بن اسمٰعیل بخاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۷)	مطبوعہ
۱۵۵۴ ب	حاشیہ مواہب لدنیہ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۴۳	" " "	قلمی خوشخط

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۵۵	تاریخ عجم - ادبیات فارسی تاریخ (فارسی) ملوک عجم قدیم کے حالات پر مشتمل ہے نہایت فصیح و بلیغ فارسی میں لکھی گئی ہے	" "	مطبوعۂ ایران
۱۵۵۶	رحلۃ ابن جُبیر (عربی) ابن بطوطہ سے دوسرے درجے پر یہ سفرنامہ ہے	ابن جبیر اندلسی - ابوالحسین محمد بن احمد بن جبیر الکنانی نے ۵۴۰ھ بلنسیہ میں پیدا ہوا (بلنسیہ ایک شہر کا نام ہے جو سپین کے مشرقی حصہ میں واقع ہے) اس کو ادبیات سے بہت دلچسپی تھی - چنانچہ شعر گوئی اور انشا پردازی میں کامل مہارت حاصل کی - یہ بھی ابن بطوطہ کی طرح ایک مشہور سیاح ہے - پہلے اس نے دمشق اور بغداد کا سفر کیا اور اپنے وطن کو واپس آکر ۵۷۸ھ میں دوبارہ ممالک مشرقیہ کا سفر کیا - ۶۱۴ھ ۱۲۱۸ع اسکندریہ میں اسکا انتقال ہوا ہے	مطبوعۂ یورپ
۱۵۵۷	تاریخ اسلام (اردو) اختصار کے ساتھ جامعیت کی کوشش کی گئی ہے - لکھنے والا قابل آدمی ہے -	محمد احسان اللہ عباسی -	مطبوعہ
۱۵۵۸	تمدّن عرب (اردو) جلد نہایت ضخیم ڈاکٹر لیبان ایک فرانسیسی محقق کی عالمانہ کتاب کا فاضلانہ ترجمہ ہے - زمانہ قدیم کی یادگاروں کے جابجا فوٹو دئے ہیں - نہایت ہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے - اسکا پڑھنا بے حد دلچسپی کا باعث ہوگا -	سیّد علی بلگرامی - آپکے والد کا نام سید زین الدین خان ہے - آپ نواب عماد الملک کے برادر اصغر ہیں - ابتدائی تعلیم سے پندرہ برس کی عمر میں فراغت حاصل کی - آٹھ برس میں بی - اے - ایل - ایل - بی کا امتحان پاس کرکے یونیورسٹی کا طلائی تمغہ پایا - رڑکی کالج میں تعلیم پانے کے بعد ولایت میں جاکر علم معدنیات اور طبقات الارض کے اعلےٰ امتحانات پاس کئے اور جرمنی و فرانسیسی زبانوں میں مہارت حاصل کی - واپس آکر ناظم صیغۂ معدنیات و تعمیرات حیدرآباد دکن مقرر ہوئے - وغیرہ وغیرہ -	مطبوعہ - لکھائی چھپائی نفیس
۱۵۵۹	تمدّن ہند (اردو) جلد نہایت ضخیم - (تشریح صفحہ [illegible])	" "	" " "

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۶۰ و ۱۵۶۱	تاریخ اودھ (کامل) (اردو) ضخیم دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ بسط اور تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔	محمد نجم الغنی خان رامپوری۔	مطبوعہ
۱۵۶۲ لغایت ۱۵۶۴	تاریخ دکن (اردو) کامل۔ تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت مفصل اور جامع تاریخ ہے۔	مولوی عبد الغفور خان رامپوری۔ ریاست حیدر آباد دکن کے سررشتۂ علوم فنون کے مترجم ہیں۔	مطبوعہ
۱۵۶۵ لغایت ۱۵۶۹	داستان ترکتازان ہند (فارسی) پانچ جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ سلاطین دہلی کا مفصل حال لکھا ہے۔	میرزا نصر اللہ خان۔ الملقب دولت یار جنگ بہادر	مطبوعہ
۱۵۷۰	کتاب المعمرین (عربی) ادبیات و تاریخ۔ اپنے موضوع پر جلیل القدر تصنیف ہے اس وقت نایاب ہے۔	ابو حاتم سجستانی۔ تیسری صدی ہجری کے اجلۂ محدثین سے ہے۔ علامہ ابن قتیبہ کا استاذ ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۴۲۳) دیگر علوم میں بھی کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ نہایت مفید اور جلیل القدر کتابیں مختلف علوم پر لکھیں	مطبوعہ یورپ
۱۵۷۱ الف	تاج التواریخ (اردو) جلد نہایت ضخیم۔ ہندوستان کی سب دیسی ریاستوں کا مختصر حال لکھا ہے۔ اور سب سے بڑا کام یہ کیا ہے کہ تمام ہندوستان کے مختلف صوبوں میں جتنے نامور اشخاص موجود ہیں سب کے حالات زندگی کا خلاصہ لکھا ہے۔ گویا ہندوستان کے موجودہ طبقے کی مفصل اور جامع تاریخ ہے۔ اور اس لحاظ سے نہایت ہی قابل قدر تصنیف ہے۔ اکثر ناموروں کے فوٹو بھی شامل کئے گئے ہیں۔ کتاب کے اخیر میں مختلف رسوم کا حال لکھا ہے۔ اور تصویریں ساتھ ساتھ دے کر مضمون کو دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔	مولوی نصرت علی۔ مالک نصرۃ المطابع دھلی۔	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۷۱/ب	**البلاغۃ** (اردو) پنجاب یونیورسٹی کے امتحان منشی فاضل میں کامیاب ہونیکے لئے جن قواعد فصاحت وبلاغت کا جاننا لازم ہے اُن کو آسان طریقے پر بالاختصار لکھا ہے اپنے موضوع اور مقصد کے لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ کیونکہ امتحان مذکور کے اکثر امیدوار اہم اور غیر اہم مسائل میں تمیز کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کتب نصاب کو لفظ بلفظ رٹ لینا کامیابی حاصل کرنیکے لئے ایک ضروری شرط ہے۔ مؤلف البلاغۃ نے اپنی اس تالیف میں اُن کو اس تکلیف سے بچانے کی قابل قدر کوشش کی ہے قواعد فصاحت وبلاغت سے واقفیت حاصل کرنے والے فضلاء کیلئے عموماً اور حیدرآباد دکن کی اُردو یونیورسٹی کے لئے خصوصاً مؤلف کی یہ تالیف مفید وقابل داد ہے۔	**قاضی حبیب اللہ منشی فاضل** ۔ ہمارے مکرم دوست قاضی حبیب اللہ کا وطن مالوف ڈھوک جھیل داخل موضع ہردوگھر ہے (جو راولپنڈی کے مضافات میں سے ہے)۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں جبکہ اُنکی خدمات اخبار وکیل امرتسر سے متعلق تھیں لاہور آکر اُنہوں نے اولیٰ کوشش سے "منشی فاضل" کا امتحان پاس کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ درۂ نادرہ اور قصائد بدر چاچ جیسی سنگلاخ کتابیں نصاب امتحان میں داخل تھیں۔ بعد امتحان بھی کچھ عرصہ اخبار وکیل امرتسر سے انکا تعلق رہا اور اپنے فرائض نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دئے۔ لیکن بہت جلد اُنہوں نے لاہور میں آکر آزادانہ زندگی بسر کرنی شروع کی اِس وقت مصری کتب کے تاجر اور ایک جید خوشنویس کی حیثیت سے وہ اپنے معاصرین میں ممتاز ہیں لاہور میں اُنکا حلقہ اثر وواقفیت (خصوصاً علمی مجالس میں) نہایت وسیع ہے۔ مشاغل علمیہ میں خاص دلچسپی اور حصہ لیتے ہیں۔ پیسہ اخبار لاہور اور وکیل امرتسر کے بہرہ ور اعلیٰ میں بسا اوقات اُنکا نام پبلک کی نگاہوں سے گذرتا ہے۔	مطبوعہ۔ کتب خانہ ہذا میں نسخہ طبع ثانی موجود ہے جسکے ساتھ نقشہ تشبیہ استعارہ مجاز وکنایہ اضافہ کیا گیا ہے

علم طب

اس فن کو کہتے ہیں جسکے ذریعہ جسم انسانی یا حیوانی کی صحت اور مرض کی حالت اور اسکا طریق علاج معلوم ہو۔ یہ ایک نہایت ہی مفید اور وسیع الذیل علم ہے جس کی ابتدا آفرینش آدم کے ساتھ ساتھ ہوئی۔ یونانیوں نے اپنے زمانہ میں اس میں بہت ترقی کی تھی۔ لیکن جب دیگر علوم کے ساتھ اسکا بھی عربی میں ترجمہ کیا گیا تو اہل یونان کے مسلمان شاگرد اپنے اساتذہ سے کئی درجہ آگے بڑھ گئے اور اس جلیل القدر اور مفید نوع انسان فن کو معراج کمال تک پہونچا کر چھوڑا۔ اگر ان کے کارنامے دیکھنے ہوں تو ابن ابی اصیبعہ کی "عیون الانبار فی طبقات الاطباء" دیکھ لو۔ (عدد مسلسل ۱۵۵۲) محمد بن زکریا رازی اور ابن سینا وغیرہ اس فن کے مشہور ائمہ ہیں۔ متقدمین میں سے جالینوس کو اس فن میں زیادہ شہرت حاصل ہوئی ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کا معاصر تھا اور جسکی تصنیفات اکثر ائمہ فن کا ماخذ ہیں ؞

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۷۲	شفاء الاسقام (عربی) حسب معمول چار مقالوں یا بالفاظ دیگر چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے میں کلیات طب (اصول فن) دوسرے میں غذاؤں کا بیان تیسرے میں وہ امراض جو ایک ایک عضو سے مخصوص ہیں بہ تفصیل اعضائ اور چوتھے میں امراض عامہ کا ذکر ہے جسکی کسی ایک عضو کے ساتھ تخصیص نہیں کی جاسکتی۔	خضر بن علی بن الخطاب (المعروف حاجی پاشا) سلطان بایزید خان یلدرم کے عہد میں تھا۔ ولایت ایدین ایلی اسکا زاد و بوم تھا تحصیل علوم کے لئے قاہرہ کا سفر کیا۔ اور شیخ اکمل الدین بابرتی (مصنف عنایہ شرح ہدایہ) کی شاگردی کی۔ منطق اور فلسفہ مولے مبارک شاہ سے پڑھا جو معقولات میں یکتائے روزگار تھا۔ ابھی فارغ التحصیل ہوا ہی تھا کہ اسکو ایک شدید عارضہ لاحق ہوا۔ اور علم طب کے حصول پر متوجہ ہونے کا یہی باعث تھا چنانچہ اس نے طب میں کامل مہارت حاصل کی۔ مصر میں شفاخانہ سلطانی کا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ جسکے فرائض اس نے بوجہ احسن انجام دیئے۔ اور کتاب شفاء السقام اس نے امیر محمد بن ایدین کے لئے تصنیف کی۔ اس سے پہلے وہ شرح مطالع وغیرہ پر حاشیے لکھ چکا تھا۔ سید شریف جرجانی اسکی فضیلت کا اعتراف کیا کرتے تھے۔ سنہ ۸۰۰ھ / ۱۳۹۷ع میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ ایک ہندو لکھن لال نے سنہ ۱۲۲۷ھ میں لکھی۔ جلد ضخیم۔
۱۵۷۳	ملخص فصول بقراطی (فارسی) طب یونانی کی ایک مشہور کتاب ہے۔		مطبوعہ
۱۵۷۴	موجز (موجز القانون) (عربی) بقول صاحب کشف الظنون مختصرات اور مطولات میں فن طب کی بہترین کتاب ہے، کیونکہ اگرچہ اسکا حجم چھوٹا ہے لیکن مسائل فن کی جامع ہے۔ قانون شیخ الرئیس کا لب لباب ہے۔	ابن النفیس۔ علاؤ الدین علی بن ابی حزم القرشی المصری۔ قرش بالفتح ماوراء النہر میں ایک شہر کا نام ہے۔ وہ ابن سینا کے بعد اطباء عرب میں سے مشہور ترین حکیم ہے۔ اس نے دمشق میں ابن الدخوار سے طب کی تحصیل کی۔ اس نے کلیات قانون کی ایک شرح لکھی ہے اور موجز کے نام سے اس کا خلاصہ کیا ہے جو عام متداول ہے۔ طبیب سدید الدین گازرونی نے اسکی ایک شرح	قلمی جلی قلم خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		لکھی ہے جو آٹھویں صدی ہجری کے اطبا میں سے ہے۔ محمد بن محمد اقصرائی (آٹھویں صدی ہجری) اور ابن عوض کرمانی المعروف بالطبیب النفیس (نویں صدی ہجری) نے بھی اسکی شرحیں لکھی ہیں جن میں سے اول الذکر کا نام حل موجز ہے ابن النفیس کا ۶۸۶ھ میں انتقال ہوا ہے۔	
۱۵۷۵	نفیسی (شرح موجز۔ عربی) بقول صاحب کشف الظنون موجز کی سب سے اچھی شرح یہی ہے اور غالباً اسی لئے زیادہ مشہور اور متداول ہے۔ مصنف علام (نفیس بن عوض کرمانی) نے ۸۴۱ھ میں بمقام سمرقند اسکی تالیف سے فراغت حاصل کی۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۰۷ خانۂ کیفیت عمومیہ)	نفیس بن عوض (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۴ خانۂ احوال مصنف و ۱۶۰۷ خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ خوشخط
۱۵۷۶	موجز و شرح آں (عربی)	" "	قلمی
۱۵۷۷	طب اکبر (فارسی) طب یونانی کی مشہور درسی اور جامع کتاب ہے۔	محمد اکبر ارزانی۔	مطبوعہ بمبئی
۱۵۷۸	ایضاً طب اکبر۔ دوسرا نسخہ (فارسی)	" "	مطبوعہ نولکشوری
۱۵۷۹	قانون شیخ الرئیس۔ (عربی) جلد نہایت ضخیم۔ علم طب کی جامع ترین۔ معرکۃ الآراء اور جلیل القدر تصنیف ہے۔	شیخ بو علی سینا۔ شیخ الرئیس ابو علی حسین ابن سینا۔ نہایت مشہور اور نامور مسلمان حکیم اور فلاسفر ہے۔ آغاز شباب ہی میں ادبیات ریاضی فلسفہ اور دیگر علوم معقولات میں مہارت حاصل کی۔ اس نے بخارا میں علم طب اور فلسفہ کی تحصیل کی (علامہ کا مولد بخارا کے قریب ایک گاؤں ہے) اٹھارہ سال کی عمر میں اس نے نوح بن منصور سامانی کا نہایت کامیابی کے ساتھ علاج کیا اور دربار شاہی میں تقرب کا درجہ حاصل کیا۔ ساتھ ہی اس کو ایک بڑا علمی فائدہ یہ ہوا کہ بادشاہ مذکور کے پاس ایک کتب خانہ تھا جو نہایت قیمتی ذخائر	قلمی

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		علمیہ کا مخزن تھا۔ نوح بن منصور نے شیخ الرئیس کے مطالعہ کے لئے اسکو مباح کردیا۔ عمر کے بائیسویں سال میں وہ والئ خوارزم علی بن منصور کے ایوان شاہی میں باریاب ہوا۔ جسکے بعد اس نے خراسان اور جرجان کا سفر کیا۔ اور موخرالذکر صوبہ میں کچھ مدت تک تدریس کا کام کیا۔ وہیں اس نے **کتاب قانون** لکھی جو علم طب کی نہایت ہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے۔ اسکے بعد وہ **رے** اور **قزوین** میں گیا اور ہمدان میں پہونچکر **شمس الدولہ** کے دربار میں وزارت کا رتبہ پایا۔ لیکن فوجی امرا کی سازشوں نے اس کو جلد تر اپنے عہدہ سے کنارہ کش ہونے پر مجبور کیا۔ شمس الدولہ کے بیٹے **تاج الدولہ** کے عہد میں اسپر غداری اور نمکحرامی کا الزام لگایا گیا جسکے باعث وہ ایک قلعے میں قید کیا گیا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح وہاں سے بھاگ نکلا۔ اور **علاؤالدولہ** والئ اصفہان کے پاس پناہ لی۔ تکالیف شاقہ کے تسلسل اور عیاشی کے برے نتائج نے اسکو مرگ بے ہنگام کا شکار بنایا۔ اور سنہ ۴۲۷ھ/۱۰۳۶ء میں اس کا انتقال ہوگیا۔ علوم مشرقیہ کے تمام شعبوں پر اس نے قلم اٹھایا ہے۔ اور محققانہ تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ لیکن فلسفہ اسکا نہایت مرغوب مضمون تھا۔ **قانون۔ شفاء** اور **اشارات** اسکی مشہور کتابیں ہیں۔ **عیون الحکمۃ** میں اس نے منطق۔ طبعیات اور الٰہیات سے بحث کی ہے۔ رسالہ **حیّ بن یقظان** تصوف کے حقائق سے لبریز ہے۔ **رسالۃ الطیر** میں محبوس قفس پرندوں کی زبان حال سے معارف عالیہ بیان کئے گئے ہیں۔ تفسیر قرآن۔ اثبات معاد۔ معجزات	

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		تعبیر الرؤیا۔ علم طلسمات۔ وغیرہ پر محققانہ انداز سے مفید کتابیں لکھی ہیں۔	
۱۵۸۰	قانون شیخ ربع معالجات (عربی) قانون شیخ الرئیس کا نہایت اہم اور مفید تر حصہ جو زیادہ متداول ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۵۸۱	جامع الشرحین (عربی) کلیات قانون کی شرح ہے۔	" " "	مطبوعہ خوشخط
۱۵۸۲	خلاصۃ التجارب (فارسی)	" " "	مطبوعہ
۱۵۸۳	انوار الحواشی۔ حاشیۂ نفیسی (عربی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۵)	" " "	مطبوعہ
۱۵۸۴ لغایت ۱۵۸۷	اکسیر اعظم کامل (فارسی) طب یونانی کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ چار ضخیم جلدوں میں بیان کیا ہے۔	حکیم محمد اعظم خان	"
۱۵۸۸	ذخیرۂ خوارزم شاہی (فارسی) جلد نہایت ضخیم صرف امراض چشم تک کا حصہ ہے پوری کتاب متوسط ضخامت کے بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اپنے فن کی نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ علم طب مردہ تھا۔ ذخیرۂ خوارزم شاہی کے تالیف ہونے سے زندہ ہو گیا۔ بقول صاحب کشف الظنون دسویں صدی ہجری میں اسکا ترکی میں ترجمہ کیا گیا۔	زین الدین اسمٰعیل بن حسین جرجانی مشہور شاعر خاقانی کا معاصر ہے۔ علاؤ الدین تکش بادشاہ خوارزم اسکا محسن اور سرپرست تھا۔ یہ کتاب اس نے علاؤ الدین مذکور ہی کے لئے لکھی ہے۔ ۵۹۶ھ اور بقول صاحب کشف الظنون ۵۳۱ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی بخط قدیم
۱۵۸۹	ایضاً ذخیرۂ خوارزم شاہی جلد ششم (فارسی)	"	قلمی
۱۵۹۰	مخزن الادویہ۔ جلد ضخیم (فارسی) ادویات کے افعال و خواص کو نہایت بسط و تفصیل اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے ہر ایک دوا کا نام پہلے عربی میں اور پھر دوسری مختلف زبانوں میں لکھا ہے علم الادویہ پر نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔	حکیم محمد حسین خان علوی۔ بارھویں صدی ہجری کے آخری حصہ میں ایک نامور طبیب گذرا ہے جس نے طب کے مختلف شعبوں میں مبسوط کتابیں تالیف کر کے اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ قرابادین کبیر وغیرہ بھی اسی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ بمبئی

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۵۹۱	ایضاً مخزن الادویہ (فارسی) اس نسخہ کے حاشیہ پر کتاب تحفۃ المؤمنین طبع کیگئی ہے جو تفصیل تو کم کرتی ہے لیکن قدیم اور مستند ہے۔ مخزن الادویہ کا مصنف اکثر اسکا حوالہ دیتا ہے۔	" " "	مطبوعہ دہلی
۱۵۹۲	ایضاً مخزن الادویہ ۔ مع تحفۃ المومنین (فارسی)	" " "	مطبوعہ کشوری
۱۵۹۳	تحفۃ المؤمنین ۔ علم الادویہ (فارسی) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۹۱)	حکیم محمد مومن خان۔	قلمی خوشخط تقطیع کلان۔
۱۵۹۴	ایضاً تحفۃ المؤمنین (فارسی)	" " "	مطبوعہ باریک قلم
۱۵۹۵	نفیسی (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۵	نفیس بن عوض (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۴)	مطبوعہ تقطیع کلان محشّٰی بحواشی حکیم محمد شریف خان
۱۵۹۶	تشریح الاعضاء (عربی) قانون شیخ کا وہ حصہ جو فن اناٹومی (شعبہ علم تشریح) سے تعلق رکھتا ہے۔	شیخ بوعلی سینا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۹)	قلمی بخط نسخ خوشخط
۱۵۹۷	شرح رباعیات یوسفی (فارسی) فاضل ماتن نے مسائل طب یونانی (شعبۂ علاج الامراض) کو نہایت اختصاراً اور خوبی کے ساتھ رباعیات میں منظوم کیا ہے جس سے اُن کا استحضار بہت آسان ہوگیا ہے۔ یہ کتاب اُن رباعیات کی شرح ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۵۹۸	قرابادین قادری (فارسی) مرکب ادویات کا طریق ساخت اور اُنکے خواص طبیہ کا مفصل بیان ہے۔ انواع مرکبات کو بترتیب حروف ہجی لکھا ہے۔ مثلاً ایارجات باب الالف میں۔ جوارشات حرف جیم اور معجونات میم کے باب میں پائے جائینگے۔	حکیم محمد اکبر ارزانی مصنف طب اکبر۔ چونکہ مصنف سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا نہایت عقیدتمند ہے اسلئے اپنی کتاب کو اُنکے نام نامی سے منسوب کیا ہے۔	قلمی
۱۵۹۹	ایضاً قرابادین قادری (فارسی)	" " "	مطبوعہ باریک قلم خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۰۰ و ۱۶۰۱	**قرابادین کبیر** (فارسی) دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ بسط اور تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ ۱۱۸۵ھ کی تالیف ہے۔	حکیم محمد حسین علوی مصنف مخزن الادویہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۹۰)	مطبوعہ
۱۶۰۲	**مجموعہ رسائل طبیہ** (عربی)		قلمی
۱۶۰۳	**دستور العجائب** (عربی) اسکا جزو اعظم طب یونانی ہے لیکن درحقیقت ایک قسم کا سائیکلوپیڈیا ہے۔ بقول حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان دہلوی شیخ داؤد انطاکی کی تالیف ہے۔	**داؤد بن عمر الانطاکی**۔ وہ آنکھوں سے نابینا تھا۔ انطاکیہ اسکا مولد ہے لیکن اس نے اپنی عمر کا اکثر حصہ قاہرہ میں بسر کیا۔ وہ یونانی زبان جانتا تھا اور علم طب میں نہایت ماہر تھا۔ اکثر علوم متداولہ میں اسکو کافی دستگاہ حاصل تھی۔ جب کسی علمی مضمون کے متعلق اسکو چھیڑ دیا جاتا تو فوراً پندرہ بیس صفحے کا مسلسل مضمون نہایت قابلیت کے ساتھ لکھ دیتا۔ **تزیین الاسواق** جو عربی نظم و نثر کا مجموعہ ہے اسی کی تصنیف ہے۔ بقول صاحب کشف الظنون ۱۰۰۵ھ اور بقول مصنف ہسٹری آف عربک لٹریچر ۱۰۰۸ھ ۱۵۹۹ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط۔ ۱۱۴۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۶۰۴	**زمرد اخضر و یاقوت احمر** (اردو)		مطبوعہ
۱۶۰۵	**حدود الامراض** (عربی) تعریفات طبیہ پر مشتمل ہے۔	**محمد اکبر ارزانی** مصنف طب اکبر۔	〃
۱۶۰۶	**جزئیۃ الرموز** (عربی) طب یونانی کی نہایت مفید اور نایاب کتاب ہے۔	حکیم شاہ محمد بن شیخ محمد اعظم ۱۱۹۶ھ ہجری میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط
۱۶۰۷	**شرح اسباب و علامات جلد ثانی** (عربی) "اسباب و علامات" جو اس کتاب کا متن ہے **نجیب الدین** ابو حامد محمد بن علی بن عمر سمرقندی کی تصنیف ہے جو فخر الدین رازی کا معاصر تھا۔ تاتاریوں نے تسخیر ہرات کے زمانے میں ۶۱۹ھ میں اس کو قتل کیا۔ اس کی شرح ابن عوض **الطبیب** النفیس نے لکھی ہے۔ ابن عوض کرمانی نویں صدی ہجری کے اطبا میں سے ہے	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اس نے سمرقند میں سکونت اختیار کی اور شرح اسباب وعلامات کے لکھنے سے سنہ ۸۲۷ھ میں فراغت حاصل کی جس کو اس نے سلطان الغ بیگ مشہور ہیئت دان بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ابن النفیس اور ہے الطبیب النفیس اور ہے۔ اول الذکر موجز کا مصنف ہے اور دوسرا اسکا شارح۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۴)		
۱۶۰۸	حاشیۂ شرح اسباب (عربی)	,, ,, ,,	قلمی خوشخط
۱۶۰۹ الف	طب ایلاقی (عربی)	,, ,, ,,	قلمی خوشخط۔ نوشتہ ۱۱۶۴ھ
۱۶۰۹ ب	شرح رباعیات یوسفی معہ یک رسالہ دیگر در علم طب (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۹۷	,, ,, ,,	قلمی
۱۶۱۰	تالیف شریفی (فارسی)	حکیم محمد شریف خان۔	مطبوعہ
۱۶۱۱	دستور العلاج (فارسی)	سلطان علی خراسانی۔ دستور العلاج اس نے سنہ ۹۳۴ھ میں تالیف کی۔ یہ کتاب سلطان ابو سعید بہادر خان کے نام سے معنون کی گئی ہے۔	,,
۱۶۱۲	کفایۂ منصوری معہ مجربات اکبری (فارسی)	,,	,,
۱۶۱۳	بحر الجواہر (عربی) فرہنگ ادویہ ہے۔	محمد بن یوسف حکیم ہروی	,,
۱۶۱۴	خلاصۂ میٹریا میڈیکا (اردو گورکھی) ڈاکٹری قرابادین کا نہایت مختصر انتخاب ہے	,, ,, ,,	مطبوعہ سنہ ۱۸۵۳ء
۱۶۱۵	ارجوزۂ سینائیہ معہ ایک رسالۂ دیگر مجہول الاسم (عربی نظم) چھوٹی سی کتاب ہے	,, ,, ,,	مطبوعہ
۱۶۱۶	قانونچہ (عربی) نہایت مشہور اور متداول متن ہے۔	محمود بن عمر الجغمینی۔	مطبوعہ۔ خوشخط محشی
۱۶۱۷	ایضاً قانونچہ (عربی)	,, ,, ,,	قلمی۔ محمد پناہ بن سعد الدین قاری نے لاہور میں احمد شاہ ابدالی کے زمانے میں لکھوا ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۱۸	مفرح القلوب (فارسی) قانونچہ کی نہایت مبسوط اور مفصل شرح ہے۔	حکیم محمد اکبر ارزانی مصنف طب اکبر۔	مطبوعہ قدیم باریک قلم۔
۱۶۱۹	قرابادین شفائی (فارسی)		قلمی
۱۶۲۰	زبدۃ الطب (عربی) طب یونانی کی نایاب کتابوں میں سے ہے۔	علّامہ خوارزمشاہی (کشف الظنون)	قلمی بخط قدیم خوشخط۔ بلحاظ نوعیت ساتویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۶۲۱	المقالۃ الرابعۃ من کتاب الاقناع (عربی) یہ کتاب اصل یونانی سے عربی میں ترجمہ کی گئی ہے۔ فن جراحی کے اصول کی نہایت جامعیت کے ساتھ بحث کی ہے حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان دہلوی کے لفظوں میں وہ ایک دُر نایاب ہے۔	ابو الحسن سعید بن ہبۃ اللہ الفلسفی الطبیب علم طب میں مہارت تامہ رکھتا تھا۔ فلسفہ اور علوم عقلیہ میں اس کو کامل دستگاہ حاصل تھی وہ مقتدی بامر اللہ خلیفہ کے عہد میں تھا اور خلیفہ مذکور کے خاندان کا شاہی طبیب تھا مقتدی بامر اللہ کے انتقال کے بعد المستظہر باللہ کے عہد میں بھی اسی خدمت پر مامور رہا سنہ ۴۳۶ھ میں اس کی ولادت ہوئی۔ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۴۹۵ھ اس کی تاریخ انتقال ہے۔ طب، منطق اور فلسفہ میں اس کی تصانیف موجود ہیں المغنی فی الطب کتاب الاقناع۔ (چار جلدوں پر مشتمل ہے) کتاب التلخیص النظامی۔ کتاب خلق الانسان الحدود والفرق وغیرہ اس کی تصنیف ہیں۔	قلمی۔ بخط قدیم خوشخط سیاہی غیر مطموس۔ احمد بن محمد بن نبہان نے سنہ ۶۱۸ھ میں یہ نسخہ لکھا۔ مصنف کا انتقال سنہ ۴۹۵ھ میں ہوا ہے، (دیکھو خانہ احوال مصنف)
۱۶۲۲	حمیات قانون (عربی) قانون شیخ کا وہ حصہ جس میں تپ اور اُسکی قسموں کا بیان ہے۔	شیخ بو علی سینا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۹)	قلمی خوشخط
۱۶۲۳	طب شہابی (فارسی نظم) مشہور کتاب ہے اور منظوم ہونے کی وجہ سے زیادہ مرغوب ہے	" " "	مطبوعہ خوشخط
۱۶۲۴	سدیدی شرح موجز (عربی) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔	سدید گاذرونی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۴)	قلمی خوشخط
۱۶۲۵	نفیسی شرح اسباب و علامات (عربی) صاحب کشف الظنون نے اسکی بڑی تعریف لکھی ہے اور نہایت جلیل القدر تصنیف بتایا ہے۔ نایاب ہے۔ سنہ ۸۲۷ھ اسکا سال تالیف ہے۔	نفیس بن عوض کرمانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۰۷ خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط قدیم خوشخط باریک قلم واضح۔ بلحاظ نوعیت خط کے مصنف کے عہد کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۲۶	فتاحی شرح قانونچہ (عربی) مختصر شرح ہے۔	یحییٰ ملا نیشاپوری تخلص فتاحی۔ ایک دیوان اس کی یادگار ہے۔ اور شبستان خیال کا مصنف ہے۔ شاہرخ مرزا کے عہد میں تھا ۸۵۲ھ / ۱۴۴۸ء میں اس کا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط حکمت مآب محمد مہدی نے ۱۰۶۸ھ میں لکھا جس پر اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے ایک مصاحب خاص کی مہر ثبت ہے۔
۱۶۲۷	تحفۂ خانی یا شفاء العلیل (فارسی) کمیاب کتاب ہے۔	محمود بن محمد عبد اللہ۔	قلمی بخط نسخ ۱۲۳۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۶۲۸	طب یوسفی (فارسی) معہ چند رسائل دیگر		مطبوعہ
۱۶۲۹	نفیسی شرح موجز (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۵۔	نفیس بن عوض کرمانی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۴ و نیز ۱۶۰۷ خانۂ کیفیت عمومیہ	قلمی
۱۶۳۰	تشریح منصوری (فارسی) علم تشریح بدن کا چھوٹا سا رسالہ ہے	" " "	مطبوعہ
۱۶۳۱	مقالات ابی منصور (عربی) فن طب کی نایاب کتابوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔	" " "	قلمی خوشخط تقطیع خورد
۱۶۳۲	مفاتیح الرحمۃ و مصابیح الحکمۃ (عربی) علم کیمسٹری کی عدیم المثال کتاب ہے اصول کیمیا کو نہایت بسط اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جا بجا شکلیں بھی توضیح کے لئے دی ہیں۔ حاذق الملک دہلوی نے اس کو "دُرِ نایاب" سے تعبیر کیا ہے۔ یہ کتاب مولانا غلام جیلانی کو جس صاحب سے ملی ہے اُس نے کتاب کے آخری صفحہ پر عربی میں ایک یادداشت لکھی ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ "یہ کتاب جس شخص کے پاس تھی اُسکو میں بارہ ہزار روپے بڑی خوشی سے دینے پر آمادہ تھا لیکن اس نے کتاب کو اپنے سے جدا کرنا منظور نہ کیا۔ بالآخر میں نے ایک حکمت عملی سے وہ کتاب اس سے	طغرائی اصفہانی۔ فخر الکتّاب ابو اسمٰعیل حسین بن علی بن محمد الملقب مؤید الدین الاصبہانی المنشی المعروف بالطغرائی۔ اپنے زمانے کا فاضل اجل تھا۔ اسکی نظم اور نثر اسقدر بلیغ ہوتی تھی کہ تمام اقران میں وہ منشی کے لقب سے مشہور ہو گیا تھا۔ سمعانی نے کتاب الانساب میں اس کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ دولت سلجوقیہ کی تاریخ میں لکھا ہے کہ طغرائی مذکور موصل میں سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا وزیر تھا جب سلطان مسعود کی اپنے بڑے بھائی سلطان محمود کے ساتھ لڑائی ہوئی اور غلبہ دوسری جانب رہا تو طغرائی بھی پکڑا گیا۔ اور محمود کے وزیر نے اس پر الحاد کا الزام لگا کر اسے قتل کرا دیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کو اسبات کا اندیشہ تھا	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط ۱۲۴۴ھ تیمور شاہ درانی کے عہد کا لکھا ہوا نسخہ۔ (نیز ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	حاصل کی اور بارہ کاتبوں نے دن رات مصروف رہ کر چھ دنوں میں اسکی نقل لے لی۔ اصل کتاب کے ساتھ مقابلہ اور تصحیح میں ممکن کوشش کی گئی ہے۔	کہ وہ اپنی اعلیٰ قابلیت سے محمود کے دل میں جگہ کر لیگا جس سے اسکے رتبے کا زوال میں آجانا بالکل قرین قیاس ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ ۵۱۵ھ میں وقوع میں آیا جبکہ اسکی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ لیکن محمود کا بداندیش وزیر بھی دست روزگار کے پنجۂ انتقام سے سلامت نہ رہا اور صفر ۵۱۶ھ میں مدرسۂ نظامیہ کے پاس سر بازار قتل کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ طغرائی کے ایک وفادار غلام نے اس کو قتل کیا۔	
۱۶۳۳	ریاض الادویہ (فارسی)	" " "	قلمی تقطیع خورد
۱۶۳۴	قرابادین ذکائی (فارسی) وبرحاشیہ قرابادین شفائی		مطبوعہ
۱۶۳۵	مجموعۂ میزان الطب۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں:۔ (۱) میزان الطب فارسی مصنفہ طب اکبر کی تصنیف ہے۔ درسی کتاب ہے مبتدیوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ (۲) رسالہ بابال در فن طب بزبان فارسی۔ (۳) درج گوہر در احوال نبض و قارورہ بزبان اردو۔ (۴) مفید الاجسام اردو۔ (۵) قانون عشرت اردو۔ جملہ مطبوعہ دریکجلد	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)۔	"
۱۶۳۶	مجموعۂ رسائل مختلفہ طب		
۱۶۳۷	محمیات قانون (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۲۲۔ نیز اسکے ساتھ ایک فارسی رسالہ بھی چھاپا گیا ہے جس کا نام ہے "تنبیہ الاعیان علی اوّل حساب البحران"۔	شیخ بو علی سینا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۹)	" مطبوعہ خوشخط ۱۲۷۵ھ
۱۶۳۸	کتاب مجہول الاسم در علم طب (عربی) از اول ناقص۔	" " "	قلمی بخط مختلف اکثر آن بخط قدیم لنسخ خوشخط سیاہی غیر مطبوعہ نوشتہ سنہ ۹۱۰ھ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۳۹	بحر الجواہر (عربی) چھوٹی سی طبی ڈکشنری ہے۔	" " "	قلمی
۱۶۴۰	مختصر تحفۃ المؤمنین (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۹۱۔	" " "	قلمی خط شکستگی مائل نوشتہ ۱۳۰۵ھ از دست لکھمن لعل۔
۱۶۴۱	حدود الامراض (عربی) دوسرا نسخہ۔ تعریفات طبیہ پر مشتمل ہے۔	محمد اکبر ارزانی مصنف طب اکبر۔	قلمی
۱۶۴۲	کتاب مجہول الاسم در علم طب (فارسی)	" " "	"
۱۶۴۳	قرابادین معصومی (فارسی) ۱۰۵۹ھ میں تالیف کی گئی۔	" " "	"
۱۶۴۴	سدیدی شرح موجز (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۰ خانہ احوال مصنف	سدید الدین گازرونی۔ آٹھویں صدی ہجری کے اطبا میں سے ہے۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۶۴۵	علم الادویہ قانون شیخ (عربی)	شیخ بو علی سینا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۶۹)	قلمی بخط قدیم۔ خوشخط واضح سیاہی غیر مطموس۔ قدامت کے لحاظ سے قابل دید نسخہ خط اور کاغذ کی نوعیت سے پانچویں صدی ہجری کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔
۱۶۴۶	قرابادین آصفی (فارسی) ۱۰۵۰ھ شاہجہان بادشاہ کے عہد میں تالیف کی گئی۔	حکیم آصف الزمان فرنگی (مسیحی)	جلد ضخیم قلمی۔
۱۶۴۷	اختیارات بدیعی المقالۃ الاولیٰ (فارسی) ادویہ مفردہ کے خواص و افعال کا بیان ہے۔	شیخ علی بن حسین الانصاری مصنف علام حاجی زین عطار کے نام سے مشہور ہے اس نے یہ کتاب ۷۷۰ھ میں تالیف کی۔	قلمی
۱۶۴۸	مجموعہ رسالہ باہ (عربی) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) قوت باہ کے متعلق مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے بزبان عربی (۲) تعبیر خواب کی کتاب ہے ایضاً بزبان عربی۔	" " "	قلمی جلد ضخیم خط شکستہ بے نقطہ۔
۱۶۴۹	طب اورنگ شاہی (فارسی)	حکیم درویش محمد امین آبادی نے اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں تالیف کی۔	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۵۰	ذخیرۂ خوارزم شاہی ابواب امراض سر (فارسی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۸۸-	" " "	قلمی
۱۶۵۱	فرس نامہ (فارسی) گھوڑوں کے امراض اور انکا طریق علاج بیان کیا ہے۔	" " "	"
۱۶۵۲	القاظ الادویہ (فارسی) مفردات ادویہ کے خواص لکھے ہیں اور ہر ایک دوا کا نام عربی۔ فارسی ہندوستانی میں لکھا ہے۔	نورالدین محمد عبداللہ جراجی۔ شاہجہان بادشاہ کا شاہی طبیب تھا جس کی سلطنت ۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۸ء میں شروع ہوئی۔	قلمی ۱۱۶۶ھ احمد شاہ ابدالی کے عہد کا لکھا ہوا نسخہ
۱۶۵۳	خواص الاشیاء (عربی) علم طب کا چھوٹا سا رسالہ ہے۔	سیدی محمد العیاشی المغربی۔	مطبوعہ
۱۶۵۴	نفیسی شرح سدیدی (عربی)	" " "	قلمی باریک قلم بخط مختلف خوشخط بدرجۂ اوسط۔ (شروع سے ۵۲ ورق ناقص)
۱۶۵۵	جامع الفوائد (فارسی) در علم طب۔ مصنف طب یوسفی کی تالیف ہے۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی
۱۶۵۶	مجموعہ ضیاء الابصار (فارسی) تفصیل مجموعہ (۱) ضیاء الابصار فی عدالباہ از حکیم محمود خان دہلوی۔ (۲) تریاق سنتنا از حکیم امام الدین۔ ہر دو بزبان فارسی دریک جلد۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ۔
۱۶۵۷	کتاب مجہول الاسم در علم طب ناقص جا بجا ضخیم (عربی)	نفیس ابن عوض کرمانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۴)	قلمی بہت قدیم خوشخط بلحاظ نوعیت ساتویں یا آٹھویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے
۱۶۵۸	نفیسی شرح موجز (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۵-		قلمی خوشخط۔ گیارہویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۶۵۹	نیا علم شفا تشخیص (اردو) ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جو امریکہ میں تصنیف ہوئی ہے اور "علاج بالماء" کے اصول پر لکھی گئی ہے۔ صرف پانی کے ذریعہ مختلف امراض کا علاج کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔ کتاب ضخیم ہے لیکن اصل مطلب کی باتیں بہت تھوڑی لکھی ہیں۔	مترجم کرشن سروپ وکیل۔	مطبوعہ۔

علمِ منطق

منطق ایک نہایت مفید فن ہے اور تمام علوم عقلیہ میں نہایت کارآمد ہے۔ اس کے ذریعہ سے ماہیت کی صحیح اور فاسد تعریف کا فرق معلوم ہو سکتا ہے۔ اور جو دلائل کسی مدعا کے اثبات یا ابطال کے لئے قائم کئے جائیں اُن میں اگر کوئی غلطی یا سقم ہو تو وہ فوراً دریافت ہو سکتا ہے۔ اگرچہ پہلے حکما بھی اثنا استدلال میں اسکے اصول اور قوانین سے استفادہ کیا کرتے تھے اور جستہ جستہ ان کے کلام میں اسکے متعلق اشارات ملتے ہیں لیکن سب سے پہلا شخص جس نے اس کو ایک فن کی صورت میں مدوّن کیا اور اسکے لئے ایک مستقل کتاب تصنیف کی جو اسکے قواعد اور اصول کی جامع تھی وہ ارسطاطالیس ہے۔ اور اسی لئے وہ منطقیوں کے حلقے میں معلم اول کے لقب سے مشہور ہے۔ مسلمانوں میں جب منطق اور دیگر علوم یونانی سے ترجمہ کئے گئے تو ابو نصر فارابی وہ پہلا شخص تھا جس نے اصول علم منطق کی تہذیب و تنقیح کی اور نہایت شائستہ اور عام فہم طریقے میں اس جلیل القدر فن کو جمہور (پبلک) کے پیش کیا۔ جمہور نے بھی اسکی قدر دانی کی اور تمام مسلمانوں میں وہ معلم ثانی کے خطاب سے مشہور ہوا۔ بو علی سینا وغیرہ نے بھی اسکی اشاعت میں معتدبہ حصہ لیا لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا لفظی موشگافیاں اور غیر ضروری تدقیقات اصل مطالب کی جگہ لیتی گئیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر آج منطق کی کوئی کتاب اُٹھا کر شروع سے اخیر تک پڑھ ڈالیں تو اصل مقصود سے بہت کم بہرہ ور ہوں گے۔ وھکذا ھو فی کل الفنون ۔ فالی اللہ المشتکی ؏

نوع انسانی کے عقلا میں سے ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ تمام موجودات کی ماہیات خواہ وہ مدرک بالحس ہوں یا نہوں اور اُن کے عوارض اور خواص وغیرہ اور نیز ہر ایک چیز کا سبب اور علت عقلی استدلال کے ذریعہ ہو بہو دریافت ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جو اس خیال کے معتقد ہیں اور ہر ایک بات کی حقیقت عقل کے ذریعے معلوم کرنا چاہتے ہیں عرف عام میں حکما اور فلاسفہ کہتے ہیں اور ان کی تحقیقات کا نام فلسفہ اور حکمت ہے ہر ایک قوم اور ہر ایک زمانے میں ایسا ایک گروہ پیدا ہوتا رہا ہے۔ اور مسلمانوں میں جو گروہ حکمائے اسلام کہلاتا ہے (جس کا ذکر محقق فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر میں جا بجا آتا ہے۔) اس کا خاص مقصد حقائق فلسفیہ اور معارف شرعیہ کی تطبیق تھی۔ سب سے پہلے غالباً جس شخص نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا وہ حکمائے اسلام کا سرخیل یعقوب کندی ہے جو ہارون الرشید کے عہد میں تھا۔ لیکن آج اس کی تصنیفات ناپید ہیں۔ اسکے بعد ابو نصر فارابی المتوفی ۳۳۹ھ نے

شریعت اور فلسفہ کی تطبیق پر جستہ جستہ مضامین لکھے۔ **فارابی** کے بعد **بوعلی سینا** نے اس مضمون کو زیادہ وسعت دی۔ حکیمانہ مذاق پر قرآن کریم کی بعض سورتوں کی تفسیر لکھی۔ شفا اور اشارات میں نبوت، معاد، حشر نشر، خلق شر، دعا کی تاثیر، عبادات کی فرضیت وغیرہ معرکۃ الآرا مسائل پر نہایت قابلیت کے ساتھ لکھا۔ اور ان باتوں کو دلائل عقلیہ سے ثابت کیا۔ اسی زمانے میں **احمد بن مسکویہ** المتوفی سنہ ۴۲۱ھ نے جو علوم فلسفہ کا بہت بڑا ماہر تھا اسی موضوع پر **الفوز الاصغر** اور **الفوز الاکبر** کے نام سے دو کتابیں لکھیں جن میں سے اول الذکر بیروت میں چھپ گئی ہے (اور جس کا ایک قلمی نسخہ مکتبہ ہذا میں موجود ہے) یہ کتاب باوجود صغیر الحجم ہونے کے نہایت ہی قابل قدر تصنیف ہے۔ اسی زمانے کے قریب قریب **اخوان الصفا** کے نام سے ایک مجلس قائم ہوئی جسکے ارکان و اعضا سب کے سب مسلمان فلاسفر تھے۔ ان میں سے صرف ابوسلیمان محمد بن نصیر البستی، ابوالحسن علی بن ہارون الزنجانی۔ ابو احمد مہر جوری اور زید بن رفاعہ کا نام کشف الظنون میں لکھا ہے۔ اس سوسائٹی کے ممبروں نے فلسفہ اور شریعت کے مہمات مسائل پر اکاون رسالے لکھے۔ جو "رسائل اخوان الصفا" کے نام سے چار ضخیم جلدوں میں بمبئی میں چھپ چکے ہیں۔ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں **امام غزالی** پیدا ہوئے جو اس سلسلہ میں تمام متقدمین و متاخرین کے سرخیل ثابت ہوئے۔ انھوں نے منقول کو بالکل معقول سے ملا دیا۔ اور اس خوبی سے ملایا کہ دونوں میں سے کسی کا پہلو نہ دبا۔ بقول **مولانا شبلی** آج جدید علم کلام کی عمارت اگر قائم کی جا سکتی ہے تو انہی کے خیالات (یا زیادہ ٹھیک لفظ بولیں تو انہی کی تحقیقات) کی بنیاد پر قائم ہو سکتی ہے۔ امام غزالی ہی کی بدولت فلسفہ نے مذہبی گروہ میں بار پایا۔ اور فلسفہ اور منطق کی تعلیم عام ہو گئی جس کی بدولت ایسے بہت سے لوگ پیدا ہو گئے جو مذہب کو فلسفہ کے ساتھ ملانا چاہتے تھے۔ ان میں شیخ الاشراق **شیخ شہاب الدین مقتول** سب کے پیشرو ہیں۔ علامہ **ابن رشد** بھی اسی زمانے کا ایک محقق فیلسوف ہے جس کی چھوٹی سی کتاب **فصل المقال** جو فلسفہ ابن رشد کے نام سے مشہور ہے نہایت ہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ حکمائے یونان کے فلسفیانہ مسائل پر نکتہ چینی قدمائے متکلمین ہی کے زمانے سے شروع ہو گئی تھی جس کو امام غزالی اور علامہ **فخر الدین رازی** نے بہت وسعت دی۔ لیکن انکا مقصد صرف رد و قدح تک محدود تھا۔ خود کسی جدید فلسفہ کے بانی نہیں تھے۔ لیکن **شیخ الاشراق** نے اپنا ایک خاص فلسفہ مرتب کیا جس کا نام اس نے "فلسفۂ اشراق" رکھا۔ اس میں وہ ارسطو کے اکثر مسائل کو غلط ثابت کر کے اپنا مذہب لکھتے اور اس پر دلائل قائم کرتے ہیں ✦

اُن اصول اور قوانین کا مجموعہ ہے جس کے ذریعہ نظامِ شمسی کی حقیقت اور دیگر اجرام سماویّہ کی حرکات اور کیفیتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پرانے زمانوں میں حرکات کواکب وغیرہ دریافت کرنے کے لئے سب سے بڑا ذریعہ رصد تھا۔ اور یونانی لوگ اس کو بڑے اہتمام سے بنایا کرتے تھے۔ مسلمان ہیئت والوں نے اسپر کچھ زیادہ توجّہ نہیں کی۔ اور اب تو زبردست دوربینوں اور دیگر مخترعات کی ایجا د نے اِن پرانے آلات کو بالکل بیکار کردیا ہے۔ اسی علم ہیئت کی ایک شاخ زیچ کا علم ہے۔ جسکے ذریعہ کسی مفروضہ وقت پر کسی مطلوبہ ستارے کا محل وقوع اور اسکی حالت میل وغیرہ استخراج کی جاسکتی ہے۔ ایسے استخراجات کو آسانی کے لئے جدولوں میں رکھاجاتا ہے۔ اور ایسا کرنے کا نام تقویم یا تعدیل ہوتا ہے۔ متقدمین اور متاخرین نے اسمیں کثرت سے اپنی تصنیفات یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے علاّمہ تبّانی اور ابن کماد کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ازمنۂ متاخرہ میں زیچ اُلغ بیگ خان اپنی جامعیت کی وجہ سے زیادہ مشہور ہوئی ہے ؛

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد مسلسل
قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد باریک قلم۔	ابو عبداللہ محمد بن محمد قطب الدین رازی اپنے وطن میں علوم عقلیہ کی تحصیل کی۔ اور ان میں مہارت کاملہ پیدا کی اسکے بعد علوم شرعیہ سے بہرہ وافی حاصل کیا۔ پھر دمشق میں آیا اور اپنی تمام زندگی علوم عقلیہ کے افادہ اور استفادہ میں بسر کی۔ تاج الدین سبکی جیسے علامہ کا قول ہے کہ میں نے اس کو منطق اور فلسفہ کا امام پایا۔ تفسیر اور معانی و بیان کا وہ عالم متبحر تھا۔ سنہ ٧٦٦ھ مطابق ١٣٦٤ع میں اسکا انتقال ہوا۔ شرح الحاوی الصغیر (۴ جلد) شرح مطالع شرح الشمسیہ (المعروف قطبی جو ایک مشہور اور متداول کتاب ہے) اور شرح اشارات وغیرہ اسکی تصنیفات ہیں۔	شرح مطالع منطق (عربی) اس کا متن مطالع الانوار قاضی سراج الدین محمود بن ابی بکر الارموی کی تصنیف ہے۔ جن کا سنہ ٦٨٩ھ میں انتقال ہوا ہے۔ منطق اور فلسفہ دونوں کی جامع ہے۔ نہایت مشہور اور متداول متن ہے جس پر مختلف شرحیں لکھی گئی ہیں۔ قطب الدین رازی سنہ ٧٦٦ھ نے وزیر غیاث الدین کے لئے لوامع الاسرار کے نام سے ایک نہایت مفید اور جلیل القدر شرح لکھی ہے جو نہایت مقبول ہوئی ہے۔ عام طور پر شرح مطالع سے یہی مراد ہوتی ہے۔	١٦٦٠
قلمی خوشخط	.. .. ..	ایضاً شرح مطالع۔ دوسرا نسخہ (عربی)	١٦٦١
قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد	.. .. ..	کتاب مجہول الاسم۔ فی الفلسفہ (")	١٦٦٢
مطبوعہ	.. .. ..	جبر و مقابلہ حصہ اول و دوم (اردو)	١٦٦٣
"	.. .. ..	زبدۃ الحساب معہ لوگارثم (")	١٦٦٤
قلمی بخط مختلف۔ فی الجملہ خوشخط	علامہ صدر الدین شیرازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ٧٥٥)	صدرا شرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی) فلسفہ و طبعیات۔ ہدایۃ الحکمۃ ایک مشہور متن ہے جس میں منطق، طبعیات الٰہیات (علم مابعد الطبیعۃ) پر بحث کی گئی ہے۔ اثیر الدین مفضل بن عمر الابہری کی تصنیف ہے جسکا سنہ ٦٦٣ھ میں انتقال ہوا۔ صدرا اسکی نہایت دقیق مباحث پر مشتمل مبسوط شرح ہے جو مقبول عام اور متداول ہے۔ کتاب ایساغوجی جو ایک چھوٹا سا رسالہ علم منطق کا ہے اور اکثر درسگاہوں میں سب سے پہلے یہی پڑھایا جاتا ہے اثیر الدین الابہری کی تصنیف ہے۔	١٦٦٥

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۶۶	کتاب الحکمۃ المتعالیہ۔ (عربی) فلسفہ والہیات۔ اپنے موضوع پر نہایت جلیل القدر تصنیف ہے۔ اسکا دوسرا نام الاسفار الاربعہ ہے۔	علامہ صدرالدین شیرازی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵۵)	قلمی خوشخط۔ جلد نہایت ضخیم
۱۶۶۷	ایضاً کتاب الاسفار الاربعہ (عربی) کتاب الحکمۃ المتعالیہ کا دوسرا نام ہے۔	" " "	مطبوعہ ایران
۱۶۶۸	مولوی حمداللہ شرح سلم (عربی) درسی کتاب ہے۔ زیادہ تر لفظی تدقیقات پر مشتمل ہے اصل مقصود علم منطق سے انسان بہت کم آشنا ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم منطق)	" " "	مطبوعہ
۱۶۶۹	قاضی مبارک شرح سلم۔ مجموعہ (عربی) سلم العلوم منطق کا ایک مشہور اور متداول متن ہے۔ (مولانا محب اللہ بہاری کی تصنیف ہے۔ ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۵۴) قاضی مبارک اور مولوی حمداللہ نے اسکی شرحیں لکھی ہیں (انداز بیاں کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۶۶۸ خانہ کیفیت عمومیہ نیز تمہیدی نوٹ علم منطق آخری فقرہ) یہ ایک مجموعہ ہے جس میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں:۔ (۱) قاضی مبارک (معہ منہیات) درسی کتاب ہے (۲) کشف الاشتباہ فی شرح حمداللہ۔ (۳) معین الغائصین فی رد المغالطین (شرح الرسالۃ التی فی بیان المغالطۃ العامۃ الورود) از مولوی عبدالحلیم انصاری۔	" " "	مطبوعہ
۱۶۷۰	شرح الشرح قاضی۔ منطق (عربی)	" " "	مطبوعہ
۱۶۷۱	میرزاہد امور عامہ۔ منطق وکلام (عربی) پہلا مبحث شرح مواقف کا "امور عامہ"	میرزاہد ہروی۔	"

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	کا بیان ہے اور یہی حصہ زیادہ تر زیر درس ہے۔ میر زاہد ہروی نے اسپر حاشیہ لکھا ہے جو اس نام سے مشہور ہے۔		
۱۶۷۲	کتاب الشفاء (عربی) منطق۔ فلسفہ۔ طبعیات اور الہیات پر نہایت تفصیلی اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔ شیخ الرئیس کی نہایت ہی جلیل القدر تصنیف ہے۔	شیخ بو علی سینا (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۷۹)	قلمی جلی قلم خوشخط۔ جلد نہایت ضخیم مولانا غلام جیلانی نے اپنے اہتمام سے اسکو نقل کرایا۔
۱۶۷۳	ایضاً شفائے شیخ (عربی) دوسرا نسخہ۔	" " "	قلمی نہایت خوشخط باریک قلم جدول طلائی۔ گیارھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۶۷۴	حاشیۂ صدر شیرازی علی الہیات الشفاء (عربی)	علامہ صدر الدین شیرازی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵۵)	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔
۱۶۷۵	نہایۃ الادراک فی درایۃ الافلاک (عربی) پورا نے علم ہیئت کی معلومات پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔	قطب الدین محمود بن مسعود شیرازی اپنے زمانے میں عالم متبحر اور نصیر الدین محقق طوسی کا شاگرد تھا۔ بغداد۔ دمشق اور مصر کا سفر کیا اور بالآخر تبریز میں اقامت اختیار کی معقولات کا علامہ تھا۔ اور منقولات میں کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ حدیث کی جامع الاصول اس نے صدر الدین قونوی سے سنی تھی۔ اور بغوی کی شرح السنۃ اکثر اسکے پاس رہتی تھی۔ نماز ہمیشہ باجماعت پڑھتا تھا۔ اور جب کوئی کتاب تصنیف کرنی چاہتا تھا تو روزے رکھنے شروع کرتا سنہ ۷۱۰ھ مطابق ۱۳۱۰ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط
۱۶۷۶	شرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۵۔ درسی کتاب ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۶۷۷	حاشیہ صدرا از مولانا نظام الدین لکھنوی (عربی)۔ ملاحظہ ہو عدد مسلسل (۱۶۶۵)		قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۷۸	شرح مختصر التاسیس علم ہندسہ۔ (عربی) شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی نے (جس کا سنہ [illegible] ہجری کے قریب قریب انتقال ہوا ہے) اشکال التاسیس کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جو علم ہندسہ کے اصول پر مشتمل تھی۔ موسیٰ بن محمد الشہیر قاضی زادہ رومی نے اسکی ایک شرح لکھی ہے (جسکا سن وفات ۸۱۵ھ ہے) غالباً یہ وہی شرح ہے۔ نایاب کتاب ہے۔ اب تک طبع نہیں ہوئی۔	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۶۷۹	مبادی الحساب کامل ہر چہار حصہ (اردو) تسلط برطانیہ کے ابتدائی زمانے میں جبکہ تعلیم مغربی کے دور کا آغاز تھا یہ کتاب سررشتۂ تعلیم نے تالیف کرائی تھی جو ایک عرصے تک نہایت رائج رہی۔	" " "	مطبوعہ
۱۶۸۰	مقالۂ اولیٰ تحریر اقلیدس مع شرح (عربی) تعلیم مغربی کی اشاعت سے پہلے ہندوستان کی درسگاہوں میں عموماً صرف پہلا مقالہ اقلیدس کا پڑھایا جاتا تھا اور اب بھی جہاں پرانا طریقۂ تعلیم مروج ہے یہی حصہ داخل درس ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۶۸۱	قطبی۔ منطق۔ (عربی) مشہور درسی کتاب ہے۔ اسکا متن رسالہ شمسیہ کہلاتا ہے جسکا مصنف عمر بن علی کاتبی قزوینی ہے مصنف علامہ محقق نصیر الدین طوسی کا شاگرد ہے۔ اور ساتویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہے۔ بقول مصنف	قطب الدین رازی مصنف شرح مطالع۔ ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۰)	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اورنٹیل بایوگرلفیکل ڈکشنری ۶۸۳ھ میں اباقاخان کو زہر دینے کے شبہ پر قتل کیا گیا۔		
۱۶۸۲	فیروز شرح سلم (عربی) غیر معروف کتاب ہے۔	" " "	قلمی
۱۶۸۳	شرح حکمۃ العین (عربی) حکمۃ العین ایک متن متین ہے جو طبیعات اور الٰہیات کے دقیق مضمون پر مشتمل ہے۔ اسکا مصنف علامہ نجم الدین ابوالحسن علی بن محمد المعروف دبیران الکاتبی القزوینی ہے جسکا ۶۷۵ھ میں انتقال ہوا ہے اور محقق نصیر الدین طوسی کا شاگرد ہے مولانا شمس الدین محمد بن مبارک شاہ الشہیر بمبرک البخاری نے اس کی شرح لکھی ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ باریک قلم۔ بخط قدیم شکستہ خوشخط۔ بے نقط نوشتہ ۹۴۸ھ۔
۱۶۸۴	کتاب مجہول الاسم (عربی) منطق و طبعیات۔ قابل قدر تصنیف ہے۔	" " "	قلمی۔ نہایت خوشخط مولانا غلام جیلانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۶۸۵	تحریر اقلیدس (اردو) پہلا مقالہ۔	" "	مطبوعہ
۱۶۸۶	حاشیہ قاضی مبارک (عربی)	حافظ محمد احسن پشاوری محشی۔	قلمی۔ باریک قلم تقطیع خورد
۱۶۸۷	مفتاح الحساب (عربی) نایاب کتاب ہے اصول و قوانین علم حساب کی جامع کتاب ہے بقول صاحب کشف الظنون اعمال ہندسیہ کو نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ ۸۳۰ھ میں تالیف کی گئی۔	جمشید بن مسعود الطبیب۔ نویں صدی کے آغاز میں تھا۔	قلمی خوشخط تقطیع خورد طلائی جدول۔ جدولوں کی نفاست قابل دید۔ محمد تقی اصفہانی نے ۱۰۱۵ھ میں یہ نسخہ لکھا۔
۱۶۸۸ الف	حل مشکلات الاشارات (عربی) شیخ الرئیس نے منطق اور فلسفہ کے موضوع پر اشارات کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو باوجود صغیر الحجم ہونے کے	محقق نصیر الدین طوسی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۲۴)	قلمی نہایت باریک قلم خوشخط تقطیع خورد وسویں یا گیارہویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔ شیراز میں لکھا گیا۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	ہر دو علم کے مسائل مہمہ کی جامع ہے اور اُن دقائق پر مشتمل ہے جو اس فن کی اکثر مبسوط کتابوں میں بھی نہیں پائے جاتے۔ امام فخر الدین رازی نے اس کی ایک شرح لکھی ہے جس میں مصنف علام کی بات بات پر جرح کی ہے۔ محقق نصیر الدین طوسی نے حل مشکلات الاشارات میں علامہ مذکور کے اعتراضات کا جواب لکھا ہے جس کی تالیف سے اس نے سنہ ۶۴۴ھ میں فراغت حاصل کی۔		
۱۶۸۸ ب	محاکمات (عربی) پورا نام اسطرح ہے "محاکمات بین الامام والنصیر فی شرح الاشارات"۔ مذکورہ بالا نوٹ مندرجہ عدد مسلسل (الف) ۱۶۸۸ خانہ کیفیت عمومیہ پڑھنے سے محاکمات کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔	قطب الدین رازی (تفصیل احوال کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۶۶۰	مطبوعہ قسطنطنیہ۔ محشے بحواشی فاضل میرزا جان۔
۱۶۸۸ ج	حاشیۂ عبد العلی بر میر زاہد قطبیہ (عربی)	مولانا عبد العلی الملقب بحر العلوم۔	قلمی۔ نوشتہ ۱۲۴۲ھ مولوی محمد سعید مصنف ہدیہ سعیدیہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۶۸۹	رسالۃ فی المغالطات مع الشرح (عربی)		قلمی بخط قدیم۔ جدول طلائی
۱۶۹۰	شرح ہیاکل النور (عربی) فلسفہ۔ اس کا متن شیخ شہاب الدین سہروردی مقتول کی تصنیف ہے جسکا حال خانۂ احوال مصنف میں پڑھو۔ شرح کا مصنف محقق جلال الدین دوانی ہے جسکے لئے دیکھو ۹۷۳ عدد مسلسل۔ ماتن اور شارح کا نام اسکے محققانہ انداز پر لکھے ہوئے ہونیکے لئے کافی ضمانت ہے۔	ابو الفتح یحیی ابن حبش بن امیرک الملقب شیخ شہاب الدین السہروردی الحکیم المقتول مراغہ میں شیخ مجد الدین جیلی سے اصول فقہ اور علوم حکمیہ کی تحصیل کی (شیخ مجد الدین امام فخر الدین رازی کے اُستاذ ہیں) اور اسکی صحبت سے بہت کچھ فیض حاصل کیا۔ ابن ابی اصیبعہ طبقات الاطباء میں لکھتے ہیں کہ شیخ شہاب الدین مقتول علوم حکمیہ میں یکتائے روزگار	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد دسویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔

کیفیت خصوصیہ	نام واحوال مصنف	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	عدد مسلسل
	تھا۔ فلسفہ پر وہ کامل عبور رکھتا تھا۔ اور اصول فقہ کا کماحقہ ماہر تھا۔" کہتے ہیں کہ وہ علم سیمیا جانتا تھا۔ اور عجیب وغریب خوارق عادت کا ظہور اُس سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اسنے متعدد معرکۃ الآرا کتابیں لکھی ہیں۔ کتاب **التنقیحات** (اصول فقہ) **تلویحات**۔ **ہیاکل النور۔ حکمۃ الاشراق** وغیرہ اسکی تصنیف ہیں۔ شعر گوئی کا ملکہ بھی رکھتا تھا۔ اور نثر نہایت فصیح وبلیغ لکھ سکتا تھا۔ وہ شافعی المذہب تھا۔ لیکن عام طور پر ملحد مشہور تھا۔ کہتے ہیں کہ اسکا مذہب قدمائے یونان کے عقیدہ کے موافق تھا۔ اسی اتہام کی بنا پر علمائے حلب نے اسکی موت کا فتوے صادر کیا۔ چنانچہ **الملک الظاہر** والی حلب ابن سلطان صلاح الدین۔ نے پہلے اسکو قید اور پھر قتل کرایا۔ ۵ رجب ۵۸۷ھ (۱۱۹۱ع) اسکی تاریخ قتل ہے (جبکہ اسکی عمر ۳۸ سال کی تھی) شیخ سیف الدین جو اجلۂ علماء میں سے ہیں کہتے ہیں کہ مجھے شیخ مقتول سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں یقیناً مالک تاج وتخت ہوں گا۔ میں نے کہا اسکا ثبوت؟ اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے سمندر کا پانی پی لیا ہے۔ میں نے کہا اسکی تعبیر علمی شہرت ہے۔ لیکن جو بات اسکے دل میں گھر کر گئی تھی وہ اسکو نہیں چھوڑتا تھا میں نے اس کو ایک ایسا شخص پایا کہ اس کا علم تو بہت ہے۔ لیکن اس کی عقل میں کچھ کسر ضرور تھی۔"		

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
١٦٩١	ایضاً شرح ہیاکل النور (عربی)	" " "	قلمی
١٦٩٢	ایضاً شرح ہیاکل النور (عربی) معہ دیگر رسائل منطق	" " "	قلمی - تقطیع خورد
١٦٩٣	خلاصۃ الحساب (عربی) علم حساب کا نہایت مشہور اور متداول متن ہے اصول فن کو جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے	شیخ بہاؤالدین آملی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل (ب) ١٢٥١)	مطبوعہ محشّٰے
١٦٩٤	عصمت شرح خلاصۃ الحساب (عربی)	" " "	قلمی باریک قلم - نوشتہ ١٢٢٦ھ
١٦٩٥	قبسات میر باقر داماد (عربی) منطق کے دقیق مباحث پر مشتمل ہے - اسکا مصنف معقولات میں موشگافیوں کیلئے مشہور ہے -	میر محمد باقر داماد - چونکہ شاہ عباس اول بادشاہ ایران کی دختر نیک اختر کے ساتھ اسکی شادی ہوئی تھی اسلئے وہ داماد کے لقب سے مشہور رہا - آپکا مولد ایران میں استرآباد ہے - وہ مدت تک اصفہان میں رہا اور متعدد کتابیں تصنیف کیں - افق المبین وغیرہ اس کی تصنیف ہے - سنہ ١٠٤٠ھ ١٦٣٠ع میں اس کا انتقال ہوا -	قلمی خوشخط -
١٦٩٦	مجموعہ شرح تحقیق الادراک (عربی) تفصیل مجموعہ :- (١) شرح تحقیق الادراک - (٢) شرح رسالہ قاطیغوریاس - (٣) العروۃ الوثقیٰ للفاضل الاجل کمال الدین سہالوی - فی علم الکلام -	" " "	قلمی
١٦٩٧	مجموعہ مولوی ظہور اللہ - (عربی) حاشیۂ قاضی مبارک - تفصیل مجموعہ :- (١) رسالۂ قطبیہ معہ تعلیقات زاہدیہ - (٢) حاشیۂ فاضل غلام یحییٰ بہاری - (٣) حاشیۂ ملا حسن - (٤) مولوی ظہور اللہ حاشیۂ قاضی مبارک (٥) التحقیقات المرضیہ لحل حاشیۃ الزاہدیہ علی الرسالۃ القطبیہ -	" " "	مطبوعہ -

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اکثر درسگاہوں میں یہ حواشی معروف ہیں اور طالب علم اُن کو جانتے ہیں۔		
١٢٩٨	**اقلیدس کامل** (عربی) محقق طوسی کا نسخہ۔ اصل کتاب یونانی میں لکھی گئی تھی جس کو حجاج بن یوسف کوفی نے عربی میں ترجمہ کیا۔ جو ماموِنی کے نام سے مشہور ہے دوسرا ترجمہ حنین بن اسحٰق کا ہے جس کا ۲۶۰ھ میں انتقال ہوا ہے۔ تیسرا ابو الحسن ثابت بن قرہ حکیم حرانی کا ہے (ثابت بن قرہ کا حال خانہ احوال مصنف میں پڑھ لو) ان تینوں ترجموں میں سے ثابت اور حجاج کا ترجمہ علمی دُنیا میں عام طور پر مشہور اور متداول رہا جسکی مختلف شرحیں لکھی گئیں اور متعدد علماء نے اسکی تنقید اور تنقیح کی لیکن سب سے زیادہ مشہور نسخہ محقق نصیر الدین طوسی کی تحریر اقلیدس ہے (عربی زبان میں تحریر کا مفہوم کسی سابقہ تالیف کا ایڈٹ کرنا ہوتا ہے) جو دونوں کے ماحصل کی جامع اور پندرہ مقالوں چار سو اڑسٹھ شکلوں پر مشتمل ہے۔ اسکے علاوہ دس شکلیں ثابت بن قرہ کے نسخے میں زائد تھیں جنکا ذکر تحریر اقلیدس میں ہے محقق طوسی نے ہر ایک شکل کے نہایت عالمانہ ثبوت دئے ہیں جو اصل کتاب (یونانی) اور اُسکے ترجموں میں نہیں تھے۔ اصل کتاب کی شکلوں میں اور نسخہ حجاج اور ثابت کی شکلوں میں جو اختلاف تھا اسکی بھی تصریح کی ہے۔	ابو الحسن ثابت بن قرہ ۲۱۱ھ میں پیدا ہوا ابتدائے حال میں حران کا ایک صراف تھا پھر بغداد میں چلا آیا۔ اور علوم اوائل کی تحصیل میں مشغول ہوا۔ یہاں تک کہ طب ریاضی اور فلسفہ میں کامل مہارت حاصل کی بیس سے زیادہ کتابیں مختلف علوم میں تالیف کیں جنکے قلمی نسخے اِسوقت بھی مکتبہ خدیوی مصر اور بعض یورپ کے کتب خانوں میں موجود ہیں اس نے اقلیدس کے اس نسخہ کی جسکو **حنین بن اسحٰق** نے یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا تھا ازسرنو تہذیب اور تنقیح کی اور جو باتیں حنین کے نسخہ میں گول مول تھیں اُن کو واضح کیا۔ وہ اپنے زمانے میں علوم عقلیہ کا ماہر تھا۔ محمد بن موسےٰ بن شاکر نے جو ریاضی اور دیگر علوم عقلیہ میں ید طولےٰ رکھتا تھا اور جسکو دربار خلفائے عباسیہ میں تقرب کا درجہ حاصل تھا اسکے فضائل سے واقف ہوکر خلیفہ معتضد باللہ کے ساتھ اسکا تعارف کرایا۔ چنانچہ خلیفہ نے اس کو اپنے زمرۂ منجمین میں داخل کیا۔ اس نے اس اثنا میں حرکات شمس ودیگر کواکب دریافت کرنے کے لئے نہایت قابلیت اور تدقیق کے ساتھ قابل قدر جدولیں تیار کیں۔ وہ سریانی اور یونانی زبانوں کا ماہر تھا اور ادق مضامین کو نہایت شستہ عربی عبارت میں لکھ سکتا تھا۔ اس نے بطلیموس کی کتاب المجسطی کی جو ہارون الرشید کے عہد میں یونانی سے عربی میں ترجمہ ہو چکی تھی دوبارہ تنقیح اور تصحیح کی۔ ۲۸۸ھ (۹۰۱-۹۰۲ء) میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی خوشخط شکلوں کی خوبی اور نفاست دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے یہ ۱۱۴۰ھ کا لکھا ہوا نہایت صحیح نسخہ۔ بایں ہمہ صفت موصوف اقلیدس نہایت کمیاب ہے۔ ساتھ ہی علم ہندسہ کی ایک اور کتاب (بزبان عربی) ایک ہی جلد میں ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۶۹۹	ایضاً اقلیدس کامل (عربی) محقق طوسی کا نسخہ)	" " "	قلمی بخط نستعلیق خوشخط۔ مولانا غلام جیلانی نے نہایت اہتمام کے ساتھ پہلے نسخہ سے نقل کرایا
۱۷۰۰	عبدالعلی حاشیہ میرزاہد (عربی) منطق	مولانا عبدالعلی الملقب بحرالعلوم۔	قلمی خوشخط
۱۷۰۱	عین المیزان (عربی) علم منطق	" " "	قلمی
۱۷۰۲ الف	ملاحسن و مولوی حمداللہ شرح سلم (عربی) دونوں درسی اور مشہور کتابیں ہیں۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۸)	" " "	ہر دو مطبوعہ قدیم دریک جلد
۱۷۰۲ ب	قاضی مبارک شرح سلم (عربی) ایضاً درسی کتاب ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۹)	" " "	قلمی خوشخط
۱۷۰۳	حاشیہ بدیع المیزان (عربی) اس کا متن منطق کی ابتدائی درسی کتابوں میں سے ہے	" " "	قلمی
۱۷۰۴	مجموعہ جذوات میر باقر داماد (عربی) تفصیل مجموعہ:۔ (۱) تقویم الایمان للمعلم الثالث قلمی بخط نستعلیق باریک قلم۔ (۲) جذوات میر باقر داماد۔ قلمی بخط نسخ خوشخط واضح۔ اول الذکر بزبان عربی و مؤخر الذکر بزبان فارسی دریک جلد۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ (تفصیل کے لئے خانۂ کیفیت عمومیہ پڑھو)
۱۷۰۵	اُفق المبین (عربی) منطق و علم کلام	میر باقر داماد (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۹۵)	قلمی بخط مختلف
۱۷۰۶	مجموعۂ خلاصۃ الحساب (عربی) تفصیل مجموعہ:۔ (۱) خلاصۃ الحساب از بہاؤالدین آملی ۔ (۲) تصریح فی شرح التشریح (علم ہیئت) (۳) شرح چغمینی۔ ایضاً علم ہیئت) (۴) سلم الافلاک۔ جملہ بزبان عربی دریک جلد۔	" " "	مطبوعہ
۱۷۰۷	میر حاشیہ شرح مطالع (عربی)	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۴۹)	قلمی
۱۷۰۸	ردّ الشبہات الموردہ (عربی) منطق		مطبوعہ
۱۷۰۹	شرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی) میبذی) نہایت مشہور درسی کتاب ہے۔	قاضی میر حسین بن معین الدین المیبذی الحسینی کمال الدین آپکا لقب ہے۔ نویں صدی کا ایک عالم متبحر ہے	"

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		بالخصوص معقولات میں اس کو کامل دستگاہ حاصل تھی۔ طوالع۔ شمسیہ اور دوسری کتب درسیہ پر حاشیئے لکھے ہیں۔ کہتے ہیں کہ شاہ اسمعیل صفوی نے اسکو سنہ ۹۰۶ھ میں قتل کرایا۔	
۱۷۱۰	ایضاً میبذی شرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی)	" " "	قلمی
۱۷۱۱	مولوی ظہور اللہ حاشیہ میر زاہد ملّا جلال۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۷۱۲	ملّا جلال شرح تہذیب (عربی)	" " "	مطبوعہ
۱۷۱۳	حاشیۂ قاضی مبارک بر میر زاہد ملّا جلال (عربی)	" " "	"
۱۷۱۴	صدرا شرح ہدایۃ الحکمۃ (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۵۔	علّامہ صدر الدین شیرازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۵۵)	مطبوعہ محشّٰی
۱۷۱۵	شرح چغمینی (عربی) علم ہیئت محمود بن محمد چغمینی خوارزمی نے (جو نویں صدی ہجری کے علماء میں سے ہے) سنہ ۸۰۸ھ میں ملخص فی الہیئۃ کے نام سے ایک متن لکھا ہے جس میں اجسام کے اقسام۔ اجرام علویہ اور بسائط سفلیہ پر بحث کی گئی ہے۔ چغمینی کے نام سے مشہور ہے اور اصلی نام سے اسکو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ قاضی زادہ رومی نے سنہ ۸۱۳ھ میں اسکی ایک شرح لکھی ہے یہی متن اور شرح طبع ہو کر شرح چغمینی کے نام سے مشہور ہیں۔	قاضی زادہ رومی (تفصیل کے لئے دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)۔ ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۷۸ خانۂ کیفیت عمومیہ۔	مطبوعہ۔ معہ یک رسالہ دیگر از محقق طوسی در علم ہیئت بزبان فارسی قلمی
۱۷۱۶	شمس بازغہ (عربی) علم ہیئت۔ قدیم طریقہ تعلیم میں اسکا پڑھنا جزو فضیلت ہے اور اسلئے بہت مشہور ہے۔	ملّا محمود جونپوری۔ سنہ ۱۰۶۲ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ محشّٰی۔
۱۷۱۷	شرح حکمۃ العین (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸۳)	" " "	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۱۸	کتاب الشکوک لاقلیدس و حلّها لابن الہیثم (عربی)	" " "	قلمی خوشخط
۱۷۱۹	حواشی فاضل میرزاجان بر عضدی وبرشرح الشرح علامہ تفتازانی (عربی)	" " "	قلمی خوشخط۔ بعض اجزائے آں نوشتۂ زمانہ قدیم ہیں غیر مطبوعہ۔
۱۷۲۰	تکملہ شرح تذکرہ (عربی) علم ہیئت۔ متن کا مصنف نصیر الدین طوسی ہے۔ اور شرح ابن احمد حضرمی کی تصنیف ہے اپنے وقت میں علم ہیئت کی جلیل القدر تصنیف سمجھی گئی ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۷۲۱	حاشیہ قاضی مبارک البوتراب (عربی)	" " "	مطبوعہ
۱۷۲۲	مجموعہ سلّم العلوم (عربی) تفصیل مجموعۂ سلم العلوم منطق کا مشہور متن ہے قاضی محب اللہ بہاری کی تصنیف ہے (حال پڑھنا ہو تو دیکھو عدد مسلسل ۵۵۴) قلمی خوشخط جلی قلم۔ (۲) مجموعہ کلمات غیر منقوط۔ خوشخط بدرجہ اوسط (۳) چند اوراق مشتمل بر الغاز۔ ایضاً قلمی	قاضی محب اللہ بہاری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۵۴)	قلمی خوشخط
۱۷۲۳	شرح مرقاۃ (عربی) منطق کے ابتدائی ابحاث پر مشتمل ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے جس میں فضول اور غیر متعلق باتوں سے احتراز کیا گیا ہے۔	مولانا عبدالحق خیرآبادی۔	مطبوعہ
۱۷۲۴	مجموعہ رسالہ ربع مجیّب۔ تفصیل مجموعۂ (۱) لغایت (۳) ہر سہ رسالہ در علم عروض بزبان عربی۔ (۴) رسالہ بزبان فارسی در اعمال ربع مجیّب۔ (۵) رسالہ در علم حساب از علامہ توبجی بزبان فارسی (۶) خلاصۃ الحساب از بہاؤالدین آملی۔ (۷) شرح چغمینی در علم ہیئت از قاضی زادہ رومی۔ جملہ قلمی خوشخط بہیئت مجموعی در یک جلد۔	(دیکھو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۲۵	لوامع الاسرار المعروف شرح مطالع (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۰۔	" " "	قلمی تقطیع خورد
۱۷۲۶	حواشی لوامع الاسرار شرح مطالع الانوار (عربی)	مجہول الاسم	قلمی بخط مختلف
۱۷۲۷	مجموعۂ حواشی مختلفہ در علم منطق (عربی)	" " "	قلمی بخط مختلف۔ حاشیۂ اول نوشتہ سنہ ۱۱۷۷ھ
۱۷۲۸	مولوی قل احمد حاشیۂ عبد الحکیم سیالکوٹی علی شرح الشمسیہ (عربی)	" " "	قلمی۔ نوشتہ سنہ ۱۲۰۱ھ
۱۷۲۹	بدیع الحساب (فارسی)	" " "	مطبوعہ خوشخط سنہ ۱۲۶۳ھ
۱۷۳۰	مولوی عبد العلی حاشیہ صدر شیرازی علے ہدایۃ الحکمۃ للابہری (عربی)	" " "	قلمی
۱۷۳۱	تہذیب محشےٰ معہ شرح تہذیب از علامہ یزدی (عربی) متن علامہ سعد الدین تفتازانی کی تصنیف ہے۔	" " "	قلمی
۱۷۳۲	مولوی مبین بر میر زاہد قطبیہ (عربی)	" " "	مطبوعہ سنہ ۱۲۵۶ھ
۱۷۳۳	شرح تہذیب (عربی) عام درسی کتاب ہے۔	علامہ یزدی۔	قلمی خوشخط نوشتہ سنہ ۱۲۳۹ھ مولانا غلام جیلانی کا لکھا ہوا نسخہ
۱۷۳۴	حاشیۂ میر سید شریف بر شرح چغمینی (عربی)	سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۷۹)	قلمی بخط نستعلیق قدیم مصنف کے زمانہ کے قریب قریب یعنی سنہ ۸۲۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۷۳۵	عصمت اللہ سہارنپوری حاشیہ خلاصۃ الحساب (عربی)	" " "	قلمی باریک قلم نوشتہ سنہ ۱۲۰۲ھ
۱۷۳۶	حاشیۂ غلام یحییٰ بہاری مسمّٰے لواء الہدیٰ۔	" " "	قلمی خوشخط جلی قلم مولانا غلام جیلانی نے اپنے خاص اہتمام سے سنہ ۱۲۵۰ھ میں محمد سعید کاتب سے لکھوایا۔
۱۷۳۷	حاشیۂ عبد الملک بر شرح قاضی مبارک۔ (عربی)	" " "	قلمی نہایت باریک قلم ایضاً مولانا غلام جیلانی نے محمد سعید کاتب سے لکھوایا۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۳۸	شرح کتاب مجہول الاسم (فارسی) منطق	" " "	قلمی بخط مختلف
۱۷۳۹	حاشیہ نور الدین بن شریف الحسینی (عربی)	" " "	قلمی
۱۷۴۰	لوامع الاسرار شرح مطالع الانوار (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۰۔	علامہ قطب الدین رازی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۰)	قلمی باریک قلم خوشخط۔ نوشتہ ۱۱۳۴ھ۔
۱۷۴۱	حاشیہ مجہول الاسم در علم منطق (عربی)	" " "	قلمی باریک قلم۔ فی الجملہ خوشخط
۱۷۴۲ الف	حواشی شرح شمسیہ للسید الشریف (عربی)	میر سید شریف جرجانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۷۴۹)	قلمی ۱۰۲۰ھ میں مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی کے مدرسہ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔
۱۷۴۲ ب	شرح شرح الاشارات (عربی) الحکیم الرازی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸۸)	الحکیم الرازی	قلمی بخط نستعلیق شکستہ آمیز ۷۵۵ھ میں یہ کتاب تالیف کی گئی اور اسی سال یعنی ۷۵۵ھ میں یہ نسخہ لکھا گیا۔
۱۷۴۳	شرح حکمۃ العین (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸۳)	" " "	قلمی
۱۷۴۴	شمسیہ و شرح آں المعروف قطبی (عربی) درسی کتاب ہے نہایت مشہور ہے۔	قطب الدین رازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶)	"
۱۷۴۵	حاشیہ رسالہ عضدیہ (عربی)	ابو البقا ابن عبد الباقی الحسینی۔	قلمی خوشخط۔ دسویں صدی ہجری کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے
۱۷۴۶	ملا محمد صادق حاشیہ ایساغوجی۔ و ملا محمد امین ایضاً حاشیہ ایساغوجی۔ (عربی) رسالہ ایساغوجی اثیر الدین ابہری کی تصنیف ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۶۵ خانۂ کیفیت عمومیہ)	" " "	قلمی باریک قلم۔ تقطیع خورد جلد ضخیم۔ بلحاظ نوعیت دسویں صدی ہجری کا خط ہے۔
۱۷۴۷	خلاصۃ الحساب (عربی) معہ سراجی در علم فرائض۔	شیخ بہاؤ الدین آملی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۵۱ ب۔)	مولانا غلام جیلانی کے والد حافظ غلام حبیب نے ۱۲۲۸ھ میں لکھا۔
۱۷۴۸	میر ایساغوجی (عربی) ابتدائی درسی کتاب ہے۔	سید شریف جرجانی (عدد مسلسل ۷۴۹)	قلمی خوشخط۔ فی الجملہ محشّٰے۔ نوشتہ ۱۲۵۲ھ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۴۹	روض الجنان (عربی) فلسفہ کے مباحث پر مشتمل ہے۔	ابو الحسن بن احمد۔	قلمی سنہ ۱۱۴۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۷۵۰	شرح تشریح الافلاک (عربی) اسکا متن شیخ بہاؤالدین آملی کی تصنیف ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل (ب) ۱۲۵۱)	" " "	قلمی واضح۔ خوشخط۔
۱۷۵۱	مجموعہ حواشی ستہ (عربی)۔ حواشی کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ (۱) حاشیۂ ملا احمد بر تصورات شرح مطالع۔ (۲) ایضاً ملا احمد بر شرح شمسیہ۔ (۳) ایضاً بر خطبۂ مطول۔ (۴) ملا احمد حاشیۂ مطول بحث فصل و وصل۔ (۵) حاشیۂ سید شریف بر مختصر عضدی۔ (۶) حاشیۂ ملا احمد بر متوسط شرح کافیہ۔ جملہ قلمی دریک جلد	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ گیارھویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے۔ اسپر لکھا ہے "مالکہ محمد لطیف سمرقندی"۔
۱۷۵۲	حاشیۂ فاضل میرزا جان بر شرح حکمۃ العین (عربی)	" " "	قلمی خوشخط بخط نسخ گیارہویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے
۱۷۵۳	محمد صادق حاشیہ بدیع المیزان (عربی)	" " "	قلمی
۱۷۵۴	حاشیہ مجہول الاسم در علم منطق (عربی) جلد ضخیم	" " "	قلمی خوشخط
۱۷۵۵	حاشیۂ ملا جلال بر تہذیب و حاشیۂ میر فخر الدین بر آں۔ (عربی)	" " "	قلمی باریک قلم شکستہ خط بے نقط۔ نوشتہ سنہ ۱۱۵۴ھ
۱۷۵۶	کتاب مجہول الاسم (عربی) فلسفہ و کلام	" " "	قلمی بخط مختلف واضح۔ جلد فی الجملہ ضخیم۔
۱۷۵۷	مجموعۂ شانزدہ رسائل مختلفہ در علم منطق (عربی)	" " "	قلمی بخط شکستہ۔
۱۷۵۸	تتمۃ الحواشی لازالۃ الغواشی تتعلق بالتعلیقات علی شرح الجلالی علی العقائد العضدیہ (عربی)	اخوند یوسف کوسج قراباغی۔ یہ حاشیہ سنہ ۱۱۴۳ھ میں تالیف کیا گیا۔	قلمی
۱۷۵۹	الرسالۃ المسماۃ بحث العلم بطریق المنطق والفلسفہ ومعہ شرح السلم فی مجلد واحد (عربی)	" " "	"

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
١٧٦٠	حاشیۂ مجہولۃ الاسم فی علم المنطق (عربی) شروع سے کسیقدر ناقص ہے۔	،، ،، ،،	قلمی باریک قلم خوشخط میر موسیٰ بن نور الدین محمد کاتب نے شہر ہرات کے مدرسہ جلالیہ میں ۹۲۹ھ میں لکھا۔ سیاہی غیر مطموس۔
١٧٦١	مجموعہ حاشیہ عماد الدین بر حواشئ زاہدیہ (عربی)۔ تفصیل مجموعہ:- (١) حاشیہ مجہول الاسم منطق اور فلسفہ کے مباحث پر مشتمل ہے۔ قلمی باریک قلم۔ حافظ غلام حبیب والد مولانا غلام جیلانی نے ۱۲۲۵ھ میں لکھا۔ (٢) حاشیۂ عماد الدین بر حواشئ زاہدیہ۔ ایضاً حافظ غلام حبیب نے ۱۲۲۵ھ میں لکھا ہر دو در یک جلد۔	،، ،، ،،	قلمی۔ (نیز دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)
١٧٦٢	حاشیۂ فخر الدین حسینی بر شرح ہدایۃ الحکمۃ للقاضی کمال الدین حسین المیبذی (عربی)	،، ،، ،،	قلمی خوشخط
١٧٦٣	میر زاہد حاشیۂ رسالۂ قطبیہ	،، ،، ،،	قلمی
١٧٦٤	کتاب المجہول الاسم (عربی) فی المنطق والفلسفہ۔	،، ،، ،،	قلمی باریک قلم۔ کاتب محمد یوسف رازی نے ۱۰۲۵ھ میں لکھا۔
١٧٦٥	رسالۂ غیر معلوم الاسم (فارسی) در علم ہیئت۔	،، ،، ،،	قلمی بخط نسخ۔ خوشخط تقطیع خورد۔ دسویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
١٧٦٦	خلخالی شرح خلاصۃ الحساب (عربی)	شمس الدین علی الحسینی الخلخالی۔	قلمی خوشخط
١٧٦٧	مجموعۂ رسائل تقویم (فارسی)	،، ،، ،،	قلمی بخط مختلف
١٧٦٨	ملا علی برجندی حاشیۂ شرح چغمینی (عربی) نایاب کتاب ہے۔	عبد العلی بن محمد بن حسین البرجندی۔ اپنے عہد کا جامع علامہ تھا۔ علوم ریاضیہ میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ شرح مجسطی۔ شرح رسالہ اسطرلاب للطوسی۔ حواشی علی شرح الملخص للچغمینی۔ شرح النقایہ مختصر الوقایہ آپکی تصنیف ہے۔ اول الذکر ۹۱۳ھ میں تیار ہوئی۔	قلمی خوشخط

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۶۹	میزان المنطق معہ میر ایساغوجی۔ (عربی) ہر دو در یک جلد۔ دو نو درسی کتابیں ہیں۔	" " "	قلمی۔ حافظ غلام حبیب مولانا غلام جیلانی کے والد نے یہ نسخہ ۱۲۷۳ھ میں لکھا۔
۱۷۷۰	میر شرح قطبی (عربی)	سید شریف جرجانی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۴۹)	قلمی خوشخط۔ تین سو سال کا پورانا نسخہ۔
۱۷۷۱	مجموعۂ تحریر صدر شیرازی (عربی) تفصیل مجموعہ:۔ (۱) کتاب فلسفہ مجہول الاسم۔ (۲) تحریر صدر شیرازی بر شرح رسالہ شمسیہ۔ (۳) حواشیٔ شریفیہ۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ۔)	قلمی باریک قلم بخط نستعلیق کاتب عبد الجبار بن مقصود علی نے یہ نسخہ ۹۷۳ھ میں لکھا۔
۱۷۷۲	شرح ایساغوجی (عربی)	عنایت اللہ ابن مخدوم۔	قلمی
۱۷۷۳	مجموعہ رسائل متفرقہ (فلسفہ وغیرہ کا نایاب مجموعہ ہے) جملہ عربی سوائے ایک سالہ کے تفصیل مجموعہ:۔ (۱) مبادی قوام اجسام۔ (۲) الاقوال السبعہ لارسطاطالیس فی النفس الناطقہ۔ (۳) تعلیقات المعلم الثانی ابو نصر الفارابی۔ (تفصیلی حال کے لئے دیکھو خانۂ احوال مصنف) (۴) رسالۃ فی تحقیق کلمۃ التوحید للغزالی۔ (۵) مرآۃ العارفین فی ملتمس زین العابدین۔ (اہل تصوف کے مذاق پر سورۂ فاتحہ کی تفسیر) (۶) سوال وجواب حضرت علی وکمیل درباب توحید وشرح آں مسمی بمعدن الحقائق در زبان فارسی جسکو اسمٰعیل عبد اللہ نے اپنے پیر طریقت حضرت ابو الفتح خلیفۂ شیخ نظام الدین تھانیسری کے ایما سے لکھا ہے۔ (۷) ذکر طبقات فقہاء وسوال وجواب شیخ الاسیر	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) ابو نصر محمد بن ترخان الفارابی الترکی الحکیم المعروف ابو نصر فارابی۔ فاراب مملکت ترکی میں ایک قصبہ کا نام ہے۔ اسکو معلم ثانی کہتے ہیں (ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم منطق) مسلمانوں میں سب سے بڑا فلاسفر ہے۔ شیخ بو علی سینا نے فارابی ہی کی تصنیفات کی بدولت اتنا کمال اور شہرت حاصل کی۔ فارابی نے منطق فلسفہ اور موسیقی میں معرکۃ الآرا تصنیفیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اس نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں پائی اور سوائے عربی کے متعدد زبانوں میں مہارت حاصل کی۔ جسکے بعد وہ بغداد میں چلا آیا۔ اور عربی میں بھی کما حقہٗ ماہر ہوا۔ اُسوقت ابو بشر متّے بن یونس بغداد میں ایک مشہور فلاسفر تھا۔ جسکے حلقۂ تعلیم میں سیکڑوں فلسفہ کے شائقین شامل ہوتے تھے۔ وہ فلسفہ کے ادق مضامین کو نہایت آسان عبارت میں سمجھانے کا پورا ملکہ رکھتا تھا اور فارابی نے	جملہ قلمی خوشخط۔ لکھنے کا سن معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ ایک مالک نے ۱۱۱۱ھ میں اسکو خریدا ہے۔ نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	با علاؤ الدولہ دربارۂ حقیقت رؤیا۔ (۸) چند الغاز علمیہ جنکو شیخ تاج الدین سبکی نے منظوم کرکے سنہ ۷۶۵ھ میں شیخ صلاح الدین الصفدی کے پاس بھیجا اور محمد بن علی بن سودون حنفی نے ۸۶۶ھ میں جلال الدین سیوطی سے اسکا حل طلب کیا اور علامہ مذکور نے نظم و نثر میں اسکا حل لکھا (۹) چند اقتباسات از شرح منازل السائرین (۱۰) حلیۃ الابدال لمولانا عبد الرزاق کاشی (۱۱) تحقیق مسئلۃ التشکیک رفیع الدین الجیلی (۱۲) رسالۃ الشیخ الرئیس الی ابی ریحان البیرونی اجاب فیہا عن عدۃ مسائل فی کرہ ارسطاطالیس فی کتاب السماء والعالم۔ (۱۳) الاقتباس من رسالۃ الہیولی للمحقق الخفری و بیان مذہب الحکماء فی علم الباری۔ (۱۴) اقتباسات مختلفہ (۱۵) رسالۃ المعاد للشیخ الرئیس۔ جملہ در یک جلد	یہ طریقۂ تعلیم اسی سے سیکھا۔ کچھ عرصہ کے بعد فارابی نے حران کا رخ کیا۔ جہاں یوحنا بن خیلان نصرانی منطق اور فلسفہ کا درس دیتا تھا۔ فارابی نے اس سے بھی معتد بہ تعلیم پائی اور اپنی قوت مطالعہ سے ارسطاطالیس کی فلسفیانہ تصنیفات پر کامل عبور حاصل کیا۔ ابونصر فارابی کا قول ہے کہ میں نے ارسطاطالیس کی کتاب النفس کو سو مرتبہ پڑھا اور کتاب السماع الطبعی کو چالیس مرتبہ مطالعہ کیا۔ اور میرا خیال ہے کہ ابھی مجھے اسکا پھر مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس نے اپنی اکثر کتابیں بغداد میں تصنیف کیں اسکے بعد وہ دمشق میں وارد ہوا۔ اس وقت سیف الدولہ بن حمدان وہاں کے حکمران تھے انہوں نے فارابی کا تبحر علمی دیکھکر اسکی نہایت تعظیم و تکریم کی۔ کہتے ہیں کہ فارابی مختلف ستر زبانوں پر پوری قدرت رکھتا تھا۔ موسیقی کے سننے کا اسکو بہت شغف تھا اور اسمیں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ ۳۳۹ھ ۹۵۰ع اسی سال کی عمر میں اسکا انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ ۳۴۳ھ میں قزاقوں نے اسکو قتل کیا۔	
۱۷۷۴	شرح سلم العلوم از مولوی محمد حسین سہالوی (عربی)		قلمی باریک قلم بخط مختلف نسخ و نستعلیق مولانا غلام [illegible] کے والد حافظ غلام حبیب کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۷۷۵	جبر و مقابلہ (اردو)	پروفیسر ذکاء اللہ۔ آغاز سلطنت انگلشیہ میں ایک مشہور مسلمان پروفیسر تھا جس نے مترجم اور مؤلف کی حیثیت سے کافی شہرت حاصل کی۔ ریاضی۔ علوم طبعیہ و تاریخ میں ماہر تھا	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		چنانچہ ہندوستان کی تاریخ اس نے گیارہ جلدوں میں لکھی ہے۔ جو غالباً اسکی سب سے بڑی تصنیف ہے۔	
۱۷۷۶	**زیچ الغ بیگ خان** (فارسی) نہایت ہی جلیل القدر زیچ ہے (دیکھو خانہ احوال مصنف) زیچ کی تشریح کے لئے دیکھو تمہیدی نوٹ علم ہیئت۔	**الغ بیگ مرزا**۔ مرزا شاہرخ کا بیٹا اور امیر تیمور کا پوتا ہے۔ علم ہیئت میں ید طولے رکھتا تھا۔ نہایت عادل کریم النفس اور علوم پرست بادشاہ تھا۔ وہ اپنے باپ کی زندگی میں چالیس سال تک سمرقند کا حاکم رہا۔ ۸۵۱ھ میں باپ کے انتقال پر اسکا جانشین ہوا۔ وہ سیف کے مقابلہ میں قلم کو ترجیح دیتا تھا۔ اس نے علوم اور اہل علم کی نہایت قدردانی کی اور سمرقند میں ایک دارالعلوم قائم کیا۔ ریاضیات اور فلکیات میں خصوصیت سے دلچسپی لیتا تھا۔ اسکی زندگی کا اہم مقصد علمی اشتغال میں عمر بسر کرنا تھا۔ اس نے اپنی قلمرو کے تمام ہیئت والوں کو جمع کیا اور بہت کچھ جانکاہی کے بعد وہ جداول (نقشے) مرتب کئے گئے جو آج اسکے نام پر زیچ الغ بیگ خان کے نام سے مشہور ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے پاس ستاروں کا حال دریافت کرنے کے لئے بڑے بڑے دیو ہیکل آلات تھے چنانچہ اسکے پاس ایک ربع مجیّب (تھیوڈولائٹ۔ وہ آلہ جس سے ستاروں کے ارتفاع کے درجات و دقائق معلوم کرتے ہیں) تھا جو قسطنطنیہ کے جامع ایا صوفیا کے مینار کی بلندی کے برابر تھا یا بالفاظ دیگر اسکی بلندی ۱۸۰ فیٹ تھی۔ اسکی زندگی کا انجام نہایت دردناک تھا۔ اسکے اپنے بیٹے مرزا عبداللطیف نے اسکے خلاف علم بغاوت بلند کیا جس میں الغ بیگ مرزا گرفتار ہو کر رمضان ۸۵۳ھ ۱۴۴۹ء میں بیرحمی کے ساتھ قتل کیا گیا۔ قدرت نے	قلمی۔ نہایت خوشخط جدول طلائی۔ نفاست لکھائی وغیرہ قابل دید۔ مولانا محمدی درویش ساکن شہر سبز نے یہ نسخہ غالباً زمانۂ تصنیف کے قریب قریب لکھا۔ کیونکہ ۸۷۹ھ میں علامہ فضل اللہ بن محمد الحسینی اور ۹۸۲ھ میں ابن عباد اللہ ابن محمود الحسینی نے اسپر اپنی ملکیت کے دستخط ثبت کئے ہیں۔ نہایت نایاب تحفہ ہے۔

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		ظالم سے بہت جلد اسکا انتقام لے لیا اور چھ ماہ کے بعد عبداللطیف مذکور اپنے ہی سپاہیوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ ؎ از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جو ز جو	
۱۷۷۷	**فلسفۂ تعلیم** (اردو) ہربرٹ سپنسر مشہور فلاسفر کی انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ تعلیم کے موضوع پر محققانہ انداز سے فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل قدر تصنیف ہے	" "	مطبوعہ
۱۷۷۸ لغایت ۱۷۸۰	**تہذیب الاخلاق کا مکمل مجموعہ** (اردو) تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ سر سید۔ نواب محسن الملک اور مولوی چراغ علی خان کے فاضلانہ مضامین کا مجموعہ۔ اسلام کو فلسفیانہ رنگ میں دیکھنا چاہیں تو یہ مجموعہ پڑھیں۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ) دیکھو عدد مسلسل ۱۲۰۔ ۸۸۰۔ ۸۸۲۔	"
۱۷۸۱	**فلسفۂ جذبات** (اردو) سائیکالوجی (علم النفس الناطقہ) کے اصول پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا ہے۔ اردو لٹریچر میں ایسی تصنیف کا وجود غنیمت غیر مترقبہ ہے۔ اللّٰہم زد فزد۔	مولوی عبدالماجد بی۔ اے۔ فلسفہ کے ساتھ اس کو خاص اُنس ہے اور اسکے متعلق اس نے نہایت وسیع معلومات حاصل کئے ہیں۔	"
۱۷۸۲	**فلسفۂ اجتماع** (اردو) تمدن اور معاشرت کے دقائق پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔	مولوی عبدالماجد بی۔ اے۔	"
۱۷۸۳ الف	**علم المعیشۃ** (اردو) ایک ضخیم جلد میں علم الاقتصاد (ایکونامکس) کے اصول مدوّن کئے گئے ہیں اپنے موضوع پر فی الجملہ جلیل القدر تصنیف ہے	محمد الیاس برنی۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی علیگڈہ کالج میں علم الاقتصاد کے پروفیسر ہیں۔	مطبوعہ (انجمن ترقی اردو نے شائع کی۔)
۱۷۸۳ ب	**شرح میزان المنطق** (عربی) میزان المنطق ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو اپنے فن میں نہایت عمدہ ہے۔ اکثر درسگاہوں میں داخل نصاب درس ہے یہ اسکی شرح ہے۔	عبداللہ بن الہداد العثمانی الطلنبی۔	قلمی۔ مولانا غلام جیلانی کے والد حافظ غلام حبیب نے ۱۲۲۳ھ میں لکھا۔

فہرست کتب نظم و نثر فارسی

موجودہ مکتبۂ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور صوبۂ سرحدی

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۸۴	حدیقۂ حکیم سنائی (نظم)	حکیم سنائی غزنوی - فارسی زبان میں صوفیانہ مذاق پر مثنوی کہنے والے سب سے زیادہ مشہور تین شاعر ہیں۔ (۱) ابو المجد مجدود بن آدم المعروف حکیم سنائی غزنوی (۲) شیخ فرید الدین عطار (۳) مولانا جلال الدین رومی مولانا مؤخر الذکر ایک موقعہ پر کہتے ہیں ؎ عطار روح بود سنائی دو چشم او ما از پئے سنائی و عطار آمدیم سنائی کے حالات زندگی بہت کم معلوم ہیں۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ وہ سلطان بہرام شاہ خلف سلطان مسعود غزنوی کا درباری شاعر تھا۔ اس واقعہ کی تصدیق نہیں ہوئی کہ اس نے دربار کا تعلق چھوڑ کر عزلت کی زندگی بسر کرنی اختیار کی تھی۔ بقول مولانا جامی اس نے اپنی مشہور مثنوی حدیقۃ الحقیقۃ اپنے بڑھاپے میں لکھی جسکے بعد بہت جلدی سنہ ۵۲۵ھ (۱۱۳۱ء) میں اسکا انتقال ہوگیا۔ لیکن بعض دوسرے مؤرخین اسکو ۵۴۵ھ سے تھوڑی مدت پہلے تک زندہ بتاتے ہیں۔ اسکا کلام سات مثنویوں اور ایک دیوان پر مشتمل ہے جن میں سے مذکورہ بالا مثنوی "حدیقہ" زیادہ مشہور ہے جس میں اس نے توحید الٰہی اور دیگر معارف و حقائق پر نہایت عمدہ نظمیں لکھی ہیں۔ دوسری	قلمی محشیٰ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مثنویات بہت کمیاب ہیں۔ اسکا دیوان جو تقریباً بارہ ہزار اشعار کا مجموعہ ہے سنہ ١٢٧٤ھ میں بمقام طہران طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔	
١٧٨٥	ایضاً حدیقۂ حکیم سنائیؒ (نظم)	" " "	قلمی
١٧٨٦	شرح حدیقۂ حکیم سنائیؒ (نثر)		قلمی باریک قلم
١٧٨٧	کلیاتِ سعدی شیرازی (نظم و نثر)	شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی۔ سنہ ٥٧١ھ میں بمقام شیراز پیدا ہوا۔ ابھی چھوٹی عمر تھی کہ باپ کا سایہ سر پر سے اٹھ گیا۔ عالمِ شباب میں اس نے ایک سپاہی کی حیثیت سے صلیبی لڑائیوں میں نمایاں حصہ لیا۔ دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہوا اور طرابلس الشام میں خندقیں کھودنے اور دیگر اعمال شاقہ پر لگایا گیا۔ (جسکا قصہ خود اس نے گلستان میں لکھا ہے) اس نے بغداد کے دارالعلوم نظامیہ میں جو اسوقت تمام اسلامی دنیا میں بہترین کالج تھا تعلیم پائی۔ اور اپنے ہم چشموں میں ممتاز رہا (اسکا بھی بوستان میں مفصل ذکر ہے) حدیث میں مشہور محدث علامہ ابن جوزی کی شاگردی کی اسکی عمر کا اکثر حصہ سیاحت میں گذرا۔ چودہ مرتبہ پیدل حج کا سفر کیا اور کئی سال تحصیل ثواب کی غرض سے بیت المقدس میں سقی کا کام کرتا رہا۔ کاشغر۔ ایشیائے کوچک اور ہندوستان کے سفروں کا حال خود اس نے لکھا ہے۔ بالآخر وہ شیراز کے باہر نہر رکن آباد کے کنارے ایک جھونپڑی میں عزلت نشین ہوا وہیں سنہ ٦٩١ھ / ١٢٩٢ء ایک سو بیس سال کی عمر میں اسکا انتقال ہوا۔ اسکا کلام نہایت سادہ۔ موثر اور معنے خیز ہوتا ہے۔ اسکی تصنیف کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک شعر ضرب المثل کا	مطبوعہ بمبئی

عدد سلسلہ	نام کیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		کام دیتا ہے۔ اسکی مقبولیت اظہر من الشمس ہے مولانا جامی نے اسکو بجا طور پر بلبل شیراز کا خطاب دیا ہے۔ وہ عربی میں بھی نظم ونثر ویسی ہی روانی کے ساتھ لکھ سکتا تھا جیسے کہ وہ اپنی مادری زبان فارسی میں قادر الکلام تھا۔ اسکی گلستان کا تقریبًا دنیا کی ہر ایک زبان میں ترجمہ موجود ہے۔	
۱۷۸۸	مجموعہ شرح گلستان (نثر) اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں:- (۱) ملا نور اللہ شرح گلستان۔ (۲) فرہنگ گلستان (۳) سلطانیہ شرح گلستان۔ (۴) حل مشکلات گلستان۔ جملہ قلمی دریک جلد	" " "	قلمی خوشخط
۱۷۸۹	قران السعدین (نظم) سلطان معز الدین کیقباد والی دہلی اور آسکے باپ نصیر الدین بغرا، والی بنگال کی مدح میں لکھی گئی ہے۔	امیر خسرو دہلوی۔ ہندوستان کا نہایت نامور شاعر ہے۔ جس نے مختلف بادشاہوں کا زمانہ دیکھا اور اُنکے ہاں تقرب حاصل کیا ایک سو کے قریب کتابیں نظم میں لکھیں۔ آپ کے والد کا نام امیر سیف الدین محمود ہے جو قوم ترک کے قبیلۂ لاچین سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلخ سے ہندوستان آئے اور پٹیالہ میں سکونت اختیار کی۔ وہیں ۶۵۱ھ میں امیر خسرو کی پیدائش ہوئی۔ اور ۷۲۵ھ/۱۳۲۵ع میں اسکا انتقال ہوا۔ مزار پورانی دلی میں خواجہ نظام الدین اولیاء کے پہلو میں ہے جو اُنکے پیر ومرشد تھے ذیل کی منظوم کتابیں ہندوستان میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ اور شعرا ایران کے کلام مقبول کے برابر خیال کی جاتی ہیں۔ دیوان غرۃ الکمال۔ بقیہ نقیہ۔ ہشت بہشت سکندر نامہ۔ نشط الحیات۔ تحفۃ الصغیر۔ نہ سپہر، [illegible]	قلمی ۱۰۸۱ھ عہد اورنگ زیب بادشاہ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		قِرآن السعدین۔ مقالہ (خلفاء اربعہ کا حال لکھا ہے) مطلع الانوار (سراسر اہل تصوف کے مذاق پر لکھی ہے) دیوان خسرو۔ اس میں وہ صوفیانہ رنگ موجود ہے کہ اہل سماع اسکی غزلیں سنکر وجد میں آتے اور روحانی حظ حاصل کرتے ہیں۔ خمسۂ خسروی سے مراد یہ کتابیں ہوتی ہیں (۱) سکندر نامہ (۲) پنج گنج (۳) لیلےٰ ومجنون (۴) ہشت بہشت (۵) شیریں خسرو۔ علاوہ ازیں اعجاز خسروی آئین سکندری خضر خانی وغیرہ آپ کی تصنیف ہے۔	
۱۷۸۹ (ب)	دیوان خسرو۔ (نظم) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف عدد سلسل مندرجہ بالا	" " "	مطبوعہ۔
۱۷۹۰	چہار عنصر بیدل (نثر)	مرزا عبد القادر المتخلص بیدل۔ تاتاری ترک ہے۔ عالم شباب میں اورنگزیب عالمگیر کے بیٹے شاہزادہ اعظم شاہ کی ملازمت اختیار کی۔ ایک دن شاہزادہ نے اسکو اپنی مدح میں قصیدہ لکھنے کا حکم دیا جبپر اس نے ملازمت سے علیحدگی کو ترجیح دی۔ اور اسکے بعد پھر کسیکی ملازمت نہیں کی۔ چہار عنصر، رقعات اور ایک دیوان غزلیات اسکی یادگار ہے سنہ ۱۱۳۳ھ (۱۷۲۰ع) محمد شاہ کے آغاز سلطنت میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	"
۱۷۹۱	شبستان خیال (نثر) معہ رسائل دیگر در فن معمّا۔	یحییٰ ملا نیشاپوری (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۶۲۶)	قلمی باریک قلم۔ نوشتہ ۹۷۶ھ
۱۷۹۲	قصائد انوری (نظم)	انوری شاعر۔ ملک فارس کا نہایت مشہور شاعر ہے اسکو اپنے زمانے میں صوبۂ خراسان کا ملک الشعراء کہتے تھے۔ سلطان سنجر سلجوقی کا منظور نظر تھا۔ اور رشیدی نام ایک شاعر جو سلطان خوارزم کے دربار میں عواطف خسروانہ کا	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مورد تھا اسکا حریف یا مد مقابل تھا۔ جبکہ ان دونو حکمرانوں کے در بیاں [?] نوک سنان اور شمشیر براں سے لڑائی جاری تھی یہ دونو شاعر ایک دوسرے کے فریق کی ہجو گوئی میں اپنا زور طبیعت صرف کرنے میں مشغول تھے۔ اشعار ہجا بذریعہ تیر اندازی ایک دوسرے تک پہونچائے جاتے تھے۔ کہتے ہیں کہ انوری اپنے عہد میں بڑا ہیئت دان تھا۔ لیکن ایک پیشگوئی کے غلط ہو جانے کی وجہ سے اسکی جان کے لالے پڑ گئے اور مجبوراً ترک وطن مالوف کر کے سلطان علاؤالدین تکش کے عہد میں بلخ میں جا مرا۔ سنہ ۵۹۶ھ ۱۲۰۰ء میں اسکا انتقال ہوا	
۱۷۹۳	نصاب الصبیان (نظم) فارسی کے الفاظ متداولہ (کثیر الاستعمال) کی فرہنگ ہے اور جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے بچوں کے حفظ کرنے کے لئے تالیف کیا گیا۔	بدر الدین ابو نصر فراہی۔ بہرام شاہ والی ملک نیمروز (ولایت سیستان) کے عہد میں تھا جسکا عہد حکومت سنہ ۶۱۲ھ سے شروع ہوتا ہے۔ فراہ سجستان (سیستان) میں ایک گانوں کا نام ہے۔	قلمی خوشخط
۱۷۹۴	شرح گلستان سعدی (نثر)		مطبوعہ
۱۷۹۵	دیوان ظہیر (نظم)	ظہیر فاریابی۔ نہایت عمدہ شاعر ہے رشیدی کا شاگرد ہے جو انوری کا معاصر اور حریف تھا (ملاحظہ ہو انوری کا حال) وہ طغرل ثالث سلجوقی اور اتابک قزل ارسلان کے عہد میں تھا۔ اسکا انتقال ۵۹۸ھ ۱۲۰۱ء میں ہوا ہے۔ سرخاب میں جو تبریز کے مضافات سے ہے خاقانی کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ بعض ناقدوں کا خیال ہے کہ اسکا کلام انوری سے زیادہ پختہ اور فصیح ہے۔ ایک شاعر کا قول ہے کہ ظہیر کا دیوان اگر تمکو کعبہ میں بھی ملجائے تو اسکو چرا لینے سے دریغ نہ کرو۔ دیوان ظہیر فاریابی۔ ویرانہ [?] بدزدو گر بیابی"	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۷۹۶	دیوان واقف (نظم)	واقف لاہوری۔ ایک ہندوستانی شاعر کا تخلص ہے جسکا نام نور العین تھا۔ وہ بٹالہ کا باشندہ ہے جہاں اسکا باپ قاضی تھا۔ سراج الدین علی خان آرزو (مصنف چراغ ہدایت) کا ہمعصر ہے۔ عام طور پر واقف لاہوری کے نام سے مشہور ہے۔ سنہ ۱۱۹۰ھ میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی
۱۷۹۷	دیوان خاقانی (نظم)	خاقانی شروانی۔ پورا نام افضل الدین ابراہیم بن علی شروانی خاقانی۔ شروان بالکسر اسکا مولد ہے اور فلکی شاعر اسکا استاد ہے۔ وہ فارسی زبان کا نہایت مشہور مشکل پسند شاعر ہے۔ خاقان منوچہر والی شروان کے عہد میں تھا۔ اور خاقانی کا لقب بادشاہ مذکور نے اسکو دیا تھا۔ اسکو اپنے زمانے میں سلطان الشعراء کہا جاتا تھا۔ غزل گوئی میں اسکو خاص ملکہ تھا۔ اسکا مزار سرخاب میں ہے (دیکھو ظہیر کا حال) جہاں ظہیر فاریابی اور عفور نیشاپوری بھی مدفون ہیں۔ بقول مصنف مخزن الواصلین سنہ ۵۹۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے لیکن عام طور پر سنہ ۵۸۲ھ مشہور ہے۔	قلمی
۱۷۹۸	تحفۃ العراقین (نظم) جبکہ خاقانی شاعر حج کی غرض سے مکہ معظمہ کو جاتا تھا تو اسکا گذر عراق عرب اور عراق عجم میں ہوا جنکی کیفیت کو اس نے ایک کتاب کی صورت میں منظوم کیا اور اسکا نام تحفۃ العراقین رکھا۔	خاقانی شروانی۔	قلمی محشیٰ۔ فی الجملہ خوشخط نسخہ صحیح۔
۱۷۹۹	شرح تحفۃ العراقین (نثر)		”
۱۸۰۰	کلیات بیدل۔ بیدل کے تمام کلام نظم و نثر کا مجموعہ ہے۔	مرزا عبدالقادر بیدل (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹	قلمی بخط شکستہ
۱۸۰۱	ایضاً کلیات بیدل ”	” ” ”	مطبوعہ جلی قلم۔ جلد نہایت ضخیم
۱۸۰۲	ایضاً کلیات بیدل ”	” ” ”	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۰۳	بہار دانش (نثر) اسکی عبارت فارسی انشا پردازی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ اس میں عورتوں کی مکاری اور عیاری دلچسپ قصوں کے پیرایہ میں بتائی گئی ہے	عنایت اللہ شیخ دہلوی۔	قلمی خوشخط
۱۸۰۴	ایضاً بہار دانش (نثر)		مطبوعہ باریک قلم
۱۸۰۵	اعجاز خسروی (نثر و نظم) فارسی لٹریچر کی رنگینی اور فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہے۔	امیر خسرو دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۸۹)	مطبوعہ خوشخط جلی قلم جلد نہایت ضخیم
۱۸۰۶	ایضاً اعجاز خسروی۔		قلمی باریک قلم۔
۱۸۰۷	دیوان جامی (نظم)	مولانا عبدالرحمن جامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)	قلمی
۱۸۰۸	انشائے خلیفہ (نثر) اکثر درسگاہوں میں فارسی انشا پردازی سیکھنے کے لئے پڑھائی جاتی ہے۔	خلیفہ قنوجی۔	قلمی خوشخط
۱۸۰۹	یوسف و زلیخا (نظم) نہایت مؤثر و لکش نظم ہے۔ جتنے شاعروں نے یوسف و زلیخا کا قصہ منظوم کیا ہے سب میں جامی کے منظومہ کو ترجیح دیگئی ہے۔	نور الدین عبدالرحمن جامی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)۔	"
۱۸۱۰	کلیات جامی (نظم) اس مجموعہ میں ذیل کی کتابیں شامل ہیں۔ (۱) تحفۃ الاحرار۔ (۲) سلسلۃ الذہب (۳) غزلیات جامی معہ کلام شعرائے مختلف۔	" " "	قلمی خوشخط نوشتہ ۹۷۵
۱۸۱۱	شرح مخزن الاسرار (نثر) اس کا متن مولانا نظامی گنجوی کی تصنیف ہے۔	ماتن علام مولانا نظامی گنجوی ہے گنجہ صوبۂ خراسان میں ایک گاؤں کا نام ہے نظامی گنجوی فارسی کا نہایت نامور شاعر ہے سکندر اعظم کا افسانہ بنام سکندر نامہ اس کے کلام کا بہترین نمونہ خیال کیا گیا ہے۔ کوئی دس ایک کتابیں نظم میں لکھی ہیں جن میں سے ذیل کی پانچ کتابیں خمسۂ نظامی کے نام سے مشہور ہیں	قلمی باریک قلم

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		(۱) مخزن الاسرار بہرام شاہ (خلف سلطان مسعود غزنوی) کی خدمت میں نذر کی۔ (۲) لیلیٰ و مجنون۔ خاقان منوچہر (جو خاقانی کا ممدوح ہے) کے نام نامی سے معنون کیگئی ہے (۳) خسرو شیریں۔ (۴) ہفت پیکر۔ دونوں مؤخر الذکر کتابیں اس نے قزل ارسلان کے پیشکش کیں جسکے صلہ میں اسکو چودہ گاؤں کی جاگیر عطا کی گئی۔ (۵) سکندر نامہ۔ یہ اسکی آخری تصنیف ہے۔ اور جس کو اس نے غالباً طغرل ثالث سلجوقی کی خدمت میں پیش کیا۔ سکندر نامہ کی نظم ۱۴ محرم ۵۹۷ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۲۰۰ء کو پایہ تکمیل تک پہونچی اور اسی سال چوراسی برس کی عمر میں اسکا انتقال ہوا۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۰)	
۱۸۱۲	دیوان بیدل (نظم) مرزا عبد القادر بیدل کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔ اشعار کی تعداد بیس ہزار بیان کی گئی ہے۔		قلمی خوشخط
۱۸۱۳	مجموعۂ رسائل معما (نثر) فن معما بھی فارسی لٹریچر کا ایک مہتم بالشان شعبہ ہے۔	" " "	قلمی باریک قلم خوشخط
۱۸۱۴	گلستان (نثر و نظم) نہایت مشہور اور مقبول ہے۔ بظاہر نہایت سادہ لیکن حقیقت میں انتہا درجہ کا پر حکمت کلام ہے خصوصاً اسکا ساتواں اور آٹھواں باب بے مبالغہ انمول جواہرات کا خزانہ ہے تمام السنۂ یورپ اور چینی وغیرہ زبانوں میں اسکا ترجمہ کیا گیا ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۸۱۵	ایضاً گلستان سعدی۔	" " "	قلمی خوشخط تقطیع خورد
۱۸۱۶	ایضاً گلستان سعدی۔	" " "	مطبوعہ معہ فرہنگ
۱۸۱۷	مجموعۂ آمدن نامہ (نثر) تفصیل مجموعہ	" " "	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۱) آمدن نامہ (۲) خالق باری (۳) پنج گنج فارسی۔ جملہ مطبوعہ در یک جلد۔		
۱۸۱۸	**مجموعہ تقویم والشوران** (نثر) اس مجموعہ میں دو کتابیں ہیں۔ (۱) تقویم دالشوران۔ مسائل تشبیہ اور بدائع کلام پر مشتمل ہے۔ (۲) نوادر المصادر۔ ہر دو دریک جلد۔	.. .. ..	قلمی باریک قلم
۱۸۱۹	**دیوان عرفی** (نظم)	**مولانا عرفی**۔ شیراز کا باشندہ ہے۔ نہایت عمدہ شاعر تھا۔ اصلی نام جمال الدین ہے۔ شیراز چھوڑکر دکن میں وارد ہوا۔ اور اسکے بعد آگرہ میں آیا جہاں اس نے چند سال حکیم ابوالفتح گیلانی کی ملازمت میں بسر کیئے۔ سنہ ۹۹۷ھ میں حکیم موصوف کے مرنے پر اسکو عبدالرحیم خان خانخانان نے اکبر بادشاہ کے دربار میں باریاب کیا۔ اکبر بادشاہ نے اسکی مناسب قدردانی کی۔ سنہ ۹۹۹ھ / ۱۵۹۱ع میں اس کا بمقام لاہور انتقال ہو گیا۔ اور وہیں اسکو دفن کیا گیا۔ لیکن چونکہ اس نے اپنی ایک نظم میں یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اسکو نجف اشرف میں دفن کیا جائے میر صابر اصفہانی نے چند سال کے بعد اسکی ہڈیوں کو نکال کر نجف اشرف کو منتقل کیا۔ اسکے قصائد اور دیوان کو خود اسکی زندگی میں نہایت ہر دلعزیزی حاصل تھی اور اسکے قصائد کثرت سے بازاروں میں فروخت ہوتے تھے۔	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد زمانہ مصنف کے نہایت قریب سنہ ۱۰۱۸ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۸۲۰	**نصاب الصبیان** (نظم) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۳)	**ابو نصر فراہی** (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۳)	قلمی باریک قلم
۱۸۲۱	**دیوان بیدل** (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۱۲)	**مرزا عبدالقادر بیدل** (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۰)	قلمی بخط شکستہ

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۲۲	رباعیات سحابی	مولانا سحابی ہمدانی۔ دسویں صدی ہجری کے شعراء میں سے ہے۔ ایک دیوان اسکی یادگار ہے۔ سنہ ۹۷۰ھ / ۱۵۶۲ء میں اسکا انتقال ہوا۔	قلمی۔ جدول نقرئی۔ نوشتہ سنہ ۱۱۱۲ھ۔
۱۸۲۳	مجموعۂ دواوین خمسہ (نظم) اس مجموعہ میں پانچ مشہور اور مستند شعراء کے دیوان ہیں:۔ (۱) دیوان عنصری (دیکھو خانہ احوال مصنف (الف)) (۲) استاذ ابوالفرج۔ (کچھ زیادہ حالات معلوم نہیں ہوسکے) (۳) دیوان نجیب الدین۔ ایران کا ایک پختہ کلام شاعر ہے جسکا سنہ ۶۲۸ھ / ۱۲۳۱ء میں انتقال ہوا۔ (۴) دیوان استاذ عبدالواسع جبلی۔ ایران کا ایک مشہور شاعر ہے۔ سنہ ۵۴۷ھ اسکو عروج کا زمانہ تھا۔ جبکہ وہ سلطان بہرام شاہ خلف سلطان مسعود والئ غزنی کا درباری شاعر تھا۔ اس نے سلطان سنجر سلجوقی کی بھی ثناخوانی کی ہے۔ چونکہ یہ غرجستان کا باشندہ تھا جو ایک کوہستانی علاقہ ہے۔ اس نے اپنے لئے جبلی کا تخلص اختیار کیا تھا۔ سنہ ۵۵۵ھ / ۱۱۶۰ء میں اسکا انتقال ہوا۔ (۵) حکیم قطران۔ جسکے لئے ایضاً دیکھو خانہ احوال مصنف (ب)	(الف) ابوالقاسم عنصری۔ بلخ کا رہنے والا ہے۔ سلطان محمود غزنوی کے دربار کا نہایت مشہور عالم اور شاعر تھا۔ وہ ابوالفرج سنجری کا شاگرد اور عسجدی و فرخی کا اُستاد ہے۔ اپنے زمانے میں اسکو سب معاصرین پر تفوق حاصل تھا۔ ایک بہترین شاعر ہونے کے علاوہ وہ ایک بڑا فلاسفر تھا۔ تمام علوم متداولہ میں کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ اور اپنے عہد کی تمام علمی زبانوں پر اسکو کامل عبور حاصل تھا۔ چارسو شاعر اور عالم اسکی اُستادی کا اعتراف کرتے تھے۔ ایک دن سلطان محمود غزنوی نے جبکہ وہ شراب سے مخمور تھا اپنے محبوب ایاز کی زلفوں کے کاٹنے کا حکم دیا جسکی فوراً تعمیل ہوگئی۔ جب نشہ اترا تو اپنے کئے پر سخت نادم ہوا۔ اور طبیعت ایسی بگڑی کہ کسی مصاحب کو بولنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ ملک الشعراء عنصری نے فوراً ایک رباعی منظوم کرکے سنائی۔ رباعی۔ امروز کہ زلف یار در کاستن است چہ جائے بغم نشستن و خاستن است وقت طرب و نشاط و می خواستن است کآراستن سرو ز پیراستن است بادشاہ کو یہ رباعی نہایت پسند آئی اور حکم دیا کہ دو مرتبہ اسکا منہ جواہرات سے بھر دیا جائے۔ سنہ ۴۳۱ھ میں فوت ہوا۔	قلمی۔ نہایت خوشخط۔ جدول دوہرا طلائی۔ ایرانی خط کی خوبی اور جدولوں کی نزاکت اور نفاست دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ سنہ ۱۱۳۴ھ میں یہ نسخہ طوس (مشہد) میں لکھا گیا۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		(ب) قطران تبریزی کا ایک نامور اور مستند شاعر تھا۔ رشید وطواط کا معاصر ہے۔ جسکا ۴۶۵ھ میں انتقال ہوا ہے دولتشاہ سمرقندی کا قول ہے کہ وہ اپنے زمانے میں شعر کا مسلّم اُستاد تھا۔ اور اس نے شعرا کی ایک ایسی جماعت پیدا کی جسکے ارکان انوری۔ رشیدی۔ روحی اور صدنائی جیسے نامور شعرا تھے۔ رشید الدین وطواط اس کی فضیلت اور اُستادی کا اعتراف کرتا تھا۔ اور اس میں شک نہیں کہ اس نے شاعری میں کئی ایک جدید صنعتیں اختراع کیں۔ اور اسکے عہد سے شاعری گویا ایک جدید قالب میں ڈھل گئی۔ وہ اکثر اپنے کلام میں تجنیس ذوقافیتین اور دوسری مشکل صنعتیں استعمال کرتا تھا۔	
۱۸۲۴	دیوان میرزا آصف (نظم)	میرزا آصف۔ ایران کا ایک شاعر قم کا باشندہ ہے۔ شاہجہان بادشاہ کے عہد میں ہندوستان آیا تھا۔	قلمی خوشخط
۱۸۲۵	انشائے مجہول الاسم (نثر)		قلمی
۱۸۲۶	تحفہ نصائح معہ پنج گنج فارسی (نظم) تحفہ نصائح ایک چھوٹی سی منظوم کتاب ہے جس میں نہایت دلپذیر اور موثر نصیحتیں لکھی ہیں۔ اکثر دیندار مسلمان اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں۔	راجو قتال۔ سید سعد الدین کا لقب ہے جو مخدوم جہانیان جہاں گشت شیخ جلال کا بھائی اور ایک مشہور خدا رسیدہ بزرگ ہے۔ تحفہ نصائح آپ کی تالیف ہے۔ جو نہایت مقبول ہوئی ہے۔ سنہ ۸۰۶ھ ۱۴۰۳ء میں آپکا انتقال ہوا۔ قبر اوچ ضلع ملتان میں ہے۔	قلمی خوشخط
۱۸۲۷	دیوان مظہر معہ خریطۂ جواہر (نظم) نہایت موثر اور پُر درد کلام ہے۔ خریطۂ جواہر مختلف شعراء کے کلام کا انتخاب ہے۔	میرزا مظہر جانجاناں۔ آپ کی پیدائش آگرہ میں ہوئی لیکن سکونت دہلی میں تھی آپ صرف ایک شاعر نہیں بلکہ عالم متبحر۔	مطبوعہ خوشخط طبع

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		متبع سنت اور پاک باطن صوفی تھے۔ دیوان غزلیات آپ کے عالم شباب کا کلام ہے۔ سلسلۂ مجددیہ (نقشبندیہ) میں آپ نہایت مشہور بزرگ ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی آپ کے مرید خاص ہیں اور تفسیر مظہری آپ ہی کے نام سے منسوب ہے۔ آپ نے امام حسینؑ کی یادگار شہادت یعنی تعزیہ سازی کو توہم پرستی بتایا اور ایک کینہ توز شیعہ نے جبکہ آپ اپنے گھر میں چبوترہ پر بیٹھے تھے آپ کو شہید کر دیا۔ ۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ ۶ جنوری ۱۷۸۱ء آپ کی تاریخ شہادت ہے۔	
۱۸۲۸	قصائد عُرفی و بدر چاچ (نظم) ہر دو در یک جلد۔ عرفی کا حال پڑھنا ہو تو عدد سلسل ۱۸۱۹ دیکھو۔ بدر چاچ کیلئے ملاحظہ ہو خانۂ احوال مصنف۔	بدر چاچی۔ جسکا لقب فخر الزمان ہے چاچ کا ایک مشہور شاعر ہے اور اس کا کلام خاقانی کی طرح دقیق اور مغلق ہوتا ہے (چاچ تاشقند کا پورانا نام ہے) سلطان محمد تغلق بادشاہ دہلی کے عہد میں تھا۔ ۷۴۵ھ کے بعد اسکا انتقال ہوا ہے	مطبوعہ
۱۸۲۹	ساقی نامۂ ظہوری (نظم) معہ مثنوی غنیمت و ترجیع بند "ما مقیمان"	ظہوری مُلّا ترشیزی۔ اصلی نام نور الدین ہے۔ ترشیز ایک گانو کا نام ہے جو سبزوار کے مضافات میں سے ہے۔ تحصیل علوم کا درجہ طے کرکے ابراہیم عادل شاہ ثانی والئ بیجاپور کے عہد میں دکن آیا اور اپنی عمر اسی کی ملازمت میں بسر کی۔ اس نے اپنا ساقی نامہ جو چار ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔ برہان نظام شاہ ثانی فرمانروائے احمدنگر کی خدمت میں نذر کیا جس نے سات ہاتھی نفائس کے لدے ہوئے اسکو صلہ میں دیئے	〃

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		مینا بازار۔ رقعات۔ سہ نثر ظہوری۔ رسالۂ نورس۔ گلزار ابراہیم اور خوان خلیل اسکی مشہور تصنیفات ہیں۔ اس نے سنہ ۱۰۲۶ھ / ۱۶۱۷ء میں بعمر نوّے سال انتقال کیا۔	
۱۸۳۰	دیوان کلیم و مخفی (نظم) ہر دو در یک جلد۔ کلیم اسکے حال کے لئے پڑھو خانۂ احوال مصنف (الف) اور مخفی کے لئے (ب)	(الف) ابو طالب کلیم ہمدانی۔ ایران کا ایک جلیل القدر شاعر ہے پہلی مرتبہ جہانگیر بادشاہ کے عہد میں ہندوستان آیا۔ اور ۱۰۲۸ھ میں واپس چلا گیا۔ کچھ سالوں کے بعد شاہجہان کے عہد میں پھر آیا۔ اور اسکی ملازمت میں داخل ہوا جس نے اس کو ملک الشعراء کا خطاب دیا اور دو مرتبہ کلیم کو سونے اور چاندی کے ساتھ وزن کر کے وہ سونا چاندی اسکو بخشدیا۔ ظفرنامۂ شاہجہان (منظوم) اور ایک دیوان اسکی یادگار ہے۔ سنہ ۱۰۶۱ھ / ۱۶۵۱ء میں بمقام لاہور اسکا انتقال ہوا ہے۔ (ب) "مخفی" زیب النساء کا تخلص ہے۔ عالمگیر بادشاہ کی بیٹی ہے سنہ ۱۰۴۸ھ میں اسکی ولادت ہوئی۔ فارسی اور عربی میں خوب مہارت رکھتی تھی۔ قرآن شریف سارا یاد تھا۔ زیب تفاسیر کے نام سے اس نے ایک تفسیر بھی لکھی ہے۔ وہ خوشنویس بھی تھی اور صاحب تصنیف بھی۔ سنہ ۱۱۲۱ھ / ۱۷۰۹ء میں اسکا انتقال ہوا۔ دہلی میں کابلی دروازے کے قریب اسکی قبر تھی جو راجپوتانہ ریلوے کی پٹڑی بنانے کے وقت ہموار کر دی گئی۔ (اورینٹل بایوگرافیکل ڈکشنری)۔	مطبوعہ
۱۸۳۱	کلیات خاقانی (نظم)	خاقانی شروانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹)	مطبوعہ جلی قلم۔ جلد ضخیم
۱۸۳۲	انوار سہیلی (نثر) فارسی انشا پردازی کا بہترین نمونہ ہے۔ جانوروں کی زبانی	ملا حسین واعظ کاشفی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۴۴)	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	قصوں کے پیرائے میں اخلاق اور دانشمندی کی باتوں کو نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ابوالمعالی نے جو فارسی زبان کا نہایت ہی فصیح و بلیغ انشا پرداز تھا سلطان بہرام شاہ غزنوی کے حکم سے کلیلہ و دمنہ کا قصہ نثر میں لکھا جو اس سے پہلے رودکی شاعر نے نظم میں لکھا تھا اور اب تک مروج تھا۔ ابوالمعالی کا منثور نسخہ نہایت مقبول ہوا۔ یہاں تک کہ سنہ ۹۱۰ھ میں سلطان حسین مرزا کے وزیر اعظم امیر شیخ احمد سہیلی نے ملا حسین واعظ کاشفی کو نسخہ مذکور کے جدید ترین فارسی کے قالب میں ڈھالنے کا اشارہ کیا۔ ملا موصوف نے اس کو جدید فارسی کا لباس پہنایا۔ اور حسب موقعہ بموقعہ آیات قرانی۔ احادیث نبویؐ اور مناسب ابیات کے زیور سے آراستہ کیا۔ اسی نسخہ کا نام امیر مذکور کے نام پر "انوار سہیلی" ہے		
۱۴۳۳	قران السعدین (نظم) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۴	امیر خسرو دہلوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۸۹)	قلمی محشّے
۱۴۳۴	نثر طاہر وحید (نثر)	طاہر وحید مرزا ابن حسین خان قزوینی۔ عام طور پر "واقعہ نویس" کے خطاب سے مشہور ہے کیونکہ وہ شاہ عباس ثانی کے عہد میں واقعات قلمبند کرنے کی ڈیوٹی پر مامور تھا۔ اسکے بعد وہ شاہ سلیمان کے عہد میں وزارت کے جلیل القدر عہدے پر بھی فائز ہوا۔ اپنے زمانے کا نہایت نامور شاعر تھا۔ مرزا صائب اسکا معاصر ہے۔ طاہر وحید کا ایک دیوان ہے جو ساٹھ ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔ اس نے سلاطین صفویہ کی ایک تاریخ بھی لکھی ہے۔ بادشاہ ایران کے لئے اس نے جو مکاتیب لکھے ہیں وہ اسوقت ایک انشا کی صورت میں موجود ہیں جو نثر طاہر وحید کے نام سے مشہور ہے سنہ ۱۱۰۸ھ ۱۶۹۶ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۳۵	دیوان خاقانی (نظم)	خاقانی شروانی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۷)	قلمی
۱۸۳۶	سکندر نامہ (نظم) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۱۱	نظامی گنجوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۱۱)	قلمی خوشخط جلی قلم
۱۸۳۷	دُرّہ نادرہ (نثر) عربی کے مشکل ترین الفاظ چن چن کر اس میں ٹھونسے ہیں	" " "	قلمی بخط مختلف۔ نہایت باریک قلم
۱۸۳۸	ایضاً دُرّہ نادرہ۔ (نثر)	" " "	مطبوعہ بمبئی
۱۸۳۹	مجموعہ مقدمات سہ نثر ظہوری (نثر) اس مجموعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ (۱) مقدمات سہ نثر ظہوری۔ (۲) سہ نثر ظہوری۔ (۳) انشار پنجر قعہ (۴) مینا بازار۔	ظہوری مُلا ترشیزی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۲۹)	مطبوعہ
۱۸۴۰	دیوان حافظ (نظم) لٹریچر و تصوف۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۸۳)	شمس الدین حافظ شیرازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۹۸۳)	قلمی خوشخط۔ محشّٰے
۱۸۴۱	ایضاً دیوان حافظ دوسرا نسخہ معہ رباعیات عمر خیام (نظم) عمر خیام کا حال خانہ احوال مصنف میں پڑھو۔	عمر خیام ایران کا ایک نامور شاعر ہے۔ جسکو ایشیا کی نسبت یورپ میں زیادہ شہرت نصیب ہوئی ہے۔ اسکی ولادت نیشاپور میں ہوئی۔ اس نے اپنا زیادہ وقت علم ہیئت کی مہارت حاصل کرنے میں صرف کیا۔ اور اس میں دستگاہ کامل حاصل کی۔ وہ ایک آزاد خیال اور رند مشرب شاعر تھا۔ ریا اور عُجب سے اسکو سخت تنفر تھا۔ اسکی رباعیات میں نمایاں طور پر اس بات کی جھلک پائی جاتی ہے۔ زاہدان خشک اور متصوفان ملمع کار کو سخت آڑے ہاتھوں لیتا ہے۔ حسن بن صباح بانی فرقۂ اسمٰعیلیہ۔ نظام الملک طوسی وزیر اعظم ملک شاہ سلجوقی اور عمر خیام نے ایک ساتھ تعلیم پائی تھی اور تینوں آپسمیں بے تکلف دوست تھے۔ رباعیات عمر خیام کا مشہور انگریزی ترجمہ مسٹر ایڈورڈ فٹز جیرلڈ کا ہے اور اگرچہ وہ ایک	قلمی نہایت خوشخط۔ طلائی کام اعلیٰ۔ ہر ایک حافظ کی غزل کے ساتھ ایک رباعی عمر خیام کی لگائی گئی ہے۔ بلکہ یوں کہو مرقع کی گئی ہے ۹۶۸ھ کا لکھا ہوا نہایت صحیح نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		انگریزی نظم کی حیثیت سے نہایت دلفریب ہے لیکن رباعیات کے اصلی مفہوم کو کما حقہٗ ظاہر کرنے سے قاصر ہے۔ اسی۔ ایچ۔ ڈبلیو وِنفیلڈ کا ترجمہ اگرچہ رنگینیٔ عبارت میں اوّل الذکر کے برابر نہیں لیکن اصل کے ساتھ زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔ عمر خیام نے الجبرا (جبر و مقابلہ) پر ایک کتاب لکھی ہے جو فرانسیسی میں ترجمہ ہو کر پیرس سے شائع کی گئی ہے۔ لیڈن کی لائبریری میں اقلیدس کی ایک شرح موجود ہے جسکا مصنف عمر خیام ہے۔ اسکا کیمیا پر ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں مختلف معدنیات کے کیمیاوی اجزا کی تشریح کی گئی ہے۔ عمر خیام ہی وہ شخص تھا جس نے ملک شاہ سلجوقی کی خواہش پر جنتری کی اصلاح کر کے بادشاہ مذکور کی یادگار میں سنہ جلالیہ رائج کیا ۱۱۲۳ء ۵۱۷ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	
۱۸۴۲	مجموعۂ قطعات ابن یمین و رباعیات عمر خیام معہ دیوان نیاز (نظم) اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں:۔ (۱) دیوان نیاز۔ ایک ہندوستانی شاعر کا تخلص ہے۔ (۲) رباعیات عمر خیام۔ مندرجہ بالا عدد مسلسل کا خانہ احوال مصنف پڑھو۔ (۳) قطعات ابن یمین (ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف) جملہ مطبوعہ در یک جلد۔	ابن یمین کا اپنا نام امیر محمود فخر الدین اور باپ کا ملک الفضلا امیر یمین الدین ہے عام طور پر ابن یمین کے نام سے مشہور ہے جو اسکا تخلص ہے۔ ابن یمین ایک نہایت عمدہ پختہ کلام شاعر تھا۔ اور اگرچہ اسکا کلام قصائد اور غزلیات کی صورت میں بھی موجود ہے۔ لیکن اسکے قطعات زیادہ مشہور ہیں۔ جو رباعیات عمر خیام کی طرح نہایت معنی خیز ہوتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر سپرنگر (مشہور جرمن مستشرق) ۷۴۹ھ اور بقول مصنف تذکرۂ دولت شاہی ۷۴۵ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۴۳ الف	یوسف زلیخائے جامی (نظم) نقادانِ کلام کی رائے ہے کہ نظامی کی خسرو شیرین جامی کی یوسف و زلیخا اور ہاتفی کی لیلےٰ مجنون وہ نظمیں ہیں جنہیں کہ وہ تمام دوسرے شعرا سے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔	مولانا عبدالرحمٰن جامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۸۸۹)	مطبوعہ
۱۸۴۳ ب	یوسف زلیخائے ناظم ہروی	ناظم ہروی۔ ہرات کا ایک نامور شاعر ہے گیارھویں صدی میں تھا۔ یوسف زلیخا کے نظم کرنے سے وہ ۱۰۵۸ھ / ۱۶۴۸ع میں فارغ ہوا۔ یوسف زلیخا کے علاوہ فارسی کا ایک دیوان اسکی یادگار ہے۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۸۴۴	شرح سکندرنامہ (نثر) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۱۱ خانہ احوال مصنف)	" " "	قلمی
۱۸۴۵	ایضاً سکندرنامہ برّی و بحری (نظم) ہر دو دریک جلد۔	مولانا نظامی گنجوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۱۱)	مطبوعہ
۱۸۴۶	ہر سہ دفتر ابوالفضل (نثر) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۲۸ خانہ احوال مصنف)	ابوالفضل علّامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۲۸)	"
۱۸۴۷	بوستان (نظم) عام درسی کتاب ہے، سعدی کا شیرین اور پُر حکمت کلام ہے۔	شیخ مصلح الدین شیرازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۸۷)	"
۱۸۴۸	دیوان صائب (نظم) ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف۔	مرزا صائب۔ صائب مرزا محمد علی تبریزی کا تخلص ہے جو ایران کا ایک مشہور پختہ کلام شاعر ہے۔ وہ جہانگیر کے عہد سلطنت کے آخری سالوں میں ایک سوداگر کی حیثیت سے ہندوستان میں وارد ہوا۔ ظفر خان کے ساتھ اسکی دوستی ہوگئی۔ جو دربار شاہی کا ایک معزز رکن تھا۔ شاہجہان نے اسکو کشمیر کا حاکم مقرر کیا تو اس نے صائب کو اپنے ساتھ لیا۔ کشمیر سے وہ (صائب) واپس اصفہان چلا گیا۔ جہاں اسکو ایران کے بادشاہ عباس صفوی نے ملک الشعرا کا	"

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد سلسل
	خطاب دیا۔ اس نے غزل گوئی کو بالکل ایک جدید قالب میں ڈھالا ہے۔ اسکا دیوان اسی ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔ صائب کے اکثر اشعار میں حسن تعلیل کی صنعت ہوتی ہے۔ جو اسکے کلام کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ سنہ ۱۰۸۰ھ ۱۶۶۹ء اصفہان میں اسکا انتقال ہوا۔		
مطبوعہ اب نایاب ہے	عبدالرحمن شاکر۔ اس کے اس مجموعہ کا دوسرا نام حدائق المعانی ہے۔ اس کتاب کو اس نے ۱۲۶۱ھ ۱۸۴۵ء امجد علیشاہ کے عہد میں ترتیب دینا شروع کیا اور واجد علیشاہ کے زمانہ میں اسکو مکمل کیا۔	گلستان مسرت (نظم) شعر و سخن کا نہایت جامع انتخاب ہے۔ ایک ضخیم جلد میں ہر ایک مضمون پر مختلف شعراء کا چیدہ کلام نقل کیا ہے۔ نہایت قیمتی مجموعہ ہے۔	۱۸۴۹
"	قاضی حمیدالدین ابوبکر بلخی کے مقامات۔ (مقامات حمیدی) مقامات بدیع الزمان اور مقامات حریری کے نمونہ پر فارسی زبان میں لکھے گئے ہیں۔ چہار مقولہ کا مصنف (نظامی عروضی) اسکو فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ ترین معیار بتاتا ہے۔ اور الوری نے اپنے اشعار میں اسکی بڑی تعریف کی ہے۔ یہ کتاب ۵۵۱ھ میں تصنیف کی گئی اور سنہ ۵۵۹ھ ۱۱۶۴ء میں اسکے مصنف کا انتقال ہوا۔	مقامات حمیدی (نثر) معہ اعجاز خسروی دریک جلد۔	۱۸۵۰
مطبوعہ	محمد نصیر بن سلطان سفیانی۔	شرح سکندر نامہ حصہ اول (نثر)	۱۸۵۱
"	مولانا محمد گھلوی (دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	شرح سکندر نامہ گھلوی ہر دو حصہ (نثر) اسکے مصنف محمد گھلوی نے اکثر فارسی نظم کی درسی کتابوں پر شرحیں لکھی ہیں۔ اور چونکہ اسکا انداز بیان عام فہم ہے اور متن کے مطالب کو اچھی طرح واضح کرتا ہے۔ اسکی شرحیں عام طور پر نہایت مقبول ہوئی ہیں۔	۱۸۵۲

عدد مسلسل	نام و کیفیت مجموعہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۵۳	شبستان خیال معہ شرح آں (نثر)	یحییٰ ملا نیشاپوری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۲)	قلمی خوشخط
۱۸۵۴	قصائد ظہیر فاریابی معہ دیوان ظہیر (نظم) (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹۵ خانہ احوال مصنف)	ظہیر فاریابی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۹)	مطبوعہ
۱۸۵۵	المغنم البارد (نظم) فارسی لٹریچر۔ نامور شعراء فارسی کے کلام کا انتخاب ہے۔ اکثر رباعیات ہیں۔	.. .. ..	"
۱۸۵۶	شرح مخزن اسرار (نثر) ملاحظہ ہو عدد مسلسل (۱۸۱)	.. .. ..	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔
۱۸۵۷	شرح سکندر نامہ (نثر)	خیر اللہ مہندس۔	مطبوعہ
۱۸۵۸	مجموعہ شروح منشآت فارسی (نثر) تفصیل مجموعہ:۔ (۱) شرح سہ نثر ظہوری۔ (۲) شرح انشاء پنج رقعہ (۳) شرح شبنم شاداب۔ جملہ مطبوعہ دریک جلد۔	.. .. ..	"
۱۸۵۹ تا نہایت ۱۸۶۳	مجموعہ دیوان ہلالی (نظم) یہ مجموعہ ذیل کے دیوانوں پر مشتمل ہے :۔ (۱) دیوان ہلالی کا حال خانہ احوال مصنف (الف) میں دیکھو۔ (۲) دیوان ناصر علی۔ ملاحظہ ہو خانہ احوال مصنف (ب) (۳) دیوان غنی۔ اسکا احوال خانہ مصنف (ج) میں پڑھ لو۔ (۴) دیوان قاسم حکیم میر قدرت اللہ کا تخلص قاسم ہے۔ (۵) دیوان نیاز۔ نیاز ایک ہندستانی شاعر ہے اور اسکا دیوان فارسی و اردو دونو زبانوں کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔	(الف) ہلالی استرآبادی۔ تاتاری قوم کے چغتائی قبیلے سے ہے۔ عالم شباب میں وہ خراسان آیا۔ ہرات میں سکونت اختیار کی اور امیر علی شیر کے دربار میں باریاب ہوا۔ وہ سنی مذہب رکھتا تھا اور شیعوں کی تحریک و اغوا پر ایک ازبک سردار نے سنہ ۹۳۹ھ ۱۵۳۳ء میں اسکو قتل کیا۔ دیوان ہلالی کے علاوہ "شاہ و درویش"۔ "لیلےٰ و مجنون" اور "صفات العاشقین" اسکی تصنیف ہے۔ (ب) ناصر علی ملا۔ شاہجہان آباد کا ایک شاعر ہے۔ اسکی ولادت سرہند میں ہوئی اور رمضان سنہ ۱۱۰۸ھ مطابق مارچ سنہ ۱۶۹۷ء میں بمقام دہلی اسکا انتقال ہوا۔ خواجہ نظام الدین اولیاء کے مقبرے میں مدفون ہے۔ وہ ایک کثیر الکلام شاعر تھا۔ ایک دیوان اور ایک مثنوی اسکی یادگار ہے۔	جملہ مطبوعہ دریک جلد۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		(ج) غنی۔ مرزا محمد طاہر کا تخلص ہے عموماً غنی کشمیری کے نام سے مشہور ہے شیخ محسن فانی کا شاگرد ہے۔ لیکن قادر الکلام ہونے میں اس سے سبقت لیگیا تھا۔ سنہ ۱۰۷۹ھ ۱۶۶۸ء میں بحالت شباب اسکا انتقال ہوا۔ اسکے انتقال کا واقعہ بہت عجیب ہے۔ کہتے ہیں کہ بادشاہ عالمگیر نے سیف خان حاکم کشمیر کو فرمان بھیجا کہ غنی کو دربار میں بھیجدے۔ غنی نے جانے سے انکار کیا اور حاکم مذکور سے التجا کی کہ بادشاہ کو لکھ بھیجئے کہ غنی دیوانہ ہوگیا ہے اور اسلئے وہ دربار میں حاضر ہونے سے معذور ہے سیف خان نے کہا کہ میں ایک ایسے عقلمند اور صاحب خرد کو کسطرح دیوانہ کہہ سکتا ہوں۔ یہ سنکر غنی سچ مچ دیوانہ ہوگیا۔ اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور تین دن کے بعد مرگیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔	
۱۸۶۴	لوامع الاسرار شرح مطلع الانوار (نثر) اسکا متن امیر خسرو دہلی کی تصنیف ہے۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۸۹)	.. .. ..	قلمی خوشخط جلد ضخیم
۱۸۶۵	شرح ابیات مثنوی مولانا روم (نثر) لٹریچر و تصوف	.. .. ..	قلمی نوشتہ سنہ ۱۱۳۰ھ۔
۱۸۶۶	بوستان سعدی (نظم) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۴۷)	شیخ مصلح الدین شیرازی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۴۷)	قلمی خوشخط۔ مولانا غلام جیلانی کی فرمایش سے سنہ ۱۲۵۱ھ میں لکھا گیا
۱۸۶۷	مجموعہ گلستان ولوائح جامی (نثر و نظم) اس مجموعہ میں مفصلہ ذیل کتابیں ہیں:۔ (۱) گلستان سعدی۔ (۲) لوائح جامی۔ (۳) تکمیل الایمان از شیخ عبدالحق محدث دہلوی	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی کاغذ زرافشاں کاتب محمد سلیم نے کشمیر میں یہ مجموعہ سنہ ۱۱۰۵ھ میں لکھا۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	عقائد اہلسنت کی جامع کتاب ہے۔ اور ایک معتد بہ حد تک تفصیل بھی کی ہے۔ (۴) دیگر منشآت فارسی۔		
۱۸۶۸	مجموعہ وقائع نعمت خان عالی (نثر) تفصیل مجموعہ:۔ (۱) توقیعات کسرے ایک مستند فارسی انشا ہے (۲) وقائع نعمت خان عالی (احوال مصنف بر ہو) (۳) رقعات مضحکات ایضاً از نعمت خان عالی۔ جملہ مطبوعہ۔ دریک جلد۔	نعمت خان عالی۔ جس کو بعد میں "دانشمند خان" کا خطاب دیا گیا۔ عالمگیر بادشاہ کا دارو غہ مطبخ اور اُسکے مصاحبوں میں سے تھا۔ اسکا کلام نظم و نثر نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ منجملہ اسکے ایک مثنوی حسن و عشق ہے لیکن سب سے بڑھ کر اسکی وہ کتاب مقبول ہوئی ہے جو اسوقت وقائع نعمت خان کے نام سے مشہور ہے یہ چھوٹی سی کتاب صنعت مراعاۃ النظیر اور ہجو ملیح کا بہترین نمونہ ہے۔ اول الذکر صنعت کی وجہ سے وہ اسقدر ادق واقع ہوئی ہے کہ جبتک کسی شخص کو تمام علوم متداولہ پر معتد بہ عبور حاصل نہ ہو اسکا صحیح مفہوم سمجھنے سے یقیناً قاصر رہیگا۔ یہ کتاب سنہ ۱۰۹۸ھ میں لکھی گئی جبکہ عالمگیر نے قلعہ گولکنڈہ پر فتح پائی تھی۔ اس میں قادر الکلام مصنف نے نہ صرف فوج کے سپہ سالاروں کو طعن و تشنیع کا نشانہ ٹھہرایا ہے بلکہ خود بادشاہ کو بھی ہدف ملامت بنایا ہے۔ تمام باحمیت مسلمان اسبات کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ ایسی حالت میں جبکہ مرہٹوں اور دوسرے ہندو راجاؤں نے علم مخالفت بلند کیا ہوا تھا بیجاپور اور گولکنڈہ کے مسلمان حکمرانوں کے پامال کرنے پر عنان عزیمت منعطف کیجائے یہ کتاب گویا پبلک اوپینین کا آئینہ تھی اس نے ہندوستانی فن مطبخ پر ایک کتاب لکھی ہے	مطبوعہ۔ خوشخط نسخہ صحیح محشّے۔ کاغذ بیر مطبوعہ سنہ ۱۲۶۱ھ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		جس کا نام خوان نعمت ہے اور جس میں اس نے ہر ایک قسم کے کھانوں کی ترکیبیں لکھی ہیں۔ اصل نام مرزا محمد تخلص عالی اور شیراز اسکا وطن مالوف ہے۔ سنہ ۱۱۰۰ھ میں بادشاہ عالمگیر نے اس کو نعمت خان کا خطاب دیا اور شاہی مطبخ کا داروغہ مقرر کیا۔ عالمگیر کی موت کے بعد بہادر شاہ نے اسکو نواب دانشمند خاں عالی کے خطاب سے سرفراز کیا۔ اور اسکے حکم سے اس نے شاہنامہ کے نام سے ایک کتاب لکھنی شروع کی جس میں بادشاہ مذکور کی زمانۂ حکمرانی کی تاریخ تھی لیکن اجل نے مہلت نہ دی اور سنہ ۱۱۲۰ھ / ۱۷۰۸ء میں اسکا انتقال ہوگیا۔	
۱۸۶۹	کتاب مجہول الاسم (نظم)	خاقانی شروانی	قلمی
۱۸۷۰	شرح بوستان سعدی (نثر)	عبد الواسع ہانسوی۔ رسالہ عبد الواسع (صرف و نحو فارسی) اور ایک اُردو کی ڈکشنری غرائب اللغات اس کی تصنیف ہے۔ غالباً بارہویں صدی ہجری کے اخیر میں تھا۔	قلمی۔ خوشخط۔ واضح قلمی خوشخط واضح
۱۸۷۱	کتاب نثر فارسی (نثر) سرورق پر کتاب خواجہ عبید اللہ احرارؒ لکھا ہے۔ منشآت فارسی کے موافق خطوط اور رقعات پر مشتمل ہے۔	" " " " " "	قلمی بخط واضح
۱۸۷۲	مجموعہ تحفہ رسولیہ (نظم) تفصیل مجموعہ (۱) تحفہ رسولیہ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا بیان ہے۔ بزبان فارسی منظوم۔ (۲) جنگ نامہ کربلا۔ بزبان اُردو منظوم۔ (۳) دیوان محمد حسین خاں لوہاروی۔ (۴) ایجاد رنگین منظوم اُردو میں کیڑے مکوڑوں کی حکایتیں لکھ کر ان سے وعظ و عبرت آموز سبق حاصل ہوتا ہے اسکی مناسب توضیح کی ہے۔ ہر چہار مطبوعہ در یک جلد	" " " " " "	مطبوعہ

نمبر سلسل	نام کیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۷۲ نعت	ظفر نامہ ہاتفی (نظم)	مولانا ہاتفی۔ خواہرزادہ مولانا عبدالرحمن جامی۔ عبداللہ نام تخلص ہاتفی ہے اس کی ولادت جام میں ہوئی جو ہرات کے مضافات میں سے ہے۔ وہ ایک اچھا شاعر تھا۔ اور متعدد کتابوں کا مصنف ہے۔ ہاتفی نے اپنے ماموں سے تعلیم پائی اور فارغ التحصیل ہو کر گوشہ نشینی اختیار کی لیکن جب شاہ اسمٰعیل صفوی نے ازبک تاتاریوں سے خراسان میں لڑائیاں کر کے ان پر فتح حاصل کی اور ۹۱۴ھ میں ان کے سردار شاہی بیگ خاں کو قتل کیا تو اس نے مولانا ہاتفی کو ترک عزلت پر مجبور کر کے اپنے دربار میں باریاب کیا۔ مولانا ہاتفی کی بڑی خواہش یہ تھی کہ خمسہ نظامی گنجوی کے مقابلہ میں اپنا ایک خمسہ تالیف کرے چنانچہ اس نے ذیل کی پانچ کتابیں لکھیں۔ (۱) لیلیٰ مجنوں (۲) خسرو شیریں (۳) ہفت منظر (۴) تیمور نامہ۔ جو ظفر نامہ ہاتفی کے نام سے مشہور ہو گیا ہے (۵) سکندر نامہ کے مقابلے میں فتوحات شاہی کے نام سے ایک رزمیہ نظم لکھنی شروع کی جس میں اس نے اپنے محسن و مربی شاہ اسمٰعیل کے کارناموں کو لکھنا چاہا تھا لیکن اس کی تکمیل سے پہلے اس نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ لیلیٰ و مجنوں کے قصے پر جتنے شاعروں نے طبع آزمائی کی ہے سب سے زیادہ موثر اور سادہ نظم مولانا ہاتفی کی ہے۔ (مختلف شاعروں کے لیلیٰ و مجنوں کا مجموعہ مکتبۂ ہذا میں موجود ہے) ۹۲۷ھ مطابق ۱۵۲۱ء میں ان کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۷۳	مثنوی مولانا ہاتفی۔	ہاتفی۔ تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل مندرجہ بالا۔	قلمی
۱۸۷۴	مجموعہ مثنوی غنیمت (نظم) اس مجموعہ میں دو کتابیں شامل ہیں (۱) مثنوی غنیمت مصنف کا حال پڑھنا ہو تو دیکھو خانہ احوال مصنف (۲) لیلےٰ و مجنوں ہاتفی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل مندرجہ بالا۔ خانہ احوال مصنف) ہر دو قلمی دریک جلد۔	غنیمت محمد اکرم شاعر کا تخلص ہے۔ اسکی مثنوی ایک عاشقانہ قصہ ہے جس میں عزیز و شاہد (عاشق و معشوق کا نام ہے) کا حال لکھا ہے۔ اس مثنوی کا نام اس نے نیرنگ عشق رکھا تھا۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد کا شاعر ہے۔	قلمی
۱۸۷۵	شرح رسالہ معمّیات (نثر) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۱۳)	〃 〃 〃 〃	قلمی
۱۸۷۶	کتاب مجہول الاسم (نثر) فن معمّا کے اصول پر لکھی گئی ہے۔ امیر حسین نیشاپوری کی مصنفہ کتاب اسکا ماخذ ہے اپنے موضوع کے لحاظ سے قابلِ قدر تصنیف ہے۔	〃 〃 〃 〃	قلمی خوشخط بخط نسخ۔ بلحاظ نوعیت دسویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۸۷۷	نامۂ دلکشا (نظم) چھوٹی تقطیع کی ایک ضخیم کتاب ہے جس میں مختار ثقفی کو اہل بیت کا حامی ثابت کیا ہے اور اسکے عہد کے واقعات کو منظوم کیا ہے ۱۱۳۱ھ میں تالیف کی گئی۔	〃 〃 〃 〃	قلمی نوشتہ ۱۱۷۴ ہجری
۱۸۷۸	مطلع الانوار۔ (نظم)	امیر خسرو دہلوی۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۸۹)	قلمی خوشخط۔ تقطیع خورد نوشتہ ۱۰۰۳ھ
۱۸۷۹	مختار الاختیار (نثر) قبالہ جات۔ وثیقہ جات اور سجلات وغیرہ کے نمونے دیئے ہیں اپنی نوعیت کے لحاظ سے جلیل القدر اور نایاب کتاب ہے۔	علامہ اختیار حسینی۔	قلمی باریک قلم۔ خط گنجان۔
۱۸۸۰	ہفت پیکر نظامی (نظم) شاہ بہرام وغیرہ کے قصہ پر مشتمل ہے۔	نظامی گنجوی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل (۱۸۱)	قلمی خوشخط۔ گیارہویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۸۸۱	رسالہ سیفی در علم عروض (نثر)	〃 〃 〃 〃	قلمی

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۸۲	مفتاح المخزن شرح مخزن الاسرار (نثر)	حبیب اللہ بن عبد الحفیظ ملتانی	قلمی
۱۸۸۳	دیوان ناصر علی (نظم)	ناصر علی ملاّ۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۵۹)	قلمی۔ زمانہ مصنف کے قریب یعنی ۱۱۴۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۸۸۴	خاور نامہ (نثر) فارسی زبان کی انشا ہے۔	" " " "	قلمی جلد ضخیم نوشتہ ۱۱۴۴ھ
۱۸۸۵	مجموعہ قصائد فارسی (نظم)	(غیر معلوم الاسم)	قلمی نوشتہ ۱۱۰۳ھ
۱۸۸۶	دیوان محتشم (نظم)	مولانا محتشم۔ کاشان کا ایک مشہور شاعر ہے ہرات کے فخری بن مولانا سلطان محمد امیری کا اُستاد تھا۔ اس نے صبائیہ۔ شبابیہ اور جلالیہ کے نام سے تین دیوان لکھے ہیں۔ علاوہ اسکے ایک دیوان آئمہ اطہار کی مدح وثنا کے قصائد پر مشتمل ہے جس میں تقریباً آٹھ ہزار ابیات ہیں تاریخ گوئی اور معمہ جات میں اسکو خاص مہارت حاصل تھی۔ شاہ اسمٰعیل صفوی کی تخت نشینی کی تقریب پر اس نے چہار سو مصرعہ کا ایک قصیدہ لکھا تھا۔ جسکے ہر ایک مصرعہ سے اسکا سال جلوس ۹۸۴ھ نکلتا ہے۔	قلمی۔ عزیز الدین خواجہ محمد رضا قانونگوئے کشمیر نے ۱۱۱۱ھ میں یہ دیوان لکھا
۱۸۸۷	کلیات حزین (نظم)	مولانا شیخ محمد علی حزین۔ آپکے والد کا نام شیخ ابوطالب گیلانی ہے۔ ۱۱۰۳ھ اصفہان میں پیدا ہوا۔ ۱۱۴۶ھ میں نادر شاہ کی ظالمانہ ایذاؤں سے بچنے کے لیے ہندوستان کا رخ کیا۔ نادر شاہ کے حملے کے وقت وہ دہلی میں تھا۔ ۱۱۸۰ھ میں بمقام بنارس اسکا انتقال ہوا۔ اور وہیں اسکی قبر ہے مسلمان ہندو اور انگریز آپ کی مزار کی یکساں تعظیم کرتے ہیں شیخ مذکور کی نظم ونثر میں متعدد تصنیفات ہیں۔ اس نے ہندوستان میں مستقل بود وباش اختیار کرنے کے آٹھ سال بعد اپنا تذکرہ زندگی لکھا ہے جو نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہے۔	مطبوعہ جلد ضخیم

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۸۸	الوان نعمت (نظم و نثر) اسکو فن مطبخ کی کتاب نہ سمجھیں۔ یہ فارسی نظم و نثر کے مختلف رسائل کا ایک ضخیم مجموعہ ہے۔ فارسی لٹریچر سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے غالباً لطف طبع کا باعث ہوگا۔	" " " " "	قلمی خط شکستہ قابل دید
۱۸۸۹ الف	مجموعۂ اخلاق محسنی (نثر) تفصیل مجموعہ (۱) اخلاق محسنی۔ انشاپردازی اور مضمون دونوں کے لحاظ سے ایک متوسط درجہ کی کتاب ہے۔ ملا حسین واعظ کاشفی مصنف انوار سہیلی و تفسیر حسینی کی تصنیف ہے قلمی بخط نسخ۔ باریک قلم خوشخط تقریباً تین سو سال کا پورانا نسخہ۔ (۲) صحیفۂ شاہی۔ از مصنف مذکور انشاپردازی کے اصول بیان کئے ہیں اور ابیات و غیرہ مناسب حال لکھے ہیں۔ قلمی بخط نستعلیق۔	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)
۱۸۸۹ ب	مجموعۂ تصنیفات نعمت خاں عالی (نثر)	نواب دانشمند خاں عالی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۸۶۸)	قلمی۔ زمانہ مصنف کے نہایت قریب یعنی ۱۱۴۱ھ کا لکھا ہوا نسخہ
۱۸۹۰	قصۂ یوسف زلیخا (نظم) بحر ابیات شاہنامۂ فردوسی کے موافق ہے	" " " " "	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۸۹۱	انشاء مجہول الاسم (نثر) فارسی انشاپردازی کا نمونہ دیکھنا ہو تو اس کو پڑھ لیجئے۔	" " " "	قلمی خوشخط
۱۸۹۲	تحفۃ الحبیب (نظم) مختلف شعراء فارسی کی غزلیات کا انتخاب ہے۔	فخری۔ مولانا سلطان محمد امیری ہروی کا بیٹا ہے۔ شاعری میں مولانا محتشم کاشانی کا شاگرد ہے۔ اس نے جواہر العجائب کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں شاعرہ عورتوں کے تراجم ہیں۔ آلہی شاعر اسکی اس کتاب کا نام	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد کا لکھا ہوا نسخہ

عدد مسلسل	نام کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		تذکرۃ النساء کہتا ہے مولانا فخری لکھتے ہیں کہ اثنائے سفر حج میں شاہ طہماسپ حسینی کے عہد سلطنت میں وہ سندھ کو آیا۔ صوبہ مذکور کا والی اسوقت عیسیٰ ترخان تھا (جسکا ۹۷۴ھ میں انتقال ہوا ہے) اس نے فارسی کے مستند شعراء کے بہترین کلام کا انتخاب کر کے ایک مجموعہ غزلیات مرتب کیا ہے جسکا نام تحفۃ الحبیب ہے۔	
۱۸۹۳	مجموعہ نفح الطیب (نظم) اس مجموعہ کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) مجموعہ رسائل عمرانیہ وغیرہ از علماء پشاور (۲) نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب۔ اتباع سنت کی نظموں اور قصاید کا ردیف وار مجموعہ ہے۔ از نواب صدیق حسن خاں۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰) ہر دو مطبوعہ در یک جلد	(دیکھو خانہ کیفیت عمومیہ	مطبوعہ۔
۱۸۹۴	الف لیلہ فارسی (نثر) جلد نہایت ضخیم۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۱۴۸)		مطبوعہ بمبئی
۱۸۹۵	شاہنامہ فردوسی (نظم) جلد نہایت ضخیم۔	فردوسی طوسی۔ اصل نام ابوالقاسم حسن بن شرف شاہ اور تخلص فردوسی ہے۔ نہایت نامور فارسی شاعر ہے جسکو بقول مصنف اورینٹل بایوگرافیکل ڈکشنری ایران کا ہومر کہنا بجا ہے۔ اسکی رزمیہ نظم "شاہ نامہ" کو بجا طور سے اتنی شہرت حاصل ہے جو اسکی تیس سال کی دماغ سوزی کا نتیجہ اور ساٹھ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ تمام کتاب کی زبان خالص فارسی ہے اور عربی کے دخیل الفاظ سے حتی الامکان احتراز کیا گیا ہے کیومرث شاہ بادشاہ کے عہد سے لے کر	مطبوعہ بمبئی۔ تقطیع کلاں جلد ضخیم لکھائی چھپائی نفیس۔ اٹھارہ قلمی نسخوں سے اسکی تصحیح کی گئی اور نہایت اہتمام کے ساتھ چھاپا گیا ہے آخر میں اُن اشعار کا ضمیمہ ہے جو اکثر نسخوں میں نہیں پائے جاتے۔

عدد سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		یزدجرد ثالث تک کے عہد کے حالات لکھے ہیں جسکی سلطنت کا ۲۱ھ (۶۴۲ء) میں مسلمان فاتحوں کے ہاتھ سے خاتمہ ہوا تھا۔ اور نیشنل بایوگرافیکل ڈکشنری کے مصنف نے ذیل کے دلچسپ حالات اس شاہنامے کے دیباچے سے اخذ کئے ہیں جسکی ۸۲۹ھ میں امیر تیمور کے پوتے بایسنغر مرزا کے حکم سے تصحیح کی گئی تھی۔ "آل ساسان کے سب سے آخری بادشاہ یزدجرد نے نہایت کاوش کے ساتھ کیومرث کے عہد سے لیکر خسرو کی تخت نشینی تک کے تاریخی واقعات اور اساطیر کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا تھا جسکا نام سیر الملوک یا باستان نامہ تھا۔ دسویں صدی مسیحی میں امیر نوح ثانی ابن امیر منصور سامانی کے حکم سے دقیقی شاعر نے کتاب مذکور کو منظوم کرنا شروع کیا۔ ابھی ایک ہزار ابیات تالیف ہونے تھے کہ شاعر مذکور اپنے ایک غلام کے ہاتھ سے مارا گیا۔ سلطان محمود غزنوی کو حسن اتفاق سے باستان نامہ کا ایک پرانا نسخہ ہاتھ آیا۔ اس نے کتاب مذکور سے سات داستانیں منتخب کیں اور اپنے عہد کے سات مشہور شاعروں کو ایک ایک داستان منظوم کرنے کیلئے حوالہ کی۔ عنصری کی نظم پسند کی گئی اور اس کو تمام کتاب منظوم کرنے کی خدمت پر مامور کیا گیا۔ اس اثنا میں فردوسی اپنے وطن مالوف طوس میں تھا وہ دقیقی کی کوششوں سے بے خبر نہیں تھا اس کو یہ بھی خبر پہونچ چکی تھی کہ سلطان محمود غزنوی قصد رکھتا ہے سلاطین ایران کی تاریخ اور اساطیر کو منظوم صورت میں	

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		دیکھنے کا بہت مشتاق ہے ۔ فردوسی کو کہیں سے باستان نامہ کا ایک نسخہ مل گیا تھا اور اس نے ضحاک اور فریدوں کے محاربات کو نظم کر لیا۔ اسکی یہ نظم نہایت مقبول ہوئی اور بہت جلد اسکا شہرہ محمود تک پہونچ گیا۔ اس نے فردوسی کو فوراً اپنے دربار میں بلایا اور اسکے کلام کی متانت اور فصاحت و سلاست دیکھکر ان الفاظ میں فردوسی کو مخاطب کیا ۔ "عدیم المثال نظم میں شاہنامہ لکھنا تمہارا کام ہے ۔ اور ہر ایک ہزار ابیات کے لیے ایک ہزار اشرفی دینا میرا کام" فردوسی نے اپنا کام شروع کیا لیکن ساتھ ہی یہ ٹھان لی کہ جبتک پورا شاہنامہ منظوم نہ ہو اسکا کوئی جزو بادشاہ کو نہیں دکھاؤں گا ۔ چنانچہ متواتر بتیس ۳۲ سال تک اس میں ہمہ تن مصروف رہا اور بالآخر فارسی نظم کا ایک ایسا نمونہ دنیا کے پیش کیا جسکی نظیر پیدا کرنے سے غالباً زمانہ قاصر ہے ۔ اس نے اپنی تیس سالہ عرق ریزی کا نتیجہ مناسب طرز پر محمود کے پیش کیا ۔ لیکن اسقدر مدت مدید گذر جانے پر طبعاً اس کا جوش سرد پڑ گیا تھا ۔ اس نے شاہنامہ کو سرد مہری کے ساتھ ملاحظہ کیا ۔ فردوسی کی محنت شاقہ کی تعریف کی اور اسکو رخصت کر دیا ۔ مہینوں گذر گئے مگر سدا سے نجاست ۔ مجبور ہوکر چند اشعار لکھے اور یاددہانی کی محمود نے منفعل ہوکر (بجائے ساٹھ ہزار اشرفیوں کے) ساٹھ ہزار درہم اسکے پاس بھیجدیے ۔ فردوسی کو یہ وعدہ خلافی ناگوار گذری اور نہایت بے اعتنائی کے ساتھ وہ تمام روپے	

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		حمام کے ملازموں میں تقسیم کر دیئے اور اپنے دل کا بخار اسطرح نکالا کہ ایک نہایت تیز وتلخ ہجو لکھکر محمود کے اس منظور نظر وزیر کے پاس بھیجدی جسکی بابت اسکا خیال تھا کہ اس نے محمود کو ایسی تنگ چشمی کی صلاح دی ہے اور خود مازندران چلا گیا۔ (یہ ہجائیہ نظم مطبوعہ بمبئی نسخہ کے دیباچے میں پوری لکھی ہے)۔ مازندران میں اسکو خبر ملی کہ اسکی ہجو اثر کئے بغیر نہیں رہی اور محمود کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ میری عزت ہمیشہ کے لئے خاک میں ملگئی اور میری نیک نامی پر ایک ایسا دھبہ لگ گیا جس کو دست روزگار مشکل سے مٹا سکیگا۔ اس نے اپنا وعدہ ایفا کیا (لیکن بعد از وقت) اور ساٹھ ہزار اشرفیاں ایک بیش بہا خلعت اور ایک معذرت نامہ قاصد کو دے کر فردوسی کے پاس روانہ کیا۔ مگر جب یہ چیزیں فردوسی کے پاس لائی گئیں تو اسکا جنازہ نکل چکا تھا۔ اور اس قضیہ نامرضیہ کا اسطرح خاتمہ ہو گیا۔ فردوسی اپنے مرنے سے پیشتر دار الخلافہ بغداد میں حاضر ہوا اور شاہنامہ کے ساتھ ایک ہزار ابیات خلیفۂ وقت کی مدح میں اور بڑھا کر دربار خلافت میں اسکو پیش کیا۔ خلیفہ بہت خوش ہوا اور ساٹھ ہزار اشرفیاں (جنکے دینے میں محمود نے بخل کیا تھا) اسکو انعام دیں۔ فردوسی اسکے بعد اپنے وطن مالوف طوس کو واپس آیا (جسکو مشہد کہتے ہیں) اور سنہ ۴۱۱ھ ۱۰۲۰ء میں وہیں اس کا انتقال ہوا۔ بقول مصنف کشف الظنون سنہ ۴۱۶ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۸۹۶ ۱۸۹۷	ایضاً شاہنامہ فردوسی ۔ (نظم) دوسرا نسخہ ۔	.. .. ..	مطبوعہ (دو جلدوں پر مشتمل ہے)
۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰	سیاحت در زیر بحر (نثر) سیاحت در جو ہوا (نثر) سیاحت بر دور دور کرۂ زمین (نثر) تینوں فرانسیسی زبان کے ناولوں کا فارسی ترجمہ ہے ۔ زبان نہایت شستہ اور فصیح ۔ مضمون دلچسپ ۔ واقفیت عامہ اور فارسی زبان کی ادبی لیاقت بڑہانیکے لئے انکا پڑہنا نہایت مفید ہے ۔	محمود طرزی ۔ اصل میں ترک ہے ۔ فرانسیسی اور انگریزی پر اچھا اقتدار رکھتا ہے ۔ علوم جدیدہ سے معتدبہ واقفیت اسکو حاصل ہے کئی ایک فرانسیسی کتابوں کا ترجمہ کیا ہے ۔ سراج التواریخ کا مصنف ہے ۔ اور ایک مدّت دراز سے سراج الاخبار افغانیہ کابل کو قابلیت کے ساتھ ایڈیٹ کر رہا ہے ۔	ہر سہ مطبوعہ کابل ۔
۱۹۰۱	از ہر دہن سخنے واز ہر چمن سمنے (نثر) جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے مختلف محاورات فارسی کا ایک مجموعہ ہے ۔ بعض مضامین نہایت دلچسپ ہیں ۔ زبان شستہ رنگین اور فصیح ہے ۔	ایضاً محمود طرزی ۔ ..	مطبوعہ کابل
۱۹۰۲	روضة الحکم (نثر) انشا پردازی کا اعلیٰ نمونہ ۔ مضمون حکمت آمیز ۔ زبان فصیح اور جدید ۔	" ..	"
۱۹۰۳	دیوان حسرتی فارسی (نظم و نثر) معہ رقعات ۔	.. .. ..	مطبوعہ
۱۹۰۴	انشائے چہار چمن (نثر فارسی)	سورج بہان ہندو ۔ ..	قلمی
۱۹۰۵	کلیات صہبائی ؒ (نظم)	صہبائی ص مولوی امام بخش خان پروفیسر دلی کالج کا تخلص ہے	مطبوعہ جلد ضخیم
۱۹۰۶	سوانح عمری حاجی بابا اصفہانی (نثر)	.. .. ..	مطبوعہ بمبئی
۱۹۰۷	قصہ کلیلہ و دمنہ ۔ عیار دانش ۔ (نثر)	ابو الفضل علّامی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲۸)	قلمی خوشخط ۔ زمانہ مصنف کے قریب یعنی ۱۰۶۱ھ کا نوشتہ
۱۹۰۸	دیوان شبلی معہ جملہ ضمیمہ ہائے آں ۔ (فارسی نظم) مولانا شبلی کے منظوم کلام کا نمونہ دیکھنا ہو تو اس دیوان کو پڑہو ۔	مولانا شبلی ۔ ..	مطبوعہ نفیس

ص ۔ [illegible] دو زبانوں میں [illegible] اردو و فارسی [illegible]
مصنف سے شعر گوئی میں اچھا ملکہ رکھتا تھا ۔ اور یہ کلیات اسکی پختگی کلام پر شاہد عدل ہے اسکا کلام پہلی مرتبہ ۱۲۷۲ھ میں طبع ہوا ۔ ۱۲۷۱ھ ۱۸۵۵ء کے بعد اسکا انتقال ہوا

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۰۹	تحفۃ الہند (نثر) صغیر الحجم۔ فارسی نثر میں لکھی گئی ہے۔ مصنف کا نام وغیرہ معلوم نہیں ہوسکا۔ دیباچہ میں بتایا گیا ہے کہ راجہ رائے کرن والی گجرات نے اسکو ہندی زبان (سنسکرت) سے ترجمہ کرایا۔ طوطے اور سارس کے مکالمے کے ضمن میں بت پرستی کی بابت اسکی برائیاں اور دوسرے اسلامی روایات کو نہایت خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے	" " "	قلمی۔ نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۹۱۰ الف	کلیات آفریدی (اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں تیراہ کے سلطان خیل آفریدیوں کا ایک خاندان ترک وطن کرکے ہندوستان میں سکونت گزیں ہوا بارھویں صدی ہجری کے اخیر اور تیرھویں کے اوائل میں قاسم علیخان آفریدی اس خاندان کا ایک نامور فرد تھا جس نے میر جعفر والی بنگال اور بعد میں کمپنی سرکار انگریزی کی ملازمت کی۔ یہ اسکی کلیات ہے جو پانچ کتابوں پر مشتمل ہے (۱) تزک آفریدی جس میں اس نے اپنا اور اپنے خاندان کا حال فارسی زبان میں لکھا ہے۔ (۲) دیوان آفریدی بزبان پشتو۔ کلام پختہ اور متین ہے۔ جابجا تصوف کا رنگ چڑھایا گیا ہے۔ (۳) دیوان آفریدی بزبان اردو۔ پرانے اردو لٹریچر کا نمونہ۔ آفریدیوں کی ذہانت اور غیر زبان پر حاوی ہونے کا ثبوت اسکا پختہ کلام پڑھنے کے قابل ہے	قاسم علی خان آفریدی (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی مصنف کا لکھا ہوا نسخہ نوشتہ ۱۲۱۳ھ (ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)

عدد سلسل	نام کیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۴) قصائد آفریدی۔ فارسی اور پشتو پر چند ایک نعتیں لکھی ہیں۔ اسی کا ضمیمہ ایک خوابنامہ ہے۔ پشتو نظم میں علم تعبیر خواب کے چند موٹے موٹے نکتے بیان کئے ہیں۔ (۵) فرہنگ آفریدی۔ جس میں مصادر فارسی اور چند ایک اسمار جامدہ کے پہلو بہ پہلو پشتو۔ اردو۔ کشمیری اور انگریزی کے مرادف الفاظ لکھے ہیں۔ کلیات مذکور کو میر کلیم الدین مصنف کے ایک عقیدت مند خادم نے سنہ ۱۲۳۰ھ / ۱۸۱۵ء میں لکھا جس پر جابجا مصنف کی اپنی مہر ثبت ہے۔ شروع کتاب سے چند اوراق ناقص ہیں۔ اسکی اہمیت کئی ایک وجوہ سے ہے (۱) تیراہ کے ایک آفریدی کی تصنیف ہے (۲) اسکا پشتو دیوان پشتو زبان میں لٹریچر کی جان ہے۔ (۳) یہ کلیات خود مصنف کا لکھایا ہوا نسخہ ہے۔		
۱۹۱۰ ب	تاریخ جہان کشائے نادری (نثر) تاریخ و لٹریچر۔	مہدی خان مرزا۔ نادرشاہ ایران کا محرم راز کاتب تھا اور منشی الممالک اسکا خطاب تھا۔ سر ولیم جونس نے تاریخ جہانکشائے نادری کا فرانسیسی ترجمہ شائع کیا ہے۔	مطبوعہ بمبئی
۱۹۱۰	انشاء ملا طغرا (نثر) فارسی زبان میں فن ترسل کی ایک تصنیف ہے۔	" " " "	قلمی خوشخط۔ نوشتہ سنہ ۸ھ

فہرست کتب متفرقہ

موجودہ مکتبہ مشرقیہ دارالعلوم اسلامیہ پشاور (صوبہ سرحدی)

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۱۱	مجموعہ رسائل سیوطی (عربی) اس مجموعہ میں ۶۹ رسالے ہیں جن میں سے ہر ایک میں ایک جداگانہ مہتم بالشان مسئلے کے مالۂ وما علیہ پر بحث کی گئی ہے۔ سب کا مصنف علامہ سیوطی ہے۔	جلال الدین سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	قلمی خوشخط
۱۹۱۲	دیوان سودا (اردو)	مرزا رفیع سودا۔ وہ اصل میں دہلی کا باشندہ تھا لیکن لکھنؤ میں سکونت اختیار کی تھی۔ اردو زبان کا مشہور شاعر ہے۔ اسکے دیوان میں قصیدہ۔ غزل۔ مرثیہ۔ رجز وغیرہ ہر ایک قسم کا کلام پایا جاتا ہے۔ جن میں سے ایک مدحیہ قصیدہ مسٹر رچرڈ جانسن کی تعریف میں ہے۔ اسکی ہجو بھی کچھ کم مشہور نہیں ہے۔ لکھنؤ کے نواب آصف الدولہ نے چھ ہزار روپیہ سالانہ اسکا وظیفہ مقرر کر رکھا تھا۔ وہ سراج الدین علیخان آرزو کا شاگرد ہے۔ ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	قلمی
۱۹۱۳	قدوری (فارسی) قدوری اور اسکے مصنف کا حال عدد مسلسل ۵۶۰ میں ہے۔	" "	مطبوعہ
۱۹۱۴	مجموعہ موضوعات ملا علی قاری۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل کتابیں شامل ہیں:- (۱) استفسار عن صاحب المعیار (اردو)	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	"

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیۂ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	فقہا اور اہل حدیث کے مابین مختلف فیہ مسائل کا ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ (۲) موضوعات ملا علی قاری (صغیر) عربی۔ (۳) الکلام المبرم فی نقض القول المحقق المحکم بزبان اردو۔ (زیارت قبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وجوب و استحباب پر بحث ہے۔) جملہ مطبوعہ دریک جلد۔		
۱۹۱۵	جواہر خمسہ (فارسی) عملیات اور تعویذات پر مشتمل ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۹۱۶	مجموعۂ رسائل مختلفہ۔ اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل شامل ہیں:- (۱) اقوال سیدنا علیؓ۔ ہر ایک قول کا ترجمہ فارسی کی ایک رباعی سے کیا گیا ہے۔ نہایت دلکش رباعیات ہیں۔ (۲) مدائح و مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی رح۔ (۳) شرح رسالہ شیخ نجم الدین از مولانا عبدالغفور لاری۔ بزبان فارسی در اصول طریقت۔ شیخ حسن بن جلال ملتانی نے اس کو ۱۰۲۲ھ میں لکھا۔ (۴) لوائح جامی۔ (۵) رسالہ معارف از حضرت مجدد سرہندی بزبان فارسی نوشتہ ۱۱۶۳ھ۔ (۶) جدول تاریخہائے وفات اولیاء کرام۔ (۷) رسالہ مجہول الاسم در تصوف بزبان فارسی۔ (۸) رسالہ نہایۃ الکمال۔ بزبان فارسی مع چند ابیات پنجابی در آخر آں۔ جملہ قلمی دریک جلد	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ (تفصیل کے لئے پڑھو خانہ کیفیت عمومیہ)
۱۹۱۷	زبور داؤد (فارسی)	" " "	مطبوعہ آہنین تقطیع خورد

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۱۸	عنوان الشرف (عربی) مجموعہ۔ اسکا پورا نام اسطرح ہے۔ "عنوان الشرف الوافی فی الفقہ والتاریخ والنحو والعروض والقوافی"۔ ایک عجیب علمی کارنامہ ہے۔ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس نے سلطان اشرف والی یمن کیلئے ایک کتاب لکھی تھی جسکی ہر ایک سطر الف سے شروع ہوتی تھی۔ بادشاہ نے اس کو بہت پسند کیا اور مجد الدین کو عہدۂ قضا سے سرافراز کیا۔ علامہ مقری کو اسپر رشک ہوا اور یہ عجیب الصنعۃ کتاب تصنیف کی جسکا اصلی مقصود مسائل فقہ کا بیان ہے لیکن اگر ہر ایک سطر کے شروع کے الفاظ جمع کئے جائیں تو عروض کا رسالہ بن جاتا ہے، اگر آخر کے الفاظ یکجا کئے جائیں تو قوافی کا رسالہ مرتب ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس دو لو کالموں کے درمیان جو الفاظ سرخی سے لکھے ہیں وہ فن نحو کے مسائل اور دولت بنی رسول کی تاریخ ہے۔ گویا ایک کتاب ہے اور وہی ایک پانچ ہیں۔ مگر مصنف کی آرزو عہد سلطان اشرف میں پوری نہ ہو سکی۔ جب کتاب مکمل ہوئی تو وہ سلطان موصوف کے جانشین "ناصر" کی خدمت میں پیش کی گئی۔ سلطان ناصر اور تمام علمائے عصر نے اس کو نہایت پسند کیا۔ سیوطی۔ ابن کمیل دمیاطی وغیرہ نے بھی اس صنعت پر کتابیں لکھی ہیں لیکن سبقت کا فخر علامہ مقری کو حاصل ہے۔ اسی جلد میں دو کتابیں اور بھی ہیں۔ (۱) کتاب مجہول الاسم جس میں علوم مختلفہ کا بیان ہے۔	علامہ اسمٰعیل بن ابی بکر المقری الیمنی۔ ۸۳۷ھ مطابق ۱۴۳۳ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	قلمی خوشخط

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(٢) اتمام الدرایہ لقراء النقایہ - چودہ علوم متداولہ کے مسائل مہمہ پر مشتمل ہے۔ اور علامہ سیوطی کی تصنیف ہے۔ جملہ قلمی در یک جلد۔		
1919	رسالۃ المکاتیب فی رؤیۃ الثعالب والغرابیب (فارسی) جیسے کہ اسکا نام مہمل جیسا ہے بحث شیعہ وسنی کا ایک بے سروپا رسالہ ہے۔ عبارت فارسی دقیق ہے۔ اور اصل مطلب کا بہت کم پتہ چلتا ہے۔	(مصنف مجہول)	مطبوعہ
1920	شمس المعارف کبرٰے (عربی) خواص الحروف اور دعوت اسماء حسنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ اپنے موضوع پر بڑے معرکے کی کتاب خیال کی گئی ہے۔	علامہ شیخ احمد بن علی البونی المغربی۔ مصنف کو علم دعوت اسماء او تکسیر الحروف وغیرہ ہیجوں فنون کا امام مانا گیا ہے۔ اور ٦٢٢ھ / ١٢٢٥ء میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ بمبئی
1921	دیوان عبدالرحمٰن (افغانی) اکثر نظمیں دنیا کی بے ثباتی اور دوسری پند آموز نصائح پر لکھی گئی ہیں۔ اسکی غزلوں میں تصوف کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اور اسکا یہ دیوان پشتو لٹریچر کی جان ہے۔	عبدالرحمٰن بابا۔ قوم افغان کی مہمند شاخ میں سے ہے۔ اسکا کلام نہایت پختہ اور مؤثر ہے۔ طامس ولیم بیل اورنٹیل بایو گریفکل ڈکشنری میں لکھتے ہیں:۔ "اسکے اشعار نے جو نہایت مؤثر پیرائے میں لکھے گئے ہیں جنگی جوہر رکھنے والی" افغان قوم" میں انتہا درجہ کی ہر دلعزیزی حاصل کی ہے۔ اس کے کلام میں طبعی سادگی پائی جاتی ہے۔ جو ایک محب شعر و سخن کے لئے جادو سے کم اثر نہیں رکھتی"۔ وہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں تھا اور زاہدانہ قناعت کی زندگی بسر کرتا تھا۔ آپ کا "مزار" دیہہ بہادر" کے قریب ہے۔ جو پشاور کے مضافات میں سے ہے اور اس نامور شاعر کا محل سکونت ہے۔	قلمی سنہ ١٢٢٩ھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
1922	ایضاً دیوان عبدالرحمٰن (افغانی) دوسرا نسخہ	" " "	مطبوعہ

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد مسلسل
قلمی خوشخط ۔ ۹۰۹ھ کا لکھا ہوا نسخہ ۔	علامہ سیوطی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۶)	اتمام الدرایہ فی شرح النقایہ (عربی) کشف الظنون میں لکھا ہے ۔ نقایہ علامہ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی کی تصنیف ہے جس میں چودہ علوم متداولہ (جنکا حاصل کرنا درجۂ فضیلت کا معیار سمجھا جاتا تھا) کے چنے ہوئے مسائل ہیں ۔ مصنف علام نے خود اسکی ایک شرح لکھی ہے ۔ جسکا نام اتمام الدرایہ ہے ۔ اسکی تالیف سے اس نے ۱۳ ربیع الاول ۸۷۳ھ کو فراغت حاصل کی ۔	۱۹۲۳
مطبوعہ خوشخط		مجموعۂ خطب (برائے سال تمام ۔ عربی)	۱۹۲۴
مطبوعہ بمبئی	علامہ شیخ احمد بونی مغربی (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۹۲۰)	شمس المعارف کبرے (عربی) دوسرا نسخہ ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۹۲۰	۱۹۲۵
مطبوعہ	امام یافعی ۔ اصلی نام عبداللہ بن اسعد ہے یافعہ ملک شام میں واقع ہے جو علامہ کا مولد ہے ۔ اس کو قطب مکہ اور نزیل الحرمین بھی کہتے ہیں ۔ مشہور شاہ نعمت اللہ ولی انہی کا مرید ہے ۔ در النظیم ۔ روضۃ الریاحین فی حکایات الصالحین ۔ خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر وغیرہ کتابیں اسکی تصنیف ہے ۔ اس نے ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام ہے مرآۃ الجنان فی حوادث الزمان اسمیں شروع ہجرت سے لے کر ۷۵۰ھ تک کے تمام مسلمان سپہ سالاروں اور دیگر نامور اشخاص کے حالات زندگی لکھے ہیں ۔ نہایت دلچسپ کتاب ہے ۔ ۷۶۸ھ ۱۳۶۵ع میں اسکا انتقال ہوا ۔	در نظیم فی خواص القرآن العظیم (عربی) قرآن کریم کی خاص خاص سورتوں یا آیتوں کو طریقۂ مخصوص پر پڑھنے سے جو اثر حاصل ہوتا ہے اسکا تفصیلی بیان ہے ۔	۱۹۲۶
مطبوعہ	" " "	کوکب دری (اردو) تیسیر القرآن کیطرح قرآن کریم کے الفاظ کو فرہنگ کے طور پر جمع کیا ہے ۔ قرآن کا ترجمہ سیکھنے والے مبتدیوں کے لیے مفید ہے ۔	۱۹۲۷

عدد سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۲۸	مائتہ فوائد (عربی) عملیات کی ایک مشہور کتاب ہے۔	" " "	قلمی نوشتہ سنہ ۱۲۲۴ھ
۱۹۲۹	مجموعہ رسالہ صدریہ (فارسی) تفصیل مجموعہ (۱) رسالہ صدریہ بزبان فارسی جس میں اکثر حیوانات اور پرندوں کا نام حروف تہجی کی ترتیب سے لکھکر اُنکے حالات اور اُن کی حکمتوں اور فوائد پر مختصر بحث کی ہے۔ (۲) فرح الانسان۔ یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جسمیں حکمائے یونان کے طبی اقوال نقل کئے ہیں۔ ہر دو مطبوعہ یک جلد	" " "	مطبوعہ
۱۹۳۰	السر المکتوم (عربی) علم طلسمات کے اسرار پر بڑے معرکے کی تصنیف خیال کی گئی ہے۔ اور علامہ فخر الدین رازی کو اسکا مصنف بتایا گیا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی بخط نستعلیق خوشخط
۱۹۳۱ الف	دلائل الخیرات (عربی) مختلف عبارات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ دلائل الخیرات کو اسلامی دنیا میں حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی ہے مشرق سے مغرب تک تمام متدین مسلمان اسکا وظیفہ پڑھتے ہیں اور اسکے پڑھنے کو خیر و برکت کا باعث سمجھتے ہیں۔ اسکا پورا نام اسطرح ہے:۔ "دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن سلیمان بن ابی بکر الجزولی السملالی الشریف الحسنی کی تصنیف ہے جو اپنے زمانے میں ایک نہایت متقی اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی خوشخط جدول طلائی۔

عدد سلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اور جنکا سنہ ۸۵۴ھ میں انتقال ہوا ہے۔ مصنف کشف الظنون لکھتے ہیں کہ شیخ محمد مہدی بن احمد بن علی بن یوسف الفاسی نے اسکی ایک لطیف شرح لکھی ہے جسکا نام "مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات" ہے۔ اور جو دوسری شروح کے مقابلے میں زیادہ مستند خیال کی گئی ہے۔ چونکہ دلائل الخیرات کو اسکے مصنف سے راویوں نے نہایت کثرت کے ساتھ نقل کیا ہے اسکے نسخوں میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن شیخ ابو عبد اللہ محمد صغیر سہیلی کا نسخہ سب سے زیادہ قابل اعتماد ہے جو مصنف کے اکابر تلامذہ میں سے ہے۔		
۱۹۳۱ ب	ایضاً دلائل الخیرات (عربی)	.. .. ..	قلمی نہایت جلی قلم خوشخط مطلّا جسکے لکھنے اور جدول وغیرہ بنانے میں نہایت افراط کے ساتھ خالص سونا استعمال کیا گیا ہے۔ اور جس کو سابق مالکوں نے بجا طور پر "تحفۂ کشمیر" کا لقب دیا ہے۔ نوشتہ سنہ ۱۲۸۶ھ جلد بندی کشمیری صناعی کا نمونہ۔
۱۹۳۲	مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات (عربی) شرح دلائل الخیرات۔ (ملاحظہ ہو عدد سلسل مندرجہ بالا ۱۹۳۱ خانہ کیفیت عمومیہ)	شیخ محمد مہدی فاسی۔ فاس دیار مغرب (مراکو) میں ایک مشہور شہر ہے جس کو آجکل فیض کہتے ہیں۔	قلمی۔ نوشتہ سنہ ۱۱۴۹ھ محمد رفیع بن محمد اسلم عباسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۹۳۳	دلائل الخیرات (عربی) دوسرا نسخہ۔	محمد بن سلیمان جزولی شافعی (ملاحظہ ہو عدد سلسل ۱۹۳۱۔ خانہ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ بمبئی
۱۹۳۴	وسیلۃ الوصول الی دیار الرسول (عربی)	اورنٹیل بائیوگرافیکل ڈکشنری میں لکھا ہے:	قلمی
۱۹۳۵	مجموعۂ رسائل علم البحریہ (عربی) اس مجموعہ میں دو رسالے ہیں جن میں جہازرانی کے	سلیمان بن احمد۔ اُس نے بحر الہند میں جہازرانی" کے موضوع پر "عمدہ" کے نام سے	قلمی بخط قدیم خوشخط۔ نوشتہ سنہ ۱۰۷۰ھ۔

نوٹ۔ نام واحوال مصنف کے خانہ مین جو عبارت نمبر ۱۹۳۴ کے سامنے درج ہے اس کو نمبر ۱۹۳۵ کے متعلق سمجھنا چاہئے۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	اصول کو علمی طریق پر مدوّن اور منضبط کیا گیا ہے۔ تمام اہم مسائل متعلق فن مثلاً ہواؤں کی شناخت ستاروں کے ذریعہ جہاز کی رہنمونی کرنا۔ سمندر کے خطرناک مقامات وغیرہ امور پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ نہایت نایاب چیز ہے۔	نثر کی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب ۸۹۵ھ کی تالیف ہے۔ اس لئے جہاز رانی کے اصول کو علمی تصانیف کی شکل میں مدوّن کیا اور فوائد علم البحریہ۔ تحفۃ الفحول۔ منہاج اور قلادۃ الشموس کے نام سے اس موضوع پر کتابیں لکھیں۔	
۱۹۳۶	درود قادری (عربی)	.. .. ..	قلمی
۱۹۳۷	قرآن شریف (")	.. .. ..	قلمی حمائل نسخہ عتیقہ بخط قدیم۔ حروف ابجد کے رموز سے نہایت خوبی کے ساتھ ہر ایک موقعہ پر قرأت سبعہ کا اختلاف دکھایا گیا ہے۔ بلحاظ نوعیت نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۹۳۸	ایضاً قرآن شریف (عربی)	.. .. ..	قلمی حمائل۔ طرز تحریر غیر معمولی یعنی زنجیری خط ۱۱۰۱ھ کا لکھا ہوا۔
۱۹۳۹	ایضاً قرآن شریف (عربی)	.. .. ..	حمائل قلمی باریک قلم۔ نہایت خوشخط۔ جدول اور آئینیں وغیرہ طلائی۔
۱۹۴۰	صحیفۂ کاملہ (عربی) اُن ادعیات کا مجموعہ ہے جو سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہیں۔	.. .. ..	مطبوعہ قدیم خوشخط
۱۹۴۱	بہرہ آورد (فارسی) حج کا سفرنامہ اور مناسک حج کا بیان ہے۔	نواب مصطفےٰ خان۔	مطبوعہ
۱۹۴۲	عنوان الشرف (عربی) دوسرا نسخہ ۸۰۰ھ میں تصنیف کی گئی۔ مصنف علّام نے علم فقہ۔ نحو۔ عروض۔ قوافی اور تاریخ	علامہ شرف الدین اسمٰعیل بن ابی بکر المقری (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۹۱۸)	قلمی

کیفیت خصوصیہ	نام و احوال مصنف	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	عدد مسلسل
		ایک ہی سلسلہ عبارت میں بدیع المثال طور پر جمع کیا ہے۔ علمی مذاق رکھنے والوں کے لئے نہایت دلچسپ چیز ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو عدد مسلسل ۱۹۱۸)	
مطبوعہ	" " "	گنج تاریخ (ضخامت ۵۶ صفحہ) فارسی۔ کثرت سے ایسے قطعات لکھے ہیں جن میں کسی واقعہ کا تاریخی مادہ منظوم کیا گیا ہے۔ تاریخ گوئی بھی فارسی ادبیات (لٹریچر) کا ایک اہم شعبہ ہے۔	۱۹۴۳
مطبوعہ	" " "	مجموعہ حلیہ شریف (عربی و فارسی) تفصیل مجموعہ (۱) حلیہ شریف عربی معہ ترجمہ اردو منظوم (۲) جلاء العیون نظم سرور المحزون۔ فارسی نظم از شاہ ولی اللہ دہلوی۔ (۳) تذکرۂ شق القمر فارسی (۴) السیف الماضی لمنکر شق القمر فی الماضی ایضاً فارسی۔ جملہ مطبوعہ دریک جلد۔	۱۹۴۴
جملہ ہفدہ رسالہ قلمی بہیئت مجموعی خوشخط	" " "	مجموعۂ قصائد و اوراد۔ تفصیل مجموعہ:۔ (۱) الورد الاعظم۔ (۲) رسالہ مجہول الاسم مشتمل برچہل باب خورد از قسم فضائل اعمال (۳) اسماء شیخ عبدالقادر جیلانی (۴) مناجات۔ یا سامع الدعاء (۵) قصیدہ بردہ (۶) قصیدہ بانت سعاد۔ (۷) نظم شمائل النبی (۸) قصیدہ شوق البال مشتمل بر صنعت تجنیس (۹) مناجات منظوم از ابراہیم بن ادہم (۱۰) معمائے مشتمل بر حقائق تصوف معہ توضیح آں بزبان فارسی۔ اول فقرۂ آں "ما چہار برادر بودیم۔ سہ جامہ نداشتند و یکے برہنہ بود"۔	۱۹۴۵

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	وعلے ہذا القیاس (۱۱) قصیدہ معروف بغوثیہ۔ (۱۲) نخبۃ الفکر در اصول حدیث از علامہ ابن حجر (۱۳) نقایۃ العلوم از علامہ سیوطی مشتمل بر خلاصۂ علوم چہاردہ گانہ معہ حواشی ضروریہ (۱۴) حمایۃ الدین فی دفع النقمۃ عن جناب الرسول الامین صلعم (رسالۂ فی اثبات جواز السماع) (۱۵) رسالہ بزبان فارسی در علم موسیقی (۱۶) رسالہ منظوم در فن خط۔ (۱۷) رسالۂ غیر معلوم الاسم در علم تکسیر الحروف۔ جملہ دریک جلد۔		
۱۹۴۶	پنجۂ نگارین ہر پنج حصہ۔ خط نستعلیق کی خوشخطی کے بہترین نمونوں کا مجموعہ ہے۔	" " "	مطبوعہ نظامی
۱۹۴۷	کنز الطغرا۔ جیسے کہ اسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے مختلف قسم کے طغراؤں کا خزانہ ہے۔ تحیر خیز اور قابل دید مجموعہ ہے مثلاً ایک ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ایک سو سے زیادہ مختلف طغراؤں میں دکھایا گیا ہے جن میں سے ہر ایک بجائے خود کمال کتابت کا قابل تعریف نمونہ ہے۔	" " "	مطبوعہ
۱۹۴۸	شرح اوراد فتحیہ (فارسی) اپنے موضوع کے لحاظ سے قابل قدر تصنیف ہے۔	" " "	قلمی خوشخط
۱۹۴۹	کتاب مجہول الاسم۔ علم الطوالحروف (عربی) اپنے فن کی عدیم المثال کتاب ہے، علامہ محی الدین ابو العباس احمد بونی مغربی کی تصنیف ہے۔ شمس المعارف کے مصنف کا باپ ہے۔ یہ کتاب ساتویں صدی ہجری میں تصنیف کی گئی۔ ساتھ ہی ایک دوسرا رسالہ ہے جو اسی فن پر لکھا گیا ہے اور مصنف کے بیٹے یعنی صاحب شمس المعارف کی تصنیف ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	(پہلے کیفیت عمومیہ پڑھ لو) اول الذکر قلمی خوشخط۔ سیاہی بغیر مطموس۔ آٹھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔ موخر الذکر رسالہ امیر جعفر بن امیر ہارون بن امیر عبداللہ الملکی نے ۱۰۳۹ھ میں لکھا ہے۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۵۰	الحزب الاعظم (عربی)	.. .. ..	مطبوعہ مصطفائی کانپور خوشخط سنہ ۱۲۶۶ھ
۱۹۵۱	مجموعہ شفاء الاسقام (عربی) تفصیل مجموعہ حسب ذیل ہے:- (۱) شفاء الاسقام فی الصلوۃ علی خیر الانام۔ یہ درود کا وہ مجموعہ ہے جس میں ۵۸۶۷ مرتبہ مختلف صیغوں میں رسالت پناہ صلعم پر درود بھیجا گیا ہے۔ قلمی نسخہ ہے جسکا سنہ ۱۲۶۲ھ میں دو مرتبہ اصل کتاب کے ساتھ مقابلہ کیا گیا۔ اور سنہ ۱۲۶۵ھ میں مولانا غلام جیلانی کے والد حافظ غلام حبیب نے اسکی مکرر تصحیح کی واضح خوشخط۔ (۲) صلوۃ النبی۔ معرّب بہت خوشخط۔ سنہ ۱۰۹۳ھ کا لکھا ہوا نسخہ (۳) ایضاً دیگر بشرح صدر۔ نوشتہ سنہ ۱۰۷۳ھ	.. .. ..	خانہ کیفیت عمومیہ پڑھو
۱۹۵۲	نجات القاری (عربی) مجموعہ اذکار و اوراد ہے۔ قرأت کی کتاب نہیں۔	.. .. ..	قلمی مشکل۔ خوشخط
۱۹۵۳	مجموعہ کتب مختلفہ۔ تفصیل مجموعہ:- (۱) چند اوراق متعلق علم نحو۔ (۲) حسامی۔ علم اصول فقہ کی درسی کتاب ہے (۳) ہدایۃ الحکمۃ۔ } دونو مشہور متن ہیں (۴) تلخیص المفتاح۔ } (۵) قواعد القرآن در علم تجوید بزبان فارسی از یار محمد بن خدائے داد سمرقندی۔ (۶) مقدمہ جزریہ۔ علم قرأت کا مشہور متن ہے۔ (۷) مختصر العقائد۔ علم فقہ کا مستند اصل متن ہے	.. .. ..	قلمی باریک قلم خوشخط۔ بلحاظ نوعیت نویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے
۱۹۵۴	اسرار قاسمی (فارسی) علم طلسمات کی کتاب ہے زیادہ مہتم بالشان الفاظ کو حروف مرموزہ میں لکھا ہے سنہ ۹۰۷ھ میں تالیف کی گئی۔	حسین بن علی کاشفی (عدد مسلسل ۸۴)	قلمی نہایت باریک قلم

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۵۵	کفایۃ المبتدی (فارسی) علم رمل کی کتاب ہے جن کتابوں سے اسکا مضمون اخذ کیا گیا ہے دیباچے میں انکا نام لکھا ہے	محمد بن علی اُزقندی ۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط
۱۹۵۶	مجموعہ انموذج اللبیب (تفصیل مجموعہ (۱) انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب از علامہ جلال الدین سیوطی ۔ (۲) شرح قصیدہ امالی عربی (۳) شرح قصیدہ امالی فارسی (۴) مجموعہ روایات متعلق صلوۃ الجمعہ از حاجی یار بیگ ۔ (۵) الحکمۃ العطائیہ للشیخ عطاء اللہ الاسکندرانی جملہ قلمی و ریک جلد ۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی ۔ انموذج اللبیب خود مصنف کے لکھے ہوئے نسخے سے نقل کیا گیا ۔
۱۹۵۷	مجموعہ رسائل مختلفہ ۔ مجموعہ کی تفصیل یہ ہے (۱) شرح دعا یا سامع الدعا بزبان فارسی (۲) ایضاً شرح دیگر ۔ ہر ایک بند کا فارسی زبان کی ایک نہایت لطیف رباعی میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔ (۳) قصیدۂ امام یافعی فی مدح النبی صلعم (۴) مناجات ہائے پنجابی جن میں شیخ عبدالقادر جیلانی کو مخاطب کیا گیا ہے ۔ و چہل کاف معہ شرح ۔ (۵) رسالہ لباس النبی صلعم بزبان فارسی ۔ (۶) رسالۃ فی تائید ادا صلوۃ الاحتیاط ۔ (۷) رسالۂ دیگر در ابطال صلوۃ الاحتیاط (۸) شرح ابیات سے "لنا فی الصبابۃ منہل مستعذب" ۔ (۹) رسالہ مسمے مدار الاسرار فی خوارق بدیع الدین شاہ مدار بزبان فارسی (۱۰) شمائل النبی صلعم ۔ (۱۱) رسالہ متعلق صلوۃ الجمعہ (عربی)	" " "	قلمی بخط مختلف

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۵۸	کتاب ثمرہ و شجرہ (فارسی) علم نجوم کی کتاب ہے۔	" " "	قلمی بخط نسخ
۱۹۵۹	شرح صلوٰۃ کبریت احمر (فارسی)	شیخ سید کمال الدین سہالی۔	قلمی۔ نوشتہ ۱۱۹۸ھ
۱۹۶۰	ترجمہ اردو گلستان (اردو) گلستان سعدی کا حامل المتن ترجمہ ہے اور اسکی پرانی اردو پڑھنے کے قابل ہے	" " "	قلمی نوشتہ ۱۲۵۸ھ
۱۹۶۱	شرح اسماء الله الحسنٰی (فارسی)	" " "	قلمی بخط النسخ۔ گیارہویں صدی کا خط معلوم ہوتا ہے مسعود بن موسےٰ ساکن چمکنی نے ۱۱۸۵ھ میں اسپر اپنی مالکیت کے دستخط کئے ہیں۔
۱۹۶۲	تعلیم المتعلم (عربی) چھوٹا سا رسالہ ہے تعلیم و تعلم کے آداب لکھے ہیں۔ مصنف ہدایہ کے شاگرد برہان الاسلام الزرنوجی کی تصنیف ہے۔ جو چھٹی صدی ہجری کے علماء اعلام میں سے ہے۔ بقول مصنف فوائد البہیۃ باوجود صغیر الحجم ہونیکے نہایت مفید تصنیف ہے۔	(ملاحظہ ہو خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی۔ خوشخطا بدرجۂ اوسط مولانا غلام جیلانی کے والد حافظ غلام حبیب کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۹۶۳	مجموعہ تعلیم المتعلم۔ تعلیم المتعلم کے ساتھ "جوانا موئی"۔ "نصاب الصبیان" از ابونصر فراہی وغیرہ چند رسالے بھی شامل ہیں۔ (جوانا موئی عام طلباء کی اصطلاح میں علم تصریف کے مشکل صیغوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں جیسے کہ فقہا کے نزدیک "تحیر افزا مسائل فقہ کا مجموعہ "حیرت الفقہ" کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔)	" " "	جملہ قلمی در یک جلد
۱۹۶۴	مجموعہ حاشیہ میاں سعید لاہوری۔ (عربی) تفصیل مجموعہ:۔	(خانہ کیفیت عمومیہ)	قلمی

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	(۱) حاشیہ میاں سعید لاہوری بر بیضاوی الیٰ قولہ تعالیٰ "ذہب اللہ بنورہم"۔ (۲) حاشیہ عبد الغفور لاری (تلمیذ جامی) بر بیضاوی سورۂ فاتحہ۔ (۳) رسالہ عبد الحکیم سیالکوٹی فی علم الواجب تعالیٰ۔		
۱۹۶۵	بہاؤ الدین حاشیہ بیضاوی (عربی) سورۂ فاتحہ۔	" " "	قلمی خوشخط، نوشتہ سنہ ۱۰۶۴ھ
۱۹۶۶	تشریح الموسیقی (فارسی)۔ حکیم محمد اکبر ارزانی مصنف طب اکبر نے میاں تان سین کی کتاب بدہ پرکاس سے فارسی میں ترجمہ کیا (تان سین ایک مشہور موسیقی دان ہے جو اکبر بادشاہ کے عہد میں تھا وہ پہلے ایک ہندو راجہ رام چند رکا ملازم دربار تھا جس نے اکبر بادشاہ کی خواہش پر تان سین کو اُسکے پاس بھیجدیا۔ اور تمام عمر اکبر کے دربار میں باریاب رہا۔ بادشاہ مذکور کے ۳۴ ویں سال جلوس یعنی ۹۹۶ھ میں اسکا انتقال ہوا)	حکیم محمد اکبر ارزانی۔	قلمی
۱۹۶۷	دیوان رحیم خان قندہاری (افغانی)	رحیم خان قندہاری پشتو زبان کا ایک مستند شاعر ہے۔ جو غالباً بارہویں صدی کے اخیر میں گذرا ہے۔	قلمی۔ نوشتہ سنہ ۱۲۷۹ھ
۱۹۶۸	شرح تعلیم المتعلم (عربی) ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۹۶۲۔ یہ اسکی شرح ہے جو سلطان مراد بن سلطان سلیم کے عہد میں تالیف کی گئی۔	" " "	قلمی
۱۹۶۹	رسالۂ شور و رباب و دعوت اسماء (فارسی) (منسوب بہ شیخ عبد القادر جیلانی رح)	" " "	"
۱۹۷۰	شرعۃ الاسلام (عربی) اور اد و ادعیات پر مشتمل ہے۔	" " "	قلمی۔ جلی قلم نہایت خوشخط
۱۹۷۱	شرح قصیدہ غوثیہ (فارسی)	" " "	قلمی

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۷۲	جواہر خمسہ (اردو) عملیات اور تعویذات کا مجموعہ ہے (وہو معروف عند اہلہ)	" " "	مطبوعہ
۱۹۷۳	مجموعہ فوائد دینیہ (عربی) اس مجموعہ میں متعدد رسائل ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک رسالہ مَا اَنَا قُلْتُ کی بحث پر تائیدات قدسیہ کے نام سے علامہ احمد بن سلیمان کی تالیف ہے	" " "	قلمی نہایت خوشخط۔ نوشتہ ۱۱۰۴ھ
۱۹۷۴	فوائد القرآن (فارسی) تمام آیات قرآنی کے خواص عملیات کے اصول پر لکھے ہیں۔	" " "	قلمی۔ خوشخط بدرجہ اوسط
۱۹۷۵	کتاب مجہول الاسم در علم رمل (فارسی)	" " "	قلمی
۱۹۷۶	مولود شریف (مجہول المصنف) عربی۔	" " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط۔ بلحاظ نوعیت آٹھویں صدی ہجری کا خط معلوم ہوتا ہے۔
۱۹۷۷	تہذیب النسوان (اردو) چار سو صفحہ ضخامت کی ایک کتاب ہے جو عورتوں کی تعلیم کے لئے لکھی گئی ہے۔ قابل قدر ہے۔	نواب صدیق حسن خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۳۰)	مطبوعہ۔
۱۹۷۸	مؤید الاسلام (اردو) جان ڈیون پورٹ کی انگریزی کتاب "اپالوجی فار محمد اینڈ دی قرآن" کا اردو ترجمہ ہے۔ جو ایک مسیحی پادری کے قلم سے مسلمانوں کے لئے قابل قدر تصنیف ہے۔ اور جیسے کہ اسکے انگریزی نام سے ظاہر ہوتا ہے دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے میں آنحضرت صلعم کے حالات زندگی اور دوسرے میں قرآن کریم کے احکام کی خوبیاں دکھائی گئی ہیں (اصل انگریزی کتاب بھی موجود ہے)	" " "	مطبوعہ
۱۹۷۹	مسودہ کتاب گرامر زبان اُرمڑی (اردو) اورمڑوں کی زبان نہ تو علمی زبان ہے اور نہ ہی وسیع رقبہ پر بولی جاتی ہے	غلام محمد خان ساکن چارسدہ۔ افغانوں کی درانی قوم کا ایک قابل فرد ہے اس نے مولانا حالی کے مسدس کو اس خوبی سے	قلمی۔ مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	لیکن بااین ہمہ وہ دنیا کی مشکل ترین زبانوں میں شمار کی گئی ہے۔ اس لئے اسکے قواعد صرف و نحو کو ایک فن کی حیثیت میں مدون کرنا مصنف کی عالمانہ قابلیت کا ثبوت ہے۔	پشتو نظم کا لباس پہنایا ہے۔ کہ یہ لباس اس کو اجنبی معلوم نہیں ہوتا۔ حال ہی میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ اسکی پشتو مسدس مکتبہ ہذا میں موجود ہے۔	
۱۹۸۰	جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام (عربی) مصنف کا نام اسکے جلیل القدر ہونے کے لئے کافی ضمانت ہے۔	علامہ ابن تیمیہ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۶۵ (الف))	مطبوعہ خوشخط
۱۹۸۱	مجموعہ رسائل شبلی (اردو) جزیہ وغیرہ مباحث (جنکی بابت عیسائی مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں اور اسلام کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں) پر محققانہ طرز پر لکھا گیا ہے۔	مولانا شبلی۔	مطبوعہ۔
۱۹۸۲	النظر فی بعض مسائل الامام (اردو) حجۃ الاسلام امام محمد غزالی کی بعض تحقیقات پر تنقید کی گئی ہے۔	سر سید احمد خان (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۲)	ر
۱۹۸۳ الف	دیوان ذوق (اردو) مشہور دیوان ہے	شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی۔ اردو کا ایک پختہ کلام شاعر ہے جس نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ اکبر ثانی بادشاہ دہلی کی ملازمت میں بسر کیا۔ وہ اکبر مذکور کے ولیعہد اور جانشین دہلی کے برائے نام بادشاہ بہادر شاہ ظفر کا استاد تھا اور اسی وجہ سے اسکو دربار شاہی میں بڑا رسوخ حاصل تھا۔ ۱۲۷۱ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔	ر
۱۹۸۳ ب	کلیات ظفر	بہادر شاہ ثانی تخلص ظفر۔ اسکے دادا شاہ عالم کے عہد حیات میں سلطنت ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضے میں جا چکی تھی اور بادشاہ مذکور کمپنی کا وظیفہ خوار رہ گیا تھا شاہ عالم کے بعد اسکا بیٹا	مطبوعہ

عدد سلسل	نام و کیفیت عمومیۃ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اکبر ثانی لال قلعے کا بادشاہ اور وظیفہ خوار قرار پایا۔ یہی حالت اسکے مرنے پر اسکے بیٹے بہادر شاہ ظفر کی ہوئی۔ شاعری شاہ عالم بادشاہ کے عہد سے دربار شاہی کی ایک زینت تھی۔ ظفر کے وقت میں اسے اور بھی رونق ہوئی۔ ولیعہدی ہی کے زمانے میں ظفر ذوق کا شاگرد ہوا۔ اور تخت نشین ہونے کے بعد اسکو خاقانی ہند ملک الشعراء کا خطاب دیا۔ ظفر شعر بہت کہتا تھا۔ اور طبیعت بھی مضمون آفرین تھی۔ مگر نشست الفاظ کا کام جو شاعری میں بڑی ضروری اور مشکل چیز ہے اُستاد کے متعلق تھا۔ ظفر کا کلام ذوق کی اصلاح کی بدولت یا خود اسکی مضمون آفرینی کے باعث ضرور اس قابل ہے کہ ہندوستان کے اساتذہ کے کلام کے ساتھ جگہ پائے ۱۸۵۷ء کے غدر میں پوربی سپاہیوں نے بغاوت کی اور دلّی پہونچے تو ظفر کو شاہ شطرنج کی طرح تخت پر بٹھا دیا۔ ظفر نے مجبوری ایسا کیا یا شوق سلطنت نے اسکی عقل پر پردہ ڈالدیا۔ بہر حال اس سادہ لوحی کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ گرفتار ہوکر رنگون بھیجدیا گیا (نشتر سخن از محمد احسان اسد عباسی)۔	
۱۹۸۴	مطلع العلوم و مجمع الفنون (فارسی) دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں تمام علوم متداولہ و مشہورہ کو ابتدائی صورت میں لکھا ہے۔ ہر ایک علم کی بابت اتنا لکھا کہ اسکو پڑھکر اسکا اجمالی خاکہ پیش نظر ہو جاتا ہے۔ دوسرے حصے میں کثیر التعداد فنون مروجۂ ہند کا مختصر ذکر ہے اور ہر ایک	واجد علی۔ اٹھارہویں صدی مسیحی کے وسط میں تھا۔ مطلع العلوم کے علاوہ گلدستۂ انجمن (صرف و نحو اردو) وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔	مطبوعہ۔

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	فن کے متعلق ضروری معلومات بہم پہونچانے کا خیال رکھا گیا ہے۔ بہیئت مجموعی واقفیت عامہ کے لیئے ایک نہایت مفید کتاب ہے۔ چھوٹے پیمانے پر دائرۃ المعارف یا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جسکی ترتیب ابواب وغیرہ نہایت عمدہ ہے اسکا اردو ترجمہ بھی کتبخانہ ہٰذا میں موجود ہے۔		
۱۹۸۵	نشتر سخن۔ فارسی اور اردو کے مشہور اور مستند شعراء کا نہایت مختصر حال اور کسیقدر بسط کے ساتھ اُنکے کلام کا انتخاب ہے۔ دلچسپ مجموعہ ہے۔	محمد احسان اللہ عباسی۔ الاسلام۔ تاریخ الاسلام وغیرہ معرکے کی کتابیں لکھی ہیں۔ ابتک قید حیات میں ہے۔	مطبوعہ
۱۹۸۶	سخندان فارس (اردو) فارسی زبان کی ماہیت اور الفاظ کے اصول اشتقاق پر علم الاشتقاق (فلالوجی) کے نقطۂ خیال سے محققانہ انداز بحث کی گئی ہے۔ اپنے موضوع پر قابل قدر تصنیف ہے	مولوی محمد حسین آزاد (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۰۶)	”
۱۹۸۷	دیوان خوشحال خاں خٹک جلد ضخیم (افغانی) غزلیات اور دوسرے انواع کلام کا مجموعہ ہے۔ فصاحت اور پختگی کلام کی وجہ سے پشتو لٹریچر میں اسکو اعلیٰ پایہ دیا گیا ہے۔	خوشحال خاں ملک الشعراء (افغانی) خٹک افغانوں کی ایک مشہور قوم ہے۔ خوشحال خاں اس قوم کا ایک نامور رئیس تھا وہ اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں تھا اور تاریخ اسکے نام اور کارناموں سے بے خبر نہیں ہے ۱۰۲۲ھ میں بعہد شاہجہان بادشاہ اسکی ولادت ہوئی۔ اور ۱۰۵۰ھ میں اپنے والد شہباز خان کا جانشین ہوکر قوم خٹک کا خودمختار والی قرار پایا۔ کہاجاتا ہے کہ قوم یوسف زئی پر بھی ایک معتد بہ عرصہ تک اس نے حکمرانی کی ہے آئین سیاست میں وہ ید طولےٰ رکھتا تھا۔ اور علوم متداولہ سے بقدر ضرورت آشنا ہونیکے علاوہ پشتو زبان کا ایک قادر الکلام شاعر تھا۔	مطبوعہ۔ لیکن اب کمیاب ہے۔

عدد سلسلہ	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		بعض ناقدین کا خیال ہے کہ اسکو افغانی کے مشہور شاعر عبد الرحمٰن بابا پر بھی ترجیح حاصل ہے۔ اسکا دیوان اگرچہ مطبوع ہوچکا ہے لیکن اسوقت بہت کمیاب ہے۔ رباعیات کا مجموعہ ابھی تک طبع نہیں ہوا۔ خان موصوف کو دوسری بہت سی کتابوں کا مصنف بتایا جاتا ہے جو ناقدروانی اخلاف کی بدولت ضائع ہوچکی ہیں۔ سنہ ۱۱۰۰ھ میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ اکوڑہ ضلع پشاور سے جنوب مشرق کی جانب ۱۴ میل کے فاصلہ پر آپ کا مرقد ہے۔	
۱۹۸۸	رباعیات خوشحال خان خٹک (افغانی) سترہ سو سے زیادہ رباعیات کا مجموعہ ہے۔ ہر ایک رباعی بجائے خود ایک پند آموز دفتر ہے۔ زبان کی شستگی کے لحاظ سے اسکو پشتو لٹریچر کی جان کہنا بیجا نہیں ہوگا۔	ایضاً خوشحال خان۔	قلمی خوشخط۔ نوعیت خط سے عہد مصنف کا لکھا ہوا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ ہر ایک رباعی کو نہایت خوبی اور نفاست سے طلائی جدولوں کے ساتھ مرصع کیا گیا ہے۔ پشتو لٹریچر کا نایاب تحفہ ہے۔
۱۹۸۹	انقلاب الأمم (اردو) قوموں کے بننے اور بگڑنے کے موضوع پر محققانہ اور جلیل القدر تصنیف ہے۔ (دار المصنفین اعظم گڈھ نے شائع کی ہے)۔	سید سلیمان ندوی۔	مطبوعہ۔
۱۹۹۰	گنج پشتو و کلید افغانی (افغانی) ایک ضخیم جلد میں پشتو کے کلام نظم و نثر کا بہترین انتخاب ہے۔	" " "	مطبوعہ۔ لکھائی چھپائی نفیس۔
۱۹۹۱	یوسف زلیخائے افغانی (افغانی) شستہ اور سلیس نظم ہے۔	عبد القادر خان خٹک مشہور خوشحال خان کا فرزند گرامی ہے۔	قلمی خوشخط بدرجۂ اوسط۔ عموماً ہر ایک باب کے شروع میں اسکے مناسب حال رنگین تصویریں کھنچی ہیں جو زمانہ قدیم کی صناعی کا نمونہ ہے اور جس سے افغانوں کے طرز معاشرت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیہ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۱۹۹۲	**گلشن اشعار افغانی** - حصۂ دوم (افغانی) سید محمد عمر ساکن کوٹہ نے جو غالباً اب بھی زندہ ہے موجودہ طبقے اور اس سے پیشتر کے افغانی شعرا کے کلام کا انتخاب دیا ہے۔ چاربیتہ۔ رزمیہ نظمیں۔ عشقیہ غزلیں۔ چیستان اور ہر ایک قسم کا کلام اس میں موجود ہے۔ مؤلف خود شاعر ہے اسلیئے اسکا انتخاب بے جا نہیں ہوگا۔ ہر ایک شاعر کا نہایت مختصر الفاظ میں (پشتو نثر میں) حال بھی ساتھ لکھا ہے۔	سید محمد عمر ساکن کوٹہ ضلع پشاور۔	قلمی۔ مؤلف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ۔
۱۹۹۳	**دیوان محمد کاظم خان شیدا**۔ (افغانی) دیباچۂ کتاب وقیق فارسی میں لکھا ہے اور اس سے مصنف کا پایۂ انشاپردازی معلوم ہوسکتا ہے۔	**محمد کاظم خان تخلص شیدا**۔ مشہور خوشحال خان رئیس القوم و ملک الشعرا کا پوتا ہے۔	قلمی۔ جلی قلم خوشخط۔ ۱۱۹۲ھ میں بمقام شاہجہان آباد لکھا گیا۔
۱۹۹۴ لغایت ۲۰۲۸	**انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا**۔ (انگریزی) دائرۃ المعارف برطانیہ۔ پورے پینتیس (۳۵) ضخیم جلدوں میں ختم ہوا ہے جنہیں سے ۳۴ ویں جلد جغرافی نقشوں پر مشتمل ہے اور ۳۵ ویں انڈکس ہے۔ جابجا ضروری تصویریں اور نقشے کتاب کے اندر دیئے گئے ہیں۔ یورپ کے دو ہزار فاضل اشخاص کی محنت اور دماغ سوزی کا نتیجہ ہے ہر ایک علم۔ ہر ایک فن اور دنیا کی ہر ایک چیز کے متعلق حتی الامکان صحیح معلومات بہم پہونچائی گئی ہیں۔ ہر ایک بات پر اسکے ماہر سے مضمون لکھوایا گیا ہے۔ نہایت عظیم الشان علمی کارنامہ ہے۔ کتب خانۂ ہذا	(ملاحظہ ہو خانۂ کیفیت عمومیہ)	مطبوعہ لنڈن۔ طبع دہم

عدد مسلسل	نام وکیفیت عمومیۂ کتاب	نام واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
	طبع دہم کا نسخہ موجود ہے۔ اب طبع یازدہم بھی شائع ہوگیا ہے اور ہمارے کالج کی انگلش لائبریری میں موجود ہے۔ طبع دہم میں ۱۹۰۲ء تک کے معلومات ہیں۔ اور ممکن بلکہ اغلب ہے کہ بعض امور کے متعلق طبع یازدہم کے دائرۃ المعارف میں زیادہ واقفیت بہم پہونچائی گئی ہو۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ بعض دیگر امور کے متعلق طبع دہم میں بسط اور تفصیل ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ بھی طبع دہم کا بہت اچھا ہے۔		
	نوٹ۔ یورپ کی دیگر مشہور سلطنتوں مثلاً فرانس اور جرمنی وغیرہ نے بھی اپنے اپنے دائرۃ المعارف شائع کئے ہیں۔ پچھلے سالوں میں مصری مسلمانوں کے علم پرست طبقہ نے بھی ہمت کر کے ایک اپنا دائرۃ المعارف تصنیف کرنیکی کوشش کی تھی جسکا اہم ماخذ فرنچ انسائیکلوپیڈیا تھا اور ساتھ ہی اسلامی دنیا کے معلومات اسپر اضافہ کئے جاتے تھے لیکن چونکہ سلطنت انکی پشت پر نہیں تھی انکی وہ کوشش ادھوری ہی اور ردیف ص تک پہونچکر رہ گئے۔ اسکا ایک نسخہ یونیورسٹی پنجاب کی عربک لائبریری میں پچھلے سال میں نے دیکھا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ اسکا جسقدر حصہ بھی طبع ہوچکا ہے (یعنی ردیف ص تک) وہ دائرۃ المعارف برطانیہ کی برابری نہیں کرسکتا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔		

عدد مسلسل	نام و کیفیت عمومیہ کتاب	نام و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۰۲۸ ب	حاشیہ شرح وقایہ عصام الدین (عربی) فقہی نقطۂ خیال سے ایک اہم اور نایاب کتاب ہے۔	" " "	قلمی خوشخط بخط نستعلیق
۲۰۲۸ ب	دیوان احمد (افغانی) مستند شعرائے افغانی کے ہم پایہ کلام ہے۔	میاں احمد قاضی۔ تیرہویں صدی ہجری کے اوائل میں تھا۔ علوم متداولہ سے بہرہ ور ہونے کے علاوہ زبان پشتو کا ایک پختہ کلام شاعر تھا۔ اکثر غزلیں فی البدیہہ کہا کرتا تھا۔ اسکا دیوان غزلیات کے علاوہ رزمیہ نظموں اور دیگر انواع کلام کا مجموعہ ہے۔ جسکے بعض حصے نہایت ہی دلچسپ ہیں۔ قصبہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں انکا خاندان علم وفضل کا خاندان گنا جاتا ہے۔	قلمی خوشخط۔ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ
۲۰۲۸ د	شرح حاجبیہ (عربی) شرح مختصر الاصول ابن حاجب۔ (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۵۱۳)	" " "	قلمی خوشخط بلحاظ نوعیت خط نویں صدی ہجری کا خط تشخیص ہوا ہے۔ جلد ضخیم۔
۲۰۲۸ ہ	مجموعہ دیوان شمس الفلک (افغانی) یہ مجموعہ تین حصوں پر مشتمل ہے جنمیں سے پہلا حصہ تمام تر اخلاق حسنہ کا بیان اور پند وموعظت کے اشعار ہیں۔ پندنامہ فرید الدین عطار کا عطر اور خلاصہ ہے۔ دوسرا حصہ پشتو زبان میں قصیدۂ امالی کی شرح ہے جو عقائد اہل سنت کا ایک مشہور درسی متن ہے۔ یہ شرح مصنف کی عالمانہ قابلیت کا زندہ ثبوت ہے۔ تیسرے حصہ میں خالص غزلیات ہیں۔ کلام پختہ اور متین ہے۔ پشتو لٹریچر کی ایک قابل قدر تصنیف ہے۔	محمد رفیق اکبر پوری۔ اصل میں اکبر پورہ کا باشندہ تھا جو نواح پشاور میں ایک مشہور بستی ہے لیکن بعد میں اس نے مردان ضلع پشاور میں مستقل سکونت اختیار کی۔ علوم متداولہ میں کافی دستگاہ رکھتا تھا۔ اور اپنے عہد میں ایک پختہ کلام شاعر مانا گیا ہے۔ ضیاء الملۃ والدین جلالتمآب امیر عبدالرحمٰن خان مرحوم والی کابل کے ایام سلطنت میں وہ کابل پہونچا اور امیر صاحب مرحوم نے اسکی استعداد علمی اور موزونی طبع کی نہایت قدر کی لیکن وہ خود اپنے گرد وپیش کے حالات کو ناسازگار پاکر اپنے وطن کو واپس آیا۔ حال ہی میں اسکا انتقال ہوا ہے۔ اور اسکا کلام ابھی تک غیر مطبوع ہے۔	قلمی خوشخط۔ جلی قلم۔ ہمارے دار العلوم کے نائب مہتمم خان محمد اسلم خان نے مصنف کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے نسخے سے نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ نقل کرایا۔

ضمیمۂ اوّل

فہرست شعبۂ کتب اردو مکتبۂ مشرقیہ دار العلوم اسلامیہ پشاور (صوبہ سرحدی)

ردیف الف

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۰۲۹	آثار دہلی
۲۰۳۰	آثار اکبری (تاریخ فتحپور سیکری)
۲۰۳۱	آرائش محفل افغانی ۔
۲۰۳۲	آئینۂ تصوف
۲۰۳۳	آئینۂ تواریخ
۲۰۳۴	آئینۂ خود شناسی
۲۰۳۵	آئینۂ گجرات
۲۰۳۶	ابطال غلامی
۲۰۳۷	ابراہیم لنکن
۲۰۳۸	ابو مسلم خراسانی
۲۰۳۹	ابوبکر شبلی
۲۰۴۰	اجوبۂ اربعین
۲۰۴۱	احسن القواعد
۲۰۴۲	اخلاق حمیدہ
۲۰۴۳	اخلاق جلالی
۲۰۴۴	اخلاق ناصری
۲۰۴۵	اخلاق محمدیہ
۲۰۴۶	ادیب
۲۰۴۷	اردوئے معلّٰی
۲۰۴۸	ارمغان اسرائیل
۲۰۴۹	ارمغان بے بہا
۲۰۵۰	ارسالۂ سۂ مصریہ
۲۰۵۱	ازالۃ الخبین عن قصۃ ذی القرنین
۲۰۵۲	استنبول کا داستان گو
۲۰۵۳	اسلامی دنیا
۲۰۵۴	اسلام کی دنیوی برکتیں
۲۰۵۵	الاسلام (از فتح محمد خان)
۲۰۵۶	اساس الاخلاق
۲۰۵۷	اُسوۂ حسنہ (از خواجہ کمال الدین)
۲۰۵۸	اُسوۂ حسنہ (مجموعہ رسالہ موقت الشیوع)
۲۰۵۹	اشاعت اسلام (مجموعہ)
۲۰۶۰	اصلاح الرسوم
۲۰۶۱	اصلاح البشر
۲۰۶۲	اعجاز القرآن
۲۰۶۳	افسانۂ بنگال
۲۰۶۴	افواج دنیا
۲۰۶۵	اُمّ الالسنہ
۲۰۶۶	امام مسلم (سوانح عمری)
۲۰۶۷	انتصار الاسلام
۲۰۶۸	انگریزوں کی تاریخ
۲۰۶۹	انتخاب الحکم
۲۰۷۰	انتخاب مخزن
۲۰۷۱	الانصاف فی سبب الاختلاف
۲۰۷۲	اورنگ زیب عالمگیر
۲۰۷۳	ایبنڈرو کارنیگی
۲۰۷۴	ایاسے
۲۰۷۵	ایک شاعر کا انجام

ردیف بائے موحدہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۰۷۶	بارہ امام
۲۰۷۷	بچھڑی ہوئی دلہن
۲۰۷۸	براہین نیرہ حصہ اول
۲۰۷۹	بستان حکمت
۲۰۸۰	بنات النعش
۲۰۸۱	بوڑھوں کا کچا چٹھا
۲۰۸۲	بہار نوروزی (افغانی)
۲۰۸۳	البیرونی
۲۰۸۴	بے نظیر عربی گرامر (جلد ضخیم)

ردیف بائے فارسی

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۰۸۵	پاداش جرم
۲۰۸۶	پرشیا کا گلدان
۲۰۸۷	پریم پچیسی (مجموعہ حکایات)

ردیف تائے فوقانی

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۰۸۸	تاج و نشان ہر دو حصہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۰۸۹	تاریخ اسلام (از ذاکر حسین)
۲۰۹۰	تاریخ افغانستان
۲۰۹۱	تاریخ اندلس
۲۰۹۲	تاریخ ایران قدیم
۲۰۹۳	تاریخ اسلام (از سید امیر علی)
۲۰۹۴	تاریخ اسلام (از منشی غلام قا
۲۰۹۵	تاریخ بغداد
۲۰۹۶	تاریخ بلاد الجزائر
۲۰۹۷	تاریخ بنی اسرائیل
۲۰۹۸	تاریخ بیت المقدس
۲۰۹۹	تاریخ پٹیالہ
۲۱۰۰	تاریخ بنی عثمان
۲۱۰۱	تاریخ تمدن
۲۱۰۲	تاریخ ٹیونس وطرابلس
۲۱۰۳	تاریخ جنگ روم ویونان
۲۱۰۴	تاریخ چترال
۲۱۰۵	تاریخ حبیب الٰہ
۲۱۰۶	تاریخ خلفائے عرب واسلام
۲۱۰۷	تاریخ دلچسپ
۲۱۰۸	تاریخ صوبۂ بہار
۲۱۰۹	تاریخ طرزِ معاشرت ہند و انگلند
۲۱۱۰	تاریخ عرب قدیم
۲۱۱۱	تاریخ القرآن
۲۱۱۲	تاریخ قدیم
۲۱۱۳	تاریخ مکہ معظمہ
۲۱۱۴	تاریخ مصر جدید
۲۱۱۵	تاریخ مراکش
۲۱۱۶	تاریخ ہندوستان
۲۱۱۷	تاریخ یونان قدیم

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۱۱۸	تحقیقات الارض
۲۱۱۹	تحریک
۲۱۲۰	تحقیق الرؤیا
۲۱۲۱	تحفۂ اثنا عشریہ
۲۱۲۲	تحصیل علم و تکمیل اخلاق
۲۱۲۳	تحقیق الجہاد (از چراغ علیخان)
۲۱۲۴	تحقیق الملۃ
۲۱۲۵	تحفۂ بے نظیر
۲۱۲۶	تدبیر
۲۱۲۷	تذکرۂ ارباب نشاط
۲۱۲۸	تذکرۂ امیر کابل
۲۱۲۹	تذکرۃ الحسین
۲۱۳۰	تذکرۃ البلاغۃ
۲۱۳۱	تذکرۃ الاولیاء
۲۱۳۲	ترجمۂ قدوری
۲۱۳۳	ترجمۂ تلبیس ابلیس
۲۱۳۴	ترجمہ مدارج النبوۃ
۲۱۳۵ لغایت ۲۱۴۵	ترجمہ تاریخ ابن خلدون کامل (۱۱ جلد)
۲۱۴۶	ترجمہ تذکرۃ الواصلین
۲۱۴۷	ترجمہ مقدمہ ابن خلدون
۲۱۴۸	ترکوں کی معاشرت
۲۱۴۹	ترکوں کے ہمراہ طرابلس میں
۲۱۵۰	ترانۂ محفل (افغانی)
۲۱۵۱	تعلیم الدین
۲۱۵۲	تفسیر پارۂ عم (از شائق احمد عثمانی)
۲۱۵۳	تفسیر حسینی (افغانی)
۲۱۵۴ و ۲۱۵۵	تفسیر کبیر (افغانی۔ دو جلد)
۲۱۵۶	تفسیر سورۂ کوثر (افغانی)
۲۱۵۷	تماشا گاہ عالم
۲۱۵۸	تہذیب الاسلام

ردیف جیم

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۱۵۹	جامع الفنون
۲۱۶۰	جام سرشار
۲۱۶۱	چالیس سالہ سرکاری ملازمت کے تجربات
۲۱۶۲	جذب القلوب
۲۱۶۳	جذبات اوج
۲۱۶۴	جذبات مسلم
۲۱۶۵	جرمن محکمہ جنگ کے اسرار
۲۱۶۶	جف القلم
۲۱۶۷	جنگ طرابلس کے حالات
۲۱۶۸	جنگنامہ سید بو علی شاہ افغانی
۲۱۶۹	جواب امہات المؤمنین
۲۱۷۰	جہان آرا
۲۱۷۱	جہانگیر اور تزک جہانگیری
۲۱۷۲	جہل مرکب

ردیف حاء مہملہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۱۷۳	حالات جاپان
۲۱۷۴	حالات ایران
۲۱۷۵	حالات روس
۲۱۷۶	حالات شمس تبریز
۲۱۷۷	حالات مولانا روم
۲۱۷۸	حالات میر درد دہلوی
۲۱۷۹	حدائق البلاغۃ
۲۱۸۰	حروب صلیبیہ
۲۱۸۱	حسن انجلینا
۲۱۸۲	حسن بن صباح
۲۱۸۳	حسن کا ڈاکو
۲۱۸۴	حقائق الاسلام

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۱۸۵	حکایات الصالحین
۲۱۸۶	حکایات العاقلین
۲۱۸۷	حکایات عجیب
۲۱۸۸	حوار العرب
۲۱۸۹	حیات ابدی (رابعہ بصریہ کی زندگی)
۲۱۹۰	حیات جامی
۲۱۹۱	حیات جاوید (تذکرہ سرسید)
۲۱۹۲	حیات جاودانی (محسن الملک کی زندگی)
۲۱۹۳	حیات حافظ
۲۱۹۴	حیات حالی
۲۱۹۵	حیات زیب النساء
۲۱۹۶	حیات سعدی
۲۱۹۷	حیات مشتاق
۲۱۹۸	حیات نور جہاں
۲۱۹۹	حیدر آباد دکن گائیڈ
	ردیف خاء معجمہ
۲۲۰۰	خالد بن ولید
۲۲۰۱	خان بابا
۲۲۰۲	خطوط منشی امیر احمد مینائی
۲۲۰۳	خمخانۂ سرور
۲۲۰۴	خواب ہستی
۲۲۰۵	خود آموز اشخاص
۲۲۰۶	خوفناک امراض کا علاج
۲۲۰۷	خیالات ممتاز
	ردیف دال مہملہ
۲۲۰۸	داستان برق
۲۲۰۹	داتا گنج بخش
۲۲۱۰	داغ دہلوی
۲۲۱۱	دبدبۂ امیری
۲۲۱۲	دریائے لطافت
۲۲۱۳	دستار و کلاہ
۲۲۱۴	دعوت اسلام
۲۲۱۵ لغایت ۲۲۱۷	دلائل و فضائل الاسلام (تین حصہ)
۲۲۱۸	دلیل الحیران
۲۲۱۹	دم فرصت
۲۲۲۰	دنیا کی خفیہ انجمنیں
۲۲۲۱	دو حریف سراغرسان
۲۲۲۲	دین و دانش
۲۲۲۳	الدین یسر
۲۲۲۴	دیوان احمد افغانی
۲۲۲۵	دیوان پیر محمد افغانی
۲۲۲۶	دیوان عبد الحمید افغانی
۲۲۲۷	دیوان عبد العظیم افغانی
۲۲۲۸	دیوان غالب معہ شرح
	ردیف ذال معجمہ
۲۲۲۹	ذخیرۃ الاطبار
۲۲۳۰ لغایت ۲۲۳۳	ذخیرۂ صنعت و حرفت (ہر چہار حصہ)
	ردیف راء مہملہ
۲۲۳۴	رباعیات اکبر
۲۲۳۵	رسالۃ التوحید
۲۲۳۶	رسالہ علم برقی
۲۲۳۷	رکن دین
۲۲۳۸	رموز فطرت
۲۲۳۹	روح کی بیداری
۲۲۴۰	روضۃ الاصفیاء
۲۲۴۱	رہبر امریکہ
۲۲۴۲	رہبر کامل
۲۲۴۳	رہنمائے روزگار پنجاب
۲۲۴۴	رہنمائے تعلیم (مجموعہ ۸)
۲۲۴۵	رہنمایان ہند
	ردیف زاء معجمہ
۲۲۴۶	زرتشت نامہ
۲۲۴۷	زود پشیماں
۲۲۴۸	زینیونی
	ردیف سین مہملہ
۲۲۴۹	سادھوؤں کے کرتوت
۲۲۵۰	سفر نامہ ابن بطوطہ
۲۲۵۱	سفر نامہ بلاد اسلامیہ
۲۲۵۲	سفر نامۂ شبلی
۲۲۵۳	سفر نامۂ یمن
۲۲۵۴	سفر نامہ یورپ از منشی محبوب عالم
۲۲۵۵	سلک مروارید
۲۲۵۶ لغایت ۲۲۶۹	سلسلہ تعلیم اسلام از مولوی رحیم بخش (چودہ کتابیں)
۲۲۷۰ لغایت ۲۲۷۷	سلسلۂ تعلیم دینیات اردو (آٹھ کتابیں)
۲۲۷۸ و ۲۲۷۹	سمندر کی سیر۔ دو حصہ
۲۲۸۰	سوانح عمری امیر المؤمنین علیؑ
۲۲۸۱	سوانح عمری ابو الفضل
۲۲۸۲	سوانح عمری بابر بادشاہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۲۸۳	سوانح عمری پیغمبر اعظم
۲۲۸۴	سوانح عمری ٹیپو سلطان
۲۲۸۵	سوانح عمری حیدر علی سلطان
۲۲۸۶ لغایت ۲۳۲۰	سلسلہ سوانح عمری مشاہیر۔ مرتبہ مطبع صوفی مشتملبر ۳۵ سوانح عمری مفصلہ ذیل:- ابو سعید ابوالخیر مہنوی۔ احمد بن حنبل۔ امیر خسرو۔ امام بخاری۔ ابن عربی۔ امام غزالی۔ آزاد مرحوم۔ ابوالنجیب سہروردی۔ بختیار کاکی۔ بو علی قلندر۔ بہاؤالدین زکریا ملتانی۔ جنید بغدادی۔ خالد بن ولید۔ خواجہ سلیمان۔ خواجہ حافظ۔ خواجہ حسن بصری۔ سرسید۔ سرمد شہید۔ سلمان فارسی۔ سلطان عبدالحمید۔ سید امیر علی۔ شافعی۔ شیخ شبلی۔ شیخ سنوسی۔ صابر کلیری۔ صلاح الدین۔ عثمان پاشا۔ عبداللہ بن عمر۔ عمر بن عبدالعزیز۔ عمر خیام۔ کرشن مہاراج۔ منصور حلاج۔ مجدد الف ثانی۔ محسن الملک۔ نذیر احمد خان۔
۲۳۲۱	سیرۃ حضرت بلال رض
۲۳۲۲	سیرۃ عائشہ صدیقہ رض
۲۳۲۳	سیرۃ فاطمۃ الزہرا رض
۲۳۲۴	سیرۃ الصدیق رض
۲۳۲۵	سیرۃ الفاروق رض

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۲۶	سیرۃ عثمان
۲۳۲۷	سیر ظلمات

ردیف شین معجمہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۲۸	شاہراہ دولت
۲۳۲۹	شمشیر اسلام
۲۳۳۰	شیخ السکندریہ اور اسکے غلام
۲۳۳۱ (الف)	شیر برطانیہ
۲۳۳۱ ب	شوکت افغانی

ردیف صاد مہملہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۳۲	صبح نور
۲۳۳۳	صبر و امید
۲۳۳۴	صحیفۂ شہبازیہ
۲۳۳۵	صحیفۂ فطرت
۲۳۳۶	الصدیق

ردیف طاء مہملہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۳۷	طالب العلم کی زندگی
۲۳۳۸	طلب صادق
۲۳۳۹	طلسمی فانوس
۲۳۴۰	طوطی نامہ افغانی

ردیف عین مہملہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۴۱	عجائبات موجودات
۲۳۴۲	عجیب و غریب لطیفے
۲۳۴۳	عجیب حکایات
۲۳۴۴	عدد التاریخ
۲۳۴۵	عربی علم ادب کی تاریخ
۲۳۴۶	عربوں کا فن تعمیر
۲۳۴۷	عصر قدیم
۲۳۴۸	عقد انامل
۲۳۴۹	علمائے سلف
۲۳۵۰	علمی کہانیاں
۲۳۵۱	عمر بن الخطاب
۲۳۵۲	عنوان النصائح افغانی (ترجمہ اخلاق محسنی)
۲۳۵۳	عود ہندی۔

ردیف غین معجمہ

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۵۴	غنچۂ معرفت
۲۳۵۵	غیب دان دلہن

ردیف الفاء

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۵۶ و ۲۳۵۷	فسانۂ عثمان ہر دو حصہ
۲۳۵۸	فریبی عورت
۲۳۵۹	فرہنالوجی (علم کاسہ سر)
۲۳۶۰	فردوس بریں
۲۳۶۱	فردوسی اور اسکا شاہنامہ
۲۳۶۲ لغایت ۲۳۶۸	فسانۂ آزاد کامل (۷ جلد)
۲۳۶۹	فسانۂ ہند
۲۳۷۰	فصاحت
۲۳۷۱	فطرۃ اور قانون فطرۃ
۲۳۷۲	فطرۃ الاسلام
۲۳۷۳	فلاح دارین
۲۳۷۴	فلسفۂ امثال
۲۳۷۵	فلسفۂ ازدواج

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۷۶	فلسفہ بوعلی سینا
۲۳۷۷	فلورا فلورنڈا
۲۳۷۸	فن شاعری

ردیف قاف

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۷۹	قبلہ نما از مولوی محمد قاسم
۲۳۸۰	قدرتی سیر بین
۲۳۸۱	قرآن شریف مترجمہ مولوی محمد علی احمدی (انگریزی)
۲۳۸۲	قصص الانبیاء افغانی
۲۳۸۳	قصہ چار درویش افغانی
۲۳۸۴	قصہ شہنشاہ افغانی
۲۳۸۵	قصہ شہزادہ منیر افغانی
۲۳۸۶	قصہ ممتاز افغانی
۲۳۸۷	قصہ محبوبا جلالت افغانی
۲۳۸۸	قصہ جان عالم افغانی
۲۳۸۹	قصہ چور قاضی
۲۳۹۰	قصہ غل قاضی افغانی
۲۳۹۱	قصہ گل ہرمز
۲۳۹۲	قعر دریا
۲۳۹۳	القمر
۲۳۹۴	قواعد العروض
۲۳۹۵	قوم ترک

ردیف کاف عربی وفارسی

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۳۹۶	کارنامہ ترک
۲۳۹۷	کارروان
۲۳۹۸	کتاب المحبۃ والشوق از محسن الملک
۲۳۹۹	کلام شبلی
۲۴۰۰	کلیات اکبر الہ آبادی

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۴۰۱	کلیات مومن
۲۴۰۲	کلیات میر تقی
۲۴۰۳ و ۲۴۰۴	کلید مثنوی ہر دو حصہ
۲۴۰۵	کنیز فاطمہ (ثمرۂ دیانت)

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۴۰۶	گردش زمانہ
۲۴۰۷	گلدستۂ حیدری افغانی
۲۴۰۸ و ۲۴۰۹	گلدستۂ منافع ہر دو حصہ
۲۴۱۰	گلشن ہند
۲۴۱۱	گلزار نسیم
۲۴۱۲	گم شدہ ہیرا
۲۴۱۳ و ۲۴۱۴	گنج شائگان ہر دو حصہ

ردیف لام

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۴۱۵	لغات فیروزی فارسی
۲۴۱۶	ایضاً " اردو
۲۴۱۷	لطائف تاریخی وعلمی
۲۴۱۸ و ۲۴۱۹	لسان الغیب دو جلد (شرح دیوان حافظ)

ردیف میم

عدد مسلسل	نام کتاب
۲۴۲۰	مائتہ مسائل
۲۴۲۱	مالک بن انس (سوانحعمری)
۲۴۲۲	مثنوی صبح امید
۲۴۲۳	مثنوی میر حسن
۲۴۲۴	مجموعہ لکچر ہائے نذیر احمد خان
۲۴۲۵	مجموعہ لکچر ہائے سر سید
۲۴۲۶	مجموعہ لکچر ہائے نواب محسن الملک
۲۴۲۷	مجموعہ نظم پیکر نور
۲۴۲۸	مجموعہ رسائل چراغ علیخان
۲۴۲۹	مجموعہ رسائل صوفی
۲۴۳۰	مجموعہ نظام المشائخ
۲۴۳۱	مجموعہ معارف
۲۴۳۲	مجموعہ نظم حالی
۲۴۳۳	مجمع الصنائع
۲۴۳۴	مجربات امام سویدی
۲۴۳۵	محاربات مصر وسوڈان
۲۴۳۶	محاربات فرانس وپرشیا ۱۸۷۰ء
۲۴۳۷	محصنات (فسانۂ مبتلا)
۲۴۳۸	محمڈن کالج ہسٹری
۲۴۳۹	محمڈن کالج ڈائرکٹری
۲۴۴۰	محاورات ہند
۲۴۴۱	محامد خاتم النبیین
۲۴۴۲	محمد علی پاشا (سوانحعمری بطرز ناول)
۲۴۴۳ لغایت ۲۴۴۵	محاربات پلونا ہر سہ حصہ
۲۴۴۶ لغایت ۲۴۴۸	محاربات تھسلی ہر سہ حصہ
۲۴۴۹	محبتک فلاسفہ
۲۴۵۰	محاربات صلیبی
۲۴۵۱	المدنیۃ والاسلام
۲۴۵۲	مرآۃ العروس
۲۴۵۳	مرآۃ العرب
۲۴۵۴	مربے اچار چٹنیاں
۲۴۵۵	المرتضیٰ
۲۴۵۶	المرأۃ المسلمہ
۲۴۵۷	مرقع علیگڈھ کالج

عدد مسلسل	نام کتاب
٢٤٥٨	مسدس حالی (مطبوعہ معمولی)
٢٤٥٩	مسدس حالی (مطبوعہ نامی)
٢٤٦٠	مرقع حکایات
٢٤٦١	مستقبل اسلام
٢٤٦٢	مشاہیر عالم
٢٤٦٣ و ٢٤٦٤	مشاہیر الاسلام ہر دو حصہ
٢٤٦٥	مشاہیر نسوان
٢٤٦٦	مشاہیر یونان و روما
٢٤٦٧	مصباح الادب
٢٤٦٨	مضامین عالمگیر
٢٤٦٩	مطلع العلوم و مجمع الفنون
٢٤٧٠	مطالعۂ فطرت
٢٤٧١	معرکۂ مذہب و سائنس
٢٤٧٢	مقام خلافت
٢٤٧٣	مقالات شبلی
٢٤٧٤	المقبول
٢٤٧٥	مقدمات الطبیعیات
٢٤٧٦	مکاتیب شبلی
٢٤٧٧	ملفوظات شاہ عبدالعزیز
٢٤٧٨	ملک العزیز

عدد مسلسل	نام کتاب
٢٤٧٩	ملہم تاریخ
٢٤٨٠	منتخب الحکایات
٢٤٨١ و ٢٤٨٢	منہاج الفتوۃ۔ ترجمہ مدارج النبوۃ (دو جلد)
٢٤٨٣	منصور اور موہنا
٢٤٨٤	موازنۂ انیس و دبیر (از شبلی)
٢٤٨٥	موعظۂ حسنہ
٢٤٨٦	عہد الاسلام (عربی اہل عرب)
	ردیف النون
٢٤٨٧	نالۂ شبگیر
٢٤٨٨	نامۂ خسروان (مطبوعہ ہند)
٢٤٨٩ لغایت ٢٤٩٣	نپولین اعظم (پانچ جلد)
٢٤٩٤	نتائج المعانی
٢٤٩٥	النحل
٢٤٩٦	نعمت عظمٰے
٢٤٩٧	نواب محسن الملک کا پہلا و دوسرا لکچر
٢٤٩٨	نوشتۂ تقدیر
٢٤٩٩	نیرنگ افغان
٢٥٠٠	نیرنگ خیال

عدد مسلسل	نام کتاب
	ردیف الواو
٢٥٠١	وجدانی نشتر
٢٥٠٢	وزیر نامہ
٢٥٠٣ و ٢٥٠٤	وقائع سیاحت ڈاکٹر برنیر (دو جلد)
	ردیف الہاء
٢٥٠٥	ہندوستان کی قدیم تہذیب
٢٥٠٦	ہندوستان پر حملے
٢٥٠٧	ہندوستان میں عرفان کی پہلی تجلی
	ردیف الیاء
٢٥٠٨	یادگار غالب
٢٥٠٩	یادگار دہلی
٢٥١٠	یادگار امیر صاحب
٢٥١١	یادگار دربار اسلام
٢٥١٢	یورپ کا فرقہ انارکسٹ
٢٥١٣	یورپین مذاق کے لطیفے

ضمیمہ اول ختم ہوا

ضمیمۂ دوم

اسمائے مصنفین بترتیب حروف تہجی مع حوالۂ عدد مسلسل مندرجہ فہرست ہذا

ردیف الالف

اسمائے مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
ابوعثمان جاحظ بصری	۱۲۱۳
ابوعبداللہ محمد بن عمر الواقدی	۱۳۹۲
ابوالعباس احمد بونی مغربی	۱۹۴۹
ابوالفضل گازرونی	۴۸
ابوالفضل علّامی	۱۵۲۸
ابوالفتح شہرستانی	۷۰۵
ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی	۱۰۹۹
ابوالفضل احمد المیدانی	۱۱۹۸
ابوالفتح البستی	۱۲۳۸
ابوالفتح ناصر بن ابی المکارم المطرزی	الف ۱۲۸۲
ابوالقاسم الحلی	۶۲۲
ابوالقاسم سمرقندی	۶۶۹ خانہ کیفیت عمومیہ
ابوالقاسم محمد بن فیرہ شاطبی	۱۰۷۹
ابواللیث سمرقندی	۹۶۱ و ۱۰۲۰
ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی	۳۰۹
ابوالمعالی بہاؤالدین	۴۸۰
ابوموسیٰ جعفر موصلی	۱۰۸۳
ابومنصور ثعالبی	۱۱۹۰
ابومحمد حسن شعری	۱۴۸۶
ابونصر سہالی	۱۰۲۳
ابوالنجیب سہروردی	۱۰۲۵
ابونواس	۱۱۷۶
ابونصر فارابی	۱۷۷۳
ابونصر فراہی	۱۷۹۳
احمد بن حنبل	۴۲۵
احمد بن یحییٰ تفتازانی	۶۶۲
احمد بن علی مقریزی	۷۱۷ خانہ کیفیت عربیہ
احمد بن ادریس المالکی	۷۴۵
احمد جندی	۸۰۸

اسمائے مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
احمد بن مبارک سجلسی	۹۵۶
احمد بن یوسف	۱۰۶۱
احمد بن عباد قنادی	۱۱۷۰
احمد بن محمد شروانی یمنی	۱۱۷۱
احمد بن سلام مصری	۱۲۲۴
احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری	۱۵۱۵
احسان اللہ عباسی	۸۷۹ و ۱۹۸۵
اخی زادہ حسن چلپی	۴۷
اخی چلپی	۵۸۸
اخوند درویزہ ننگرہاری	۸۵۷
اخوند یوسف قراباغی	۱۷۵۸
آزاد	۱۵۰۶
اسمٰعیل حقی آفندی	۹۲
اسمٰعیل بن یحییٰ مزنی	۶۹۱
اسمٰعیل بن ابی بکر المقری	۱۹۱۸
استاذ ابوالفرج	۱۸۲۳ خانہ کیفیت عمومیہ
اشرف علی تھانوی	۱۱۷
اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی	۵۰۵
الہداد سرہندی	۱۳۰۲
الہداد لکھنوی	۵۱۶
اُلغ بیگ مرزا	۱۷۷۶
امام محمد	۱۶۷
امام مالک	۲۱۹
امام شوکانی یمنی	۲۵۷
امام احمد بن حنبل	۴۲۵
امیر کاتب	۴۵۵
امام ابویوسف	۵۶۵
امام محمد غزالی	۸۹۳
امیر حسینی غزنوی	۱۰۲۶

اسمائے مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
امیر خسرو دہلوی	۱۷۸۹
امام یافعی	۱۹۲۶
انوری	۱۷۹۲
ایڈورڈ فانڈیک	الف ۱۵۳۲

ردیف بائے موحدہ

اسمائے مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
بحر العلوم عبد العلی لکھنوی	۹۰۳
بخاری	۱۸۷
بدر الدین محمود بن احمد عینی	۲۲۶
بدر الدین شناشی شروانی	۵۹۲
بدیع الزمان ہمدانی	۱۲۲۸
برجندی	۱۷۶۸
برماوی	۳۲۹
برہان الدین مرغینانی	۴۹۹
برہان الشریعۃ	۵۷۱
برہان الاسلام زرنوجی	۱۹۶۲
بزدوی	۶۰۵ و ۶۰۹
بغوی	۳۵
بلاذری	۱۵۱۵
بوعلی سینا	۱۵۷۹
بہاؤ الدین آملی	ب ۱۲۵۱
بہاؤ الدین شیخ محمد جلیل	۴۹۰
بیدل	۱۷۹۰
بیضاوی	۱
بیہقی	۲۷۰
پروفیسر ذکاء اللہ	۱۷۷۵

ردیف تائے فوقانی

اسمائے مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
تاج الدین سبکی	۱۵۱۸
تاج الشریعۃ	۶۸۳

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
تان سین (استاذ علم موسیقی)	۱۹۶۶
ترمذی	۲۵۱
تفتازانی	۷۲۰
توکل منشی	۱۴۲۷
ردیف ثاء مثلثہ	
ثابت بن قرہ	۱۶۹۸
ردیف جیم	
جاحظ بصری	۱۲۱۳
جار اللہ ابن عطاء اللہ سائیبوی	(ط) ۹۴۳
جار اللہ زمخشری	۵۲
جامی	۸۸۹
جرجی زیدان	۱۲۲۷
جلال الدین دوانی	(الف) ۹۴۳، ۹۷۲
جلال الدین رومی	۹۰۱
جلال الدین سیوطی	۲۶
جلال الدین کرانی	۵۳۰
جلال الدین قزوینی	الف ۱۱۴۲
جلال الدین محلی شافعی	حاشیہ کیفیت عمومیہ
جلال الدین محمود	۶۶۹
جمال جنابی	۱۱۲۱
جمال حسینی	۱۴۲۰
جمال ترشتی	۱۲۹۱
ردیف حاء مہملہ	
حاجی زین عطار	۱۶۴۷
حاجی محمد کاشانی	۱۳۳۷
حاجی خلیفہ	۱۴۲۰

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
حاج پاشا	۱۵۷۲
حافظ الدین النسفی	۸۴
حافظ محمد احسن پشاوری	۴۳۹، ۶۹۶ حاشیہ کیفیت عمومیہ
حافظ شیرازی	۹۸۳
حافظ طاہر اصفہانی	۱۰۸۳
حامد حسین لکھنوی	۷۸۴
حامد بن محمد قونوی مفتی روم	۵۴۰
حبیب اللہ ملتانی	۱۸۸۲
حریری	۱۱۱۵
حزین	۱۸۸۷
حسان بن ثابت	۱۱۶۲
حسام الدین علی الہندی	۳۵۱
حسن چلپی	۴۷
حسن بن محمد قمی	۵۵
حسن بن محمد صاغانی	۱۵۰
حسین بن مسعود الفراء البغوی	۳۵
حسین بن محمد بن عبد اللہ طیبی	۳۲۷
حسین بن محمد سمعانی	۴۲۱
حسین بن شہاب الدین	۱۱۷۷
حسین واعظ کاشفی	۴۴
حسین بن علی کاشفی	۱۹۵۴
حکیم محمد اعظم خان	۱۵۸۴
حکیم محمد مومن خان	۱۵۹۳
حکیم محمد شریف خان	۱۶۱۰
حکیم آصف الزمان	۱۶۴۶
حکیم درویش محمد امین آبادی	۱۶۴۹
الحکیم الرازی	۱۴۴۲
حکیم سنائی غزنوی	۱۴۸۴
حلیم قطران	۱۸۲۳

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
حماد الراویہ	۱۱۰۴
ردیف خاء معجمہ	
خازن بغدادی	۱۴۴
خاوندشاہ ایرانی	۱۳۹۴
خاقانی شروانی	۱۷۹۷
خان ملا خان	۱۷۴۲
خسرو خان	۱۵۹۰، ۱۵۹۸
خضر بن علی بن الخطاب	۱۵۷۲
خطیب ابوالفضل گازرونی	۴۸
خفاجی	۱۱
خلیفہ محمد حسن	۱۲۹
خلخالی	۱۷۶۶
خنساء	۱۴۴۷
خواجہ حافظ	۹۸۳
خواجہ عبد اللہ انصاری	۱۰۷۸
خواجہ محمد بن خطیر الدین لطیف	۱۰۶۲
خوارزمی	۲۴۵
خوشحال خان خٹک	۱۹۸۷
خوندمیر	۱۴۰۱
خیالی محشی شرح عقائد	۸۳۱
خیر الدین رملی	۴۶۸
خیر اللہ مہندس	۱۸۵۷
ردیف دال مہملہ	
دارمی	۳۰۹
داؤد بن عمر الانطاکی	۱۶۰۳
دمامینی	الف ۱۳۲۹
دبیری	۱۱۵۶

اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
دولت شاہ سمرقندی	۱۴۵۱
ردیف ذال معجمہ	
ذوق دہلوی	۱۹۸۳
ذہبی	۱۹۹
ردیف راء مہملہ	
راجو قتال	۱۸۲۶
راغب اصفہانی	۱۳۷۲
راغب پاشا	۱۱۶۳
رحمت اللہ سندھی	۶۳۵
رحمت اللہ مہاجر کی	۷۷۵
رحیم خان قندھاری	۱۹۶۷
رضی الدین حسن بن محمد صاغانی	۱۵۷
رضی شارح کافیہ	۱۲۶۴ و ۱۲۶۵
رفیع اللہ شارح عقیدۂ حافظیہ	۸۴۹
ردیف زاء معجمہ	
زرقانی	۱۴۲۱ و ۱۴۲۲
زرکشی	۳۷۴
زمخشری	۵۲
زہیر بن ابی سلمیٰ	۱۲۴۰
زین الدین اسمٰعیل بن حسین جرجانی	۱۵۸۸
زین الدین عراقی	۲۹۹
زین الدین عمر بن مظفر الوردی	۵۴۱
زینی دحلان مفتی مکہ	۱۴۱۴
زیلعی	۱۴۸۱
ردیف سین مہملہ	
سجانی ہمدانی	۱۸۲۲

اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
سخاوی	الف ۱۰۹۷
سدید گازرونی	۱۴۲۴
سدید الدین کاشغری	۵۱۴
سراج الدین ابو طاہر سجاوندی	۵۲۰
سراج الدین علی خان آرزو	۱۲۹۴
سرجان ملکم	۱۴۷۴
سرسید احمد خان بانی علیگڈہ کالج	۱۲۰
سعدی شیرازی	۱۷۸۷
سعد الدین تفتازانی	۷۲۰
سکاکی	۱۱۳۰
سلطان علی خراسانی	۱۹۱۱
سلیمان جمل	۷۶
سودا	۱۹۱۲
سورج بہان ہندو	۱۹۰۴
سویدی	۱۱۸۰
سیبویہ نحوی	۱۳۷۹
سید جوہر علی	۸۶۸
سید جمال الدین حسینی	۱۲۵۳ خانۂ کیفیت عمومیہ
سید حسین شاہ بن عمر شاہ	۱۱۶۶
سید سلیمان ندوی	۱۹۸۹
سید شریف جرجانی	۹۶۲ و ۹۶۷
سید شریف مرتضیٰ حسینی	۱۱۳۸
سید عبد السلام ندوی	۱۵۶
سیدی عبد الرحیم یمنی	۱۰۰۹
سید علی حسن	۱۴۸۲ خانۂ کیفیت عمومیہ
سید علی بلگرامی	۱۵۵۸
سید معین الدین بن سید صفی الدین	۶۱
سید منظور حسین	۲۴۳ خانۂ کیفیت عمومیہ
سید محمود کردی	۹۷۲

اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
سیدی محمد العیاشی المغربی	۱۶۵۳
سید محمد عمر	۱۹۹۲
سیتو علی	۳۶
ردیف شین معجمہ	
شاہ عبد العزیز دہلوی	۲۱
شاہ ولی اللہ دہلوی	۱۶۲
شاہ عبد القادر	الف ۱۱۶
شاہ محمد غوث پشاوری	۳۹۴ خانۂ کیفیت عمومیہ
شامی	۴۴۵۴
شاشی غزنوانی	۵۹۲
شاہ محمد اسحاق دہلوی	۷۱۶
شاہ نعمت اللہ ولی	۱۰۳۴
شاطبی	۱۰۷۹
شاہجہان بیگم والیۂ ریاست بھوپال	۱۳۵۹ و ۱۴۷۳
شبلی نعمانی	۸۷۵ و ۱۵۰۰ لغایت ۱۵۰۲ و ۱۵۴۱ و ۱۵۵۰ وغیرہ ۱۹۰۸
شریشی شارح مقامات	۱۱۸۹
شعلہ موصلی حلبی شارح شاطبی	۱۰۸۰
شمونی	۶۳۳
شمنی	الف ۱۳۰۰
شمس الدین محمد بن یوسف کرمانی	۱۵۹
شمس الدین محمد بن محمد الدلجی	۳۱۲
شمس الدین قہستانی	۵۱۹ خانۂ کیفیت عمومیہ
شمس الدین محمد بن عبد اللہ الغزی	۵۳۷
شمس الدین محمد قحزمی	۶۰۱ خانۂ کیفیت عمومیہ
شمس الدین محمود بن عبد الرحمن اصفہانی	۷۵۶ خانۂ کیفیت عمومیہ و نیز ۸۱۵

اسمائے مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
شمس الدین احمد بن مع سے خیالی	۸۱۳۱
شمس الدین سمرقندی	خانہ کیفیت عمومیہ ۹۵ و نیز ۱۷۶۸
شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان المورخ الشہیر	۱۴۰۸
شمس الدین علی الحسینی الخلخالی	۱۷۶۶
شہاب الدین خفاجی	۱۱
شہاب الدین قسطلانی	۱۷۶
شہاب الدین محمد بن احمد الشبہی	۱۱۹۶
شہرستانی	۷۰۸
شیخ اکمل الدین بابرتی	۵۰۵
شیخ ابو الطیب سندھی	۵۴۷
شیخ احمد رومی	۸۹۲
شیخ اکبر محی الدین ابن عربی	۹۰۷
شیخ احمد فاروقی سرہندی	۹۳۸
شیخ ابو النجیب سہروردی	۱۰۲۵
شیخ ابو الحسن شاذلی	۱۰۳۵
شیخ احمد بن علی البونی المغربی	۱۹۲۰
شیخ بدر الدین سندھی	۱۰۲۲
شیخ بہاؤ الدین آملی	۱۲۵۱ ب
شیخ بو علی سینا	۱۵۷۹
شیخ تقی الدین محمد بن احمد الفاسی	۱۴۵۵
شیخ جمال الدین حلی	خانہ کیفیت عمومیہ ۶۰
شیخ حسام الدین علی الہندی	۳۵۱
شیخ خیر الدین رملی	۴۶۸
شیخ داؤد ابن القیصری	۹۴۹
شیخ رضی	۱۲۶۴ و ۱۲۶۵
شیخ الرئیس	۱۵۷۹
شیخ زادہ رومی	۶۲
شیخ سلیمان جمل	۷۶
شیخ شنان واعظ	۵۵۲
شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی	۷۳۷
شیخ شہاب الدین سہروردی	۹۵۷
شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید بوصیری	۱۱۲۰
شیخ شعبان بن محمد القرشی	۱۱۴۳
شیخ شہاب الدین مقتول	۱۶۹۰
شیخ صدقۃ اللہ القاہری	۱۱۰۳
شیخ طاہر بخاری	۶۰۳
شیخ عبد الوہاب شعرانی	۱۶۶
شیخ عبد الحق محدث دہلوی	۲۱۵
شیخ عبد القادر جیلانی	الف ۹۲۳
شیخ عبد الرحمن بن عبد الکریم الشافعی	۹۵۹ خانہ کیفیت عمومیہ
شیخ عبد الکریم ابن ابراہیم الجیلی	۹۶۶
شیخ عبد الکریم ننگرہاری	۱۰۰۶
شیخ عبد القاہر جرجانی	۱۲۰۰
شیخ فیضی	۱۰۴
شیخ فقیر اللہ شکارپوری	۳۷۵ و ۹۶۹
شیخ قطب الدین دمشقی	۱۰۱۹
شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشی سمرقندی	۹۶۷
شیخ محمد طاہر صدیقی	۱۵۸
شیخ محمد صالح شامی	۸۷۸
شیخ محمود تبریزی	۱۰۱۶
شیخ محمد غوث گوالیاری	۱۰۶۶
شیخ محمد علی حزین	۱۸۸۷
شیخ محمد مہدی قاسمی	۱۹۳۱ و ۱۹۳۲
شیخ نور الحق دہلوی	۲۵۳
شیخ نجم الدین ابو بکر بن عبد اللہ	۹۹۶
شیخ نجم الدین عبد الغفار بن عبد الکریم القزوینی	۵۴۱ خانہ کیفیت عمومیہ
شیخ نور الدین علی بن یوسف (ابن جہضم ہمدانی)	۹۱۸
شیخ ناصیف بن عبد اللہ الیازجی	۱۲۴۵
شیخ ولی الدین	۲۸۰
شیخ یحییٰ بن ابی بکر العامری	۱۴۳۶
شیر محمد خان گنڈہ پور	۱۵۴۶
ردیف صاد مہملہ	
صاحبزادہ میاں محمدی	۵۸۱
صاحبزادہ میاں گل	۶۵۴
صائب تبریزی	۱۸۴۸
صادق شہابی قادری	۱۰۱۴
صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود المحبوبی	۳۴۳ و ۴۷۵
صدر الدین شیرازی	۷۵۵
صدیق حسن خان قنوجی	۱۳۰
صفی الدین بن عبد العزیز بن السرایا	۱۱۲۲
صفی بن نصیر	۱۲۷۸
صنہاجی بن آجروم	۱۲۶۲
صوفی کرم الٰہی ڈنگوی	۱۵۰۳
ردیف ضاد معجمہ	
ضیاء الدین برنی	۱۴۹۸
ردیف طاء مہملہ	
طاہر وحید	۱۸۳۴
طبری	۱۵۱۷

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
طحاوی	۱۸۵
طحطاوی	۴۵۰
طغرائی اصفہانی	۱۶۳۲
طیبی شارح مشکوٰۃ	۳۲۷
ردیف ظاء معجمہ	
ظہوری ملا ترشیزی	۱۸۲۹
ظہیر فاریابی	۱۷۹۵
ردیف عین مہملہ	
عالم بن العلاء الحنفی	۶۲۵ خانہ کیفیت عربیہ
عبدالسلام ندوی	۱۵۶
عبدالعظیم المنذری	۱۷۵
عبدالرؤف مناوی	۲۸۴
عبداللہ بن احمد المقدادی	۶۰۸
عبدالنبی جامی	۶۸۹
عبدالوہاب استرآبادی	۸۴۵
عبدالصمد الفارسی	۱۰۵۷
عبداللہ الفارسی	۱۰۷۸
عبدالغنی نابلسی	۱۲۲۶
عبدالغفور لاری	۱۳۰۴ و ۱۳۱۳
عبدالرحیم بن احمد بن سور	۱۳۳۴
عبدالملک بن ہشام الحمیری	۱۴۳۵
عبدالمعطی بن ابی الفتح الاسحاقی	۱۴۸۴
عبدالرزاق کانپوری	۱۵۳۵
عبدالحق خیرآبادی	۱۷۴۳
عبداللہ بن الہداد عثمانی	۱۸۰۳
عبدالواسع جبلی	۱۸۳۳ خانہ کیفیت عربیہ
عبدالواسع ہانسوی	۱۸۷۰

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
عبدالرحمن شاکر	۱۸۴۹
عبدالرحمن بابا	۱۹۲۱
عبدالقادر خان خٹک	۱۹۹۱
عبیداللہ بن مسعود الملقب صدر الشریعہ	۳۴۴ و ۷۴۵ و ۲۲۷
عراقی	۲۹۹
عرفی	۱۸۱۹
عریب بن سعید قرطبی	۱۵۲۷
عصمت اللہ سہارنپوری	۱۲۵۹
عصام الدین اسفرائنی	۹۳۷ خانہ کیفیت عربیہ و ۱۱۷۳
عضد الدین عبدالرحمن بن احمد الایجی	۷۴۸
علاء الدین حصکفی	۵۳۰
علاء الدین محمد بن ابی تراب	۱۰۶۳
علامہ ابن تیمیہ	الف ۱۶۵
علامہ ابن قیم	۳۸۲
علامہ ابن حزم	۷۰۷
علامہ ابن مسکویہ	۷۴۶
علامہ اصفہانی	۷۹۶ و ۸۱۵
علامہ ابن رشد	الف ۸۸۷
علامہ خوارزمشاہی	۱۶۳۰
علامہ خوارزمی	۳۴۵
علامہ ذہبی	۱۹۹
علامہ سمرقندی	۸۳۹
علامہ سخاوی	الف ۱۶۹
علامہ سکاکی	۱۱۳۰
علامہ زرقانی	۳۲۱
علامہ زرکشی	۴۷۳
علامہ بناکتی	۵۳۳
علامہ سیوطی	[illegible]

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
علامہ شوکانی	۲۵۷
علامہ غریزی	۱۷۳
علامہ کرلانی	۵۳۰
علامہ قوشجی	۸۲۳
علامہ مقری تلمسانی	۱۳۲۰
علامہ واحدی	۲۵
علامہ اختیار حسینی	۱۸۷۹
علامہ تفتازانی	۷۲۰
علی قاری	۱۸۶
علی بن ابی بکر المرغینانی	۴۹۹
علی بن حسین واعظ کاشفی	۹۷۸
علی متقی	۹۸۲
علی بن برہان الدین حلبی	۱۴۱۴
عمر بن محمد بن عوض الشامی	۶۱۴
عمر بن قاسم القداری	۱۰۸۸
عمر خیام	۱۸۴۱
عنایت اللہ شیخ دہلوی	۱۸۰۳
عنصری	۱۸۲۳
عینی	۲۲۶
ردیف غین معجمہ	
غزالی	۸۹۳
غلام جیلانی پشاوری	۵۵۹
غلام محمد ساکن چارسدہ	۱۹۷۹
غنیمت	۱۸۷۴
غنی (شاعر)	۱۸۵۹
ردیف الفاء	
فاضل اسفرائنی	۱۲۵۳ خانہ کیفیت

اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
فاضل میرزا جان	۸۲۵
فخر الدین رازی	۶۴
فخر الدین زیلعی	۴۸۱
فخر الدین عراقی	۹۹۹ ب خانہ کیفیت عمومیہ
فخر الدین ابن نظام الحق	۷۹۲
فخر خراسانی	الف ۵۲۳
فخری	۱۸۹۲
فخر الاسلام بزدوی	۶۰۵ و ۶۰۹
فردوسی	۱۸۹۵
فرشتہ	۱۴۱۱
فرید الدین عطار	۱۰۵۳
فضل اللہ ماچینی	۶۷۰
فقیہ زعفرانی	۵۳۲
فقیہ ابو اللیث سمرقندی	۹۶۱ و ۱۰۲۰
فقیر اللہ شکارپوری	۳۷۵ و ۹۶۹
فیضی فیاضی	۱۰۴
فیض الحسن سہارنپوری	۱۱۷۱
ردیف القاف	
قاسم علی خان آفریدی	الف ۱۹۱۰
قاسم (شاعر)	۱۸۵۹
قاسم بن علی الحریری	۱۱۱۵
قاسم اکبر آبادی	۵۴۶ خانہ کیفیت عمومیہ
قاضی ابو یوسف	۵۶۵
قاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ	۹۵ خانہ کیفیت عمومیہ
قاضی بیضاوی	۱
قاضی حسین بن محمد دیار بکری	۱۴۴۱
قاضی حمید الدین	۱۸۵۰
قاضی خان	الف ۵۲۳

اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
قاضی زادہ رومی	۱۶۷۸ و ۱۲۱۵
قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۹۱
قاضی سراج الدین ارموی	۱۶۶ خانہ کیفیت عمومیہ
قاضی شوکانی	۲۵۷
قاضی شہاب الدین دولت آبادی	۱۷
قاضی ضیاء الدین سنامی	۶۱۴
قاضی عضد الدین الایجی	۷۴۸
قاضی عیاض مالکی	۳۱۴
قاضی غلام محمد	الف ۱۳۱۳
قاضی محب اللہ بہاری	۵۵۴
قاضی میر حسین میبذی	۱۷۰۹
قسطلانی	۱۷۶
قطب الدین خان دہلوی	ب ۳۴۹
قطب الدین رازی	۱۶۶۰
قطب الدین شیرازی	۱۶۷۵
قوام الدین بخاری	۶۰۶
قدوری	۵۶۰
ردیف کاف	
کاتب چلپی	۱۴۱۲
کاشی سمرقندی	۹۶۷
کرمانی	۱۵۹
کعب بن زہیر	۱۱۱۹
کمال الدین ابن ہمام	۵۰۷
کمال الدین جہرمی	۸۳۶
کمال الدین سہالی	۱۹۵۹
کمال الدین شریشی	۱۱۸۹
کمال الدین قرہ کمال	۸۳۲
کمال الدین محمد بن عیسیٰ دمیری	۱۱۵۶

اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
ردیف لام	
لوئیس شیخو یسوعی	۱۲۴۱
ردیف میم	
مالک بن انس مدنی	۲۱۹
مبرد نحوی	۱۲۰۴
متنبی	۱۱۱۰
مجد الدین خاصہ شیرازی	۱۵۵
مجد الدین فیروز آبادی	۳۷۱
مجد الدین عبد اللہ بن محمود موصلی	۶۷۲
مجدد الف ثانی	۹۳۸
محمد حسن پشاوری	۲۹
محمد طاہر صدیقی	۱۵۸
محمد بن الحسن شیبانی	۱۶۷
محمد بن اسمٰعیل بخاری	۱۸۷
محمد بن محمد جزری	۲۰۱
محمد بن محمد عبدری	۲۰۸
محمد مرتضیٰ زبیدی حسینی	۳۰۰
محمد بن ابی بکر الجوعی	۴۴۰
محمد یعقوب نبہانی	۲۴۴
محمد بن مبارک شاہ ہروی	الف ۵۳۳ و ۱۴۸۳
محمد امین سوسن آبادی	۵۸۵
محمد ہاشم سندھی	۵۹۸ و ۶۸۶
محمد بن یعقوب الکلینی	الف ۶۶۳
محمد بن احمد زاہد	۵۷۵ خانہ کیفیت عمومیہ
محمد منتظم	۹۶ خانہ کیفیت عمومیہ
محمد بن عبد الوہاب نجدی	۸۸۶
محمد بن ابراہیم بن عباد شاذلی	۸۸ خانہ کیفیت عمومیہ

اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل	اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل	اسماء مصنفین	حوالہ عدد مسلسل
محمد رضا ملتانی	۹۳۷	مختار بن محمود الزاہدی	۶۱۸ و (ب) ۷۷۱ خانہ کیفیت عمومیہ	مولانا محمد ظہیر احسن	۸۴۱
محمد بن عثمان البلخی	۹۹۴ و ۱۲۸۱			مولانا عبد الحق الہ آبادی	۸۶۰
محمد باقر عباسی	۱۰۵۲	مرزا مخدوم بن میر عبد الباقی	۷۶۱	مولانا عبد الرحمن جامی	۸۸۹
محمد صالح کولابی	۱۰۶۷	مرزا عبد القادر بیدل	۱۷۹۰	مولانا روم	۹۰۱
محمد صدیق بدخشی	۱۰۶۷	مزنی	۶۹۱	مولانا عبد العلی لکھنوی	۹۰۳
محمد بن عبد الرحمن سخاوی	الف ۱۰۹۷	مسلم بن الحجاج القشیری	۱۶۸	مولانا عبد اللطیف	۹۷۹
محمد امین بغدادی	۱۱۸۰	مسلم بن محمود شیرازی	۱۱۵۵	مولانا عبید اللہ الخونشکی	۱۰۲۸
محمد طاہر	۱۲۶۰	مسعودی (مورخ)	ب ۱۲۲۰	مولانا جلال بن نصیر	۱۱۲۰
محمد قاسم بن حاجی محمد کاشانی	۱۳۳۷	مصطفٰے خان افغان	۱۱۴	مولانا ہاتفی	۱۸۷۳
محمد صلاح	۱۳۴۴	معین الدین ہروی	۱۰۰۴	مولانا محتشم کاشانی	۱۸۸۶
محمد امین بن فضل اللہ المحبی	۱۴۷۶	مفتی محمد عبدہ مصری	۱۵۱	مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی	۴۲
محمد قاسم فرشتہ	۱۴۱۱	المفضل الضبی	۱۲۳۰	مولوی عبد الحق دہلوی	۱۰۵
محمد افضل سرخوش	۱۴۱۳	ملا جیون جونپوری	۲۳	مولوی محمد اشرف علی تھانوی	۱۱۷
محمد بن سلیمان جزولی شافعی	۹۳۱ خانہ کیفیت عمومیہ	ملا حسین واعظ کاشفی	۴۴	مولوی بدیع الزمان	۲۵۶ و ۸۶۳
محمد بن جریر طبری	۱۵۱۷	ملا علی قاری	۱۸۶	مولوی عبد الحی لکھنوی	۲۶۹
محمد اکبر ارزانی	۱۵۴۴ و ۱۹۴۹	ملا الہداد محشی ہدایہ	۵۱۶	مولوی ابو الحسن	۳۹۳ خانہ کیفیت عمومیہ
محمد بن یوسف حکیم ہروی	۱۶۱۳	ملا محسن کشمیری	۷۹۴	مولوی وحید الزمان	۴۲۳
محمد نصیر بن سلطان سیفانی	۱۸۵۱	ملا دوست محمد کابلی	۸۶۵	مولوی بارک اللہ	۵۵۸
محمد گکھلوی	۱۸۵۲	ملا صادق	۱۳۰۷	مولوی عبد اللہ سیالکوٹی	۵۹۱
محمد حسین خان لواروی	۱۸۶۷ خانہ کیفیت عمومیہ	ملا محمود جونپوری	۱۷۱۶	مولوی حبیب اللہ قندہاری	۱۳۶۱ و ۸۰۱
محمد بن علی آرفندی	۱۹۵۵	ملا احمد محشی	۱۷۵۱	مولوی محمد حسین شیعی دہلوی	۶۴۹
محمد کاظم خان شیدا	۱۹۹۳	مناوی	۲۸۴	مولوی محمد ایوب پشاوری	۶۷۹ خانہ کیفیت ع
محب اللہ بہاری	۵۵۴	منذری	۱۷۵	مولوی غلام اللہ قصوری	۶۷۹ خانہ کیفیت
محقق دوانی	الف ۹۷۳	مولےٰ خطاب بن ابی القاسم	۶۳۳ خانہ کیفیت عمومیہ	مولوی محمد وجیہ صدیقی	۶۸۱
محی الدین لاہوری	۳۲۵	مولےٰ یوسف بن جنید المعروف اخی چلپی	۵۸۸	مولوی نذیر احمد خان	۷۰۲
محب الدین طبری	۱۴۳۲	مولےٰ محمد بن پیر علی برکلی	۹۱۶ خانہ کیفیت عمومیہ	مولوی حبیب اللہ پشاوری	۷۳۳
محمود بن عمر چغمینی	۱۶۱۶	مولانا غلام جیلانی پشاوری	۵۵۹	مولوی محمد بشیر سہسوانی	۷۳۶
محمود بن عبد اللہ الطبیب	۱۶۲۷	مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی	۷۷۵	مولوی محمد عبید اللہ	۷۵۸
محمود طرزی	۵۴۵ و ۱۸۹۸ نغایت ۱۹۰۲	مولانا حامد حسین لکھنوی	۷۸۴ و ۷۹۱	مولوی محمد اسمٰعیل شہید	۷۵۹

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
مولوی نذیر حسین	الف ۱۴۴
مولوی حیدر علی فیض آبادی	۸۹۶ و ۸۹۱
مولوی عبد الحکیم لکھنوی	۸۰۳
مولوی محمد شاہ پنجابی	۸۰۵
مولوی محمد قاسم نانانوتی	۸۸۳
مولوی چراغ علی خان	۸۸۲
مولوی خرم علی	۹۹۲
مولوی محمد احسن نانانوی	۱۰۶۸
مولوی ذو الفقار علی	۱۱۸۳ و ۱۱۸۴
مولوی غیاث الدین	۱۲۹۳
مولوی سکندر علی	۱۳۵۱
مولوی عبد الرحیم صفی پوری	۱۳۵۳
مولوی محمد حسین تخلص ریحان	۱۳۵۷
مولوی کرامت اللہ دہلوی	۱۴۴۵
مولوی محمد حسین آزاد	۱۵۰۶
مولوی نصرت علی	۱۵۷۱
موبد شاہ	۷۱۳
مہدی خان مرزا	ب ۱۹۱۰
میر سید شریف	۹۰۰ و ۷۴۹
میرزا جان مخفی	۸۲۵
میاں محمد یوسف کاکا خیل	۱۰۷۷
میدانی	۱۱۹۸
میر غلام علی آزاد بلگرامی	۱۵۲۹
میرزا زاہد ہروی	۱۶۷۱
میرک بخاری	۱۶۸۳ خانہ کیفیت عمود
میر باقر داماد	۱۶۹۵
میرزا آصف	۱۸۲۴
میرزا مظہر	۱۸۲۷

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
میرزا صائب	۱۸۴۸
میاں سعید لاہوری	۱۹۶۴
ردیف نون	
ناصر علی	۱۸۵۹
نجم الدین قزوینی	۱۶۸۳ خانہ کیفیت عمود
نجیب الدین سمرقندی	۱۶۷۰ خانہ کیفیت عمود
نجیب الدین شاعر	۱۸۰۳ خانہ کیفیت عمود
نذیر احمد خان دہلوی	۷۰۲
نشائی	۳۴۹
نشوان بن سعید الیمنی	ب ۱۳۴
نصیر الدین طوسی	۷۳۴
نظامی گنجوی	۱۸۱۱
نعمت اللہ ہروانی	۶۹۵
نعمت اللہ ولی	۱۰۳۴
نعمت خان عالی	۱۸۶۸
نفیس بن عوض الطبیب النفیس	۱۵۷۳ و ۱۶۰۷
نواب محسن الملک	۸۸۰
نواب سید غلام حسین خان طباطبائی	۱۵۳۷
نور المحسن	۸۴۳ خانہ کیفیت عمود
نور الدین علی بن احمد سمہودی مورخ مدینہ	۱۴۲۶
نور اللہ شوستری	۳۳۷
نواب صدیق حسن خان	۱۳۰
نور الدین محمد عبد الصمد جیراجی	۱۶۵۲
نیاز (شاعر)	۱۸۵۹
نوعی	۳۳۶
نظام نیشاپوری	۵۵

اسماء مصنفین	حوالہ عدد سلسل
ردیف واو	
واجد علی	۱۹۸۴
واحدی	۲۵
واعظ محمد احسن پشاوری	۲۹
واقدی (مورخ)	۱۳۹۲
واقف لاہوری	۱۷۹۶
ردیف ہاء ہوز	
ہاتفی (شاعر)	۱۸۷۳
ہلالی (ایضاً)	۱۸۵۹
ردیف یاء مثناۃ تحتانی	
یاقوت حموی	۱۴۸۷
یحییٰ ملا نیشاپوری	۱۶۲۶
یوسف الاسیر	ب ۶۷۸
یعقوب چرخی	ب ۱۰

تمت بالخیر

ضمیمہ سوم

اسماءِ کتب مندرجہ فہرست ہذا بترتیب حروفِ تہجی مع حوالہ عدد مسلسل

ردیف الف

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
تاریخ فرشتہ	۱۴۱۱	تحفۃ العراقین	۱۷۹۸	ترجمہ نصاب الاحتساب	۱۰۶۴
تاریخ فیروز شاہی	۱۴۹۸	تحفۂ نصائح	۱۸۳۶	ترجمۃ الجریدہ فی شرح القصیدہ	۱۰۹۶
تاریخ عجم	۱۵۵۵	تحفۂ رسولیہ	۱۸۷۲	ترغیب و ترہیب منذری	۱۷۵
تاریخ رؤسائے پنجاب	۱۵۳۶	تحفۃ الحبیب	۱۸۹۲	ترمذی	۲۵۱ و ۲۵۲
تاریخ اودھ	۱۵۶۰	تحفۃ الاخلاق فی عصمۃ الانبیاء	۸۳۵	ترغیب الصلوۃ	۶۵۱
تاریخ دکن	۱۵۶۳	تحذیر الاخوان عن نسبۃ الکفر الی اہل الایمان	۶۷۹	ترکیب نحوی قرآن شریف	۱۳۱۱
تاریخ جہان کشائے نادری	ب ۱۹۱۰	تحقیق الاوزان	۴۹۱	ترویح الجنان بتشریح حکم شرب الدخان	۶۰۴ و ۶۸۳
تبصرۃ المتعلمین (مذہب امامیہ)	۸۱۳	تحقیق معانی الحمد	۷۳۹	تسلیۃ الافکار	۱۲۳۹
تتمۃ الحواشی علی شرح الجلالی (عقائد عضدیہ)	۱۷۵۸	تحقیق رؤیۃ الباری فی المنام (از امام غزالی)	۷۳۹	تسہیل البیان فی شرح الدیوان (شرح دیوان متنبی)	۱۱۸۵
تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق	۴۸۱	التحقیقات المرضیہ لحل حاشیۃ الزاہدیہ	۱۹۵۷	تسہیل الدراسہ شرح دیوان حماسہ	۱۱۸۴
تبیین المحارم	۵۵۲	تحلیۃ العین فی اثبات البکاء علی مصائب سیدنا حسین	۷۹۱	تسہیل الترکیب	۱۳۹۰
تجرید التوحید	۷۱۷	تدریب الراوی شرح تقریب النواوی	الف ۴۳۵۹	تسہیل الکافیہ	۱۳۰۹
تجہیز الجنازہ	ب ۴۸۹	تذکرۂ آب حیات	۱۵۰۶	تشریح الاعضاء	۱۵۹۶
تجہیز الموشئین	۱۳۳۵	تذکرۂ بہادران اسلام	۱۵۰۳	تشریح شمسیہ	۱۹۳۰
تحریر فی اصول التفسیر	۱۳۰۸	تذکرۂ دولت شاہی	۱۳۴ و ۱۳۷۲	تشریح الموسیقی	۱۶۶۹
تحریر ابن ہمام	۵۸۷	تذکرۂ خواجگان نقشبندیہ	۱۰۱۵	تصانیف احمدیہ	۸۷۴
تحریر اقلیدس مقالہ اول (اردو)	۱۱۰۵	تذکرۂ شق القمر	۹۲۶ و ۱۹۴۳	تصریح حاشیۂ تلویح	۵۷۵
تحریر صدر شیرازی شرح رسالہ	۱۷۷۱	تذکرۃ السعادۃ	۵۱۵	تصریح فی شرح التشریح	۱۷۰۶
تحفۃ المصلین	۴۹۱	تذکرۃ الورثہ والقبور	”	تعریفات الاصطلاحات	۱۱۳۸
تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان	”	ترجیع بند امیر مینائی	۱۸۳۹	تعلیقات علی البخاری	۳۰۳
تحفۃ العوام	الف ۵۹۷	ترجمہ صحیح بخاری	۲۹۷ و ۱۳۳۴	التعلیقات شرح السبع المعلقات	الف ۱۱۸۶
تحفۂ خانی	۹۵۱	ترجمہ شفائیہ	۱۳۲۴	تعلیم المتعلم	۱۹۶۳
تحفۃ الحسینی	۶۶۳	ترجمہ اربعین غزالی	۱۰۶۳	تفسیر احمدی	۲۳ و ۲۴
تحفۃ الہند	۷۵۸	ترجمہ گلستان	۱۹۶۰	تفسیر آیۃ الکرسی	ب ۵۴
تحفۂ اثنا عشریہ	۹۶۵ و ۹۶۶	ترجمہ قرآن شریف	۴۰ و ۱۳۹	تفسیر ابی السعود	۷۲
تحفۃ الاحرار	۱۰۰۵ و ۱۰۰۶			تفسیر بیضاوی	۱ تا ۶ و ۹۶ و ۹۷
تحفۃ المومنین	۹۱۵ و ۱۵۹۳			تفسیر مدارک	۱۷
تحفۂ خانی (طب)	۱۹۳۶				

نام کتاب	حوالہ عدد سلسل
جامع الشتیٰ	۴۳۹ (ط)
جامع عباسی	۴۹۰
جامع صغیر امام محمد	۵۳۲
جامع تعلیلات صرف	الف ۱۳۴۹ و ۱۳۴۴
جامع تعلیلات از سید شریف	۱۳۴۱
جامع الشرحین	۱۵۰۱
جامع الفوائد (طب)	۱۶۵۵
جاربردی شرح شافیہ	۱۲۸۴ و ۱۲۹۷
جاویدان خرد	۷۴۶
جبر و مقابلہ (اردو)	۱۶۶۳ و ۱۲۷۵
جذب القلوب	۱۴۳۷ و ۱۴۹۲
جذوات میر باقر داماد	۱۷۰۴
جزء من کتاب مسلم بن الحجاج	۳۲۲
جزئیۃ الرموز	۱۶۰۶
جلاء الاذہان فی علوم القرآن	الف ۸۸
جلاء الافہام فی الصلوۃ والسلام علی خیر الانام	۱۹۸۰
جلاء الخاطر للشیخ عبد القادر	۹۸۹
جلاء العیون نظم سرور المحزون	۱۹۴۴
جلستان	۱۲۰۵
جمال حاشیہ شرح ملا جامی	۱۳۰۸
جمل حاشیہ جلالین	۷۶ اغایت ۸۳
جنات الخلود	۱۴۶۴
جنگ نامہ کربلا	۱۸۷۴
جواب الاستفسار عن التغافل بالکفار	۴۴۷
جوامع الکلم از علی متقی	۹۸۴
جوامع الکلم از قاضی ابو عبد اللہ محمد بن عبد الصمد	۹۰۸

نام کتاب	حوالہ عدد سلسل
جواہر التوحید	۸۶۶
جواہر التفسیر	۱۵۵
جواہر خمسہ (از شاہ محمد غوث)	۱۰۶۶
جواہر خمسہ (از مصنف دیگر)	۱۰۶۲ و ۱۹۱۵
جواہر خمسہ اردو	۱۹۷۲
جواہر السلوک	۹۳۱
جواہر زبیدی	۹۳۶
جوہرہ نیرہ شرح قدوری	۶۷۵
جوانا موئی	۱۹۶۳
الجیوش الاسلامیہ فی غزو المعطلۃ والجہمیہ	۸۵۹

ردیف جیم فارسی

نام کتاب	حوالہ عدد سلسل
چراغ ہدایت	۱۲۹۴
چلپی حاشیہ بیضاوی	۴۷
چلپی حاشیہ توضیح	۶۱۷
چلپی حاشیہ مطول	۱۱۳۳
چہار باب (عقائد و فقہ)	۵۱۵
چہار عنصر بیدل	۱۷۹۰
چہل حدیث آملی	ب ۱۶۵
چہل حدیث مع شرح منظوم اردو	۳۵۹
چہل حدیث	(د) ۴۳۹
چہل کاف معہ ترجمہ شیخ عبد الحق	۱۰۹۴

ردیف حاء حطی

نام کتاب	حوالہ عدد سلسل
حاشیہ احمد جندی بر شرح عقائد	۸۰۳ و ۸۵۳
حاشیہ ابی البقاء علی الفوائد الضیائیہ	۱۳۱۹
حاشیہ ابو الفضل بر سعدیہ نجانی	۱۳۳۵

نام کتاب	حوالہ عدد سلسل
حاشیہ بدیع المیزان	۱۷۰۳
حاشیہ بنانی علی شرح جمع الجوامع	ب ۵۰۲۳
حاشیہ جمال بر شرح ملا	۱۳۴۵
حاشیہ خان ملا محمد حسین بر میبذی امور عامہ	۸۳۴
حاشیہ خطیب بر بیضاوی	۴۸
حاشیہ رسالہ عضدیہ	۱۷۴۵
حاشیہ سعد الدین بر کشاف	۳۸
حاشیہ سید شریف بر شرح تجرید	۸۱۳
حاشیہ شرح اسباب	۱۶۰۸
حاشیہ شرح تجرید	۸۵۳
حاشیہ شرح عقائد عضدیہ	۷۴۱
حاشیہ شرح عقائد تالیف بعض الافاغنہ	۸۱۶
حاشیہ شرح مواقف ۔ از سید زاہد ہروی	۷۵۴
حاشیہ شرح مواقف	۸۵۱
حاشیہ شرح مواقف ۔ از ابو الفضل کازرونی	الف ۹۵۶
حاشیہ شروانی علی البیضاوی	۱۴
حاشیہ صدرہ مولوی عبد العلی	۱۷۳۰
حاشیہ صدرہ از مولانا نظام الدین لکھنوی	۱۶۷۷
حاشیہ صدر بر شرح تجرید	۷۵۵
حاشیہ صدر شیرازی علی الہیات الشفاء	۱۹۷۴
حاشیہ عبد الحکیم علی البیضاوی	۳۲
ایضاً بر شرح مواقف	[illegible]
عبد الحکیم سیالکوٹی علی الخیالی	۸۳۲

نام کتاب	سلسلہ حوالہ عدد
حاشیہ عبد الحکیم بر مطول	۱۱۶۱ ب
حاشیہ عبد الغفور لاری علی الفوائد الضیائیہ	۱۳۰۴ و ۱۳۱۳ ب
حاشیہ عبد العلی بر میر زاہد قطبیہ	۱۱۹۵ ب
حاشیہ عبد الملک جو قاضی مبارک	۱۷۳۶
حاشیہ عبد الغفور لاری بر بیضاوی (سورۂ فاتحہ)	۱۹۶۴
حاشیہ عصام الدین بر بیضاوی	۴۸ ب
حاشیہ عصام بر شرح ملا جامی	۱۳۳۲
حاشیہ عضدی (اصول فقہ)	۶۴۸
حاشیہ عقائد جلالی	۷۲۳
حاشیہ عماد الدین بر حواشی زاہدیہ	۱۷۶۱
حاشیہ علی الخیالی	۸۱۸
حاشیہ علامہ تفتازانی علی شرح مقدمۂ ابن الحاجب للعضدی	۶۵۲
حاشیہ غلام یحیی بہاری	۱۹۹۷ و ۱۷۳۶
حاشیہ فاضل میرزا جان بر شرح حکمۃ العین	۱۷۵۲
ایضاً بر شرح مواقف امور عامہ	۴۲۵ و [illegible]
حاشیہ فخر الدین حسینی بر شرح ہدایۃ الحکمۃ	۱۷۶۴
حاشیہ قاضی مبارک از حافظ محمد احسن پشاوری	۱۳۸۶
حاشیہ قاضی مبارک الوزراسبہ	۱۷۲۱
حاشیہ قاضی مبارک بر میر زاہد الاجلال	۷۱۳
حاشیہ قدوری	۶۹۷
حاشیہ قدیمہ قوشجی بر شرح تجرید	۸۲۳
حاشیہ قرہ کمال بر خیالی	۸۳۲
حاشیہ کشاف	(بیا) ۳۴۴ و ۹۸ و ۱۰۳

نام کتاب	سلسلہ حوالہ عدد
حاشیہ انبیا علی عبد الغفور	۱۳۲۶
حاشیہ مشکوٰۃ شریف	۱۰۴۰ نمبر (د) ۲۳۹
حاشیہ مسلسل از مولانا ابوالبقا	۱۱۷۸
حاشیہ منتہی اللبیب علامہ شمنی	الف ۱۴۳۰
حاشیہ ملا محسن کشمیری بر شرح عقائد	۷۹۴
حاشیہ ملا محمد امین کشمیری بر خیالی، حاشیہ شرح عقائد	۹۴۷
حاشیہ محقق دوانی بر شرح عضدی	(الف) ۳۳ و ۸۳۳
حاشیہ عبد الحکیم بر خیالی	۸۱۱
حاشیہ مولوی شریف بر عقائد نسفیہ	۸۲۹
حاشیہ ملا حسن	۱۶۹۷
حاشیہ ملا جلال بر تہذیب، حاشیہ میر فخر الدین بر آں	۱۷۵۵
حاشیہ مجہول الاسم (علم نحو)	۱۳۴۷
حاشیہ مجہول الاسم (منطق)	۱۴۱۴ و ۱۴۷۵ و ۱۷۶۰
حاشیہ مواہب الدنیہ	۱۵۵۴ ب
حاشیہ میاں سعید لاہوری بر بیضاوی الی قولہ تعالیٰ ذہب اللہ بنورہم	۱۹۶۴
حاشیہ میر سید شریف بر شرح تہذیبی	۱۷۳۴
حاشیہ نور الدین شریف الحسینی	۱۷۳۹
حاشیہ ہدایہ ملا الہداد	۵۱۴
حبیب السیر	۱۴۰۱
حجۃ اللہ البالغہ (شاہ ولی اللہ)	۹۶۴
حجج الکرامہ فی آثار القیامہ	۱۳۱۱
الحجۃ القویۃ فی ابطال الوہابیہ	۷۴۴
حجۃ الہند	۱۹۰۹
حدود الامراض	۱۱۰۵ و ۱۹۲۱
حدیقۂ حکیم سنائی	۱۶۱۴ و ۱۸۸۵
الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیہ	۹۱۷

نام کتاب	سلسلہ حوالہ عدد
حرز ثمین شرح حصن حصین	۳۶۱
والحزب الاعظم	۱۹۵۰
حسامی	۵۲۹ و ۶۹۹ و ۱۹۵۳
حسب المفتین	۴۹۳
حصن حصین	۲۰۱ لغایت ۲۰۷
حصول المامول من علم الاصول	۷۱۴
الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ	۵۱ و ۲۹۸ و ۷۱۴
حظیرۃ القدس (از نواب صدیق حسن خان)	۹۷۳ ب
الحقوق والفرائض	۷۰۴
حقیقۃ الاسلام	۵۱۵
حکمت بالغہ	۸۸۴
الحکمۃ الطالعیہ	۱۹۵۶
حکمت عملی	۱۰۷۵
حلاوۃ الاسلام	۱۰۴۲
حل الرموز (تصوف)	۹۹۱
حل شواہد بیضاوی	۱۱۶۹
حل لغات سبعہ معلقہ	۱۱۳۴ و ۱۱۶۹
حل مثنوی	۱۰۰۱
حل مشکلات الاشارات	الف ۱۶۸۸
حل مشکلات الکافیہ	۱۲۷۹
حلیۃ الابدال	۱۷۷۳
حلیہ شریف عربی	۱۹۴۴
الحیاۃ الشنقیطیہ	۱۲۳۲
حموی شرح اشباہ	۴۶۹ و ۴۸۳ و ۵۳۴
حمویہ از ابن تیمیہ (رسالہ استواء علی العرش)	۷۱۵
حیاتہ قانون	۱۶۳۳ و ۱۶۳۷
حنفیہ شرح مراح	۱۳۲۸

نام کتاب	مسلسل حوالۂ عدد
حواشی انوار الفوائد علی حاشیہ عبد الغفور اللاری	۱۳۱۳ الف
حواشی طوالع الانوار	۷۸۸
حواشی علی شرح التجرید	۷۸۲
حواشی فاضل مرزا جان بر عضدی و بر شرح الشرح علامہ تفتازانی	۱۷۱۹
حواشی شرح شمسیہ للسید الشریف	الف ۱۷۴۲
حواشی ستہ متفرقہ	۱۷۵۱
حواشی لوامع الاسرار شرح مطالع الانوار	۱۷۲۶
حیرۃ الفقہ	ب ۹۲۳
حیاۃ الانسان	۹۷۲
حیوۃ الحیوان کبرے	۱۱۵۶ و ۱۱۷۳
حیاۃ القلوب	۱۴۳۸

ردیف خاء معجمہ

نام کتاب	مسلسل حوالۂ عدد
خالق باری	۱۸۱۷
خاور نامہ	۱۸۸۴
خبیئۃ الاکوان	۱۴۷۲
خزانۂ عامرہ	۱۵۲۹
خزانۃ اللغات	۱۳۵۹
خزانۃ الفتاوے	۶۷۱
خزانۃ المفتین	۶۲۱
خزینۃ الامثال	۱۱۶۶
الخصائص للسیوطی	۳۰۶
خفاجی حاشیہ بیضاوی	۱۱ الغایت ۱۶
خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر	۱۴۷۶
خلاصۃ التجارب	۱۵۸۲
خلاصۃ الحساب	۱۶۹۳ و ۱۷۰۶ و ۱۷۴۲ و ۱۷۴۷
خلاصۃ السیر	۱۴۳۲
خلاصہ کیدانی	۵۴۴ و ۵۴۸
خلاصہ بیٹر باہیڈیکا مطبوعہ ۱۸۵۳ع	۱۶۱۴
خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفے	۱۴۲۶
خلخالی شرح خلاصۃ الحساب	۱۷۶۶
خواص الاشیاء	۱۹۵۳
خورشید صدق	۱۸۴۳
خورشید جہاں	۱۵۴۶
خیالی حاشیہ شرح عقائد	۸۳۱
خیر المونس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس	۱۰۷۳

ردیف دال مہملہ

نام کتاب	مسلسل حوالۂ عدد
دائرۃ المعارف برطانیہ	۱۹۹۴
دافع التوہمات حاشیہ عبد الغفور	۱۳۲۷
دافع الشرور عن مسائل النذور	۵۸۴
داستان امیر حمزہ	۱۴۵۸
داستان حضرت امیر (نظم فارسی)	۱۴۶۳
داستان ترکتازان ہند	۱۵۶۵
داستان سیف الملوک	۱۵۴۸
دبستان مذاہب	۷۱۲ و ۷۱۳
دراسات اللبیب	۲۴۶ الغایت ۲۴۸
الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ	۵۲۸
الدرۃ البیضاء	۸۵۸
درر البہیہ	۶۱۰
درر المسائل (مولوی محمد ایوب پشاوری کے ۱۵ رسائل کا مجموعہ)	۶۷۹
الدرۃ الفاخرہ فی احوال الآخرہ	۸۴۸
درک المآرب فی آداب اللحی والشوارب	۴۹۱
در مختار	۵۳۸ و ۵۳۹ و ۶۱۶ و ۶۲۶
درۃ الفرید فی علم التجوید	۱۰۸۳
الدرر السنیہ فی الالفاظ العامیہ	۱۲۴۴
درر المجالس	۱۰۱۷
درر الکلم	۹۷۷
الدر المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم	۸۶۰
در نفیس (علم نحو)	۱۲۷۷
درۂ نادرہ	۱۸۳۷ و ۱۸۳۸
در نظیم فی خواص القرآن العظیم	۱۹۲۶
الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید	۶۷۶ و ۶۱۷
درایہ شرح ہدایۃ النحو	۱۳۱۵
دربار اکبری	۱۵۰۷
درج گوہر (طب)	۱۶۳۵
درود قادری	۱۹۳۶
دستور العجائب	۱۶۰۳
دستور الحلاج	۱۶۱۱
دستور المبتدی	۱۴۷۸
دسوقی شرح مغنی اللبیب	ب ۱۲۸۳
دعائے جوشن کبیر	۱۰۹۴
دعوۃ الحق	۶۹۶
دقائق الاخبار	۹۲۳
دلائل الخیرات	۱۸۴۳ و ۱۹۳۱ و ۱۹۳۳
دلیل الطالب علی ارجح المطالب	۶۸۴
الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج	۲۹۱
الدین الخالص لابن قیم	۳۸۴

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
دیوان ابی نواس	۱۱۷۶	دیوان عبدالرحمن بابا	۱۹۲۱ و ۱۹۲۲	رحلۃ ابن جبیر	۱۵۵۶
دیوان ابی الفتح البستی	۱۲۳۸	دیوان غنی	۱۸۵۹	رحلۃ الصدیق الی البیت العتیق	۷۱۴
دیوان آستاذ ابوالفرج	۱۸۲۳	دیوان قاسم	؍؍	الرحمۃ المہداۃ فی الفصل	۴۳۷
دیوان بے دل	۱۸۱۲ و ۱۸۲۱	دیوان الکامل للمبرد	۱۲۰۴	الرابع للمشکوٰۃ	
دیوان جامی	۱۸۰۷	دیوان کشاجم	۱۲۴۳	رد الشبہات الموردہ	۱۷۰۸
دیوان حافظ	۹۸۳ و ۹۸۴ و ۱۸۴۷ و ۱۸۴۱	دیوان متنبی	۱۱۱۰	رد الشقاق فی جواز الاسترقاق	۷۹۰
		دیوان مظہر	۱۸۲۷	روع الاخوان عن محدثات	۶۸۳
دیوان حماسہ	۱۱۳۵ و ۱۱۳۶	دیوان میرزا آصف	۱۸۲۴	آخر جمعۃ رمضان	
دیوان حسان بن ثابت	۱۱۶۲	دیوان مخفی	۱۸۳۰	رد قول المعتزلہ ان مجرد الایمان	۷۳۹
دیوان حلیم قطران	۱۸۲۳	دیوان محتشم	۱۸۸۶	لاینجی	
دیوان حسرتی	۱۹۰۳	دیوان محمد کاظم خان شیدا	۱۹۹۳	رد المحتار شرح در المختار	۴۴۵
دیوان الخنساء	۱۲۴۷	دیوان ناصر علی	۱۸۵۹ و ۱۸۸۳	رسالہ اثبات تقلید	۷۹۱
دیوان خاقانی	۱۷۹۶ و ۱۸۳۵	دیوان نجیب الدین	۱۸۲۳	رسالہ اثبات واجب	۸۲۱ و
دیوان خوشحال خان خٹک	۱۹۸۷	دیوان نیاز	۱۸۴۲ و ۱۸۶۳	از محقق دوانی	۸۴۰
دیوان ذوق	۱۹۸۳	دیوان محمد حسین خان لوہاری	۱۸۷۲	ایضاً معہ شرح و حواشی	۸۲۷
دیوان رحیم خان قندہاری	۱۹۶۷	دیوان واقف	۱۷۹۶	رسالہ اثبات دوگانہ میراں	۱۰۳۶
دیوان سیدی عبدالرحیم	۱۰۰۹	دیوان کلیم	۱۸۳۰	رسائل اجتہاد و تقلید	۸۲۸
دیوان سیدنا علی	۱۱۳۹	دیوان ہلالی	۱۸۵۹	رسالہ احادیث موضوعہ	۸۰۱
دیوان سلامہ	۱۲۴۹	**ردیف ذال معجمہ**		از مولوی حبیب اللہ قندہاری	
دیوان سودا	۱۹۱۲			رسالہ استعارہ	۷۵۴
دیوان شاہ نعمت اللہ ولی	۱۰۳۴	ذخیرۂ خوارزم شاہی	۱۵۸۸ و ۱۵۸۹ و ۱۹۵۰	رسالہ الغاز	۱۷۲۲
دیوان اشعار الستۃ الجاہلین	۱۲۴۰			رسالہ اعمال ربیع عجیب	۱۷۲۴
دیوان شماخ	۱۲۴۹	**ردیف راء مہملہ**		رسالہ باہ	۱۶۴۸
دیوان شبلی سعد صنہما	۱۹۰۸			رسالہ بحث العلم	۱۷۵۹
دیوان صائب	۱۸۴۸	رباعیات خوشحال خان خٹک	۱۹۸۸	رسائل بدیع الزمان	۱۲۲۹
دیوان ظہیر	۱۷۹۵ و ۱۸۵۴	رباعیات عمر خیام	۱۸۴۱ و ۱۸۴۲	رسالہ تعبیر خواب	۱۶۴۸
دیوان عرفی	۱۸۱۹	رباعیات سحابی	۱۸۲۲	رسالہ تکسیر الحروف	۱۹۴۵
دیوان عنصری	۱۸۲۳	ربیع الابرار	۱۱۱۳	رسالہ توحید	۷۳۹
دیوان عبدالواسع جبلی	؍؍	رحلۃ ابن بطوطہ	۱۴۸۵	ایضاً رسالہ توحید از محقق دوانی	۸۲۱

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
رسالہ حرمت ذبیحہ لغیر اللہ	۶۸۰
رسالہ حرمت غنا	ب ۷۷۱
رسالہ حرمت حقہ	۱۴۶۱
رسالہ حقیقت کلمہ طیبہ	۱۰۶۷
الرسالۃ الحمیدیہ	۸۷۷
رسالہ خاقانیہ از عبد الحکیم سیالکوٹی	۸۵۸
رسالہ دار الحرب	۵۵۹
رسالہ دعوت اسمار	۱۹۶۹
رسالہ ذبیحہ	۴۹۱
رسالہ ذکر جہری	۸۲۱
رسالہ رد تقیہ	۷۹۱
رسالہ رد روافض از امام ربانی	۱۰۶۷
رسالہ رمز العشق	۱۰۱۸
رسالہ سیفی در علم عروض	۱۸۸۱
رسالۃ الشیخ الرئیس الی ابی ریحان البیرونی	۱۷۷۳
رسالہ شمع و پروانہ (نظم فارسی)	۸۴۸
رسالہ صدریہ	۱۹۲۹
رسائل صلوٰۃ احتیاطی تائید نزدی	۱۹۵۷
رسائل عدم تکفیر اہل قبلہ از مولوی حبیب اللہ قندھاری	۸۰۱
رسالہ عقائد منظوم فارسی	۸۴۸
رسالہ علم طبعی و الٰہی از مصنف عین المیزان	۸۵۳
رسالہ علم عروض	۱۱۱۲
رسالہ عروض و قافیہ	۱۱۶۹
رسائل علم عروض	۱۷۲۴
رسالہ علم حساب از علامہ قوشجی	//

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
رسالہ علم موسیقی	۱۹۴۵
رسالہ عبد الحکیم سیالکوٹی فی اثبات علم الواجب	۱۹۶۴
رسالہ غایۃ الکمال از علی متقی	(ج) ۴۳۹
رسالۃ فی المغالطات مع الشرح	۱۶۸۹
رسالہ قدسیہ ابوبکر خوافی	(ج) ۴۳۹
رسالہ قدسیہ خواجہ محمد پارسا	۸۴۰
رسالہ قوافی	۱۱۷۹
رسالہ قطبیہ مع تعلیقات زاہدیہ	۱۴۹۷
رسالہ کلمہ طیبہ	۸۲۱
رسالہ لباس النبی	۱۹۵۷
رسالہ مجہول الاسم (در اصول حدیث)	(د) ۴۳۹
رسالہ مسائل الصید	۶۵۵
رسالہ مسئلہ خلق افعال	۸۴۰
رسالہ محقق دوانی حقہ و عقائد	۹۸۸
رسالہ مزارات بخارا شریف	الف ۹۹۹
رسالہ مبدا و معاد از امام ربانی	۱۰۶۷
رسالہ متشابہات قرآن	۱۰۹۳
رسالۃ المعاد للشیخ الرئیس	۱۷۷۳
رسائل معما	۱۸۱۳
رسالہ محرابیہ از علماء پشاور	۱۸۹۳
رسالہ معارف از مجدد الف ثانی	۱۹۱۶
رسالہ مجہول الاسم (ہیئت)	۱۷۹۵
رسالۃ المکاتیب فی رد ہیئۃ الثعالب والغرابیب	۱۹۱۹
رسالہ نماز مجالت سواری ریلگاڑی	۵۸۳
الرسالۃ الناصرہ	ب ۷۷۱
رسالہ نحو ربانی	۹۹۱
رسالہ نہایۃ الکمال	۱۹۱۶

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
رسالہ وحدۃ الوجود	۱۰۰
رسالہ وقت صلوٰۃ المغرب	۵۵۹
رسالہ وضع الیدین تحت السرۃ	۵۹۸
رشیدیہ (علم مناظرہ)	۸۱۳ و ۱۰۱۶
رقعات	۹۷۸
رضی شرح شافیہ	۱۲۶۴
رضی شرح کافیہ	۱۲۶۵ و ۱۲۶۶
رفع الملام عن الائمۃ الاعلام	۷۹۶
رقعات حسرتی	۱۹۰۳
رقعات مضحکات	۱۸۶۸
روضۃ الرمان	الف ۸۸
الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ	۳۰۷
روضۃ الواعظین	۱۰۰۴
الروض الخصیب فی تزکیۃ القلب المنیب	۱۰۶۴
الروضۃ الزکیہ	۱۱۲۶
روضۃ الشہداء	۱۴۶۹ و ۱۴۷۰
روضۃ الصفا	۱۳۹۴
روضۃ الاحباب	۱۴۲۰ و ۱۴۲۱
روضۃ الائمہ	۱۴۵۳
روض الجنان (فلسفہ)	۱۷۴۹
روضۃ الحکم	۱۹۰۲
ریاض الادویہ	۱۶۳۳
ریاض الصالحین	۳۴۲
ریاض المرتاض	۱۰۴۴

ردیف زاء معجمہ

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
زاد الفقہاء شرح قدوری	۴۸۰
زاد الفقیر	۶۹۶

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
زاد اللبیب فی سفر الحبیب	۵۹۱
زاد المتقین	۱۴۶۲
زاد المعاد	۱۳۹۳
زبدۃ الاخبار	۱۴۸۶
زبدۃ الحساب	۱۶۶۴
زبدہ حاشیہ شرح ملا جامی	۱۳۰۳
زبدۃ الحواشی حاشیہ شرح ملا	۱۳۱۸
زبدۃ الطب	۱۶۲۰
زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح	۴۹۱
زبور (فارسی)	۱۹۱۷
زجر الناس علے انکار اثر ابن عباس	۶۸۳
زرقانی شرح موطا	۲۲۱
زرقانی شرح مواہب	۱۳۸۴
زراوی	۱۳۴۲
زمرد اخضر	۱۶۰۴
زوارق اللطائف شرح عوارف المعارف	۹۵۸
الزواجر عن اقتراف الکبائر	۹۵۹ و ۹۶۰
الزہرات الربیہ فی الروضۃ البہیہ (در علم فقہ)	ب ۳۲۳
زہر الآداب (علم ادب)	۱۱۸۷ (ع)
زہرۃ الریاض	۱۰۱۰
زیادات امام محمد	۵۹۰
زیج الغ بیگ خان	۱۷۷۶
زیلعی شرح کنز	۱۸۱۴ و ۱۸۲۷
زینی زادہ ترکیب کافیہ	۱۲۰۴
ردیف سین مہملہ	
ساقی نامہ ظہوری	۱۸۲۹

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
سبیل الرسوخ فی الناسخ والمنسوخ	۵۹۶
سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر	۶۰۴
السبعیات فی مواعظ خیر البریات	۱۰۲۲
سبعہ معلقہ مع حل آن	۱۱۰۴
سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب	۱۱۸۰
سجاوندی	۱۰۸۷ و ۱۰۹۵
سخندان فارس	۱۹۸۶
سدیدی شرح موجز	۱۶۲۴ و ۱۶۴۴
سراج المنیر شرح جامع صغیر	۱۷۳
سراجی (علم میراث)	۵۲۰ و ۱۷۴
ایضاً سراجی مع شرح	ب ۵۳۴
سرور المحزون	۱۴۶۱
السر المکتوم	۱۹۳۰
سراج التواریخ	۱۵۴۵
سرو آزاد	۱۵۳۰
سعدیہ شرح زنجانی	۱۳۱۶ و ۱۳۲۱ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۸
السعی المشکور	۷۹۹
سفر السعادۃ	۳۷۱ و ۴۶۳
سفینۃ الراغب	۱۱۶۳
سفینۃ النجاۃ	۱۰۱۳
سکندر شاہی شرح شاطبیہ	۱۰۹۱
سکندر نامہ	۱۸۳۶ و ۱۸۴۵
سکندر نامہ بحری	۱۸۴۵
سلسلۃ الذہب	۱۰۵۵
سلم الافلاک	۱۷۰۶
سلم العلوم	۱۷۲۲
سلطانیہ شرح گلستان	۱۷۸۸

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
سنن ابی داؤد	۱۶۰ و ۱۶۱
سنن ابن ماجہ	۱۶۴ و ۱۳۱
سنن نسائی	۲۹۹ و ۲۵۰
سنن کبرے بیہقی	۲۷۰
سنن دارمی	۳۰۹
سنین الاسلام	۱۴۴۹
سواطع الالہام	۱۰۴
سوانح عمری حاجی بابا اصفہانی	۱۹۰۶
سوانح عمری مولانا روم	۱۵۵۱
سہ نثر ظہوری	۱۸۳۹
سیاحت بر دور اور کرۂ زمین	۱۹۰۰
سیاحت در جو ہوا	۱۸۹۹
سیاحت در زیر بحر	۱۸۹۸
سیر الائمہ	۱۴۸۳
سیرۃ ابن ہشام	۱۴۳۴ و ۱۴۳۵
سیرۃ حلبیہ	۱۴۱۴
سیرۃ محمدیہ	۱۴۴۵
سیر المتاخرین	۱۵۳۷
سیرۃ النبی منظوم	۱۴۴۶
سیرۃ النعمان	۱۵۰۲
السیف الماضی لمنکر انشقاق القمر فی الماضی	۶۲۷ و ۱۹۴۴
السیف المسلول	ب ۷۹۸
سیف المجاہدین	۱۰۶۱
ردیف شین معجمہ	
شاطبیہ	الف ۱۰۹۷
شافیہ ابن حاجب	۱۲۵۸ و الف ۱۲۵۹
شامی شرح در المختار	۴۴۵

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
شاہنامہ فردوسی	۱۸۹۵ الغایۃ ۱۸۹۷	شرح تعرف	۹۳۲ و الف ۹۹۰	شرح رسالہ اشتغال از فاضل سمرقندی	۱۱۲۷
شبستان خیال	۱۷۹۱ و ۱۸۵۳	شرح ترجمان الاشواق	۹۸۰	شرح رسالہ قاطیغوریاس	۱۶۹۶
الشجرۃ النبویہ	۱۴۸۱	شرح تحفۃ الاحرار	۱۰۰۷ و ۱۰۰۸	شرح رسالہ معمیات	۱۸۷۵
شرح اربعہ ترمذی	۱۶۳	شرح تحقیق الادراک	۱۶۹۶	شرح رسالہ شیخ نجم الدین	۱۹۱۶
شرح اربعین نووی	(ی) ۴۳۹	شرح تہذیب ملا جلال	۱۷۱۲	شرح رباعیات یوسفی	۱۵۹۷ و ب ۱۶۰۹
شرح اسماء اللہ الحسنیٰ	۵۱۵	شرح تہذیب عبداللہ یزدی	۱۷۳۱ و ۱۷۳۳	شرح سفر السعادۃ	۳۱۹
شرح الیاس	۵۷۷	شرح تشریح الافلاک	۱۷۵۰	شرح السنن	۳۴۸
شرح اصول فخر الاسلام بزدوی	۶۰۵	شرح تحفۃ العراقین	۱۷۹۹	شرح سنن ابی داؤد	۳۶۸
شرح الاستعارات للعلامہ عصام الدین	۷۳۹	شرح تعلیم المتعلم	۱۹۶۸	شرح سراجی	۵۲۱ و ۵۲۳ و ۶۱۱
شرح آمنت باللہ	۷۷۳	شرح جامع صغیر سیوطی	۳۶۳	شرح سلم مولوی محمد حسن سہالوی	۱۷۷۴
شرح آداب مناظرہ	۸۲۰	شرح چغمینی	۱۷۰۶ و ۱۷۱۵ و ۱۷۲۴	شرح سکندر نامہ	۱۸۴۴ و ۱۸۵۱ و ۱۸۵۷
شرح آداب البحث	۸۵۰	شرح حسامی	۵۵۳	شرح سکندر نامہ گھلوی	۱۸۵۲
شرح اسماء اللہ الحسنیٰ (از غزالی)	۹۹۷	شرح الحکم لابن عباد	۸۸۸	شرح سہ نثر ظہوری	۱۸۵۸
شرح آداب المریدین	۱۰۲۵	شرح حزب البحر	۱۰۳۵	شرح شاطبیہ ابن القاصح	۱۰۸۱
شرح ابیات کشاف	۱۱۳۲	شرح حکمۃ العین	۱۷۸۳ و ۱۷۱۷ و ۱۷۴۳	شرح شاطبیہ ملا علی قاری	۱۰۸۵
شرح ابیات مطول	۱۱۷۷	شرح حدیقہ سنائی	۱۷۸۶	شرح الشواہد للعینی	۱۱۲۴
شرح الفیہ ابن مالک	۱۲۸۷	شرح خلاصۃ النحو و شرح الفیہ	۱۲۹۶	شرح الشرح مائۃ عامل	۱۲۷۶ و ۱۲۹۵
شرح اصول اکبری	الف ۱۳۷۳	شرح درر بہیہ	۲۶۶	شرح الشرح قاضی مبارک	۱۶۷۰
شرح اسباب وعلامات	۱۶۰۷	شرح دیوان حافظ	۹۸۵	شرح شرح الاشارات للحکیم الرازی	ب ۱۷۴۲
شرح ایساغوجی	۱۷۷۲	شرح دیوان حافظ از مولانا عبید اللہ الخویشکی	۱۰۲۸	شرح شمائل نبوی	۲۹۲ و ۱۴۱ و ۴۳ و ۴۳۹ (ج) ۴۳۹ (ھ)
شرح الثنائے پنج رقعہ	۱۸۵۸			شرح شذور الذہب	۱۱۸۸
شرح ابیات مثنوی	۱۸۶۵	شرح دیوان متنبی	۱۱۱۱ و ۱۱۲۳	شرح شبنم شاداب	۱۸۵۸
شرح اوراد فتحیہ	۱۹۴۸	شرح دیوان حماسہ	۱۱۶۰	شرح شرعۃ الاسلام	۱۴۴ و ۴۴۲
شرح اسماء حسنیٰ فارسی	۱۹۶۱	شرح دیوان امرء القیس	۱۱۶۵	شرح صحیح بخاری عربی	۳۵۵ و ۳۵۷ و ۳۶۶
شرح بخاری - فارسی	۳۶۵	شرح رائض الفرائض	ب ۶۷۸	شرح صرف بہائی	۱۳۳۱
شرح البہجۃ الوردیہ	۱۴۵۴ و ۱۴۵۵	شرح رسالہ کلمۃ التوحید	۸۲۶	شرح صلوۃ کبریت احمر	۱۹۵۹
شرح برزخ	۹۹۸	شرح رباعیات جامی	۱۰۱۸	شرح صلوۃ ملہمہ	۱۰۳۸ و ۱۰۶۰
شرح بوستان سعدی	۱۸۷۰	شرح رسالہ تسویہ	۱۰۲۹	شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور	۳۴۹ و ۳۵۰
شرح تجرید العقائد	۴۲۴ و ۴۲۵	شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ از مجدد صاحب	۱۰۶۷	شرح طریقہ محمدیہ	۹۹۴

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
شرح طوالع الانوار	۴۲۸ لغایت ۴۳۷	شرح مشارق الانوار	۳۷۰	شرح وقایہ	۵۶۲ و ۵۶۳
شرح عقائد نسفی	۷۲۰ لغایت ۷۲۲ و ۸۰۳	شرح مجمع البحرین	۴۸۴ و ۴۸۹ و الف ۹۹۴	شرح وصایائے جعفر صادق	۱۰۶۳
شرح عقائد جلالی	۷۸۰	شرح مختصر عضدی	۵۱۳	شرح ہدایۃ الحکمۃ (میبذی)	۱۰۲۹ و ۱۷۰۹ و ۱۷۸۹ و ۱۸۱۰
شرح عقیدہ حافظیہ	۸۰۷	شرح مسلم الثبوت	۵۵۹	شرح ہیاکل النور	۱۶۹۰ لغایت ۱۶۹۲
شرح عین العلم	۹۴۳ لغایت ۹۴۵	شرح منظومہ نسفی	۶۳۷	شرعۃ الاسلام	۴۸۰ و ۱۹۷۰
شرح فارسی صحیح بخاری	۳۰۸ و ۳۱۸ و ۳۵۶	شرح منہاج الوصول فی علم الاصول	۶۶۸	شرائع الاسلام	۶۲۲
شرح فقہ اکبر ملا علی قاری	(ج) ۴۳۹ و ۷۴۷	شرح مواقف	۷۴۸ لغایت ۷۵۳	شریفی شرح سراجی	۵۲۰ و ۶۰۰
	و الف ۸۳۵	شرح مختصر اصول الحدیث	۷۶۴	شعراء النصرانیہ	۱۲۴۱
شرح الفصول فی علم الاصول	۸۴۵	شرح مثنوی مولانا روم	۹۳۷ و ۹۵۴ و ۹۵۵	شعر العجم	۱۵۴۱
شرح فصوص الحکم	۸۴۹ لغایت ۸۵۰	شرح مرآۃ العارفین	۹۸۷	شفائے قاضی عیاض	۳۱۴ و ۳۱۵
شرح قصیدہ امالی	۷۵۶ و ۸۵۸ و ۱۹۰۵	شرح مکالمات شیخ عبد القادر جیلانی	۱۰۳۶	شفاء العی عما اورد الشیخ عبد الحی	الف ۷۹۸ و ۱۸۸۲
شرح قصیدہ غوثیہ	۹۳۴ و ۱۰۳۹	شرح مقدمہ جزریہ	۱۰۹۲ و ۱۰۹۶	شفاء الاسقام (طب)	۱۵۷۲
	۱۰۴۳ و ۱۹۷۱ و	شرح مقامات حریری	۱۱۱۸	شفاء العلیل (طب)	۱۶۲۷
شرح قصائد ابن الفارض	۹۹۱	شرح مفتاح سید شریف	۱۱۳۷	شفائے شیخ	۱۶۷۲ و ۱۶۷۳
شرح قصیدہ بانت سعاد	۱۱۱۹	شرح مقامات حریری (شریشی)	۱۱۸۹	شفاء الاسقام فی الصلوٰۃ والسلام	۱۹۵۱
شرح قصیدہ بردہ	۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و	شرح مقدمہ ابن حاجب	۱۲۶۱ و ۱۳۱۰	علی خیر الانام	
شرح قصیدہ بردہ و بانت سعاد عامل متن	۱۱۲۲	شرح ملا جامی	۱۲۶۷ لغایت ۱۲۷۱	شمائل النبی	۲۸۶ لغایت ۲۹۰ و (ز) ۴۳۹
شرح قصیدہ وتریہ	۱۱۲۹	شرح مراح الارواح	۱۲۷۴	شمس العلوم	ب ۱۳۰۴
شرح قصیدہ ہمزیہ	۱۱۷۵	شرح مختصر الارشاد (نحو)	ب ۱۳۰۰	شمس بازغہ	۱۷۱۶
شرح القسم الثالث من المفتاح	۱۱۴۷	شرح مائۃ عامل	۱۳۳۰	شمسیہ شرح آں (قطبی)	۱۷۴۴
شرح کافیہ ابن حاجب	۱۲۸۵ و ۱۳۲۲ و (ب) ۱۳۲۹	شرح مائۃ عامل مع جامع القواعد	۱۳۴۳	شمس المعارف کبرےٰ	۱۹۲۰ و ۱۹۲۵
شرح گلستان سعدی	۱۷۹۴	شرح مطالع	۱۶۶۱ و	شمولی شرح مختصر	۶۴۳
شرح گلستان ملا نور اللہ	۱۷۸۸	شرح مختصر التاسیس	۱۶۷۸	شواہد النبوۃ	(ب) ۹۳۵ و ۱۴۸۷
شرح لباب	۱۲۵۳ و ۱۱۰۳	شرح مرقاۃ (منطق)	۱۶۲۳	شواعر الجاہلیۃ	۱۲۰۴
شرح لوائح جامی	۱۰۱۸	شرح میزان المنطق	ب ۱۶۸۳	شہاب ثاقب	ب ۷۹۸
شرح معانی الآثار	۱۸۵	شرح مخزن اسرار	۱۰۵۶ و ۱۱۱۸	شیخ الاسلام حاشیہ تلویح	۶۵۳
شرح مشکوٰۃ فارسی	۳۱۵ لغایت ۳۱۸ و ۳۴۳ و ۳۴۶	شرح نخبۃ الفکر	۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۵۰	شیخ الاسلام حاشیہ شرح وقایہ	۶۶۲
شرح مشکوٰۃ عربی	۳۳۵ و ۳۷۹ و	شرح نامِ حق	۶۲۰	شیخ زادہ علی البیضاوی	۶۲ و ۶۳
شرح مصابیح بغوی	۳۶۲	شرح نزہۃ الارواح	۱۰۲۷	شیخ نور الحق حاشیہ شرح ملا	۱۳۰۶

نام کتاب	حوالۂ عدد مسلسل
ردیف صاد مہملہ	
صادق حاشیہ شرح ملا	۱۳۰۷
الصاحبی (فقہ اللغۃ)	الف ۱۲۵۱
صحیح بخاری	۱۸۸ الغایت ۱۹۵
صحیح مسلم	۳۱۶
صحیح مسلم معہ نووی	۱۶۸ و ۲۶۵
صحیفۂ شاہی	الف ۱۸۸۹
صحیفۂ کاملہ	۱۹۴۰
صدرہ شرح ہدایۃ الحکمۃ	۱۶۶۵ و ۱۷۱۴
صراح	۱۲۹۱
صلوٰۃ طاہریہ	۶۹۵
صلوٰۃ مسعودی	۴۸۹
صلوٰۃ النبی	۱۹۵۱
صواعق محرقہ	۷۳۷ و ۷۳۸
صیانۃ الانسان	۷۷۶
صادقیہ (علم مناظرہ)	۸۵۸
صراط مستقیم (مولوی اسمعیل شہید)	۹۹۳
ردیف ضاد معجمہ	
ضیاء الابصار	۱۶۵۶
ردیف طاء مہملہ	
طب اکبر	۱۵۷۷ و ۱۵۷۸
طب ایلاقی	الف ۱۶۰۹
طب اورنگ شاہی	۱۶۴۹
طب شہابی	۱۶۲۳
طبقات شافعیہ کبریٰ	۱۵۰۸
طبقات الصوفیہ	۸۶۱

نام کتاب	حوالۂ عدد مسلسل
طحطاوی شرح در مختار	۴۵۶ و ۴۹۸
طریقۂ محمدیہ	۹۱۶
طلائع المقدور من مطالع الدہور	۱۴۸۰
طیبی شرح مشکوٰۃ	۳۲۷
ردیف ظاء معجمہ	
ظفر جلیل شرح حصن حصین اردو	۳۶۴
الظفر المبین	۳۲۵ و ۳۲۶
ظفرنامۂ ہاتفی	۱۸۷۳
ردیف عین مہملہ	
عباب شرح لباب	۱۳۲۵
عبد الرحمٰن حاشیہ شرح ملا	۱۲۵۷
عبد العلی حاشیہ میر زاہد	۱۷۰۰
العبرہ مما جاء فی الغزو والشہادۃ والہجرہ	۷۱۸
عجائب الاشعار	۱۱۵۵
عجائب المقدور فی احوال تیمور	۱۴۲۲
عجائبات مواج	۱۴۶۰
عجالۂ نافعہ	۳۵۹ و (د) ۴۳۹
عجب العجاب	۱۱۴۱ و ۱۱۵۹
عمدۃ السالک وعمدۃ الحاج والزائر	۶۰۸
عرف الجادی (فقہ مذہب اہل حدیث)	۴۴۸
العروۃ الوثقیٰ (تفسیر سورۂ فاتحہ)	ب ۵۴
العروۃ الوثقیٰ (علم کلام)	۱۶۹۶
عصام حاشیہ شرح عقائد	۸۱۷
عصمت شرح خلاصۃ الحساب	۱۶۹۴ و ۱۷۳۵
عضدی شرح مختصر ابن الحاجب	۶۲۴
العقد الثمین فی فضائل البلد الامین	۱۴۵۵

نام کتاب	حوالۂ عدد مسلسل
العقد الفرید لابن عبد ربہ	ب ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷
عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب ابی حنیفہ رح	۳۰۰ و ۳۷۹
علامات مہدی از علی متقی	۹۸۸
علم الادویہ قانون شیخ	۱۶۴۵
علم المعیشت	الف ۱۷۸۳
علی قاری شرح شفا	۳۱۳
عمدۃ البضاعۃ فی مسائل علم الرضاعہ	۴۹۱
عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	۲۲۶ الغایت ۲۴۴
عمل الیوم واللیلۃ	۲۶۷
عنایہ شرح ہدایہ	۵۰۵ و الف ۵۰۶
عنایہ حاشیہ شرح وقایہ	۴۳۹ الغایت ۴۴۶
عنوان الشرف	۱۹۱۸ و ۱۹۴۲
عنوان النصائح افغانی	۱۰۷۶
عوارف المعارف	۹۵۷
عہد جدید عربی	۱۴۵۰
عہد جدید فارسی	۷۵
عینی شرح بخاری	۲۲۶ الغایت ۲۴۴
عینی شرح کنز	۵۱۸
عینی شرح ہدایہ	۴۵۷ و ۴۹۵
عیار دانش	۱۹۰۷
عین الاصابہ فی رفع السبابہ	۵۹۶ و ۶۲۷
عین العلم	۱۴۹ و ۲۹ و ۱۰۲۰
عیون الانباء فی طبقات الاطباء	۱۲۵۲
عین المیزان	۱۷۰۱
ردیف غین معجمہ	
غایۃ البیان شرح ہدایہ	۴۵۵ و ۴۵۶

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
قاضی مبارک شرح سلم	۱۶۶۹ و ۱۷۰۲ ب
قبسات میر باقر داماد	۱۶۹۵
قدوری	۵۱۴ و ۵۶۰ و نیز ۱۹۱۳
قرابادین قادری	۱۵۹۸ و ۱۵۹۹
قرابادین کبیر	۱۶۰۰
قرابادین شفائی	۱۶۱۹ و ۱۶۳۴
قرابادین ذکائی	۱۶۳۴
قرابادین معصومی	۱۶۴۳
قرابادین آصفی	۱۶۴۶
قرۃ الانظار شرح تنویر الابصار	۵۴۷
قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین	۸۷۲
قران السعدین	۱۴۵۴ و ۱۸۱۳
قران شریف	۱۹۳۷ لغایت ۱۹۳۹
قسطلانی شرح صحیح بخاری	۱۷۶ لغایت ۱۸۴
القسم الثالث من المفتاح	۱۱۷۰
قصۃ بلوہر الحکیم	۷۴۶
قصۂ حاتم طائی	۱۵۳۷ ب
قصۂ کلیلہ و دمنہ از ابوالفضل	۱۹۰۷
قصہ یوسف و زلیخا	۱۸۹۰
قصص الانبیاء	۱۳۸۱ و ۱۴۹۶
قصیدہ ابن مشرف	۱۱۶۸
قصیدہ امالی	۱۱۶۱ الف
قصیدہ بردہ معہ تخمیس	۱۱۰۳
قصیدہ بردہ معہ تضمین	۱۱۶۱ الف
قصیدہ بردہ و بانت سعاد معہ شرح	۱۱۲۲

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
قصیدہ کعب بن زہیر	۱۰۶۷ و ۱۱۰۳
قصیدہ یا خلی البال	۱۰۶۷
قصیدہ اشتدی ازمۃ	”
قصیدہ وتریہ فی مدح خیر البریہ	۱۱۰۳
قصیدہ طرائفیہ	۱۱۶۱ الف
قصیدہ ہمزیہ	”
قصیدہ بشارۃ الطرب (از قاضی طلا محمد خان پشاوری)	۱۱۶۸
قصیدہ بردہ معہ ترجمہ افغانی منظوم	۱۱۸۱
قصیدہ شوق البال مشتمل بر صنعت تجنیس	۱۹۴۵
قصائد اذری	۱۷۹۲
قصائد ظہیر	۱۳۵۴
قصائد عرفی	۱۸۲۸
قصائد بدر چاچ	”
قضاء الارب من علماء النحو والادب	۱۱۸۳ ب و ۱۳۵۲
قطب الارشاد	۹۶۹ و ۹۷۲
قطبیہ شرح شاطبیہ	۱۰۷۹
قطبی شرح شمسیہ	۱۶۱۳ و ۱۶۴۴
قطعات ابن یمین	۱۸۴۲
قطف الثمر فی عقائد اہل الاثر	۷۱۴
قنیہ (در علم فقہ)	۶۱۸
القول المحمود فی اثبات محفل المولود	۶۲۷
القول المحیط فیما یتعلق بالجل المؤلف والبسیط	۷۵۴
القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح المحارم	۱۴۸۰

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
القول المستحسن فی فخر الحسن	۴۹۲
قواعد القرآن	۱۹۵۳
قہستانی فی شرح خلاصہ کیدانی	۵۶۴

ردیف کاف عربی

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
کاشف الظلمۃ فی بیان الحکمۃ	۷۵۴
کافیہ ابن حاجب	۱۲۶۳ و ۱۲۷۴
کبیری شرح منیہ	۵۳۳
کتاب الآثار للامام محمد	۳۳۹
کتاب الاصفار لبیان معانی الاسفار	۱۳۱۲
کتاب اصول الکافی	۶۲۳
کتاب الاستفسار	۷۸۶ و ۷۹۷ ب
کتاب الابریز	۹۵۶
کتاب الاغانی	۱۰۹۹
کتاب الارشاد (علم نحو)	۱۲۷۵
کتاب الازمنۃ والامکنۃ	۱۵۳۳
کتاب الاقناع	۱۶۲۱
کتاب التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ	۹۸۸
کتاب تعبیر خواب	۱۶۴۸
کتاب ثمرہ و شجرہ (در علم نجوم)	۱۹۵۸
کتاب الحیض	۵۹۹ و ۶۹۴
کتاب الحیوان للجاحظ	۱۲۱۳
کتاب الحکمۃ المتعالیہ	۱۶۶۶ و ۱۶۶۷
کتاب الخراج للامام ابی یوسف	۵۶۵
کتاب الدیباج علی صحیح مسلم بن الحجاج	۲۹۱
کتاب الدین الخالص	۳۸۴
کتاب رمل	۱۹۷۵

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
کتاب الزیادات امام محمد	۵۹۰
کتاب سیبویہ	۱۳۷۹
کتاب الشفاء	۱۶۷۲ و ۱۶۷۳
کتاب الشکوک لاقلیدس وحلہا لابن الہیثم	۱۴۱۸
کتاب الصلوٰۃ لابن القیم	۷۱۵
کتاب الصرف (مجہول الاسم)	۱۳۲۳
کتاب الطہارۃ لابن مسکویہ	۷۴۶
الکتاب المقدس عربی	۵۹
ایضاً فارسی	۹۰
کتاب المدخل لابن الحاج	۲۰۸
کتاب الموضوعات	۳۷۲
کتاب مجہول الاسم (فقہ)	[illegible]
ایضاً مجہول الاسم (فقہ)	۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ الف
ایضاً مجہول الاسم (علم کلام)	۶۷۲ و
	۶۸۳
ایضاً (عقائد اہل تشیع)	۶۴۰
ایضاً (عقائد)	۶۴۸ و ۶۴۹
ایضاً (علم کلام)	۶۴۸
ایضاً در علم تصوف	۱۰۳۳ و ۱۰۴۱ و ۱۰۵۱
ایضاً تذکرہ مشاہیر صوفیہ	۱۰۴۶
ایضاً (ابواب و مصادر)	۱۳۱۲
ایضاً مجہول الاسم در علم صرف	۱۳۵۰
ایضاً در علم تاریخ	۱۴۶۵
ایضاً سیرت نبوی	۱۴۶۸
ایضاً در علم طب	۱۶۳۸ و ۱۶۴۲ و ۱۶۵۷

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
ایضاً مجہول الاسم (در فلسفہ)	۱۶۶۲
ایضاً منطق و طبیعیات	۱۶۰۴
ایضاً منطق	۱۶۳۸
ایضاً مجہول الاسم (فلسفہ و کلام)	۱۶۵۶
ایضاً منطق و فلسفہ	۱۶۶۴
ایضاً نظم فارسی	۱۸۶۹
ایضاً فن معما	۱۸۷۶
ایضاً علم اسرار الحروف	۱۹۴۹
کتاب المنہاج	۶۲۵
کتاب الملتقط	۶۶۹
کتاب المتمومین	۱۲۵۰ و ۱۵۷۰
کتاب الیواقیت والجواہر	۹۳۰
کرمانی شرح بخاری	۱۵۹
کشف الغمہ امام شعرانی	۱۶۶
کشف المغطی شرح مؤطا	۴۲۳
کشف الاسرار فی شرح المنار	۵۳۵
کشف المبہم عما فی السلم	۵۵۷
کشف المغطی عما لزم للموتی والاحیاء	۵۹۳
کشف الحال عن التعزیر بالمال	۵۹۶ و ۹۲۷
کشف الالتباس	۸۰۴
کشکول آملی	۱۲۵۱ ب
کشف اللغات	۱۳۳۴
کشف الظنون	۱۴۱۲
کفایہ حاشیہ ہدایہ	۵۳۱ و ۵۳۲
کفایہ منصوری	۱۶۱۲
کفایہ شرح شافیہ	۱۲۶۰ و ۱۲۸۰
کفایۃ المبتدی	۱۹۵۵
کلمات یوسفی	۱۰۰

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
الکلام المبرم	۵۹۶
الکلام السدید فی العمل بالقرآن المجید	۶۷۹
الکلام (مولانا شبلی)	۸۷۵
کلمات خواجہ عبداللہ انصاری	۱۰۷۸
کلمات شیخ جمال الدین ہانسوی	(ز) ۹۳۴
کلیلہ و دمنہ	۱۱۹۵
کلمات الشعراء	۱۴۱۳
کلیات سعدی شیرازی	۱۷۸۷
کلیات بیدل	۱۸۰۰ لغایت ۱۸۰۳
کلیات جامی	۱۸۱۰
کلیات خاقانی	۱۸۳۱
کلیات حزین	۱۸۸۷
کلیات صہبائی	۱۹۰۵
کلیات آذر بہری	۱۹۱۰ الف
کنوز الحقائق	۳۰۵
کنز الجواہر فی اصول الحدیث والنوادر	۳۷۳
کنز الدقائق	۷۷۴ لغایۃ ۷۷۵
کنز العباد فی شرح الاوراد	۹۹۴ و ۹۹۵
کنز الہدایات	۱۰۵۲
کنز المعانی شرح حرز الامانی	۱۰۸۰ و ۱۰۸۴
کنز الفوائد	(ج) ۱۰۹۸
کنز الالفاظ فی شرح تہذیب الالفاظ	۱۳۷۸
کنز الطغرا	۱۹۴۷
الکوکب الدری	۴۱۳
کوکب دری	۱۹۲۷
کیمیائے سعادت	۹۲۶ و ۹۲۷

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
مجموعہ رسائل متفرقہ کلام منطق	۷۳۶	مجموعہ فوائد دینیہ	۱۹۷۳	مختصر الصلوۃ	۶۷۰
مجموعہ رونمارنے	۷۳۴	مجموعہ قصائد	۱۱۰۳ و ۱۱۳۱	مختصر مرغینانی	۶۷۴
مجموعہ رسالۃ النادرہ	ب ۷۷۱	ایضاً مجموعہ قصائد معہ شرح	۱۱۴۵	مختصر الشافعی	۶۹۱
مجموعہ ردالشقاق	۷۹۰	مجموعہ قصیدہ طرالکفیہ	الف ۱۱۶۱	مختصر المعانی	ب ۱۱۴۲
مجموعہ رسالہ تقیہ	۷۹۱	مجموعہ قصائد فارسی	۱۸۸۵	مخمس قصیدہ بردہ معہ شرح فارسی	۱۱۷۴
مجموعہ رسائل اجتہاد و تقلید	۷۹۶	مجموعہ قصائد و اوراد	۱۹۴۵	مخزن الادویہ	۱۵۹۰ لغایت ۱۵۹۲
مجموعہ رسائل علم کلام	۸۲۱	مجموعہ گلزار جنت مشتمل بر	ب ۸۳۰	مختصر تحفۃ المومنین	۱۶۴۰
مجموعہ رسالہ قدسیہ خواجہ محمد پارسا	۸۴۰	۱۳ رسائل مختلفہ		مختار الاخیار	۱۸۷۹
مجموعہ رسائل تصوف	۱۰۲۳	مجموعہ موضوعات	س ۴۳۹	مدار شرح منار	الف ۵۳۴
مجموعہ رسائل طبیہ	۱۶۰۳ و ۱۶۰۴	مجموعہ منیۃ المصلی	۵۱۴	مدار الحق جواب معیار الحق	۸۰۵
مجموعہ رسائل تقویم	۱۰۶۷	مجموعہ مالابدمنہ	۵۱۵	المدخل لابن الحاج	۲۰۸
مجموعہ رسائل نایاب فلسفہ وغیرہ	۱۷۷۳	مجموعہ مفتاح الجنۃ	۵۹۳	مدح اہلبیت	۷۳۹
مجموعہ رسائل معما	۱۸۱۳	مجموعہ رسائل مہمہ	۶۴۷	مدائح قادریہ	۹۳۵
مجموعہ رسائل سیوطی	۱۹۱۱	مجموعہ منتظمیہ	۶۸۷	مدار الافاضل	۱۳۰۲
مجموعہ رسائل شبلی	۱۹۸۱	مجموعۃ المعانی	۱۲۴۸	مدارج النبوۃ	۱۴۱۷
مجموعہ رسائل علم التجربہ	۱۹۳۵	مجموعہ نیل المرام	۵۱	مدائح شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۱۹۱۶
مجموعہ زاد الفقیر	۶۹۶	مجموعہ النافع الکبیر	۴۵۴	مدار الاسرار فی خوارق شاہ مدار	۱۹۵۷
مجموعہ سبعۃ عشر رسالۃ (ادبیات)	۱۳۳۱	مجموعہ تحفۂ اثنا عشریہ	۷۶۹	مذاق العارفین	۱۶۶۸
مجموعہ شرح نخبۃ الفکر	۳۵۹ و (د) ۴۳۹	ازالۃ التشیع		مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح	۲۱۱ لغایت ۲۱۴
مجموعہ شمائل النبیؐ	(ذ) ۴۳۹	مجموعہ نیل المراد	۱۱۴۳	مرغینانی شرح ہدایہ	۶۱۹
مجموعہ شرح مواقف	۷۵۴	مجموعہ وعظ	۱۰۱۲ و ۱۰۱۳	مرآۃ الاذہان	۷۵۴
مجموعہ شرح آمنت باللہ	۳۷۷	مجموعہ فتوحات واقدی	۱۳۹۲	مرج البحرین	۹۸۱
مجموعہ ۱۲ رسائل مختلفہ منطق	۱۷۸۷	المحصول فی علم الاصول	۶۳۰	مرصاد العباد	۹۹۶
مجموعہ شرح البضاعۃ	۴۹۱	مجمع شرح دیوان متنبی	۱۱۶۷	مرتع الغزلان فی رسم خط القرآن	۱۰۸۹
مجموعہ قصائد و اصول [illegible]	۷۱۴	مجمع حاشیہ بدیع المیزان	۱۷۵۳	مرقع الذہب مسعودی	ب ۱۲۲۰
مجموعہ قصائد	۸۰۱		۷۶۴ تا [illegible]	مرآۃ الخیال	۱۴۷۱
مجموعہ مشتمل ترتیب الصلوۃ	۶۶۳	مختصر الوقایۃ	۱۹۵۳	مرآۃ العاشقین	۱۷۷۳
[illegible]	۴۷۸	مختار الفتاوے	۶۰۳	المزہر للسیوطی	۱۳۶۰
مجموعۃ [illegible]	۵۰۶	المختار للفتوی	۶۰۲	مسند امام اعظم مع شرح علی قاری	۱۰۶۶

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل	نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
مسک الختام شرح بلوغ المرام	۱۹۸	مطلع الانوار خسرو دہلوی	۱۰۷۸	مفرح القلوب	۱۶۱۸
مسند خوارزمی	۲۴۵	مطلع العلوم و مجمع الفنون	۱۹۸۴	مفاتیح الرحمۃ	۱۶۳۲
مسوی مصفی شرح موطا	۳۰۱ و ۲۷۷	مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات	۱۹۳۲	مفتاح الحساب	۱۶۸۷
مسند امام احمد بن حنبل	۴۲۵	مظاہر حق شرح مشکوۃ	ب ۴۳۹	مفید الاجسام	۱۶۳۵
مسلم الثبوت	۵۵۴ و ۵۵۵	مظہر العجائب	۸۰۰	مفتاح المخزن شرح مخزن الاسرار	۱۸۸۲
المسلک المتقسط فی شرح مناسک الاوسط	۵۹۵	معانی الاخبار	۳۵۴	مقدمہ جزریہ معہ شرح	الف ۸۸
		معجم صغیر طبرانی	۴۳۸	مقامات میرزا مظہر	۱۰۰۰
مسائل خمسہ تراویح مسح جوربین وغیرہ	۶۲۷	معراج الدرایہ فی شرح الہدایہ	۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۶۰	مقصود القاصدین	۱۰۲۲
مسلک المتقین	۶۶۷			المقنع فی رسم الخط	۱۰۹۵
مستخلص شرح کنز	۶۸۸	معدن الحقائق شرح کنز الدقائق	۶۶۱	مقدمہ جزریہ	الف ۱۰۹۷ و ۱۹۵۳
مسامرات ابن عربی	۱۰۹۸	معانی آیۃ الکرسی	۷۳۹	مقامات حریری	۱۱۱۵ الغایت ۱۱۱۷
مسامرۃ الضیف فی مفاخرۃ الشتاء والصیف	۱۲۳۳	معارج النبوۃ	۱۴۰۳ الغایت ۱۴۰۷	مقامات بدیع الزمان	۱۲۲۸
		معارف شرح صحائف	۸۳۸	مقامات ابو الفتح ہندی	۱۱۵۹
المستطرف	۱۱۹۶	المعتقد المنتقد	۷۶۷	مقالات علم الادب	۱۲۰۱
مسودہ کتاب گرامر متعلق زبان اور مرہٹی	۱۹۷۹	معیار الحق	الف ۷۷۱	المقصور والممدود	۱۲۳۵
		معجم البلدان	۱۴۸۷	مقدمہ تاریخ ابن خلدون	۱۵۳۸
مشارق الانوار	۱۵۷ و ۳۶۷	معاشرت مشتمل بر حقائق تصوف معہ توضیح آں	۱۹۴۵	المقالۃ الرابعۃ من کتاب الاقناع	۱۶۲۱
مشکوۃ المصابیح	۲۸۰ خاتمہ ۲۸۳			مقالات ابی منصور	۱۶۳۱
مشکوۃ الانوار	۷۳۹	مختصر الحصول فی علم الاصول	۶۳۲	مقدمات سہ نثر ظہوری	۱۸۳۹
مصباح الشریعۃ	۷۴۶	مغنی اللبیب (ادبیات)	۱۱۲۵	مقامات حمیدی	۱۸۵۰
مصباح الکلام فی طریق الاسلام	۸۸۱	مغنی اللبیب (علم نحو)	الف ۱۲۸۳	مکتوبات شیخ عبد الحق دہلوی	۹۳۳
مصقلۂ تحریف	۷۳۲	المغرب فی اللغۃ	الف ۱۲۸۲	مکتوبات امام ربانی	۹۳۸ ولغایت ۹۴۰
مصباح فی علم النحو	۱۳۳۳	المغنی البارد	۱۸۵۵	مکتوبات شیخ عبد الکریم ننگرہاری	۱۰۰۶
المضنون بہ علی غیر اہلہ	۹۸۸	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	۶۴۴ و ۶۷۳ و ۶۶۳	المکرر فی علم القراءۃ	۱۰۸۸
مطالع الانظار شرح طوالع الانوار	۸۱۵	مفتاح الصلوۃ	۵۳۶ و ۶۳۱	ملتقی الابحر	۶۵۶
		مفتاح الجنۃ	۵۹۳	الملتقط	۶۶۹
مطلوب فانی	۶۵۱	مفتاح العلوم	۱۱۳۰ و ۱۱۸۲	الملل والنحل للشہرستانی	۷۰۵ و ۷۰۶
مطلوب القاری	۱۰۹۴	مفردات سبعہ	۱۰۸۳	الملل والنحل لابن حزم	۷۰۷
مطول شرح تلخیص	۱۱۰۵ الغایت ۱۱۰۹	مفردات راغب اصفہانی	۱۳۷۲	ملا عصام بر شرح عقائد	۸۱۶

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
ملفوظات شیخ علاء الدولہ سمنانی	۱۰۳۱
ملفوظات خواجہ بہاؤ الدین نقشبند	۱۰۴۷
ملفوظات شیخ عیسیٰ	۱۰۵۷
ملا علی قاری شرح شاطبیہ	۱۰۸۵
ملخص فصول القراطی	۱۵۷۳
ملا حسن فی مولوی حمد اللہ شرح سلم	الف ۱۷۶۲
ملا جلال شرح تہذیب	۱۷۱۲
ملا محمد صادق حاشیہ ایساغوجی	۱۷۴۶
ملا محمد امین حاشیہ ایساغوجی	۱۷۴۶
المنتقیٰ من اخبار المصطفیٰ	الف ۱۶۵
منح الباری شرح صحیح بخاری	۳۰۴
مناوی شرح جامع صغیر	۳۳۴
منہج العمال فی سنن الاقوال والافعال	۳۵۱
منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری	۳۶۹
منیۃ المصلی	۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۲ و ۵۶۴
منیۃ اللبیب فی شرح التہذیب	۶۰۱
منہاج الوصول الی علم الاصول	۶۱۵
المنسک الاوسط	۶۳۵
منتظم شرح خلاصہ کیدانی	۶۸۷
منصب الامامۃ	۷۵۹
منجی المومنین	۷۷۷
منتہی الکلام	۷۸۶
المنقذ من الضلال	۷۹۶
مناقب المحبوبین	۸۹۰
مناقب فاروقیہ	۹۹۵
مناقب امیر کلال	۱۰۰۳
مناقب غوثیہ	۱۰۱۴ و ۱۰۹۴

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
منہاج العابدین	۱۰۴۵
مناجات خواجہ عبد اللہ انصاری	۱۰۵۶
منہج الیقین	۱۰۶۳
منطق الطیر	۱۰۵۳
منہل العطشان	۱۰۹۵
المنہل الصافی فی شرح الوافی	الف ۱۳۲۹
المنتخل	۱۳۳۲
منتہی الارب	۱۳۵۳
موطا امام محمد	۱۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹
موطا امام مالک	۲۱۹ و ۲۲۰
موائد القرب	۴۹۱
مولوی حاشیہ حسامی	۵۲۷
مولوی حاشیہ شرح مواقف	الف ۷۸۷
مواعظ الرحمن از شیخ عبد القادر	۹۴۰
مواقع النجوم	۱۰۴۸
مولد برزنجی	۱۱۰۳
مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی حاشیہ عبد الغفور	۱۳۴۶
مواہب لدنیہ	۱۳۸۲ و ۱۳۸۳
موسیٰ نامہ	۱۳۵۹
موجز و شرح آں	۱۵۷۶
مولوی حمد اللہ شرح سلم	۱۶۶۸
مولوی ظہور اللہ حاشیہ قاضی مبارک	۱۶۹۷
” حاشیہ میر زاہد ملا جلال	۱۷۱۱
ملا مبین بر میر زاہد قطبیہ	۱۷۲۲
موضوعات ملا علی قاری	۱۹۱۴

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
مؤید الاسلام	۱۹۷۸
میزان الاعتدال	۱۹۹
المیزان الکبریٰ للشعرانی	۵۴۳ و ۵۴۴ و ۱۶۷۱
میر زاہد امور عامہ	۷۵۴ و ۷۶۸
میر متوسط (در علم نحو)	۱۲۷۰
میزان الطب	۱۶۳۵
میر حاشیہ شرح مطالع	۱۶۰۷
میبذی شرح ہدایۃ الحکمۃ	۱۶۰۹ و ۱۶۱۰
میر زاہد حاشیہ رسالہ قطبیہ	۱۶۶۳
میر شرح قطبی	۱۶۶۰
میزان المنطق	۱۶۶۹
مینا بازار	۱۸۳۹

ردیف نون

نام کتاب	حوالہ عدد مسلسل
النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر	۴۵۴
نامہ خسروان بالتصویر	۱۵۴۷
نان و حلوا	۱۰۵۶
نبی نامہ	۱۳۲۵
نتائج الحرمین	۹۹۰
نثر طاہر وحید	۱۸۳۴
نجات القاری	۱۹۵۲
نجات المومنین	۶۰۹
النجم الثاقب فی رد القضا علی الثاقب	۱۰۲۹
نجوم الفرقان	۱۱۴
نزہۃ الارواح	۱۰۲۶
نزہۃ الالباء فی طبقات الادباء	۱۳۴۶

تمت بالخیر

الحمد للہ کہ بقلم شکستہ رقم افقر العباد حبیب اللہ (منشی فاضل) متوطن ضلع راولپنڈی وارد لاہور کشمیری بازار ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ مطابق نومبر ۱۹۲۴ء اختتام پذیرفت

ضمیمہ چہارم - اس ضمیمہ میں وہ باتیں لکھی گئی ہیں جو مولوی عبدالعزیز صاحب راجکوٹی پروفیسر عربی ایڈورڈ مشن کالج پشاور نے مسودۂ کیٹلاگ پر نظر ثانی کر کے اُن کا اضافہ کرنا مناسب خیال کیا۔

حوالہ عدد مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز	حوالہ عدد مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
(ب) ۸۸	عبدالملک بن جمال الدین بن عصام الدین الاسفرائنی آپ بڑے پایہ کے مصنف تھے۔ قریباً ۶۰ کتابیں آپ کی یادگار ہیں۔ من جملہ ان کے حاشیہ شرح الجامی اطول وغیرہ ہیں۔ ۹۴۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔	۱۱۶۹	از شیخ جمال الدین عبدالرحیم بن الحسن الاسنوی جس کا ۷۷ سنہ ہجری میں انتقال ہوا
۳۸۱	فیروزآبادی کی لڑکی سے والیٔ یمن نے شادی کی نہ کہ برعکس۔	۱۱۷۶	یہ کتاب دیوان ابی نواس نہیں بلکہ "اخبار ابی نواس" ہے اور محمد بن المکرم مصنف لسان العرب المعروف ابن المنظور الافریقی الکاتب کی تصنیف ہے۔ اسمیں ابو نواس کی مجالس و اخبار و اشعار کا تذکرہ ہے چوں کہ صاحب اغانی نے حالات ابو نواس میں لکھا ہے کہ "میں یہاں صرف ابو نواس اور اس کی محبوبہ جنان کی خبریں لکھتا ہوں کیوں کہ اس کے عام حالات پہلے لکھ آیا ہوں" حالانکہ اغانی میں اور کہیں اس کے حالات مذکور نہیں۔ اس لئے ابن منظور کو اس کے حالات جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آغانی کے مطبوعہ نسخہ میں ایک مقام پر لکھا ہے کہ "ابو نواس کے حالات جمع کیے گئے ہیں"، اس کا یہ مطلب ہے کہ اور لوگوں نے اس کے حالات جمع کیے ہیں من جملہ
۳۸۴ و ۳۸۵	الدین الخالص علامہ ابن القیم کی تصنیف نہیں بلکہ نواب صدیق حسن خاں کے اشارہ سے کسی ہندی عالم نے یہ مجموعہ مرتب کیا ہے۔		
۱۱۶۵	شارح کا نام وزیر ابوبکر عاصم بن ایوب البطلیوسی الاندلسی ہے۔ ان کی شرح دیوان نابغہ بھی چھپی ہے جس پر لکھا ہے کہ ان کی وفات ۴۹۴ھ میں ہوئی لیکن یہ سراسر غلط ہے کیونکہ اس کی شرح میں ابو علی فارسی وغیرہ کے اقوال کا حوالہ آتا ہے۔		

حوالہ عدد مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	اُن کے ایک ابو حفان ہے جس کی کتاب امریکہ میں چھپی ہے۔
۱۱۸۶	در حاشیہ زہر الآداب وثمر الالباب از ابو اسحٰق ابراہیم بن علی الحصری القیروانی الشاعر۔ بڑے پایہ کے ادیب اور شاعر نکتہ سنج تھے۔ یاقوت حموی اس کے کلام کو ابو تمام کے کلام کے برابر سمجھتا ہے۔ الجواہر فی الملح والنوادر۔ یہ کتاب المصون وغیرہ اس کی تصنیف ہے۔ شہر منصورہ (تونس) میں ۴۱۳ھ یا ۴۵۳ھ میں علی اختلاف القولین وفات پائی۔
۱۱۸۷	مصنف اخوان الصفا ایک زمانہ تک راز سربستہ رہا۔ بقول بعض یہ کسی امام علوی کی اور بقول بعض کسی معتزلی متکلم کی تصنیف ہے۔ وزیر قفطی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک عرصہ کے تجسس کے بعد اس خط سے جو امام ابو حیان توحیدی نے وزیر صمصام الدولہ کے خط کے جواب میں تقریباً [illegible] ہجری میں لکھا تھا معلوم ہوا کہ یہ اسی عہد کے کئی علماء کی تصنیف ہے جس میں سے ابو سلیمان محمد بن معشر البیستی یا المقدسی، ابو الحسن علی بن ہارون الزنجانی، ابو احمد مہرجانی، اور عوفی وغیرہ بھی ہیں۔ ان فلاسفہ نے اس خیال سے کہ شریعت کے حقائق عوام کے ہاتھوں بالکل مسخ ہو گئے اور اب اُن کی تطہیر فلسفہ کی عام فہم کہانیوں کے ذریعہ ہی کی جا سکتی ہے یہ رسائل لکھے۔ اور ان کی بہت سی کاپیاں کتب فروشوں میں تقسیم کر دیں اور اپنا نام ظاہر نہ کیا۔ ابو حیان کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ ابو سلیمان منطقی سجستانی کو کچھ رسائل دکھائے تو فرمانے لگے کہ یہ کوئی نئی کوشش نہیں۔ اس سے پیشتر بھی شریعت اور علوم فلسفہ کو ملا دینے کی متعدد کوششیں کی گئیں جو ناکام و غیر مشکور رہیں۔ پھر آگے چل کر اُن مسائل سے تفصیلی بحث کی ہے۔
۱۱۸۹	شریشی۔ ان کی وفات اپنے وطن شریش (اندلس) ۶۱۹ ہجری میں ہوئی۔ ابن الابار کہتے ہیں کہ یکشنبہ میں ۶۱۶ ہجری میں میں ان سے ملا اور شرح مقامات کی سماعت

حوالہ عربی ادب	اضافہ ازطرف مولوی عبدالعزیز
	کی۔ مختصر نوادر القالی، شرح الایضاح، شرح الجمل وغیرہ ان کی تصنیف ہیں۔
۱۲۳۰ ۱۲۳۱	مُفضّل بن محمد بن یعلی الضبی از قبیلۂ بکر بن سعد بن ضبۃ الکوفی۔ مشہور ادیب اخباری اور لغوی ہے۔ منصور کے حکم سے مہدی کے لیے مفضلیات لکھی۔ فرّاء اور ابن الاعرابی ان کے تلامذہ ہیں۔ ایک روز ہارون الرشید نے کہا کہ اگر بھیڑیے کے متعلق کوئی اچھا سے اچھا شعر سناؤ تو یہ سولہ سو دینار کی انگوٹھی تمہاری۔ اس نے یہ شعر سنایا ؎ ینام باحدی مقلتیه و یتقی باخری المنایا فهو یقظان نائم ہارون نے اپنا وعدہ پورا کیا پھر ہارون الرشید کی ماں نے اسی قیمت پر اس سے انگوٹھی خرید لی۔ پھر انگوٹھی بھی دے دی اور دام بھی واپس نہ کیے۔ ایضاح۔ ابوطالب مفضل بن سلمۃ الکوفی ان کے علاوہ ایک اور ادیب ہیں۔

حوالہ عربی ادب	اضافہ ازطرف مولوی عبدالعزیز
۱۲۳۲	محمود بن التلامیہ الترکزی الشنقیطی (افریقہ) تیرھویں صدی کے آخر میں امام اللغۃ والانساب اور خاتمۃ الادباء والمحدثین تھے۔ اسکار دوم شاہ سویڈن کے طلب کرنے پر سلطان عبدالحمید خاں نے ان کو سٹاکھوم کی اورینٹل کانفرنس میں بھیجا۔ اس رحلت میں بہت کچھ اسی کی روئیداد ہے۔ وہاں ایک قصیدہ میں اپنی علمی تحقیقات کا ذکر کیا جس میں سے ایک عُمر کا منصرف پڑھنا ہے۔ وہ مدعی تھا کہ اس دعوے پر اس کے پاس ایک سو سے زائد شاہد ہیں مگر کبھی ان تمام کو پبلک میں پیش نہ کیا۔ مخصص ابن سیدہ اور قاموس کی اسی نے تصحیح کی ہے اور اپنی وسعت معلومات کی بنا پر ایک نہایت مُہتم بالشان کام کو باحسن وجوہ انجام دیا ہے۔ سلطان عبدالحمید خان نے اس کو یورپ کے کتب خانہ کی نادر کتابوں کی تفتیش کیلئے اپنے خاص جہاز میں بھیجا تھا اور اس طرح یہ آخری شخص ہے جس کا اس مرحوم قوم کے آثار سے

سلسلہ (نمبر)	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔ اس کا پورا کتب خانہ بعد از وفات مکتبہ خدیویہ میں منسلک کر لیا گیا
۱۲۳۴	تصحیح۔ مطبوعہ مصر۔ پہلے یہ کتاب اہل یورپ نے مصنف کے اپنے نسخہ سے چھاپی پھر اہل مصر کو اوائل قرن رابع کا ایک نسخہ مل گیا سو اس کو مقابلہ کر کے چھاپا وھی ہذہ۔
۱۲۴۱	شیخو نے اس کتاب میں تمام عربوں کو اپنے زعم کے مطابق عیسائی بنا لیا ہے خود ایک عیسائی (ایڈورڈ فانڈیک) کو اس بات کا اعتراف ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ اعراب قریباً بالکل غلط دیتا ہے
۱۲۴۳	ابوالفتح محمود بن حسن الرملی کا لقب کشاجم ہے جس کا سنہ ۳۵۰ ہجری میں انتقال ہوا۔ علامہ ابن خلکان "السری الرفا" کے حالات میں لکھتے ہیں کہ اس کو دیوان کشاجم کے نقل کرنے کا بے حد شوق تھا وھو اذ ذاک ریحانۃ الادب وقال آخر ہ یا بؤس من یُمنیٰ بدمع ساجم یُہمی علیٰ حُجب الفؤاد الواجم۔ لولا التعلل بالکاس المدامۃ۔ وبسائل الصابی وشعر کشاجم۔

سلسلہ (حوالہ جدید)	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
۱۲۴۹	لیس فی کلام العرب" پہلے یورپ میں چھپی تھی۔ از حسین بن احمد بن خالویہ جو ابوبکر ابن الانباری کے ارشد تلامذہ میں سیف الدولہ کی مجلس میں ان کی بہت قدر تھی۔ متنبی سے ہمیشہ ان کی چھیڑ چھاڑ رہتی تھی۔ شرح المقصورۃ الدریدیہ، امالی وغیرہ ان کی تصانیف ہیں۔ حلب میں سنہ ۳۷۰ ہجری میں وفات پائی۔ شماخ بن ضرار الغطفانی مشہور صحابی ہیں اور سلامہ بن جندل ایک جاہلی شاعر کا نام ہے۔
۱۲۴۹	بلاغات النساء مطبوعہ مصر۔ از ابوالفضل احمد بن ابی طاہر الطیفور الکاتب جو ایک خطیب بلیغ تھے۔ سنہ ۲۰۴ ہجری بغداد میں پیدا ہوئے کتاب بغداد جس کا چھٹا حصہ (احوال المامون) یورپ میں چھپ گیا ہے اور کتاب المنثور و المنظوم جس کا گیارہواں اور بارہواں حصہ لندن کے کتب خانہ میں ہے ان کی تصانیف ہیں کتاب المعمرین۔ امام ابوحاتم سہل بن محمد سجستانی کی تصنیف ہے۔ مبرد اور ابن درید جیسے ائمہ نے علم اخذ کیا۔ ابوزید اصمعی و ابوعبیدہ جیسے جلیل القدر علماء ان کے زمرۂ تلامذہ میں

نمبر الماری	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	منسلک ہیں۔ بڑے ادیب لغوی اور اخباری تھے ۲۴۷ھ ہجری یا ۲۵۷ھ ہجری بصرہ میں علی اختلاف القولین وفات پائی۔ یہ کتاب مصر میں چھپی ہے۔ اس سے پہلے یورپ میں چھپی تھی۔ مکتبہ ہذا میں یورپ کا مطبوعہ نسخہ بھی موجود ہے۔
۱۲۵۳	شُمُنّی۔ علامہ جلال الدین سیوطی کے استاذ تھے۔ علامہ شمنی نے اس حاشیہ میں کوشش کی ہے کہ علامہ ابن الدمینی کے فاضلانہ اعتراضات کا جواب دیا جائے اور اپنے زعم میں ابن ہشام کے سر پر بڑا احسان کیا ہے لیکن حقیقت میں ان کے تمام اجوبہ نسج العنکبوت سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ رمضان المبارک ۸۰۱ھ ہجری میں بمقام اسکندریہ ان کی ولادت ہوئی۔
۱۳۳۲	بلاشبہ صاحب معرب کی تصنیف ہے۔
۱۳۳۹	از مولانا سعد الدین تفتازانی۔
۱۳۴۰	یہ نسخہ جو مکتبہ ہذا میں موجود ہے کسی عرب کے ہاتھ کا ہے۔ ہندوستان میں اس سے بہتر نسخہ نہیں مل سکتا۔ اس کا مصنف ابوسعید نشوان

نمبر سلسلہ	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	بن سعید بن نشوان الیمنی الحمیری المعتزلی الفقیہ اللغوی الادیب الشاعر ہے۔ ان کے صاحبزادہ نے اس کو ایک جلد میں مختصر بھی کیا ہے جس کا نام ضیاء العلوم ہے۔ یاقوت حموی کہتے ہیں کہ انہوں نے یمن کے کئی مستحکم قلعے مسخر کر لیے تھے اور کوہ صبر کے باشندوں نے ان کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا۔ بروز جمعہ ۲۴ ذی الحجہ ۵۷۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ مقام شہود میں ان کا القصیدۃ الحمیریہ (تعداد صفحات ۶۶ معہ ترجمہ انگریزی و حواشی) ۲۵ کی تعداد میں ۱۸۵۹ء میں چھپا تھا۔
۱۳۴۶	ملا عبدالحکیم نے سیالکوٹ ہی میں ملا کمال الدین کشمیری سے تعلیم حاصل کی جہانگیر کے عہد میں اپنے وطن ہی میں قوت لایموت پر گذارہ کرتے رہے مگر عہد شاہجہانی میں بزم آرائے مجالس شاہی ہوئے اور دو مرتبہ ان کو سونے میں تولا گیا اور وہ سونا انہی کو بخشدیا گیا۔ کئی گاؤں بطور جاگیر حاصل کیے اور اپنے وطن مالوف میں پہنچ کر

حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	فارغ البالی کے ساتھ تصنیف و تالیف میں مشغول ہوئے - ۱۲ ربیع الاول ۱۰۶۷ھ ہجری میں بمقام سیالکوٹ اس کا انتقال ہوا۔
۱۳۵۲	تصحیح - مولوی ذوالفقار حسن صاحب بھوپالی مصنف المتکر فی المؤنث والمذکر کی تصنیف ہے جو نواب صدیق حسن صاحب کے عہد کے مولوی ہیں۔
۱۲۷۹	ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق المعروف بابن السکیت مشہور لغوی نحوی مفسر اور اخباری تھے - فراء، ابو عمرو الشیبانی ابن الاعرابی وغیرہ سے تعلیم حاصل کی - ابن الاعرابی کے بعد کوئی ان کے درجہ کا نہ تھا - متوکل خلیفہ کا ندیم تھا - ایک روز جبکہ معتز و موید فرزندان متوکل سامنے سے گزر رہے تھے متوکل نے پوچھا کہ تجھے یہ زیادہ پیارے ہیں یا حسن و حسین؟ اس نے کہا کہ "حسنین علیہما التحیۃ والثنا کا تو ذکر ہی جانے دیجئے قنبر جو حضرت علی کرم اللہ

حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	وجہ کا ایک غلام تھا وہ بھی ان سے کہیں بہتر ہے" متوکل سخت طیش میں آیا اور ترکوں کو حکم دیا کہ اس کا پیٹ کچل ڈالیں اس صدمہ سے وہ جانبر نہ ہو سکے اور پیر کے دن پنجم ماہ رجب ۲۴۴ھ ہجری ان کا انتقال ہوا۔ ان کی کتاب اصلاح مع تہذیب التبریزی مصر میں چھپی ہے - ابو زکریا یحیٰی بن علی بن الخطیب التبریزی نحو، لغت، اور ادب وغیرہ فنون عربیت کے امام مانے گئے ہیں مشہور ابی العلاء المعری کے شاگرد ہیں - اور عبدالقاہر الجرجانی ان کا تلمیذ ہے - بغداد کے مشہور عالم "نظامیہ کالج" میں مدرس ادبیات تھے - ان کی شرح القصائد العشر الطوال کلکتہ میں، (باہتمام ایشیاٹک سوسائٹی) شرح الحماسہ مصر و یورپ میں، اور تہذیب اصلاح منطق مصر میں چھپی ہے ۵۰۲ھ ہجری میں وفات پائی
۱۴۳۵	ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری

سلسلہ حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز
	المعاخری البصری النحو نزیل مصر۔ سیرۃ کے علاوہ شرح ما وقع فی السیر من الغریب، انساب حمیر و ملوکہا وغیرہ کتابیں اِن کی تصنیف ہیں۔ امام شافعی کا قول ہے کہ ھو حجۃ فی اللغۃ۔ سنہ ۲۱۳ ہجری یا سنہ ۲۱۸ ہجری میں علے اختلاف القولین اِن کا انتقال ہوا
۱۵۳۲	ایڈورڈ فانڈیک امریکہ کا باشندہ ہے۔ اس کا باپ علم ریاضی میں مشہور تھا اور محیط الدائرہ (علم عروض) جس کو پنجاب یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد نے امتحان مولوی فاضل کے لیے جزو نصاب مقرر کیا ہے اسی کی (فانڈیک کے باپ کی) تصنیف ہے۔
۱۵۳۳	ابو علی احمد بن محمد بن الحسن المرزوقی الاصفہانی۔ بڑا زبردست لکھنے والا ہے اور اس کی تصانیف سے بڑھ کر لکھنا محال ہے گو خود عربیت کے استاذ تھے لیکن مزید طلب علم کے خیال سے ابو علی فارسی کی شاگردی کی۔ اِن کی شرح الحماسہ، تبریزی کی شرح حماسہ کا مانند ہے۔ اصبہان

سلسلہ حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز
	میں خاندان بویہ کے معلم رہے۔ ذی الحجہ سنہ ۴۲۱ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔ صاحب ابن عباد کا قول ہے کہ اصفہان سے تین آدمی ہونہار نکلے جولاہا۔ دھنا اور موچی۔ جولاہا مرزوقی، دھنا ابو منصور بن ماشدہ، اور موچی ابو عبد اللہ الخطیب الاسکافی"
۱۵۵۵	المعجم فی آثار ملوک العجم فضل اللہ بن عبد اللہ کی تصنیف ہے جس نے اسے اتابک نصرۃ الدین احمد بن یوسف شاہ حاکم طبرستان کے لیے سنہ ۶۵۴ ہجری میں لکھا۔ ایک فاضل کا قول ہے کہ مشہور مؤرخ وصاف کے باپ تھے اور اس نے سنہ ۶۹۸ ہجری میں وفات پائی۔ واللہ اعلم بالصواب۔
۱۷۱۶	ملا محمود جونپوری فاروقی۔ شیخ محمد افضل جونپوری سے تعلیم حاصل کی اور ۱۷ سال کی عمر لگی فارغ التحصیل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی قول سے رجوع نہیں کیا (بالفاظ دیگر کبھی

سلسلہ حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	کوئی ایسی غلط بات منہ سے نہیں نکالی جس کو بدلنے کی اس کو ضرورت محسوس ہوئی ہو۔) شاہجہاں بادشاہ کو رصدخانہ بنانے کی انہوں نے ترغیب دی تھی۔ شاہ شجاع بن شاہجہاں ان کے شاگرد تھے سنہ ۱۰۶۲ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔ ہمدرد استاذ کو

سلسلہ حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	ایسے فاضل شاگرد کے مرنے کا سخت رنج ہوا جس کے صدمہ سے چار دن بعد اس کا بھی انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کسی نے ان کے انتقال پر یہ تاریخی مصرعہ موزوں کیا ہے۔
	مصرعہ
	ز محمود وا فضل بگو آہ آہ

ضمیمہ پنجم - وہ کتابیں جو کیٹلاگ ہذا کے اثنائے طبع میں مکتبہ ہذا کو حاصل ہوئیں

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۱۴	الہلال و الصلیب (بزبان عربی)	عام طور پر عیسائیوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام تمدن اور ارتقا کا مانع ہے۔ برخلاف اس کے مسیحیت تہذیب جدید کے پھیلنے میں بڑی معاون ثابت ہوئی ہے۔ ایک زبردست اہل قلم ترک نے جس کا نام خلیل خالد آفندی ہے اور کیمبرج کالج میں ترکی زبان کا پروفیسر ہے انگریزی میں اس موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھ کر ثابت کیا ہے کہ یہ خیال غلط ہے اور حقیقت الامر بالعکس فاضل ابراہیم آفندی نے زمانہ حال کی فصیح عربی میں اس کا فاضلانہ ترجمہ کیا ہے جس کا نام الہلال و الصلیب ہے۔ اصل کتاب کے متعلق ولایت کے انگریزی اخبارات نے بہت اچھی رائے ظاہر کی ہے والفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ ابتدائے کتاب میں خلیل خالد آفندی کا مفصل تذکرۂ حیات اور آخر کتاب میں انگریزی اخبارات کی تقریظات کا اقتباس درج ہے۔	مطبوعہ مصر ۱۹۱۰ء
۲۵۱۵	فلسفۃ الحیاۃ (بزبان عربی)	مقاصد حیات کی گتھی سلجھانے پر اعلیٰ فلسفیانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایک روسی فاضل کی تصنیف کا عربی ترجمہ ہے۔ حال ہی مصر میں چھپی ہے۔	مطبوعہ مصر ۱۹۱۳ء
۲۵۱۶	حیاۃ اللغۃ العربیہ (بزبان عربی)	دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حفنی بک ناصف استاذ الادب بالجامعۃ المصریہ کی ادبی تقریروں کا مجموعہ ہے۔ نہایت مفید اور قیمتی معلومات پر مشتمل ہے۔ خطوط عربیہ کے انواع و اقسام پر انتہائی بسط و تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ قدیم طرز ہائے تحریر کا جا بجا عکس چھاپ کر مطالب دقیقہ کو واضح اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ اپنے موضوع پر نہایت اہم تالیف ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۱۷	تاریخ عینی (بزبان عربی)	علامہ عینی کی تصنیف ہے۔ ممالک مشرقیہ کے فرمان رواؤں کی تاریخ ہے جس میں عبارت کی فصاحت اور رنگینی کا بہت کچھ	مطبوعہ

نمبر شمار	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		خیال رکھا گیا ہے اور تاریخ و ادب دونو کو جمع کر دیا ہے مصنف نے اس کو یمین الدولہ محمود بن سبکتگین بادشاہ غزنی کیلئے لکھا ہے اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے۔ ابن الطقطقی تاریخ الفخری میں لکھتے ہیں۔ وما جهان لم يكن ساحراً فهو كاتب ماهر	
۲۵۱۸	تاریخ الفخری (بزبان عربی)	پہلے پچاس صفحہ کے قریب آداب سلطنت پر بحث کی ہے۔ اس کے بعد خلفائے اربعہ، دولت بنی امیہ، اور دولت عباسیہ کے امراء و سلاطین اور اُن کے وزراء کا حال فصیح و بلیغ عبارت میں لکھا ہے جو مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اسلامی تاریخ اور ادبیات سے دلچسپی رکھنے والوں کو ضرور پڑھنا چاہیے۔ محمد بن علی بن طباطبا المعروف ابن الطقطقی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۱۹	الاخبار السنیہ فی الحروب الصلیبیہ بزبان عربی	عربی زبان میں صلیبی لڑائیوں کے واقعات اور اُن کے اسباب موجبہ کی مبسوط و مفصل تاریخ ہے۔ ایک مصری فاضل سید علی حریری نے ۱۳۱۲ھ ہجری میں اس کتاب کو تالیف کیا۔	مطبوعہ مصر
۲۵۲۰	تہذیب اصلاح المنطق (بزبان عربی)	دو حصوں پر مشتمل ہے۔ لغت اور ادب کی نہایت اہم تصنیف ہے۔ علامہ ابن السکیت نے اصلاح المنطق کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس کی ابوزکریا یحیےٰ بن علی بن الخطیب التبریزی نے تہذیب و تنقیح کی (ابن السکیت کا حال عدد مسلسل ۱۳۷۸ و نیز اسی نمبر پر ضمیمہ چہارم میں پڑھ لو۔) علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں وہ خطیب تبریزی آئمہ لغت میں سے ہے۔ نحو میں وہ کامل دستگاہ رکھتا تھا ابی العلاء المعری اور ابو محمد الدہان اللغوی کا شاگرد ہے خطیب بغدادی مصنف تاریخ بغداد، موہوب بن احمد جوالیقی، ابوالحسن سعد الخیر بن محمد بن سہل الاندلسی وغیرہ علمائے اعلام کا اس کے زمرۂ تلامذہ میں شمار ہوتا ہے۔ علامہ سمعانی کتاب الانساب میں	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ادبیات میں شرح حماسہ شرح دیوان متنبی شرح سقط الزند (ابی العلاء المعری کے دیوان کا نام ہے) شرح مفضلیات۔ نیز الکافی فی العروض والقوافی وغیرہ اس کی تصنیف ہے۔ ۵۰۲ھ ہجری میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	
۲۵۲۱	کتاب الرسالۃ (للامام الشافعی)	اصول فقہ کو سب سے پہلے علمی تصنیف کی شکل میں امام شافعی ہی نے مُدوّن کیا۔ اور یہ کتاب اس تدوین کی پہلی کڑی ہے۔ نہایت اہم مطالب پر مشتمل ہے۔ کتاب کی اہمیت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ محمد بن ادریس الشافعی جیسے جلیل القدر امام کے قلم سے نکلی ہے۔ متفقہین اور اہل حدیث دونوں کو اس کا مطالعہ کرنا لازم ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۲۲	الدرۃ الفاخرہ فی احوال الآخرہ (بزبان عربی)	امام غزالی کی طرف منسوب ہے لیکن اسکے محققانہ طرز تحریر سے بُعد المشرقین رکھتی ہے۔ کسی واعظ نے اپنے مجموعہ روایات رطب و یابس کو ہردلعزیز بنانے کیلئے امام عالیمقام کے سر پر دھوپ دیا ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۲۳	تاویل مختلف الحدیث (بزبان عربی)	جو احادیث نبویہ بظاہر متعارض معلوم ہوتے ہیں ان کی تطبیق اور تلفیق کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔ معتزلہ اور اہل حدیث کے فیمابین مختلف فیہ عقائد و مسائل پر تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔ امام الحدیث ابن قتیبہ دینوری کی جلیل القدر اور معرکۃ الآراء تصنیف ہے۔ (مصنف کے احوال کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۱۴۲۳)	مطبوعہ مصر۔ ٹائپ جلی۔ کاغذ عمدہ
۲۵۲۴	الہیأۃ والاسلام (بزبان عربی)	ہیئت جدیدہ کے انکشافات کی بنا پر جو اعتراضات قرآن کریم پر وارد ہوتے ہیں ان کا شافی ابطال ہے۔ فاضل مصنف نے جابجا اپنی تاویلات اور توجیہات کو ائمہ اہل بیت کے اقوال سے تقویت دی ہے۔ نفیس کتاب ہے۔ ہبۃ الدین محمد علی الشہرستانی کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ بغداد

عدد مسلسل	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۲۵	طبقات الامم (بزبان عربی)	فلسفہ اور دیگر علوم معقولات کی لٹریری ہسٹری ہے۔ باوجود اختصار کے نہایت مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ عرب فلاسفروں کا جتنا حال اس کتاب سے مل سکتا ہے کسی دوسری کتاب میں اس کا یکجا ملنا دشوار ہے۔ ابوالقاسم صاعد بن احمد اندلسی کی تصنیف ہے، جو علامہ ابن حزم کا شاگرد رشید تھا۔ خلیفہ مامون یحییٰ (فرمان فرمائے خطۂ اندلس) نے اس کو طلیطلہ کا قاضی مقرر کیا۔ برخلاف عام قضاۃ اور مفتیوں کے اس کے فیصلے اکثر مجتہدانہ ہوتے تھے۔ وہ روایت اور درایت دونو کا جامع تھا۔ جوامع اخبار الامم۔ صوان الحکم (فی طبقات الحکماء) مقالات اہل الملل۔ اصلاح حرکات النجوم وغیرہ کتابیں اس کی تصنیف ہے ۴۶۲ھ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔	مطبوعہ مصر
۲۵۲۶	الامامۃ السیاسۃ (لابن قتیبۃ)	زمانۂ خلافت راشدہ۔ دولت بنی امیہ اور خلفائے عباس کے رشید کے عہد تک کے حالات کی تاریخ ہے۔ ابن قتیبہ دینوری کی جلیل القدر تصنیف ہے۔ (نیز دیکھو عدد مسلسل ۱۴۲۳)	مطبوعہ مصر
۲۵۲۷	الاحاطہ فی اخبار غرناطہ (بزبان عربی)	اندلس کی علوم پرور سرزمین پر اسلامی حکومت کے عہد میں شہر غرناطہ علمی سرگرمیوں کا ایک مرکز تھا۔ یہ کتاب شہر مذکور کی ایک مبسوط ادبی اور سیاسی تاریخ ہے۔ جو وزیر لسان الدین ابن الخطیب کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ "لٹریری ہسٹری آف دی عربز" کا مصنف آر اے نکلس ابن الخطیب کو محقق ابن خلدون کا ہم پایہ اور اس عہد کی تاریخی جامعیت اور ادبی کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ خیال کرتا ہے۔ بقول اس کے وہ اس دور کا ایک بڑا مدبر اور سیاست داں تھا جو اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ مسلمانوں میں شعر و سخن و ادبیات اور پبلک لائف یا بالفاظ دیگر سیاسات کا آپس میں گہرا ارتباط تھا۔ عربوں کی ہم اس خیال	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		کی قائل نہیں تھی جو آج کل عام طور پر پھیلا ہوا ہے کہ "شعر گوئی کا مادہ دنیاوی دھندوں سے بالکل الگ تھلگ رہ کر خلوت ہی میں بہترین صورت پر نشو و نما پاسکتا ہے اور کہ اس سے وہ نور بصیرت و ادراک جو مہام سلطنت کے باحسن وجوہ سرانجام دینے کے لئے لازم ہے دھندلا پڑ جاتا ہے" لسان الدین ابن الخطیب غرناطہ میں وزارت کے جلیل القدر عہدہ پر ممتاز تھا لیکن بدخواہوں کی سازشوں نے اس کو آخر کار غرناطہ چھوڑنے پر مجبور کیا - اور اس نے جا کر فاس میں (جسکو آج کل فیض کہتے ہیں) پناہ لی اور وہاں کے حکمران سلطان عبد العزیز نے نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ تین سال تک عزت کی زندگی بسر کرنے کے بعد ابو العباس کے تخت نشین ہونے پر وہ زندقہ کی تہمت پر گرفتار کیا گیا اور ابھی اس کا مقدمہ زیر تحقیق تھا کہ عوام کالانعام کے پرجوش ہجوم نے قید خانہ میں گھس کر اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا - وہ ایک کثیر التصانیف مصنف ہے لیکن تاریخ کے موضوع پر نہایت اعلیٰ لکھتا ہے۔ "الاحاطہ" کے اخیر میں خود اس نے کسیقدر اپنی زندگی کے حالات لکھے ہیں اور علامہ ابن خلدون نے بھی اس کا تذکرہ حیات لکھا ہے - سنہ ۷۷۶ ہجری میں اس کا انتقال ہوا -	
۲۵۲۷ (ب)	صحیح بخاری کامل (مع شرح فتح الباری)	مطبع انصاری دہلی نے چھاپی ہے جس کے ساتھ فتح الباری جو شروح بخاری میں چوٹی کی شرح ہے بالاستعاب طبع کی گئی ہے (ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۲۲۳ -)	مطبوعہ
۲۵۲۸	ایثار الحق علی الخلق (بزبان عربی)	مصنف علامہ نے مبحث اسماء و صفات کے نازک مسائل کے متعلق عقائد حقہ کی حمایت میں یہ کتاب لکھی ہے - نقادان علوم اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں - اپنے موضوع پر عدیم النظیر تصنیف خیال کی گئی ہے - ابو عبد اللہ بن محمد مرتضیٰ یمانی کی	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		تصنیف ہے جس کو آٹھویں صدی ہجری کا مجدد اور مجتہد مطلق خیال کیا گیا ہے۔ علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ ۷۶۵ھ ہجری میں اس کی ولادت ہوئی۔ فرقہ زیدیہ کے عقائد باطلہ کی تردید میں اس نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "العواصم والقواصم نے الذب عن سنۃ ابی القاسم"، ۸۴۰ھ ہجری حرم شریف میں اس کا انتقال ہوا۔	
۲۵۲۹	تاریخ الاستاذ محمد عبدہ (بزبان عربی)	استاذ محمد عبدہ مصری کو ایک فاضل اجل محقق بے بدل اور مصلح و مجدد ہونے کی حیثیت سے ایک دنیا جانتی ہے۔ قاہرہ کے جامع ازہر کے مسلمہ استاذ تھے جس کا ۱۳۲۳ھ ہجری میں انتقال ہوا ہے کتاب ہذا دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں رشید رضا مصری ایڈیٹر المنار نے جو کچھ ان کی وفات کے متعلق اہل مصر نے تابینات اور مراثی لکھے ہیں جمع کر دیا ہے۔ دوسری جلد میں استاذ مرحوم کے جادو نگار قلم سے نکلے ہوئے وہ مضامین ہیں جو انہوں نے وقتاً فوقتاً جرائد و مجلات مصریہ میں شائع کرائے۔ دوسری جلد خصوصیت سے پڑھنے کے قابل ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۳۰	حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ (بزبان عربی)	کتاب کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف ہے۔ (احوال مصنف کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۲۶)	مطبوعہ مصر
۲۵۳۱	کتاب البیان والتبیین (للجاحظ البصری)	عربی ادبیات میں چوٹی کی کتاب ہے۔ ملاحظہ ہو تمہیدی نوٹ علم ادب دنیز جاحظ کا حال عدد مسلسل ۱۲۱۳۔ کتاب مذکور دو جلدوں پر مشتمل ہے۔	مطبوعہ مصر
۲۵۳۲	خواطر فی الاسلام بزبان عربی	دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک مصری فاضل عطا حسنی بک نے مسیحی اور اسلامی تمدن کی فلسفیانہ تاریخ لکھی ہے۔ مباحث نفیسہ پر مشتمل ہے اور پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔ ۱۳۲۵ھ ہجری کی تالیف ہے۔	مطبوعہ مصر

عدد مسلسل	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۳۳	اینگلو عربک ڈکشنری	پہلے حصہ میں عربی سے انگریزی اور دوسرے میں انگریزی سے عربی الفاظ کی ڈکشنری ہے اور اسلئے من وجہ اس کو الفرائد الدریہ (عدد مسلسل ب۔ ۱۲۸۲) پر فوقیت حاصل ہے۔	مطبوعہ
۲۵۳۴	دُرۃ الاخوان	عربی زبان کے متداول اور کثیر الاستعمال الفاظ کی ڈکشنری ہے جس میں غرائب القرآن اور اس کے محاورات کا خصوصیت سے التزام کیا گیا ہے۔ الفاظ اور محاورات کے معنے فارسی میں لکھے ہیں۔ اور وہ ابتدائی اور اوسط درجہ میں طلاب عربیت کی نہایت اہم ضرورت پورا کرسکتی ہے۔ نیازمند مولف گنیلاگ کی تالیف ہے۔ خیال تھا کہ زمانہ کی رفتار کے موافق فارسی معنوں کو اُردو میں تبدیل کیا جاے اور اصول عصریہ کی بنا پر دوسرے حصہ میں اُردو سے عربی الفاظ کی ڈکشنری تیار کرکے اس تالیف کو مکمل کردیا جائے لیکن بوجوہ ابھی تک یہ خیال قوۃ سے فعل میں نہیں آسکا۔ عَرَفْتُ رَبِّی بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ۔ (مکتبہ ہذا میں جو نسخہ موجود ہے وہ مولف کے ہاتھ کا لکھا ہوا مسودہ ہے جس پر نظر ثانی تک نہیں کی گئی)	قلمی
۲۵۳۵	میزان اللسان (بزبان عربی)	پورا نام اسطرح ہے۔ میزان اللسان فی معرفۃ النحو بامثلہ القرآن۔ نحو کی تمام متداول کتابوں میں عموماً یہ بڑا نقص پایا جاتا ہے کہ اُن کی عبارت یا تو ضرورت سے زیادہ مختصر اور پیچیدہ ہوتی ہیں اور یا اس قدر بسط سے کام لیا جاتا ہے کہ طالب علم کا ذہن پریشان ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر تصنیفات میں لفظی موشگافیوں پر بڑا زور دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے متعلم یا محصل کو نفس مضمون سے بہت دور چلا جانا پڑتا ہے اور مطالب نحویہ سے جو باتیں مقصود بالذات ہیں اُن سے بہت کم آشنا ہوتا ہے۔ اور غالباً پورانے طریقہ تعلیم میں سب سے بڑی خرابی یہی ہے۔ اور اسی بنا پر ندوۃ العلماء کو اپنے دارالعلوم کیلئے جدید نصاب تعلیم مقرر کرنا پڑا۔	قلمی

عدد مسلسل	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		میزان اللسان میں اس بات کا بہت کچھ خیال رکھا گیا ہے کہ عبارت نہایت آسان اور عام فہم ہو۔ مسائل تہہ کو بڑی جامعیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کی توضیح کے لئے قرآن کریم کی آیتیں مثال کے طور پر لکھنے کا التزام کیا ہے۔ جس کی بدولت قرآن کریم کے سمجھنے میں (جس کا سمجھنا ہر ایک مسلمان کا فرض اولین ہے) بڑی مدد ملتی ہے۔ نیاز مند مؤلف کیٹلاگ ہذا کی ناچیز تالیف ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے اس کے چھپوانے کا انتظام نہیں کیا جا سکا ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔ انہ علےٰ کل شئ قدیر۔	
۲۵۳۶	لائف آف محمد (بزبان انگریزی)	ایک فاضل سلیمان بن ابراہیم کی تصنیف ہے۔ مستند کتب سیرۃ کا انتخاب ہے۔ اپنی طرف سے بعض واقعات کی محققانہ توجیہیں لکھی ہیں۔ انگریزی میں ایسی کتاب کا وجود مغتنمات سے ہے۔ ایک مشہور آرٹسٹ ڈینٹ کی بنائی ہوئی تصویریں جا بجا دی گئی ہیں جو عربوں کی زندگی اور مسلمانوں کے بعض مذہبی اعمال کو مجسم کر کے دکھاتی ہیں۔ ہر ایک باب کے شروع میں نہایت خوبصورت رنگین ٹائٹل پیج لگایا گیا ہے۔ جو مصور کی اعلےٰ صناعی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہ کتاب پیرس میں چھاپی گئی ہے اور ایک سو بیس روپیہ یا کچھ زیادہ اس کی قیمت ہے سر جارج روس کیپل بالقابہ سابق چیف کمشنر صوبہ سرحدی حال ممبر انڈیا کونسل نے مکتبہ ہذا کو تحفہ کے طور پر دی ہے۔	مطبوعہ پیرس
۲۵۳۷	محیط اعظم (دو جلدوں پر مشتمل ہے)	فارسی زبان میں علم الادویہ کی نہایت جامع کتاب ہے۔ تمام ادویہ کے افعال و خواص نہایت بسیط اور تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ مخزن الادویہ اگرچہ ایک مبسوط تصنیف ہے لیکن اس میں ایک یہ دقت ہے کہ اگر آدمی کو کسی دوا کا عربی نام معلوم نہ ہو تو اس کا نام	مطبوعہ نظامی کانپور صحیح اور خوشخط نسخہ

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیۂ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		ڈھونڈھنے میں بڑی زحمت اٹھانی پڑتی ہے لیکن محیط اعظم میں ہر ایک دوا کو تمام عربی فارسی ہندی کے معروف ناموں سے اپنی ردیف میں لکھا ہے۔ نیز بعض انگریزی ادویات جس کا استعمال وقت تصنیف کتاب تک ہندوستان میں عام ہو چکا تھا اور نیز اکثر ویدک دواؤں کے افعال و خواص بھی لکھے ہیں۔ یہ کتاب ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کی گئی۔ حکیم محمد اعظم خاں مصنف اکسیر اعظم وغیرہ خلف حکیم شاہ اعظم خاں مصطفے آبادی کی تصنیف ہے۔	
۲۵۳۸	شرح تعرّف علم تصوف (بزبان فارسی)	تعرّف تصوف کی ایک مشہور کتاب ہے جو زمرۂ اہل اللہ کے اعلیٰ ترین پاکیزہ خیالات کے عطر اور خلاصہ پر مشتمل ہے اور شیخ ابوبکر بن ابی اسحٰق محمد بن ابراہیم بن یعقوب البخاری المعروف ابوبکر کلابادی کی تصنیف ہے جس کی دوسری تصنیف معانی الاخبار ہے جو احادیث نبوی کی تلفیق و تطبیق اور تاویل و توجیہ کے موضوع پر جلیل القدر کتاب ہے اور نہایت نایاب ہے۔ جس کا ایک قلمی نسخہ مصنف کے عہد اور اس کے شاگرد کا لکھا ہوا نسخہ مکتبہ ہذا میں موجود ہے۔ یہ کتاب (شرح تعرف) مصنف علّام کے ایک ارشد تلامذہ ابوابراہیم بن اسمٰعیل بن محمد بن عبداللہ المستملی البخاری نے لکھی ہے مفصّل شرح ہے۔ متن کے ہر ایک جملہ کو کسی آیت قرآنی یا حدیث نبوی صلعم اور اقوال سلف صالحین سے ثابت کرنے کی قابل قدر کوشش کی گئی ہے چار متوسط جلدوں پر مشتمل ہے۔	مطبوعہ نولکشور پریس لکھنو صحیح اور خوشخط۔ کاغذ خوشنما رنگین
۲۵۳۹	نادر المعراج (بزبان فارسی)	قصّاص اور واعظوں کے نقطہ خیال سے ایک عدیم النظیر تصنیف ہے وللناس فیما یعشقون مذاہب۔ شیخ العالم اکبر آبادی کی تصنیف ہے	مطبوعہ کشوری لکھنو کاغذ خوشنما رنگین خوشخط
۲۵۴۰	نشر الدرر (بزبان فارسی)	مجموعۂ تاریخ واقدی کامل ہر چہار حصہ (مغازی الرسول، فتوح العجم، فتوح الشام، فتوح المصر) کا عصریہ فارسی (ماڈرن پرشین)	مطبوعہ

کیفیت خصوصیہ	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	نام کتاب	نمبر
	میں ترجمہ کیا ہے اشعار کو اصل عربی میں لکھکر نیچے ترجمہ لکھدیا ہے مضافات ہرات میں سردستان ایک گانو کا نام ہے - مترجم کتاب وہاں کا باشندہ ہے جس کا نام مولوی عبداللہ ہے - امیر حبیب اللہ خان مرحوم والی کابل کے عہد کی تصنیف ہے - ملا خواجہ عبدالرحمن سردستانی تاجر کی فرمائش سے اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھاپا گیا ہے - لکھائی چھپائی اچھی ہے - کاغذ خوشنما رنگین -		
قلمی خوشخط طلائی	مشہور فاتح اور سفاک چنگیز خاں اور اس کی اولاد و احفاد کا حال غازان خاں کے عہد تک لکھا ہے - بقول صاحب کشف الظنون وہ نہ صرف تاریخ ہے بلکہ نثر و نظم کے صنائع لفظی و معنوی نہایت افراط کے ساتھ اسمیں استعمال کیا ہے - عربی میں تاریخ عتبی اسی طرز پر لکھی گئی ہے " حقیقت میں فارسی انشا پردازی کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا ہے اس کا مصنف خواجہ عبداللہ بن فضل اللہ المعروف وصاف ہے - تاریخ مذکور کا اصلی نام "تجزیۃ الامصار و تزجیۃ الاعصار" ہے - نام میں بھی صنعت قلب و تجنیس اور کسبت بر شکل پسندی کا مذاق پایا جاتا ہے - شعبان ۷۱۲ھ ہجری میں اس نے کتاب کی تالیف سے فراغت حاصل کی - اصل کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جس کو کاتب نے ایک ضخیم جلد میں لکھ ڈالا ہے قلمی خوشخط - حاشیہ پر ضروری لغات کا حل ہے - ہر ایک عنوان کے الفاظ کو آب زر سے لکھا ہے اور جدول ہلکا طلائی ہے آخری ورق نہ ہونے کی وجہ سے سن تحریر معلوم نہیں ہو سکا لیکن نوعیت سے بہت پورانا نسخہ معلوم ہوتا ہے صحت کا بہت اہتمام کیا گیا ہے	تاریخ وصاف (بزبان فارسی)	۱ ۴۲۵
مطبوعہ	اردو میں ساتویں منزل کی تفسیر ہے - مختلف تفسیروں کا خلاصہ مع حوالہ ماخذ لکھا ہے - رطب و یابس میں تمیز کرنے کی کوشش	جامع التفاسیر بزبان اردو	۲ ۴۲۵

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		نہیں کی گئی۔ اُردو پوری اور لفظی ترجمہ کے طور پر ہے۔ نواب قطب الدین خاں دہلوی مصنف مظاہر حق شرح مشکوٰۃ کی تصنیف ہے جو شاہ محمد اسحٰق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے۔ سنہ ۱۲۹۲ ہجری مطبع مرتضوی دہلی میں چھاپی گئی۔	
۲۵۴۳	ترجمہ کلیات قانون	حکیم فتح اللہ شیرازی نے کلیات قانون شیخ الرئیس کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔	مطبوعہ خوشخط
۲۵۴۴	بہار عجم (کتاب لغت)	یہ تینوں کتابیں مکرر نسخے ہیں۔ کتاب کا حال پڑھنا یا مصنف کا احوال معلوم کرنا ہو تو انڈیکس میں نام دیکھکر ڈھونڈ لیں	ہر سہ مطبوعہ
۲۵۴۵	غیاث اللغات		
۲۵۴۶	مخزن الادویہ فارسی		
۲۵۴۷	فرہنگ آنندراج (تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے)	لغات عربی اور فارسی دونوں کی جامع ڈکشنری ہے۔ ہر ایک لفظ کے معنی اور تشریح بتاتے ہوئے ماخذ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ محمد بادشاہ منشی سرکار مہاراجہ وزیا نگرم کی قابل قدر تالیف ہے۔	
۲۵۴۸	رموز اعظم (بزبان فارسی)	دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ فارسی زبان میں تمام امراض کے اسباب وعلامات۔ طریق علاج اور دیگر امور طبیہ کا ذکر کیا ہے۔ ہر ایک مرض کے متعلق اپنے اساتذہ کے مجربات اور اُن کے مستعملہ نسخے کثرت سے لکھے ہیں۔ حکیم محمد اعظم خاں مصنف اکسیر اعظم وغیرہ کی تصنیف ہے جس کو اس نے ایام اقامت بھوپال میں جہانگیر محمد خاں والی ریاست مذکور کے لئے سنہ ۱۲۵۱ ہجری میں تالیف کیا تھا۔ رموز اعظم کا نام مصنف کے نام کی تلمیح پر مشتمل ہونے کے علاوہ اس کا تاریخی نام بھی ہے۔	مطبوعہ
۲۵۴۹	تسہیل العلاج (بزبان فارسی)	ادویہ مفردہ ومرکبہ کا بیان ہے۔ آسانی تفہیم کے لئے جدولوں میں لکھا گیا ہے۔ حکیم حیدر علی خاں کی تصنیف ہے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے طبیب خاص تھے اور جنہوں نے اس کتاب کے علاوہ ایک اور کتاب مجمع البحرین لکھی ہے جو یونانی اور ڈاکٹری دونو طریق علاج پر مشتمل ہے۔ شعر بھی کہا کرتے تھے چنانچہ بقول اُن کے	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		فرزند سید غلام مصطفےٰ کے ایک دیوان اُن کی یادگار ہے۔	
۲۵۵۰	جامع اللغات	دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ردیف کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا ہے پہلے حصہ میں لغات فارسی و نیز لغات عربی و ترکی مستعملہ فارسی لکھی ہیں۔ دوسرے حصہ میں اردو لغات مذکور ہیں تیسرے اور چوتھے میں بالترتیب فارسی اور اُردو کے محاورات اور اصطلاحات کی تشریح کی ہے۔ پانچواں حصہ لغات طبیہ و اسمار ادویہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ الغرض السنۂ مذکورہ کا مفید مجموعہ ہے۔ مفتی غلام سرور لاہوری کی تصنیف ہے جس نے خزینۃ الاصفیار وغیرہ کتابیں لکھی ہیں	مطبوعہ
۲۵۵۱	معلومات الآفاق (بزبان فارسی)	ہفت اقلیم کے مختلف جبال و اقلال اور بلاد و امصار کے ذکر پر مشتمل ہے۔ کوئی مفید علمی تصنیف نہیں۔ البتہ عجوبہ پسند طبیعتوں کیلئے ایک اچھا مشغلہ ہے کتاب میں جابجا تصویریں دیکر اسکو زیادہ دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔	مطبوعہ کشوری
۲۵۵۲	کامل الصناعۃ (اُردو ترجمہ جلد دوم)	اصل کتاب (کامل الصناعۃ) جو عربی زبان میں لکھی گئی تھی فن طب کی ایک مشہور معرکۃ الآرار جلیل القدر تصنیف ہے۔ مصنف کا نام ابوالحسن علی بن عباس متطبب مجوسی ہے حکیم غلام حسنین کنتوری نے اس کا اُردو ترجمہ کیا ہے یہ اس کی جلد دوم ہے جو علاج الامراض، بعض اعمال جراحی، اور فن ادویہ سازی کے چند قوانین کلیہ پر مشتمل ہے۔	مطبوعہ
۲۵۵۳ و ۲۵۵۴	بوستان خیال (دو نسخہ)	قصص کی کتاب ہے۔ شاہزادہ ممتاز کا باتصویر قصہ ہے۔	مطبوعہ جلی قلم
۲۵۵۵	کامل التعبیر (زبان فارسی)	علم تعبیر خواب کے متعلق نہایت مفصل اور مبسوط تصنیف ہے اس موضوع پر غالباً ہندوستان میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ابتدا میں فن تعبیر کے اصول مُہمہ کا ذکر کے اس کے بعد اُن تمام اشیار اور واقعات کو جن کا دیکھنا خواب میں ممکن ہوسکتا ہے	مطبوعہ مجتبائی۔

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		ردیف وار ذکر کیا ہے اور ہر ایک چیز یا واقعہ کے متعلق مختلف ائمہ تعبیر الرؤیا کے اقوال نقل کئے ہیں شیخ شرف الدین ابوالفضل حسین بن ابراہیم بن محمد تفلیسی کی تصنیف ہے جس کو اس نے کتاب صحۃ الابدان سے فراغت حاصل کر کے قزل ارسلان رومی کیلئے تالیف کیا۔ بقول صاحب کشف الظنون علامہ خضر بن الہادی الموصلی نے سلطان اسمعیل کیلئے اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا۔	
۲۵۵۶	کاشف الرموز (شرح موجز)	فارسی زبان میں حکیم احمد الدین خلف حکیم اللہ دین لاہوری کی تالیف ہے۔	مطبوعہ
۲۵۵۷	دیوان مستانہ شاہ کابلی (زبان فارسی)	مستانہ شاہ چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں ایک مجذوب منش صوفی گذرے ہیں جن کی عارفانہ غزلیات کا یہ مجموعہ ہے جو مولوی محرم علی چشتی لاہوری کے اہتمام اور دیباچہ کے ساتھ چھاپہ گیا ہے۔ مولوی صاحب اپنے آپ کو شاہ صاحب موصوف کا مرید بتاتے ہیں اور لکھتے کہ کابل آپکا زاد بوم ہے اور آپ کے والد کا نام شاہ عبدالغفور کابلی ہے۔ سید نثار علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز سے جو سلسلہ چشتیہ کے ایک بزرگ کامل گزرے ہیں آپ کو فیض باطنی حاصل ہوا۔ سید نثار علی شاہ صاحب وہ بزرگ ہیں جو چند بار دہلی تشریف لائے اور خاقانی ہند ذوق دہلوی کو آپ کی خدمت میں کمال عقیدت تھی۔ ذوق مرحوم کا یہ شعر انہی کے حق میں ہے ؎ بجز نثار علی شاہ کون جانے ذوق ۔ ترے زباں کا مزہ تیری شعر خوانی ہے	مطبوعہ
۲۵۵۸	ریاض الناصحین (از بان فارسی)	محمد بن شیخ محمد ریحامی کی تصنیف ہے۔ جو محمد بن عبید قاسمی ہروی کا شاگرد اور اوائل قرن تاسع ہجری کے علماء میں سے ہے۔ کتاب کا مضمون وعظ و تذکیر ہے۔ اسلام کے اہم فرائض و واجبات، حقوق و اخلاق، اور فضائل اعمال، اس کے ابواب	مطبوعہ بمبئی

سلسلہ نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		وفصول کے عنوانات ہیں۔ اور اگرچہ ضعیف الماخذ روایات اور اقوال سے خالی نہیں تاہم کارآمد باتیں بھی کچھ کم نہیں لکھی ہیں۔	
۲۵۵۹	الصراح الساعی علی شرح الجامی (بزبان عربی)	جیسے کہ پرانے طریقہ تعلیم کا عام اصول ہے اور ابھی تک افغانستان میں اس کا بڑا رواج ہے یہ کتاب شرح ملا جامی کا حاشیہ ہے جو تمام تر لفظی تدقیقات اور لاطائل مباحث پر مشتمل ہے جو اصلی مقصد سے انسان کو مراحل دور پھینک دیتے ہیں۔ لیکن افغانستان کے طلاب عربیت اس قسم کی کتابوں کو نہایت پسند کرتے ہیں اور کسی ایسی کتاب میں جو سادہ طور پر نفس مطالب کے بیان پر مشتمل ہو ان کو مزا نہیں آتا۔ یہ کتاب (الصراح الساعی) انہی کے مذاق پر لکھی گئی ہے۔ حاجی سید غلام محمد لمغانی المعروف میر صاحب چارباغ کی تصنیف ہے۔	قلمی نسخہ
۲۵۶۰	خزینۃ الاصفیا (بزبان فارسی)	دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ طرق اربعہ تصوف کے تمام مشاہیر مشائخ وصوفیہ کرام کے حالات لکھے ہیں اور جستہ جستہ اُن کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔ (از مفتی غلام سرور لاہوری)	ہر دو مطبوعہ
۲۵۶۱	سیف المقلدین (بزبان فارسی)	۲۲۴ صفحے کی ضخیم کتاب ہے جو مقلدین کی حمایت میں لکھی گئی ہے حضرت امام کے حالات زندگی اور دوسرے کئی مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ مولوی عبدالجلیل یوسف زئی (پشاور) کی تصنیف ہے۔	مطبوعہ
۲۵۶۲ و ۲۵۶۳	معیار الحقایق شرح کنز الدقایق (دو نسخہ)	کنز الدقایق فقہ حنفی کا نہایت مشہور اور متداول متن ہے یہ اس کی مختصر فارسی شرح ہے۔ ضیاء الدین محمد الحسینی کی تالیف ہے۔	ہر دو مطبوعہ
۲۵۶۴	تاریخ سلطانی (بزبان فارسی)	فارسی زبان میں قوم افغان اور افغان فرماں رواؤں کے تاریخی حالات لکھے ہیں۔ لکھنے والا ایک باخبر اور معرخانہ قابلیت کا آدمی ہے جس کا نام سلطان محمد خان بارکزئی کابل کا باشندہ ہے۔	مطبوعہ بمبئی

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		یہ کتاب ۱۲۹۸ہجری میں تالیف اور شائع کی گئی	
۲۵۶۵	ستیارتھ پرکاش	سوامی دیانند سرسوتی علیہ ما علیہ کی ستیارتھ پرکاش کا اُردو ترجمہ ہے۔	مطبوعہ
۲۵۶۶	گنجنامہ خواجہ عبداللہ انصاری (بزبان فارسی)	ساڑھے تین سو صفحہ کی ضخیم کتاب ہے جو تصوف کے معارف پر مشتمل ہے اور خواجہ عبداللہ انصاری کی بیشتر دلکش عبارت میں لکھی گئی ہے۔ (احوال مصنف کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۱۰۷۸-)	مطبوعہ
۲۵۶۷	چمن بے نظیر	مختلف شعراء فارسی و اُردو کی غزلیں حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کی ہیں	مطبوعہ کشوری
۲۵۶۸	علم و عمل فن جراحی (بزبان اُردو)	سنہ ۱۹۰۱ء میں تالیف کی گئی۔ زمانہ تالیف تک جتنی ترقی فن جراحی میں اہل یورپ نے کی تھی اس کا خلاصہ اور لب لباب علمی طریق پر مدون کیا گیا ہے۔ گیارہ سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے اور میڈیکل کالج لاہور کے ورنیکلر نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ مؤلفہ برج لعل گدیس	مطبوعہ خوشخط
۲۵۶۹	عمدۃ المقامات (حالات مشائخ نقشبندیہ)	سلسلہ مجددیہ (منسوب با امام ربانی مجدد الف ثانی) میں جتنے بزرگواروں کا نام آتا ہے ان سب کے حالات اُردو زبان میں لکھے ہیں۔ ساڑھے پانچ سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے۔	مطبوعہ
۲۵۷۰	دیوان غیاثی (بزبان فارسی)	میر غیاث الدین کی عارفانہ غزلوں کا مجموعہ ہے۔ ساتھ ہی دیوان مخفی اور نصائح لقمان منظوم چھپا ہے۔	مطبوعہ خوشخط
۲۵۷۱	الفاظ الادویہ لفاظ الا	مضمون کتاب اس کے نام سے ظاہر ہے سنہ ۱۰۳۸ ہجری کی تالیف ہے اور "الفاظ ادویہ" اس کا تاریخی نام ہے میزان الادویہ اور انیس العالجین ساتھ چھاپے گئے ہیں۔	مطبوعہ
۲۵۷۲ و ۲۵۷۳	تاج التواریخ (مشتمل بر دو حصہ) دو نسخہ	امیر عبدالرحمن خان والی دولت خداداد افغانستان نے جن کا کمال تدبیر اور حسن سیاست چار دانگ عالم میں مشہور تھا اور جس کا لوہا یورپ کے مدبرین تک مانتے تھے اپنی تزک (آٹو بایوگرافی) لکھنے کے ارادہ سے کچھ یادداشتیں قلمبند کی تھیں جس کا انگریزی ترجمہ سب سے پہلے لنڈن میں دو جلدوں میں چھاپا گیا۔ اس کے بعد غلام مرتضے خان	مطبوعہ بمبئی

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
		معاون سفارت خانۂ انگلیزیہ مقیم مشہد مقدس نے اہل ایران کو اس یگانۂ روزگار مُدبّر کے حالات سے واقف کرنے کیلئے فارسی میں اس کا ترجمہ کر کے بمبئی میں چھپوا دیا، جو تاج التواریخ کے نام سے موسوم ہے اور ایران اور افغانستان میں امیر صاحب مرحوم کے حالات معلوم کرنے کا واحد ذریعہ ہے قرۃُ اُخریٰ اہل ہند نے بھی اردو زبان میں اس کا ترجمہ کر کے کسی نے اس کا نام تزک امیری اور کسی نے دبدبۂ امیری رکھا اس طول کلام سے جو عبرت آموز سبق بتانا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایشیائی فرمان روا کے حالات (جس کے وجود پر زیادہ تر ایشیا اور اس کے اہل ملک و ملت کو فخر کرنا چاہیئے۔ اور انہی کو اس کے حالات معلوم کرنے کی بھی زیادہ ضرورت تھی) جو اس کے اعلیٰ تدبر کا آئینہ ہیں سب سے پہلے اس کی قلمی یادداشتوں سے ترجمہ ہو کر یورپ میں چھپتی ہیں اور اس کے اپنے ہم وطن اور اہل ملک و ہم قوم اپنے ایک فخر قوم و ملت کے حالات معلوم کرنے کیلئے بھی یورپ ہی کی خوشہ چینی اور ذلہ ربائی کے محتاج ہیں! اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ط سچ ہے۔ "دوران باخبر نزدیک نزدیکان بے بصر دور"	
۲۵۷۴	کتاب فقہ مجہول الاسم (بزبان عربی)	" " " " " "	قلمی خوشخط بدرجہ اوسط
۲۵۷۵ و ۲۵۷۶	مجموعہ خوانی (دو نسخے)	فارسی زبان میں فقہ حنفی پر لکھی گئی ہے اور افغانستان کے فقہاء میں بہت مشہور ہے۔ ضخیم کتاب ہے۔	مطبوعہ
۲۵۷۷ و ۲۵۷۸	قرابادین قادری (دو نسخے)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۹۸)	ہر دو مطبوعہ
۲۵۷۹	دیوان ظہیر فارسی (مکرر نسخہ)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۰۵۴)	مطبوعہ
۲۵۸۰	کلیات سعدی شیرازی (مکرر نسخہ)	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۷۸۷)	مطبوعہ بمبئی

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۸۱ ۲۵۸۲ ۲۵۸۳ ۲۵۸۴	صلوۃ مسعودی معارج النبوۃ کابل الف لیلہ فارسی مکتوبات امام ربانی (دو حصہ اول)	سب مکرر نسخے ہیں جس کا حال انڈیکس کے ذریعہ اپنے مقام میں پڑھا جا سکتا ہے - اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ معارج النبوۃ مطبوعہ بمبئی ہے جو خوشنما رنگین کاغذ پر چھاپی گئی ہے - مکتوبات امام ربانی وہ نسخہ ہے جس کو مولوی نور احمد امرتسری نے نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ چھاپنا شروع کیا ہے -	جملہ مطبوعہ
۲۵۸۵	بوستان سعدی شیرازی	میر عماد حسین گیارہویں صدی ہجری کے مشہور خوش نویس تھے - انہی کے قلم کا لکھا ہوا ایک نہایت پورانا نسخہ جو انہوں نے ۱۰۲۰ھ ہجری میں لکھا تھا امیر صاحب کابل کے شاہی کتب میں تھا چنانچہ سراج الملۃ والدین امیر حبیب اللہ خاں مرحوم کے حسب الحکم کابل کے عکسی چھاپہ خانہ میں انکوگرافی کے ذریعہ اس کو چھپوا کر شایع کیا گیا -	مطبوعہ عکسی چھاپا خانہ کابل
۲۵۸۶ و ۲۵۸۷	خواص الحیوان فارسی (دو نسخہ)	اس کا ماخذ کتاب حیوۃ الحیوان ہے - شاہ عباس ثانی صفوی کے عہد میں محمد تقی تبریزی نے تطویلات لاطائل کو چھوڑ کر فارسی زبان میں اس کا ترجمہ کیا - ہر ایک حیوان کا نام پہلے عربی میں پھر فارسی اور ترکی میں لکھا ہے اور ہر ایک حیوان کے مختلف خواص لکھنے کے بعد اس کے خواب میں دیکھنے کی تعبیر بھی بیان کی ہے - کتاب کو کسی قدر دلچسپ اور واضح بنانے کیلئے ہر ایک حیوان کی تصویر بھی دی گئی ہے - (شاہ عباس ثانی کا ۱۰۷۷ھ ہجری میں انتقال ہوا	مطبوعہ بمبئی
۲۵۸۷ ۲۵۸۸ ۲۵۸۹ ۲۵۹۰ و ۲۵۹۱ ۲۵۹۲ ۲۵۹۳ ۲۵۹۴ ۲۵۹۵	سراج التواریخ مطبوعہ کابل ما للہند منہ فارسی ابوالفضل فارسی مطلع العلوم فارسی (دو نسخہ) بہار دانش لیلے مجنون نظامی دیوان عبدالرحمن افغانی تاریخ فرشتہ فارسی	یہ سب مکرر نسخے کتبہ ہذا کو حاصل ہوئے ہیں - ان کا حال پہلے لکھا جا چکا ہے - انڈیکس دیکھ کر معلوم کیا جا سکتا ہے -	جملہ مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۵۹۶	مثنوی قدسی مشہدی	قدسی مشہدی ایران کا ایک مشہور شاعر ہے۔ حاجی محمد جان اس کا اصلی نام اور مشہد مقدس کا باشندہ ہونے کی وجہ سے اس نے قدسی اپنا تخلص اختیار کیا تھا۔ شاہجہان بادشاہ کے عہد میں ہندوستان آیا اور بادشاہ مذکور نے اس کو ملک الشعراء کا خطاب دیا۔ اس نے ایک مثنوی ظفر نامہ کے نام سے لکھی ہے جس میں اس نے خاندان مغلیہ کی فتوحات کو نظم میں لکھی ہیں اور جو مثنوی قدسی کے نام سے مشہور ہے۔ ایک دیوان بھی اس کی یادگار بتایا جاتا ہے۔ ۱۰۵۵ ہجری مطابق ۱۶۴۵ء میں اس کا انتقال ہوا ہے۔	مطبوعہ
۲۵۹۷ بنہایت ۲۶۰۰	کیمیائے سعادت چار نسخہ (بزبان فارسی)	امام غزالی کی تصنیف ہے (دیکھو عدد مسلسل ۸۹۳-)	ہر چہار نسخہ مطبوعہ مطابع مختلفہ
۲۶۰۱	ہادی القاری فی مکررات البخاری	کتب حدیث کا مطالعہ کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں کہ صحیح بخاری میں کثرت سے ایک ہی حدیث مختلف ابواب میں مکرر ذکر ہوئی ہے فاضل مولف نے تمام اس قسم کی حدیثوں کو ترتیب ابواب بخاری سے جمع کر کے دوسرے ابواب کا جہاں وہ حدیث مکرر ذکر ہوئی ہے حوالہ دیدیا ہے۔ ساتھ ہی نسخہ بخاری مطبوعہ بمبئی کے صفحات کا حوالہ بھی لکھدیا ہے جو بعض اصحاب کیلئے خصوصیت سے زیادہ مفید ہوگی۔ بہر کیف بخاری کا مطالعہ کرنے والوں کیلئے نہایت اہم چیز ہے۔ حاجی سید غلام محمد لمغانی المعروف میر صاحب چارباغ کی تالیف ہے۔	قلمی نسخہ
۲۶۰۲	سراج الحساب حصہ دوم (بزبان فارسی)	فارسی زبان میں مدرسۃ العلوم حبیبیہ کابل کے درجہ رشدی کیلئے تالیف کرائی گئی ہے۔	مطبوعہ اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور
۲۶۰۳	سیاحت حاتم (بزبان فارسی)	حاتم طائی کا فسانہ ہے۔ فارسی زبان دانی کیلئے مفید ہے۔	مطبوعہ بمبئی
۲۶۰۴	دیوان قاضی بے دل کابلی (بزبان فارسی)	زیادہ تر نعت و مدح خاتم النبیین صلعم کی نظموں پر مشتمل ہے۔ غلام حیدر صاحب سررشتہ دار ڈاکخانہ امیر صاحب کابل واقعہ پشاور نے چھپوا کر شائع کیا۔	مطبوعہ
۲۶۰۵	مجموعہ مجہول الاسم در وعظ	" " " " " " " " "	قلمی نسخہ
	تذکرہ خواجگان نقشبندیہ	" " " " " " " " "	قلمی ضخامت معتدبہ

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب واحوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۶۰۷	مرآۃ سکندری (بزبان فارسی)	شاہان گجرات کی تواریخ پر مشتمل ہے۔	مطبوعہ قدیم از اول و آخر ناقص۔
۲۶۰۸	کنز الہدایات (بزبان فارسی)	طریقہ مجددیہ (منسوب بہ امام ربانی مجدد الف ثانی) کے اصول طریقت ومعارف مخصوصہ پر مشتمل ہے۔ حضرت مجدد کے مکتوبات اور رسالہ مبدء و معاد وغیرہ اس کا ماخذ ہے۔ خواجہ محمد باقر بن شرف الدین لاہوری کی تالیف ہے جو خواجہ محمد معصوم خلف الصدق حضرت مجدد کے خلیفہ ہیں۔	مطبوعہ
۲۶۰۹	سوانح عمری امپراطور پطر کبیر بزبان فارسی	شہنشاہ مملکت روس پیٹر اعظم کے کارناموں کی تاریخ ہے جو ایک انگریزی کتاب مصنفہ ڈاکٹر والٹر سا کن آئرلینڈ کا فارسی ترجمہ ہے۔	مطبوعہ ایران
۲۶۱۰	مجموعہ کتب متفرقہ (بزبان افغانی)	یہ مجموعہ کتب ذیل پر مشتمل ہے:- (۱) دیوان عبدالرحمن۔ (۲) تذکرۂ غوثیہ۔ مسائل فقہ ودیگر ضروریات دین کے بیان پر مشتمل ہے۔ بزبان فارسی۔ (۳) ایضاً تذکرہ غوثیہ بزبان افغانی جس کا مضمون اول الذکر کے قریب قریب ہے۔ (۴) ضابطۂ علم قرأت افغانی (۵) جنگنامہ حضرت علی افغانی۔ (۶) ایضاً جنگ نامہ جدید افغانی۔ (۷) تحفہ نصائح بزبان فارسی (۸) جنگ نامہ حسنین افغانی۔	جملہ مطبوعہ در یک جلد
۲۶۱۱	مجموعہ منشآت فارسی (جملہ بزبان فارسی)	یہ مجموعہ کتب ذیل پر مشتمل ہے۔ دیباچہ بہار دانش محشی۔ انشائے خلیفہ۔ انشاء دلکشا۔ انشاء یوسفی۔ انشاء خادمی۔ انشائے عجیب۔ انشاء ہرکرن۔ انشائے فائق۔ انشائے سلطانیہ۔ دستور الصبیان	
۲۶۱۲	مجموعہ اٹلس (بزبان انگریزی)	۱۵۵ جغرافیائی نقشوں پر مشتمل ہے	مطبوعہ ۱۹۰۱ء
۲۶۱۳	تاریخ طبری فارسی	(ملاحظہ ہو عدد مسلسل ۱۵۱۷)	مطبوعہ
۲۶۱۴	طب اکبر فارسی	مکرر نسخہ	مطبوعہ
۲۶۱۵	عجائب حکمت	اردو زبان میں طب یونانی کی چند ضروری باتیں لکھی ہیں	مطبوعہ
۲۶۱۶	روضۃ الصفا کامل	مکرر نسخہ	مطبوعہ تقطیع موزوں
۲۶۱۷	قصہ سیف الملوک فارسی منظوم	.. ..	مطبوعہ
۲۶۱۸	قصہ احمد جام فارسی	.. ..	مطبوعہ

نمبر	نام کتاب	کیفیت عمومیہ کتاب و احوال مصنف	کیفیت خصوصیہ
۲۶۱۹	سبیل النشار	.. ..	مطبوعہ خط شکست
۲۶۲۰	انوار سہیلی	مکرر نسخہ	مطبوعہ
۲۶۲۱	اخلاق ضیائی (بزبان فارسی)	مختلف اخلاق حسنہ و جذبات حمیدہ کو عنوان قرار دیکر جواب مضمون کے طور پر لکھا ہے	مطبوعہ
۲۶۲۲	غیاث اللغات (مع منتخب اللغات)	.. ..	مطبوعہ جلی قلم خوشخط
۲۶۲۳	ایضاً غیاث اللغات (مع چراغ ہدایت)	.. ..	مطبوعہ
۲۶۲۴ و ۲۶۲۵	میزان التعلیم (ہر دو حصہ)	دو چھوٹی چھوٹی کتابیں جو کابل کے مدارس میں بچوں کو پڑھائی جاتی ہیں	مطبوعہ
۲۶۲۶	اخلاق ناصری	محقق نصیر الدین طوسی نے فارسی زبان میں علم اخلاق پر لکھی ہے - جلیل القدر کتاب ہے -	مطبوعہ
۲۶۲۷	شرح الاشارات (للمحقق الطوسی)	اپنے موضوع پر معرکۃ الآراء تصنیف ہے	مطبوعہ - خوشخط و صحیح نسخہ
۲۶۲۸	دیوان ابو تمام طائی	عربی ادبیات کی جان ہے - نہایت اہم کتاب ہے - (احوال مصنف کیلئے دیکھو عدد مسلسل ۱۱۳۵)	مطبوعہ مصر
۲۶۲۹ لغایت ۲۶۳۴	کلیات خسرو (مشتمل بر چھ جلد)	علیگڈھ کالج کے آنریری سیکرٹری نے نہایت اہتمام سے چھپوائی ہے	مطبوعہ - لکھائی چھپائی نفیس
۲۶۳۵ لغایت ۲۶۴۲	جغرافیہ - تاریخ ایران حکمت ریاضی - انشائے جدید وغیرہ جملہ آٹھ کتابیں -	یہ وہ کتابیں ہیں جو مملکت ایران کے ابتدائی مدارس میں نصاب تعلیم میں داخل ہیں اور وہ اس وجہ سے اہمیت رکھتی ہیں کہ ان کے دیکھنے سے وہاں کے طریقہ تعلیم پر روشنی پڑتی ہے -	جملہ مطبوعہ ایران

تنبیہ واعتذار

(۱) فہرست ہذا کے دیباچہ میں اسبات کا اشارہ کیا گیا تھا کہ الفضل خدا (جلّ وعلا) مکتبہ ہذا میں سال بسال خیرہ کتب میں معقول اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ اثنائے طبع فہرست میں مکتبہ ہذا کو ایک معتدبہ تعداد کتب حاصل ہوئی۔ ان کتابوں کا مختصر حال ضمیمہ پنجم کے نام سے آخر فہرست میں لگا دیا گیا ہے۔ من شاء فلیرجع الیہ۔

(۲) اسی اثنا میں جبکہ فہرست مطبع میں جا چکی تھی مولوی عبد العزیز صاحب پروفیسر عربی مشن کالج پشاور نے جو دار العلوم ندوۃ العلماء فارغ التحصیل اور ادبیات میں خصوصیت سے کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ فہرست مکتبہ (کیٹلاگ) کے قلمی مسودہ پر نظر ثانی کی تکلیف گوارا کر کے بعض نئی باتیں بطور اصلاح و اضافہ پیش کیں جو بعینہ ضمیمہ چہارم کی صورت میں چھاپ دی ہیں۔ البتہ بعض جگہوں میں عبارت میں تھوڑا سا تصرف کیا ہے

(۳) نیازمند مولف مکتبہ نے جو ایک دو کتابیں تالیف کی تھیں اگرچہ ابتدا میں عمداً ان کو فہرست سے خارج رکھا گیا تھا۔ لیکن آخر کار تیمناً بالانساک فی زمرۃ المصنفین۔ ان کا نام اور مختصر حال بھی ضمیمہ پنجم میں درج کر دیا گیا ہے (ملاحظہ ہو ضمیمہ مذکور عدد مسلسل ۲۵۳۴ - ۲۵۳۵)

(۴) اگرچہ مکتبہ ہذا میں سردست ایک ہی بیت المطالعہ کے نام سے کمرہ مخصوص کر دیا گیا ہے جس میں دنیا و مافیہا سے الگ رہ کر تشنگان علوم اپنی علمی پیاس بجھا سکتے ہیں لیکن ان دنوں ایک اور تجویز مکتبہ ہذا کے ارباب حل و عقد کے در پیش ہے کہ ہر سال دیوبند اور ندوہ کے فارغ التحصیل طلباء میں سے چند ایسے ہونہار اور قابل افراد انتخاب کر لیے جائیں جو کسی خاص شعبہ علوم میں درجہ تبحر حاصل کرنا چاہیں یا جملہ علوم عربیہ اسلامیہ میں جامعیت کے جلیل القدر مرتبہ پر فائز ہونا چاہیں۔ انکو معقول وظائف دیکر مکتبہ ہذا میں مطالعہ پر لگایا جائے اور دو تین سال تک متواتر مطالعہ میں مشغول رہ کر اپنا نصب العین حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ اس تجویز کا ایک ضمیمہ یہ بھی ہے کہ عربیت اور اسلامیہ و دیگر علوم و فنون کی جدید ترین مطبوعات مصر و بیروت مہیا کر کے کتب خانہ ہذا کو ہر ایک طرح سے مکمل تر و مفید تر بنایا جائے۔

(۵) دار العلوم کے ارباب حل و عقد اس مسئلہ پر بھی غور کر رہے ہیں کہ جو نایاب کتابیں ہر ایک علم و فن کی اس مکتبہ میں موجود ہیں اُن کی طبع اشاعت کا مناسب انتظام کیا جائے۔

نیازمند مولف کس قدر وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جبکہ یہ دونو اہم اور قابل قدر تجویزیں عملی صورت میں جلوہ گر ہو کر محبان علوم کیلئے خنکی چشم کا باعث ہوں گی۔ وہو علی ما یشاء قدیر

نیازمند۔ عبد الرحیم مولف فہرست ہذا